مسیحؑ اور مہدیؑ

حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظر میں

(نظرِ ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن بعہدِ خلافت خامسہ)

ایچ۔ ایم۔ طارق

مسیح اور مہدیؑ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظر میں

Masih Aur Mahdi Hazrat Muhammad Rasulullah[sa] Ki Nazar Mein (Urdu)

(Masih & Mahdi[as] – In the eyes of the Holy Prophet Muhammad[sa])

Compiled by: H M Tariq
Cover Design: Faiez Ahmad Saleem

Present edition first Published in the UK in 2023

© Islam International Publications Limited

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey GU9 9PS, UK

Printed at:

For more information please visit
www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-699-3

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	xvii
2	باب:1۔ واقعہ معراج اور رسول اللہ ﷺ کا بلند مقام	1
3	عکس حوالہ 1۔ حدیث معراج۔ نصر الباری	7
4	عکس حوالہ 2۔ قول عائشہؓ ''معراج کی رات رسول اللہؐ کا جسم غائب نہیں ہوا'' ابن ہشام	13
5	باب:2۔ معراج نبویؐ میں حضرت عیسیٰؑ دیگر وفات یافتہ انبیاء کے ساتھ	15
6	عکس حوالہ نمبر 3۔ حدیث معراج۔ نصر الباری	19
7	عکس حوالہ 4۔ انبیاء کی روحیں جسم سے جدا ہو کر آسمان پر گئیں۔ علامہ ابن قیمؒ	25
8	عکس حوالہ 5۔ قول حضرت امام حسنؓ: حضرت عیسیٰؑ کی روح 27 رمضان کو اٹھائی گئی۔ علامہ ابن سعدؒ	28
9	عکس حوالہ 6۔ حضرت عیسیٰؑ کا رفع روحانی تھا۔ تفسیر ابن عربی	30
10	عکس حوالہ 7۔ معراج میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات ہوئی۔ حضرت داتا گنج بخشؒ	32
11	باب:3۔ تفسیر نبویؐ کی رو سے وفات عیسیٰؑ کا قرآن سے ثبوت	34
12	عکس حوالہ 8۔ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي (المائدہ:118) میں توفّی بمعنی موت۔ نصر الباری	38
13	عکس حوالہ 9۔ مُتَوَفِّيكَ کے معنی میں تجھے موت دوں گا از حضرت ابن عباسؓ۔ نصر الباری	40
14	عکس حوالہ 10۔ سند قول حضرت ابن عباسؓ مُتَوَفِّيكَ کے معنی میں تجھے موت دوں گا۔ علامہ عینیؒ	42
15	عکس حوالہ 11۔ سند قول ابن عباسؓ کی مضبوطی۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ	44
16	عکس حوالہ 12۔ حدیث: حضرت عیسیٰؑ کی عمر 120 سال۔ کنز العمال	46

17	باب:4۔صحابہؓ رسولؐ کا پہلا اجماع اور وفات عیسیٰؑ	48
18	عکس حوالہ 13۔حدیث بابت اجماع صحابہؓ۔نصر الباری	52
19	عکس حوالہ 14۔تفسیر آیت ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل.''نصر الباری	55
20	عکس حوالہ 15۔وفات مسیحؑ کے ثبوت میں حضرت ابوبکرؓ کا شعر	58
21	عکس حوالہ 16۔حضرت جارودؓ کی گواہی بابت وفات عیسیٰؑ۔علامہ عبدالوہابؒ	60
22	عکس حوالہ 17۔حضرت سلمان فارسیؓ کی گواہی بابت وفات عیسیٰؑ۔علامہ بیہقیؒ	63
23	باب:5۔رسول اللہؐ کے اہل زمانہ کی سو سالہ قیامت	65
24	عکس حوالہ 18۔سوسال کے اندر ہر ذی روح کی وفات۔صحیح مسلم	67
25	عکس حوالہ 19۔حضرت خضرؑ کی وفات کا اقرار۔علامہ عبدالحق دہلویؒ	69
26	باب:6۔قبرِ مسیح ناصری علیہ السلام	71
27	عکس حوالہ 20۔حدیث:حضورؐ کی مشرک یہود و نصاریٰ پر لعنت۔نصر الباری	74
28	عکس حوالہ 21۔تاریخ طبری میں قبر عیسیٰؑ کا ذکر۔تاریخ طبری	76
29	باب:7۔قرآن وحدیث میں رَفع اِلی اللہ کا مطلب	79
30	عکس حوالہ 22۔حدیث:ہر تواضع کرنے والے کا رفع ہوتا ہے۔مسلم	85
31	عکس حوالہ 23۔حدیث:جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کرتا ہے۔کنز العمال	87
32	عکس حوالہ 24۔حدیث:جو ایک درجہ تواضع کرے اللہ اس کا بھی رفع کرتا ہے۔مسند احمد بن حنبل	89
33	عکس حوالہ 25۔حدیث:عاجزی اختیار کرو اللہ تمھیں عزت دے گا شیعہ علامہ کلینیؒ	91
34	عکس حوالہ 26۔دعا بین السجدتین میں ''وارفعنی'' کا مطلب۔ابن ماجہ	93
35	عکس حوالہ 27۔حدیث ''یَرْفَعُ اَقْوَاماً'' میں قوموں کے رفع سے مراد عزت۔نصر الباری	95

36	عکس حوالہ 28۔رفع عیسیٰؑ کی روایت متصل نہیں۔علامہ ابن قیمؒ	97
37	عکس حوالہ 29۔عقیدہ رفع عیسیٰؑ نصاریٰ سے مسلمانوں میں آیا۔علامہ شامیؒ	99
38	عکس حوالہ 30۔عقیدہ رفع عیسیٰؑ،عیسائی علماء کی اختراع۔علامہ شورائیؒ	101
39	عکس حوالہ 31۔علماءاسلام نے عیسائیوں کی تقلید میں عقیدہ رفع عیسیٰؑ قبول کیا۔سرسید احمد خانؒ	104
40	عکس حوالہ 32۔عقیدہ رفع عیسیٰؑ فتنہ عثمانؓ کے بعد پھیلا۔علامہ سندھیؒ	107
41	عکس حوالہ 33۔عقیدہ رفع مسیحی عقیدہ ہے۔مولانا ابوالکلام آزادؒ	109
42	عکس حوالہ 34۔عقیدہ رفع مذہب عیسائیت کی اختراع۔غلام احمد پرویزؒ	111
43	عکس حوالہ 35۔رفع عیسیٰؑ کی روایات علماء اہل کتاب سے اسلام میں آئیں۔عبدالکریم خطیبؒ	113
44	باب:8۔مسیح ناصریؑ اور اُمتِ محمدیہ میں آنے والے مسیح۔دو شخصیات اور ان کے دو جُدا حُلیے	116
45	عکس حوالہ 36۔حدیث:عیسیٰؑ کا رنگ سرخ،بال گھنگھریالے،سینہ چوڑا ہوگا۔بخاری	120
46	عکس حوالہ 37۔حدیث:مسیح کا رنگ گندمی،بال لمبے،شکل خوبصورت ہوگی۔بخاری	122
47	عکس حوالہ 38۔حدیث:دجال مکہ،مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔نصرالباری	124
48	عکس حوالہ 39۔حدیث:مسیحؑ کے طواف کعبہ سے مراد اسلام کی حفاظت۔علامہ عبدالحق محدث دہلویؒ	126
49	عکس حوالہ 40۔حدیث:مہدی کا رنگ عربی ہوگا۔علامہ جلال الدین سیوطیؒ	128
50	عکس حوالہ 41۔حدیث:مہدی میانہ قد،حسین،بال لمبے اور گھنے ہوں گے۔علامہ یوسف بن یحیٰ	130
51	عکس حوالہ 42۔حدیث:مہدی کی پیشانی کشادہ،ناک اونچی لمبی ہوگی۔ابوداؤد	132
52	باب:9۔عیسیٰ اور مہدی-ایک ہی وجود کے دو لقب	134
53	عکس حوالہ 43۔حدیث:عیسیٰؑ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔سنن ابن ماجہ	139
54	عکس حوالہ 44۔حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ بھی مہدی آسکتے ہیں۔علامہ ابن کثیرؒ	142

55	عکس حوالہ 45۔حدیث: حضرت عیسیٰؑ امام مہدی ہوکر آئیں گے۔مسند احمد بن حنبل	144
56	عکس حوالہ 46۔حدیث: حضرت عیسیٰؑ حضرت محمدؐ کے مصدّق بن کر آئیں گے۔علامہ ہیثمیؒ	146
57	عکس حوالہ 47۔مسیح اور مہدی دوالگ وجود ہونے کے منکر علماء۔ابن تیمیہؒ	148
58	عکس حوالہ 48۔مہدی، عیسیٰؑ کے ویسے ہی تابع ہونگے جیسے عیسیٰؑ شریعت موسویہ کے تھے۔ابن خلدون	150
59	عکس حوالہ 49۔امامت مہدی سے مراد مقام مہدویت کا مقام عیسویت سے افضل ہونا۔علامہ ابن عربیؒ	152
60	عکس حوالہ 50۔عیسیٰؑ کی روح مہدی میں بروز کرے گی۔شیخ محمد صابریؒ	154
61	عکس حوالہ 51۔روح عیسیٰؑ مہدی میں بروز کرے گی۔شیخ حسین طبرسیؒ	156
62	عکس حوالہ 52۔مسیح موعودؑ ہی مہدی ہوں گے۔عبدالقیوم نقشبندیؒ	158
63	**باب:10۔اُمّتِ محمدیہ کا مسیحا اور نجات دہندہ مہدی**	160
64	عکس حوالہ 53۔حدیث: امت محمدیہ سرخرو جس کے اول رسول اللہؐ اور آخری ابن مریم۔حاکم	162
65	عکس حوالہ 54۔حدیث: امت کے شروع میں، میں اور علی، گیارہ اصحاب اور آخر میں مسیح ہے۔معجم الاحادیث	164
66	عکس حوالہ 55۔"اور مہدی وسطی زمانہ میں" کے الفاظ قدیم مصادر میں نہیں۔معجم الاحادیث	166
67	عکس حوالہ 56۔حدیث: "میرے اور مسیح کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا ہے۔" فردوس الاخبار، کنز العمال	167
68	**باب:11۔مثیل ابنِ مریم**	171
69	عکس حوالہ 57۔حدیث: سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے ہر بچے پر شیطانی اثر۔بخاری	174
70	عکس حوالہ 58۔تمام مریمی صفات والے مسّ شیطان سے پاک ہوں گے۔علامہ زمخشریؒ	176
71	عکس حوالہ 59۔بوقت مباشرت دعا سے اولاد مسّ شیطان سے پاک ہوتی ہے۔بخاری	178
72	**باب:12۔موعود امام۔اُمّتِ محمدیہ کا ایک فرد**	180
73	عکس حوالہ 60۔حدیث: آنیوالا مسیح امت محمدیہ میں سے مسلمانوں کی امامت کرائے گا۔بخاری و مسلم	184

74	عکس حوالہ 61۔شیعہ روایت: ابن مریم کا مسلمانوں میں سے امام ہو کر ظہور۔کشف الغمہ	188
75	عکس حوالہ 62۔حضرت عیسیٰؑ کے ظہور سے مراد ظہور مثیل عیسیٰؑ ہے۔علامہ ماوردیؒ	190
76	عکس حوالہ 63۔مسیح موعودؑ حضورؐ کا خلیفہ ہوگا۔علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ	192
77	باب: 13۔ مسیح موعود اور امام مہدی کے مشترکہ کام	194
78	عکس حوالہ 64۔حدیث: مسیح موعودؑ کے کام۔مسلم	199
79	عکس حوالہ 65۔کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹے عقیدہ کا اظہار ہے۔علامہ عینیؒ	201
80	عکس حوالہ 66۔مرزا صاحب نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دی۔نور محمد نقشبندیؒ	204
81	عکس حوالہ 67۔حدیث: مہدی خون نہیں بہائے گا۔علامہ یوسف بن یحییٰؒ	206
82	عکس حوالہ 68۔حدیث: مہدی جنگوں کو موقوف کرے گا۔علامہ محمد باقر مجلسیؒ	208
83	عکس حوالہ 69۔خنزیر سے مراد اخلاق و عادات میں خنزیر سے مشابہ لوگ ہیں۔علامہ راغب اصفہانیؒ	210
84	عکس حوالہ 70۔قتل خنزیر کی تعبیر دشمن پر غلبہ پانا ہے۔شیخ عبدالغنی ابن اسماعیلؒ	212
85	عکس حوالہ 71۔آخری زمانہ کے علماء (بدخصائل کے باعث) سوٗر ہوں گے۔کنز العمال	214
86	عکس حوالہ 72۔حدیث: انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ ایک اور وادی کا تقاضا کرے گا۔نصر الباری	216
87	عکس حوالہ 73۔حدیث: حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ۔بخاری	218
88	عکس حوالہ 74۔مسیح و مہدی دونوں کے ایک جیسے کام ہوں گے۔علامہ ابن حجر ہیثمیؒ	220
89	باب: 14۔ عالمِ اِسلام کا زوال اور ظہور مہدیؑ	222
90	عکس حوالہ 75۔حدیث: علم اٹھ جانے سے مراد عالم لوگوں کی وفات ہے۔بخاری	226
91	عکس حوالہ 76۔حدیث: پہلی تین صدیاں نسبتاً بہتر پھر بگاڑ۔بخاری	228
92	عکس حوالہ 77۔حدیث: آخری زمانہ میں مسلمانوں کی خستہ حالی کا نقشہ۔نصر الباری	230

93	عکس حوالہ 78۔حدیث:فیج اعوج کے زمانہ کے لوگوں سے حضورؐ کی لاتعلقی۔مسند احمد بن حنبل	232
94	عکس حوالہ 79۔حدیث: اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا۔شعب الایمان	234
95	عکس حوالہ 80۔شیعہ روایت ''اسلام محض نام،قرآن بطور رسم،مساجد خالی،علماء بدترین مخلوق۔'' بحارالانوار	236
96	عکس حوالہ 81۔فتنوں کے وقت اسلام کی کمیابی روز افزوں ہوتی گئی۔نواب نورالحسن خانؒ	238
97	عکس حوالہ 82۔حدیث:امام مہدیؑ،اختلاف اور فتنوں کے وقت ظاہر ہوگا۔ابوالحسن علی بن عیسیٰؒ	240
98	عکس حوالہ 83۔اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ جماعت احمدیہ میں ہے۔علامہ محمد اقبال	242
99	باب:15۔مسلمانوں کی فرقہ بندی اور ناجی فرقہ	244
100	عکس حوالہ 84۔حدیث:مسلمان تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ترمذی	253
101	عکس حوالہ 85۔حدیث: میری امت بنی اسرائیل جیسی ہو جائے گی۔بحارالانوار	256
102	عکس حوالہ 86۔لوگوں کی اکثریت ایمان نہیں لاتی۔شیخ محمد بن عبدالوہاب	258
103	عکس حوالہ 87۔ناجی جماعت اقلیت میں ہوگی۔مولانا مودودیؒ	260
104	عکس حوالہ 88۔حدیث:''فرقہ بندی کے وقت مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہونا'' نصرالباری	263
105	عکس حوالہ 89۔حدیث: خدا کا خلیفہ پاؤ تو اس سے چمٹ جاؤ۔احمد بن حنبل	266
106	عکس حوالہ 90۔قریش مکہ نے 7 ستمبر کو رسول اللہ کے خلاف قرارداد پیش کی (اسی روز پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔) محمد مختار پاشا	268
107	عکس حوالہ 91۔ناجی فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ۔ملا علی قاریؒ	270
108	عکس حوالہ 92۔رسول اللہؐ کے ہزار سال بعد حقیقت محمدیؐ حقیقت احمدی ہو جائے گی۔حضرت مجدد الف ثانیؒ	272
109	باب:16۔مجدّ دینِ اُمّت کے بارہ میں پیشگوئی اور اس کا ظہور	274
110	عکس حوالہ 93۔حدیث: ہر صدی کے سر پر مجدد۔ابوداؤد	277

111	عکس حوالہ 94۔شیعہ روایت: ہر صدی پر تجدید دین کے لئے مجدد آئے گا۔الکافی	279
112	عکس حوالہ 95۔امام مہدی از سر نو اسلام کو تازہ کرے گا۔علامہ یوسف بن یحییٰ	281
113	باب:17۔خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی کا پورا ہونا	283
114	عکس حوالہ 96۔رسول اللہؐ کے معاً بعد خلافت علی منہاج النبوۃ۔مسند احمد حنبل	285
115	عکس حوالہ 97۔پیشگوئی خلافت علی منہاج النبوۃ کے تمام راوی ثقہ۔حمود بن عبداللہ التجویریؒ	288
116	عکس حوالہ 98۔خلافت علی منہاج النبوۃ سے مراد حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ ہے۔عبدالحق محدث دہلویؒ	290
117	باب:18۔خاص نشانات کا ظہور اور تیرھویں صدی	292
118	عکس حوالہ 99۔حدیث: دوسو سال بعد نشان۔سنن ابن ماجہ	295
119	عکس حوالہ 100۔بارہ سوسال بعد خاص نشانات کا ظہور۔ملا علی قاریؒ	297
120	عکس حوالہ 101۔حدیث ''نشان موتیوں کی مالا ٹوٹنے کی طرح ظاہر ہوں گے۔'' ترمذی	299
121	عکس حوالہ 102۔بارہ سوسال بعد قیامت کی علامات ظاہر ہوں گی۔حافظ غلام حلیمؒ	301
122	عکس حوالہ 103۔دمدار ستارے کے مناظر۔The Great September Comet of 1882	303
123	عکس حوالہ 104۔مہدی 1240 سال بعد ظاہر ہوگا۔النجم الثاقب	306
124	عکس حوالہ 105۔مہدی کا ظہور 1255 سال بعد ہوگا۔علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ	308
125	عکس حوالہ 106۔مہدی کی پیدائش کا سال 1255 ہوگا۔علامہ مومن بن حسن شبلنجیؒ	310
126	باب:19۔قیامت سے پہلے دس نشانات	312
127	عکس حوالہ 107۔حدیث: قیامت سے پہلے دس نشانات۔مسلم	318
128	عکس حوالہ 108۔حدیث: دخان سے مراد قحط۔بخاری	320
129	عکس حوالہ 109۔مسیح موعودؑ کے وقت (طاعون کا) ایک کیڑا پیدا ہوگا۔مسلم	322

130	عکس حوالہ 110۔ مسیح موعودؑ کے وقت کیڑے سے مراد طاعون۔علامہ تور بشتیؒ	324
131	عکس حوالہ 111۔ مہدی کی نشانی سرخ وسفید موت سے مراد طاعون ہے۔علامہ باقر مجلسیؒ	326
132	عکس حوالہ 112۔ طاعون سے لاکھوں اموات ہوئیں۔انسائیکلوپیڈیا	328
133	عکس حوالہ 113۔ مہدیؑ کے زمانہ میں زلازل کی پیشگوئی۔علی بن عیسیٰؒ	330
134	عکس حوالہ 114۔انجیل میں مسیحؑ کی آمد ثانی کے وقت زلازل کی خبر۔متی	332
135	عکس حوالہ 115۔ مدینہ منورہ میں جمادی الآخر 754ھ سخت زلزلہ آیا۔ابن حجر عسقلانیؒ	334
136	عکس حوالہ 116۔ عدن کی تہہ سے آگ نکلے گی۔ملا علی قاریؒ	336
137	عکس حوالہ 117۔ عدن میں خاموش آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔دائرہ معارف	338
138	باب:20۔ثریا کی بلندی سے ایمان واپس لانے والا مسیح ومہدیؑ	340
139	عکس حوالہ 118۔ حدیث: رجل فارس ثریا سے ایمان واپس لائے گا ۔مسلم وبخاری	343
140	عکس حوالہ 119۔ حدیث: سلمانؓ اہل بیت سے ہے۔امام حاکم نیشاپوریؒ	347
141	عکس حوالہ 120۔ حضرت مرزا صاحبؑ فارسی الاصل تھے۔مولوی محمد حسین بٹالوی	349
142	باب:21۔دجّال کی قوّت وشوکت اور خرِ دجال کی حقیقت	351
143	عکس حوالہ 121۔ حدیث: دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔بخاری	355
144	عکس حوالہ 122۔ حدیث: دجال کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی۔نصر الباری	357
145	عکس حوالہ 123۔ حدیث: دجال کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔نصر الباری	359
146	عکس حوالہ 124۔ حدیث: دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوگا۔نصر الباری	361
147	عکس حوالہ 125۔ دجال کی دائیں آنکھ کانی، ابھری ہوئی ہوگی۔مصنف ابن ابی شیبہ	362
148	عکس حوالہ 126۔ حدیث: تمیم داری نے دجال مغربی جزیرے کے گرجے میں قید دیکھا۔مسلم	364

149	عکس حوالہ 127۔حدیث: دجال کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے۔مسلم	367
150	عکس حوالہ 128۔حدیث: دجال کے جنت و دوزخ پر قادر ہونے سے مراد۔علامہ ابن حجرؒ	369
151	عکس حوالہ 129۔حدیث: دجال کا گدھا ستّر گز لمبا ہوگا۔مشکوۃ المصابیح	371
152	عکس حوالہ 130۔حدیث: دجال کی آواز مشرق و مغرب میں جائے گی۔کنز العمال	373
153	عکس حوالہ 131۔حدیث: دجال کا گدھا سمندر میں گھٹنوں تک ڈوبے گا۔کنز العمال	375
154	عکس حوالہ 132۔دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی ہے۔ہدیہ مہدویہ	377
155	عکس حوالہ 133۔دجال کی سواری میں کھڑکیاں اور نشستیں ہوں گی۔علامہ باقر مجلسیؒ	379
156	باب: 22۔دجّال و یاجوج ماجوج پر مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کا علمی و روحانی غلبہ	382
157	عکس حوالہ 134۔حدیث: روایت نواس بن سمعانؓ بابت دجال۔مسلم	392
158	عکس حوالہ 135۔روایت نواس بن سمعانؓ کے حالت کشف میں دکھائے گئے مناظر۔دیلمی	395
159	عکس حوالہ 136۔دمشق کا شرقی منار آٹھویں صدی ہجری میں تعمیر ہوا۔ابن کثیر	397
160	عکس حوالہ 137۔مسیحؑ کے دو زرد چادروں میں آنے سے مراد دو بیماریاں ہیں۔تفسیر الاحلام	399
161	عکس حوالہ 138۔دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ سے مراد دو فرشتہ صفت انسانوں کا تعاون۔نصر الباری	401
162	عکس حوالہ 139۔دجل کے معنی ڈھانپنے اور ملمع سازی کے ہیں۔مصباح اللغات	403
163	عکس حوالہ 140۔اجیج کے معنے شعلہ مارنے یا بھڑکنے کے ہیں۔مفردات القرآن	405
164	عکس حوالہ 141۔بائبل میں یاجوج ماجوج سے مراد مغربی اقوام ہیں۔حزقیل	407
165	عکس حوالہ 142۔یاجوج ماجوج کے شر سے نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔حضرت شاہ ولی اللہؒ	409
166	عکس حوالہ 143۔قتل دجال کی تعبیر کافر اور بدعتی کی ہلاکت ہے۔تفسیر الاحلام	411
167	عکس حوالہ 144۔لُدّ کے معنی بحث کرنے والے کے ہیں۔مصباح اللغات	413

168	باب:23۔امام مہدی کے لئے چانداور سورج کی آسمانی گواہی	415
169	عکس حوالہ 145۔حدیث: مہدی کا نشان رمضان کی خاص تاریخوں میں چاند سورج گرہن۔دار قطنی	418
170	عکس حوالہ 146۔کسوف وخسوف اللہ کے نشانوں میں سے دونشان ہیں۔ابوسلمان محمد خطابیؒ	420
171	عکس حوالہ 147۔چاند گرہن 13 اور سورج گرہن 28 رمضان کو ہوا۔سول اینڈ ملٹری گزٹ (Civil & Military Gazette)،سراج الاخبار، پائینیر میل(Pioneer Mail)،مُورز المانک Moore,s Almanac)	423
172	عکس حوالہ 148۔چاند گرہن مہینہ کے وسط،سورج گرہن مہینہ کے آخر میں ہوگا۔علامہ باقر مجلسیؒ	430
173	عکس حوالہ 149۔روایات حضرت امام باقرؒ کی سند اور مقام۔علامہ باقر مجلسیؒ	432
174	باب:24۔امام مہدی پر ایمان واجب	434
175	عکس حوالہ 150۔مہدیؑ کو قبول کرنا لازم ہوگا۔ابوداؤد	436
176	عکس حوالہ 151۔آل محمدؐ سے خصوصی طور پر امام مہدیؑ مراد ہیں۔مرقاۃ المفاتیح	438
177	باب:25۔مسیح ومہدیؑ کو رسول اللہؐ کا سلام	440
178	عکس حوالہ 152۔حدیث: مہدیؑ کو سلام پہنچانے کی نصیحت۔مستدرک حاکم	443
179	عکس حوالہ 153۔مہدیؑ کو سلام پہنچانے کے آداب۔علامہ باقر مجلسیؒ	445
180	عکس حوالہ 154۔حدیث: مہدیؑ میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔معجم الصغیر	447
181	عکس حوالہ 155۔حدیث: مہدیؑ کی بیعت کروخواہ گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے۔ابن ماجہ	450
182	عکس حوالہ 156۔جس شخص نے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔مسلم،کمال الدین	452
183	عکس حوالہ 157۔قول محمد بن سیرین: مہدی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی افضل ہوگا۔مصنف ابن ابی شیبہ	456
184	عکس حوالہ 158۔قول عوف بن محمد: مہدیؑ بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔علامہ یوسف بن یحیٰ	458
185	عکس حوالہ 159۔حدیث: مہدی کی تکذیب کرنے والا کافر ہوگا۔علامہ یوسف بن یحیٰ	461

186	باب:26۔امام مہدی کے اہلِ بَیتِ رسولؐ ہونے کی حقیقت	462
187	عکس حوالہ 160۔حدیث: سلمانؓ اہل بیت میں سے ہے۔تفسیر مجمع البیان	465
188	عکس حوالہ 161۔حدیث: ہر متقی اہل بیت ہے۔ہیثمیؒ	467
189	عکس حوالہ 162۔قول امام باقر: جو ہم سے محبت کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔علامہ کاشانیؒ	469
190	عکس حوالہ 163۔حدیث: مہدی کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا۔الفتاوی الحدیثیہ، کشف الغمہ	471
191	عکس حوالہ 164۔حدیث: اہل فارس حضرت اسحاقؑ کی اولاد ہیں۔کنز العمال	475
192	باب:27۔رسول اللہ کے کامل غلام مَہدی کا عالی مقام	477
193	عکس حوالہ 165۔حدیث: مہدیؑ کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ابوداؤد	481
194	عکس حوالہ 166۔حدیث: مہدیؑ کا نام میرا نام ہوگا۔مسند احمد بن حنبل	484
195	عکس حوالہ 167۔اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام کے الفاظ زائدہ الباھلی کا اضافہ ہیں۔ابوعبداللہ محمد بن یوسفؒ	486
196	عکس حوالہ 168۔زائدہ امام بخاری، نسائی اور حاکم کے نزدیک ثقہ راوی نہیں۔ابن حجر عسقلانیؒ	488
197	عکس حوالہ 169۔باپ کے نام والی روایت نفس زکیہ کے دعوی کے وقت سامنے آئی۔تاریخ اسلام	490
198	عکس حوالہ 170۔حدیث: ''رَجُلًا مِنِّیْ'' کا مطلب ہے کہ مہدیؑ آنحضرتؐ کا مطیع ہوگا۔مسلم	493
199	عکس حوالہ 171۔''حدیث مہدیؑ کا نام میرا نام'' سے اس کی صفت کا حضورؐ کی صفت جیسے ہونا ہے۔ملا علی قاریؒ	495
200	عکس حوالہ 172۔حدیث: ''خُلُقُهٗ خُلُقِیْ'' مہدیؑ کے اخلاق رسول اللہؐ جیسے ہوں گے۔کنز العمال	498
201	عکس حوالہ 173۔مہدیؑ رسول کریمؐ کا بروز ہوگا۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	500
202	عکس حوالہ 174۔معارف وعلوم میں تمام انبیاء واولیاء مہدیؑ کے تابع ہوں گے۔ابن عربیؒ	502
203	عکس حوالہ 175۔حدیث: مہدیؑ کا نام ''احمد'' ہوگا۔علامہ یوسف بن یحییٰؒ	505
204	عکس حوالہ 176۔شیعہ روایت: مہدیؑ کا نام ''احمد'' ہوگا۔ابن حجر ہیثمیؒ	507

205	باب:28۔رسول اللہؐ کے ساتھ قبر میں مسیح کی معیت کا مطلب	509
206	عکس حوالہ 177۔حدیث: مسیح میری قبر میں دفن ہوگا۔مشکوۃ	514
207	عکس حوالہ 178۔حدیث: حضرت عائشہؓ نے روضہ رسولؐ میں موجود اپنی جگہ حضرت عمرؓ کو دے دی۔تیسیر الباری	516
208	عکس حوالہ 179۔حدیث: حضرت عائشہؓ کی رویا ''تین چاند میری گود میں گرے۔'' مؤطا امام مالک	518
209	عکس حوالہ 180۔حدیث: توریت میں ہے کہ عیسیٰؑ ،حضرت محمدؐ کی قبر میں دفن ہوں گے۔ترمذی	520
210	عکس حوالہ 181۔مہدیؑ میں حضورؐ کے انوار منعکس ہوں گے۔حضرت شاہ ولی اللہؒ	522
211	عکس حوالہ 182۔مسیحؑ کی عمر کی مختلف روایات سے مراد مختلف مراحل کی فتوحات۔ابن حجرؒ	525
212	عکس حوالہ 183۔حدیث: مسیحؑ کی عمر 40 سال ہوگی۔ابوداؤد	527
213	عکس حوالہ 184۔حدیث: امام مہدیؑ 40 سال کا جوان ہوگا۔امام طبرانیؒ	529
214	باب:29۔مسیح موعود کے حج کی پیشگوئی کا مطلب	531
215	عکس حوالہ 185۔حدیث: مسیح موعودؑ روحاء مقام سے حج کا احرام باندھیں گے۔مسند احمد بن حنبل	535
216	عکس حوالہ 186۔حدیث مذکورہ بالا کے راوی سفیان بن عیینہ کی روایات محل نظر ہیں۔علامہ ذھبیؒ	537
217	عکس حوالہ 187۔حدیث: مسیح موعود کے کام: قتل خنزیر، کسر صلیب، تقسیم مال، جزیہ موقوف۔تیسیر الباری	539
218	عکس حوالہ 188۔مسیحؑ کے حج کی روایات کا ماخذ اسرائیلیات ہیں۔علامہ شعرانیؒ	541
219	عکس حوالہ 189۔حدیث: راوی کے عیسائی پس منظر کی وجہ سے روایت میں ''روحا سے حج'' کا اضافہ۔مسلم	543
220	عکس حوالہ 190۔روحاء حج کا میقات نہیں ہے۔اکمال الاکمال	545
221	عکس حوالہ 191۔حدیث: حضرت عیسیٰؑ طواف کے بعد آنحضرتؐ سے مصافحہ کریں گے۔علامہ ابن حجر ہیثمیؒ	547
222	عکس حوالہ 192۔حدیث: رسول کریمؐ نے دجال کو مسیح کے ساتھ طواف کرتے دیکھا۔تیسیر الباری	549
223	عکس حوالہ 193۔رؤیا میں مسیحؑ کے طواف سے مراد وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کرے گا۔نواب محمد قطب الدین دہلویؒ	552

224	باب:30۔ظہور مسیح و مہدیؑ اور غلبہ دین حق	554
225	عکس حوالہ 194۔حدیث: دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی دوبارہ پرستش کی جائے گی۔مسلم	558
226	عکس حوالہ 195۔عیسیٰؑ کے نزول کے وقت دین کا غلبہ ہوگا۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی	560
227	عکس حوالہ 196۔اسلام کا تمام دینوں پر غلبہ نزول عیسیٰؑ کے وقت ہوگا۔(شیعہ) علامہ طبرسیؒ	562
228	عکس حوالہ 197۔حدیث: مسیحؑ کے سانس سے کافر مریں گے۔مسلم	564
229	عکس حوالہ 198۔حدیث: مسیح موعودؑ کے وقت اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ہلاک کرے گا۔ابوداؤد	567
230	باب:31۔حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا مطلب	569
231	عکس حوالہ 199۔حدیث: میرے معاً بعد نبی نہیں خلفاء ہوں گے۔بخاری	572
232	عکس حوالہ 200۔حدیث: میرے اور مسیح موعودؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ابوداؤد	574
233	عکس حوالہ 201۔حدیث: ابوبکرؓ سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو۔علامہ سیوطیؒ	576
234	عکس حوالہ 202۔حدیث: امت کا نبی امت میں سے ہوگا۔علامہ سیوطیؒ	578
235	باب:32۔آخری نبی اور آخری مسجد سے مراد	580
236	عکس حوالہ 203۔حدیث: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔مسلم	582
237	عکس حوالہ 204۔انبیاء کے آخر میں آنا کوئی فضیلت نہیں۔علامہ قاسم نانوتوی	584
238	عکس حوالہ 205۔بعثت کے لحاظ سے آخری ہونا تعریف کی بات نہیں۔علامہ حکیم ترمذیؒ	586
239	باب:33۔جھوٹے مدعیانِ نبوّت کی پیشگوئی کا پورا ہونا	588
240	عکس حوالہ 206۔حدیث: میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ابوداؤد	592
241	عکس حوالہ 207۔تیس کذاب ظاہر ہو چکے ہیں۔اکمال الاکمال شرح مسلم	595
242	عکس حوالہ 208۔حضرت علیؓ کی خاتَم کو "ت" کی زبر سے پڑھنے کی ہدایت۔علامہ سیوطیؒ	597

243	عکس حوالہ 209۔حدیث: میں خاتم الانبیاء اور اے علیؓ تو خاتم الاولیاء ہے۔ابوجعفر محمد بن علیؒ	599
244	عکس حوالہ 210۔حدیث: دو سونے کے کنگن کی تعبیر دو کذّاب۔تیسیر الباری	601
245	عکس حوالہ 211۔مسیلمہ کا رسول اللہؐ کے نام خط۔علامہ طبری	603
246	عکس حوالہ 212۔مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔شراب اور زنا حلال، نماز فجر وعشاء ساقط کردیں اور نیا قرآن بنایا۔نواب صدیق حسن خانؒ	605
247	عکس حوالہ 213۔حدیث: میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔علامہ محمد بن طاہرؒ	607
248	باب: 34 خاتم النبیینؐ۔قصر نبوت کی آخری اینٹ	609
249	عکس حوالہ 214۔حدیث: آخری نبی کی عمارت کی آخری اینٹ سے تشبیہ۔نصر الباری	611
250	عکس حوالہ 215۔تکمیل عمارت سے مراد شریعت محمدیؐ کا کامل اور مکمل ہونا ہے۔ابن حجر عسقلانیؒ	613
251	باب: 35۔فیضانِ "ختم نبوت"	616
252	عکس حوالہ 216۔حدیث: صاحبزادہ ابراہیمؑ اگر زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ابن ماجہ	618
253	عکس حوالہ 217۔مذکورہ بالا حدیث کے راوی عبد الرحمان، سفیان اور اسماعیل ثقہ راوی ہیں۔ابن حجر وعلامہ ذھبیؒ	620
254	عکس حوالہ 218۔حدیث: صاحبزادہ ابراہیمؑ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔ابن حجر ہیثمیؒ	625
255	عکس حوالہ 219۔ختم نبوت کے معنی کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آسکتا۔ملا علی قاریؒ	627
256	عکس حوالہ 220۔آنحضرتؐ کے بعد نبی آنے سے خاتمیت میں فرق نہیں پڑتا۔مولانا قاسم نانوتویؒ	629
257	باب: 36۔اُمّتِ محمدیہ میں سلسلۂ وحی والہام	631
258	عکس حوالہ 221۔حدیث: نبوت میں سے مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔نصر الباری	634
259	عکس حوالہ 222۔حدیث: قرآنی آیت لَهُمُ الْبُشْرٰى (یونس: 65) سے مراد نیک خوابیں ہیں۔ترمذی	636
260	عکس حوالہ 223۔غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ابن عربیؒ	639

261	عکس حوالہ 224۔حدیث:"لَانَبِیَّ بَعْدِیْ" سے مراد شرعی نبوت کا خاتمہ ہے۔حضرت شاہ ولی اللہؒ	641
262	**باب:37۔اہلِ مشرق اور مہدی کی تائید ونصرت**	643
263	عکس حوالہ 225۔حدیث:مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو مہدیؑ کے لئے راہ ہموار کریں گے۔ابن ماجہ	645
264	عکس حوالہ 226۔حدیث: امت کی دو جماعتوں (ہندوستان سے جہاد کرنے والی۔اصحاب عیسیٰ) کواللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔نسائی	647
265	عکس حوالہ 227۔مسیح موعودؑ کے اصحاب کی صفات توکل، باہمی الفت، خوف نہ کھانا۔امام حاکم نیشاپوریؒ	649
266	عکس حوالہ 228۔حدیث:مہدی "کدعہ" بستی سے ظاہر ہوگا۔اصحاب کی تعداد 313 ہوگی۔جواہرالاسرار	651
267	عکس حوالہ 229۔اسماء 313 اصحاب مسیح موعودؑ۔ضمیمہ رسالہ انجام آتھم	653
268	عکس حوالہ 230۔مسیح موعودؑ کے 313 اصحاب آپؑ کی سچائی کی دلیل ہیں۔حضرت خواجہؒ غلام فریدؒ	658
269	**باب:38۔غلامانِ مسیحِ محمدیؐ کا مقام**	660
270	عکس 231۔حدیث:"آخرین" میرے بھائی ہیں، میں حوض کوثر پران کا پیش رو ہوں گا۔مسند احمد بن حنبل	663
271	عکس حوالہ 232۔حدیث:"آخرین" صحابہ سے بہتر ہوں گے۔حضرت تمیم داریؓ	666
272	**باب:39۔نبی کی اجتہادی رائے میں غلط فہمی کا امکان**	668
273	عکس 233۔حدیث:رؤیا میں کھجور کے باغات کی جگہ سے آنحضورؐ کا مدینہ کی بجائے یمامہ مراد لینا۔بخاری	670
274	عکس 234۔حدیث:رؤیا کے نتیجہ میں سفر حدیبیہ اور رسول اللہؐ کا اُسی سال عمرہ نہ کرنا۔بخاری	672
275	عکس حوالہ 235۔حدیث:قول عائشہؓ: لمبے ہاتھوں سے مراد زیادہ صدقہ دینے والی۔بخاری	675
276	**باب:40۔انبیاء کی بشریّت اور بھول چُوک کا امکان**	677
277	عکس حوالہ 236۔حدیث: کھجور کی جفتی کے بارے رسول اللہؐ کی بشری رائے۔مسلم	680
278	عکس حوالہ 237۔حدیث:رسول اللہؐ نے کبھی عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ترمذی	682

279	عکس حوالہ 238۔حدیث: جیسے تم بھول جاتے ہو ویسے میں بھی بھولتا ہوں۔ بخاری	684
280	حرف آخر	686

پیش لفظ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار کو دعوت الی اللہ کے تقاضوں کے پیش نظر ربع صدی قبل یہ کتاب مرتب کرنے کی توفیق ملی تھی۔ جس میں زمانہ مسیح و مہدی کا ظہور اور اس کی علامات و نشانات نیز مسیح موعود کا منصب و مقام اور فرائض و کام کے علاوہ اس موضوع سے متعلق دیگر تمام سوالات پر احادیث نبویہ کی روشنی میں مکمل بحث کی گئی ہے۔

چالیس احادیث اور ان کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل اس کتاب میں ہر حدیث کے مکمل حوالہ کے ساتھ فنی لحاظ سے اس کی صحت و استناد بیان کر کے اس کی وضاحت حتی الوسع متعلقہ قرآنی آیت کی روشنی میں کرنے کی سعی کی ہے، کیونکہ حدیث رسول دراصل قرآن کریم کی ہی تفسیر ہے۔ اس کے بعد مختصر تشریح دیگر احادیث رسول ﷺ، اقوال بزرگان اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں بیان ہے جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ بانی جماعت احمدیہ ہی مسیح و مہدی ہونے کے سچے دعویدار ہیں، جن کے بعد خلافت علی منہاج النبوت کا بابرکت سلسلہ جماعت احمدیہ میں جاری و ساری ہے۔

بعد ملاحظہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کتاب کا نام ''مسیح و مہدی حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظر میں'' عطا فرمایا جس کا پہلا ایڈیشن 1998 میں لنڈن سے شائع ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ جزادے مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت کو، جن کی ذاتی توجہ و تحریک سے قریباً ربع صدی بعد اس رسالہ پر مکمل نظر ثانی کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس دوران بعض ضروری اضافوں اور اصلاحات کے علاوہ نہایت اہم کام یہ ہوا کہ اصل حوالہ جات کے عکس (Scanned Copies) بھی شامل کتاب کر دیے گئے ہیں۔ جس سے یہ تالیف مزید جامع، مفید اور مستند ہو کر عملاً ایک نئی کتاب کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ جو حوالہ جات غیر از جماعت کی کتب سے میسّر ہوں وہ انہی کے تراجم کے ساتھ دیے جائیں تا کہ اتمام حجت رہے۔ عکس حوالہ جات کا متعلقہ حصہ بغرض سہولت خط کشیدہ کر کے نمایاں بھی کر دیا گیا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد میں آپ کی رہنمائی اور منظوری سے اس نظر ثانی شدہ نئے ایڈیشن کی اشاعت ہو رہی ہے۔ زیر نظر

کتاب میں 46 آیات، 186 احادیث اور بزرگان سلف کے 67 اقوال، تفاسیر و شروح اور لغات وغیرہ کے متفرق 43 حوالے اور حضرت مسیح موعودؑ کے 191 اقتباسات ملا کر حوالوں کی کل تعداد 421 ہو جاتی ہے۔ جن میں گزشتہ ایڈیشن کے مقابل پر 115 حوالہ جات کا اضافہ ہے۔ علاوہ ازیں 240 اہم حوالہ جات کے عکس بھی پیش کیے گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کتاب کے لئے فراہمی حوالہ جات و کمپوزنگ، پروف ریڈنگ وغیرہ کے کام میں جن مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خصوصی تعاون کی توفیق ملی ان میں سر فہرست عزیزم مکرم حافظ ابن فضل صاحب ہیں۔ ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں میں ابو فاضل بشارت صاحب، ابو سکندر صاحب، ابن اقبال صاحب بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب معاونین کو احسن جزا عطا فرمائے اور یہ کتاب دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دلی خواہش اور دعا کو پورا کرنے کا موجب ہو کر نافع النّاس ثابت ہو۔ نیز اس عاجز اور سب قارئین کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ بن جائے اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک مفید اور قابل قدر اضافہ ہو۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

ایچ۔ایم۔طارق

27 مئی 2023ء

1۔ واقعہ معراج اور رسول اللہ ﷺ کا بلند مقام

عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍؓ يَقُوْلُ: لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ اَوَّلُهُمْ: اَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوْا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى، فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهُ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ، وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ، فَلَمْ يُكَلِّمُوْهُ حَتّٰى احْتَمَلُوْهُ فَوَضَعُوْهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيْلُ، فَشَقَّ جِبْرِيْلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى لَبَّتِهِ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَ جَوْفِهِ، فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتّٰى أَنْقٰى جَوْفَهُ، ثُمَّ اُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فِيْهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ، مَحْشُوًّا إِيْمَانًا وَ حِكْمَةً، فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيْدَهُ، يَعْنِي: عُرُوْقَ حَلْقِهِ، ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا...وَمُوْسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ، فَقَالَ مُوْسٰى: رَبِّ لَمْ اَظُنَّ اَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ اَحَدٌ، ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ، حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى، حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى اللّٰهُ فِيْمَا أَوْحٰى اِلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً عَلٰى اُمَّتِكَ، كُلَّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوْسٰى، فَاحْتَبَسَهُ مُوْسٰى، فَقَالَ...اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ ....فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوْسٰى إِلٰى رَبِّهِ حَتّٰى صَارَتْ إِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ..وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ

الْحَرَامِ.

(نصر الباری شرح بخاری جلد سیزدہم صفحہ 330 تا 335۔ ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[1]

نوٹ: معراج نبویؐ کے بارہ میں اس طویل حدیث کے اہم حصے یہاں مذکور ہیں۔ بغرض اختصار چھوڑے گئے الفاظ کی جگہ عربی متن اور اردو ترجمہ میں بھی چند نقطے لگا دیے ہیں۔

ترجمہ: شریک بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انسؓ بن مالک سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے (روحانی) سیر کروائی گئی، پہلے اس سے کہ آپؐ پر وحی کی جائے۔ آپؐ کے پاس تین افراد (فرشتے) آئے اس وقت آپؐ خانہ کعبہ میں سوئے تھے۔ ان میں سے ایک (فرد) نے کہا! ''وہ'' کیسا ہے؟ آنے والوں میں درمیانہ بولا! وہ سب سے بہتر ہے۔ اور ان میں سے ایک کہنے لگا ان میں سے سب سے بہتر کو لے لو۔ تو یوں اس رات ہوا۔ پھر آپؐ نے ان افراد کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ ایک اور رات کو آئے جس میں آپؐ کا دل دیکھتا تھا اور آپؐ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہ سوتا تھا اور اسی طرح نبی ہوتے ہیں، ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ پھر ان تینوں افراد نے آپؐ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو اٹھایا اور آپؐ کو چاہ زمزم کے پاس رکھا۔ پھر وہاں ان سے آپؐ کو جبریلؑ نے لے لیا اور جبریلؑ نے آپؐ کے سینہ اور ناف کے درمیان چیرا یہاں تک کہ آپؐ کے سینہ اور پیٹ کو خالی کیا اور اسے اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے دھویا یہاں تک کہ آپ کا پیٹ صاف کر دیا۔ پھر ایک سونے کا تھال لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے بھرپور تھا تو اس سے آپؐ کے سینہ اور حلق کی نالیوں کو بھر دیا پھر اسے بند کر دیا پھر وہ (جبریلؑ) آپؐ کو پہلے آسمان کی طرف لے گئے۔۔۔ اس کے بعد مختلف نچلے آسمانوں میں دیگر انبیاء اور فضیلتِ کلام الٰہی کی وجہ سے ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰؑ کی ملاقات کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ ''وہ'' مجھ سے بھی بلند کیا جائے گا۔ پھر جبریلؑ آپؐ کو لے کر وہاں سے بھی اوپر بلند ہوئے جو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ آپؐ سدرۃ المنتہی پر آئے اور رب العزت جبّار خدا قریب ہوا اور نیچے آیا۔ یہاں تک کہ وہ آپؐ سے دو قوسوں کی کمان یا اس سے بھی قریب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جو بھی وحی فرمائی اس میں آپؐ کی امت پر ہر دن میں پچاس نمازوں کی وحی تھی۔ پھر آپؐ نیچے اترے یہاں تک کہ (حضرت) موسیٰؑ نے آپؐ کو روک لیا اور کہا۔۔۔ یقیناً آپؐ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

پس آپؐ واپس جائیں اور اپنے رب سے اپنی اور اپنی امت سے ان کی تخفیف کروائیں۔۔۔پس حضرت موسیٰؑ مسلسل آنحضرت ﷺ کو اپنے رب کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ تک ہوگئیں۔۔۔راوی کہتے ہیں کہ آپؐ کی آنکھ کھلی تو آپؐ مسجد حرام میں تھے۔

تشریح: امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں واقعہ معراج واسراء کا ذکر آٹھ مقامات پر کیا ہے، پانچ جگہ تفصیلی اور تین جگہ مختصر۔ یہ سب روایات حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہیں جن میں سے تین روایات وہ حضرت مالک بن صعصعۃؓ سے بیان کرتے ہیں۔

مزید برآں امام بخاری نے اپنی صحیح میں دوالگ عنوان ''باب المعراج'' اور ''باب الاسراء'' قائم کر کے یہ اصولی اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ ان کے نزدیک معراج واسراء دوالگ الگ واقعات ہیں۔ اگرچہ امام صاحب نے جن راویوں سے دونوں ملتے جلتے روحانی سفروں کی تفاصیل بیان کی ہیں۔ ان میں معراج واسراء کے واقعات آپس میں خلط ملط ہوگئے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ بالا معراج کی روایت کا آغاز ہی ''اسراء جس رات ہوا'' کے الفاظ سے ہوتا ہے، جس میں یہ اشارہ ہوسکتا ہے کہ معراج بھی اسراء کی طرح ایک روحانی سفر تھا جو مسجد اقصیٰ کی بجائے آسمان کی طرف ہوا۔ جس کے لئے الفاظ ''عَرَجَ اِلَی السَّمَآءِ'' ہیں، یعنی آپؐ آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ نیز اس میں دیگر واقعات بھی خاص معراج کے ہی بیان ہیں، جیسے رسولؐ اللہ کا آسمان میں سدرۃ المنتہیٰ تک سفر اور نمازوں کی فرضیت کا واقعہ وغیرہ۔

قرآن شریف اور دیگر احادیث میں بھی معراج اور اسراء کے دوالگ الگ واقعات ہونے کی صراحت موجود ہے۔ چنانچہ معراج کے روحانی سفر کا ذکر سورۃ النجم میں ہے جس کے مطابق رسول اللہؐ کو مکہ سے آسمان تک روحانی سیر کرائی گئی۔ اس میں بیت المقدس جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ اسراء کے روحانی سفر کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں ہے جو مکہ سے بیت المقدس تک تھا۔ اس میں آپؐ کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔

واقعہ اسراء ومعراج کے زمانہ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، اہل سیران واقعات کا زمانہ 11 سال نبوی بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ نمازیں جو معراج میں فرض ہوئیں، شروع اسلام سے ادا کی جاتی تھیں حتیٰ کہ پہلی نازل ہونے والی سورۃ العلق میں بھی رسولؐ اللہ کو کفار کی طرف سے نماز سے روکنے کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے ماننا پڑے گا کہ معراج ابتدائی زمانہ اسلام میں ہوا۔ لہذا یہ بات زیادہ

قرین قیاس ہے کہ واقعہ معراج ایک سے زائد مرتبہ پیش آیا اور ابتدائی زمانہ کے پہلے واقعہ معراج میں نمازیں فرض ہوئیں۔

دوسرے معراج کا زمانہ بھی اسراء 11 نبوی سے پہلے ہی ہوسکتا ہے جس کے بارہ میں سورۃ النجم میں ذکر ہے جو 5 سال نبوی میں نازل ہوئی، فرمایا: وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی (سورۃالنجم: 14) یعنی رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اس کے دوبارہ نزول کے موقع پر بھی دیکھا۔

بہرحال واقعہ معراج کی اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کا بلند مقام و مرتبہ اور سردار انبیاء ہونا ثابت ہے، اس روحانی سفر میں آپ ﷺ جملہ انبیاء سے سبقت لے گئے اور ساتویں آسمان سے بھی آگے انتہائی قرب کے مقام سدرۃ المنتہیٰ اور قاب قوسین پر پہنچے، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ جیسے عظیم المرتبت نبی بھی رشک سے کہہ اٹھے کہ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ کوئی نبی مجھ سے بھی آگے رفعت پائے گا۔

امت کے جس گروہ کے نزدیک معراج حالت خواب میں اعلیٰ درجہ کا روحانی نظارہ اور کشف تھا، ان کے یہ دلائل زیادہ وزن رکھتے ہیں:۔

اول یہ کہ احادیث معراج میں حضور ﷺ کے سوئے ہونے یا نیند اور بیداری کی درمیانی حالت کا ذکر ہے۔ نیز یہ بیان ہے کہ معراج میں رسول اللہ ﷺ کا دل بیدار تھا اور آنکھ سوئی تھی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قلبی رؤیت کا واقعہ تھا۔ قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ فرمایا: مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (سورۃ النجم:12) کہ اس (واقعہ معراج میں) دل نے جو دیکھا وہ غلط نہیں تھا۔

پھر اس روایت میں واقعہ معراج کے اختتام پر وَاسْتَيْقَظَ کے الفاظ ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی، اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ نظارہ ایک لطیف کشف تھا۔

صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے معراج یا اسراء کے واقعہ میں جسم سمیت آسمان پر جانے کی صراحت نہیں کی، بلکہ اس کے برعکس ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ واقعہ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اپنی جگہ سے غائب نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح کو سیر کروائی۔ اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت حسن بصریؒ واقعہ اسراء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیاء صادقہ قرار دیتے ہیں۔

(سیرت ابن ھشام حصہ دوم صفحہ 13 ناشر اسلامی کتب خانہ)[2]

بزرگان سلف میں سے علامہ ابنِ قیّم (متوفی: 751ھ) اور حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ (متوفی:464ھ) نے بھی معراج کو ایک روحانی نظارہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس روحانی سفر میں انبیاء کی روحوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی ملاقات ہوئی گویا یہ ایک روحانی سفر تھا نہ کہ جسمانی۔ (تفصیل اگلے عنوان میں صفحہ 16-17 پر ملاحظہ ہو)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ بھی معراج کو نہایت اعلیٰ درجہ کا لطیف کشف روحانی قرار دیتے ہیں۔ آپؑ کے چند منتخب ارشادات بابت معراج ملاحظہ ہوں:

1۔ ’’پس چونکہ آنحضرت ﷺ کے نفس ناطقہ کے اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اس لئے وہ اپنے معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 ایڈیشن 2008)

2۔ ’’معراج روحانی بیداری کے ساتھ ایک لطیف کشف تھا جیسا کہ یہ امر روشن عقل پر مخفی نہیں اور ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی روح کا آسمان کی طرف صعود نورانی جسم کے ساتھ تھا جو اس مٹی سے تخلیق کردہ مادی جسم کے علاوہ تھا۔ اور کسی ارضی جسم کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے، یہ صاحبِ جبروت وعزت اللہ کا وعدہ ہے۔‘‘

(الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ مترجم صفحہ 180۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 364 ایڈیشن 2008)

3۔ ’’ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خیر الاولین والآخرین ہیں۔۔۔ اور پھر قدم آنحضرت ﷺ آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف کیا گیا اور مرتبہ ’’قاب قوسین‘‘ کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت ﷺ مظہر صفات الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔‘‘

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22-23 ایڈیشن 2008)

4۔ ’’آنحضرت ﷺ کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لا مکانی و لا زمانی۔ سیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات کے یعنی اشارہ ہے کہ اسلامی ملک مکہ سے

بیت المقدس تک پھیلے گا اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت ﷺ کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے: وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (سورۃ الجمعۃ: 4) اور سیر لامکانی ولازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکان قرب کا اختتام ہے۔''

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 26 ایڈیشن 2008)

5۔ ''معراج انقطاع تام تھا اور سرّ اس میں یہ تھا کہ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقطۂ نفسی کو ظاہر کیا جاوے۔ آسمان پر ہر ایک روح کے لیے ایک نقطہ ہوتا ہے اس سے آگے وہ نہیں جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقطۂ نفسی عرش تھا اور رفیق اعلیٰ کے معنے بھی خدا ہی کے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی معزز ومکرم نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 386 ایڈیشن 1988)

6۔ ''جب تک انسان بے خبر ہوتا ہے اس کی باتیں نری اٹکلیں ہی ہوتی ہیں۔ ایسا ہی معراج کے متعلق لوگوں کا حال ہے۔ وہ اس کی حقیقت اور اصلیت سے بے خبر ہیں۔ ہم تو معراج کو بالکل بیداری تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں ایک بیداری دنیاداروں کی ہے اور ایک بیداری عارفوں، صادقوں، نبیوں اور خدارسیدہ لوگوں کی بیداری ہوتی ہے اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آنحضرت ﷺ چونکہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل اور تمام صادقوں اور عارفوں کے سردار ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مرتبہ بھی آپ کا سب سے بڑھا ہوا ہے۔ معراج ایک کشفی معاملہ تھا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 341 ایڈیشن 1988)

عکس حوالہ نمبر: 1

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: سیزدہم | پارہ: ۲۹-۳۰ | باب: ۳۷۶۷-۳۹۲۱ | حدیث: ۶۷۷۱-۷۵۶۳

کتاب الأحکام، کتاب التَّمَنِّی، کتاب اخبار الآحاد، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنّة، کتابُ الرَّدِّ عَلی الجهمیة وغیرهم التَّوحِیدِ

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:1

بنائیں (یا ترجمہ اس طرح کریں اگر ہم لوگ اپنے رب کے حضور کسی سے سفارش کروائیں تو خوب ہو) چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام انسانوں کے باپ (جد امجد) ہیں اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے سو آپ ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کیجئے کہ ہم کو (اس تکلیف سے) راحت دے تو حضرت آدم علیہ السلام ان لوگوں سے کہیں گے میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوگئی تھی۔

مطابقة للترجمة هذا الحديث ذكره هنا مختصرا ولم يذكر فيه ما ترجم له على عادته في الاشارة الخ.

یہ حدیث یہاں مختصر ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر بخاری ص:۶۴۲ میں گذر چکا ہے اس میں یہ ہے ایتوا موسٰى عبدا كلمه الله اس سے مطابقت ظاہر ہے نیز بخاری کتاب الرقاق ص:۹۷۱ کی حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے ايتوا موسىٰ الذى كلمه الله الخ ان دونوں روایت سے مطابقت ظاہر ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۱۹ تا ص:۱۱۲۰، ومر الحديث في التفسير، ص:۶۴۲، وفي الرقاق، ص:۹۷۱ وص:۱۱۰۱ وص:۱۱۰۸، وص:۱۱۱۸۔

۷۰۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى لَبَّتِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتّٰى أَنْقٰى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هٰذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللّٰهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ

عکس حوالہ نمبر: 1

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللّٰهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى اللّٰهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

عکس حوالہ نمبر: 1

فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُهُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسٰى قَدْ وَاللّٰهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسٰى قَدْ وَاللّٰهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللّٰهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ترجمہ شریک بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جایا گیا کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آپ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے (آپ ﷺ بیچ میں سوئے ہوئے تھے ایک طرف آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف آپ ﷺ کے بھتیجے جعفر بن ابی طالب تھے) ان میں سے ایک نے پوچھا (یعنی آنے والے فرشتوں میں سے ایک نے پوچھا) أيهم هو ان میں سے وہ کون ہے؟ (یعنی ان تین سونے والے حضرات میں سے وہ کون ہیں جن کے لیے معراج کا حکم ہوا ہے؟) دوسرے (فرشتہ) نے جواب دیا کہ ان تینوں میں وسط والا جوان میں سب سے بہتر ہیں تیسرے (فرشتہ) نے کہا ان میں سے جو سب سے بہتر ہیں انہیں لے لو اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اس کے بعد پھر آنحضور ﷺ نے انہیں (یعنی ان فرشتوں کو) نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ (فرشتے) آنحضور ﷺ کے پاس دوسری رات آئے (حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ فرشتوں کی دوسری آمد کتنی مدت کے بعد ہوئی؟ ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپ ﷺ پیغمبر ہو چکے تھے آپ ﷺ پر وحی آنے لگی تھی وحينئذ وقع الاسراء والمعراج)۔

"فيما يرى قلبه" الخ: اس وقت آنحضور ﷺ کا قلب دیکھ رہا تھا اور آپ ﷺ کی آنکھ سو رہی تھی لیکن دل نہیں سو رہا تھا (بلکہ دل بیدار تھا) یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے قلوب نہیں سوتے چنانچہ ان فرشتوں نے آنحضور ﷺ سے کوئی بات نہیں کی بلکہ آنحضور ﷺ کو اٹھا لیا اور زمزم کے کنویں کے پاس لائے پھر ان فرشتوں میں سے آنحضور ﷺ کا کام جبرئیل علیہ السلام نے اپنے ذمہ لے لیا اور جبرئیل علیہ السلام نے گلے سے دل کے نیچے تک چاک کیا یہاں تک کہ سینے اور پیٹ کو (انسانی خواہشات سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے آب زمزم سے دھویا یہاں تک کہ آپ کا پیٹ خوب صاف کیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا سینہ اور حلق کے رگوں کو اس سے بھر دیا پھر اس کو سی دیا (یعنی بند کر دیا) اس کے بعد آپ ﷺ کو

عکس حوالہ نمبر:1

یا دنہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انہیں (دنیا میں) اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے فضیلت ملی تھی (کہ سب سے اوپر کے آسمان پر تشریف فرما ہیں) "فقال موسى رب" الخ موسیٰ علیہ السلام نے (حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر) بارگاہ الٰہی میں یہ عرض کیا یارب میرا خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر اوپر چڑھے اس سے اوپر کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ سدرة المنتهى پر پہونچے۔ (إليها ينتهي علم الملائكة ولم يجاوزها احد الا نبينا صلى الله عليه وسلم).

"وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ": اور رب العزة ذو الجبروت (پروردگار عالم) نیچے اتر کر آپ ﷺ سے قریب ہو گئے یہاں تک کہ ہو گیا فاصلہ ایک کمان کے دو مقدار (دو کنارے) یا اس سے بھی قریب (قيل مجاز عن قربه المعنوي وظهور منزلته عند الله عمده).

"فاوحى الله فيما اوحى" الخ: پھر اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر دن اور رات میں آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازوں کی بھی وحی کی (حکم دیا) پھر آپ ﷺ اترے یہاں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچے تو موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روک لیا اور پوچھا اے محمد (ﷺ) آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ (یعنی کیا حکم دیا ہے؟) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ کو ہر دن ورات میں پچاس نمازوں کا حکم دیا ہے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں (ہر روز اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکیں گی) آپ واپس جائیے اور اپنی اور اپنی امت کی طرف سے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ نبی اکرم ﷺ جبرئیل (علیہ السلام) کی طرف متوجہ ہوئے گویا آپ ﷺ اس سلسلے میں مشورہ طلب کر رہے تھے تو جبرئیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپ چاہیں، چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر بارگاہ ذو الجبروت میں پہونچے اور آنحضور ﷺ نے اپنے مقام اول (جہاں اترنے سے پہلے تھے) سے عرض کیا اے پروردگار ہم سے تخفیف کر دیجئے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی پھر حضور اقدس ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کو روکا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کو برابر پروردگار کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں ہو گئیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے پانچ کے وقت بھی حضور اقدس ﷺ کو روکا اور کہا اے محمد (ﷺ) خدا کی قسم میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر (یعنی صرف دو نمازوں پر) کیا ہے وہ کمزور ثابت ہوئے اور انہوں نے چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کی امت تو جسم، قلب، بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے آپ واپس جائیے اور اپنے رب سے تخفیف کرائیے آنحضور ﷺ ہر مرتبہ جبرئیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تاکہ وہ حضور ﷺ کو مشورہ دیں اور جبرئیل علیہ السلام اسے ناپسند نہیں کرتے تھے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کو پانچویں مرتبہ لے گئے تو حضور ﷺ نے عرض کیا یارب میری امت جسم،

عکس حوالہ نمبر: 1

دل، کان، نگاہ اور بدن سب کمزور ہیں پس ہم سے اور کم کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) حضور ﷺ نے فرمایا لبیك و سعدیك اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک قول بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب (لوح محفوظ) میں فرض کیا ہے اور فرمایا ہر نیکی کا ثواب اس کا دس گنا ہے پس یہ ام الکتاب (لوح محفوظ) میں پچاس نمازیں ہیں اور وہ تم پر پانچ ہیں پھر حضور ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس لوٹے تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا واللہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے لیکن انہوں نے چھوڑ دیا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس سے بھی کم کرائیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے موسیٰ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے بار بار آ جا چکا ہوں تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا تو پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اتر جائیے اور حضور اقدس ﷺ بیدار ہوئے درانحالیکہ آپ مسجد حرام میں تھے۔

تشریح ای استیقظ من نومة نامها بعد الاسراء او انه افاق مما کان فیه مما خامر باطنه من مشاهدة الملا الاعلیٰ فلم یرجع الی حال بشریته الا هو نائم (قس)

یعنی بیدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ معراج کے بعد واپس آ کر اپنی جگہ مسجد حرام میں آ کر سو گئے ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ ملا اعلیٰ کے مشاہدہ سے معراج کی وہ حالت جاتی رہی اور حالت بشریت میں آ گئے، مزید کے لیے عمدہ اور فتح دیکھیے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من قوله: وموسیٰ فی السابعة بتفضیل کلام اللّٰه.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۱۲۰ تا ص:۱۱۲۱، ومر الحدیث ص:۵۰ تا ص:۵۱، وص:۲۲۱، وص:۴۵۵ تا ص:۴۵۶، وص:۴۷۰ تا ص:۴۷۱، وص:۴۸۱، وص:۴۸۷ تا ص:۴۸۸، وص:۵۴۸ تا ص:۵۵۰۔

۳۹۰۱ ﴿بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾

جنت والوں سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا (یعنی جنت میں) (قس)

۷۰۲۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ

عکس حوالہ نمبر:2

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

سیرتِ نبوی (ﷺ) کا بیش بہا خزانہ

سیرت النبی ﷺ

ابنِ ہشام

حصہ دوم

مُصنّف

محمد عبدالملک ابنِ ہشام

مُترجم

مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی (کاملِ تفسیر)

سابق لکچرار چاؤ گھاٹ کالج بلدہ

ناشر

اسلامی کتب خانہ
فضل الٰہی مارکیٹ
چوک اردو بازار لاہور
فون : 042 - 7223506

عکس حوالہ نمبر:2

''اے ابوبکر تم صدیق ہو''۔

غرض اسی دن آپؐ نے انھیں صدیق کا لقب عطا فرمایا۔

حسن نے کہا کہ اسی وجہ سے ان لوگوں کے متعلق جو اپنے اسلام سے مرتد ہو گئے اللہ نے نازل فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴾

''جو نظارہ ہم نے تجھ کو دکھایا اور جس درخت پر قرآن میں لعنت کی گئی یہ تو لوگوں کے لیے ہم نے صرف ایک آزمائش بنائی تھی اور ہم انھیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان میں سخت سرکشی ہی کو زیادہ کرتا ہے''۔

غرض رسول اللہ ﷺ کے رات کے سفر کا یہ وہ بیان تھا جس کی روایت حسن سے پہنچی ہے اور قتادہ کی روایت کا ایک حصہ بھی اس میں داخل ہوا ہے۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے بعض افراد نے مجھ سے بیان کیا کہ (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جسم (مبارک مکہ سے) غائب نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ نے آپ کو روحی سفر کرایا تھا۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ مجھ سے یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ بن الاخنس نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے جب رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ کہتے تھے کہ وہ اللہ کی طرف کا ایک سچا خواب تھا اور حسن کے اس قول کے سبب سے ان دونوں کے اس قول کا انکار بھی نہیں کیا گیا یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ﴾

''اور اللہ عزوجل کے اس قول کے سبب سے جو ابراہیمؑ کے متعلق اس نے خبر دی ہے کہ جب آپ نے اپنے فرزند سے کہا:

﴿ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ﴾

بیٹے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے تجھے ذبح کر دیا ہے''۔

پھر آپ نے اس پر عمل بھی کیا تو میں نے جان لیا کہ اللہ کی جانب سے انبیاء علیہم السلام پر جو وحی آتی ہے وہ بیداری میں بھی آتی ہے اور خواب میں بھی۔

ابن اسحٰق نے کہا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

2۔معراج نبویؐ میں حضرت عیسیٰؑ دیگر وفات یافتہ انبیاء کے ساتھ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا...... قَالَ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا.... فَاِذَا فِيْهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا لِاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَحَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ ...... اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ...ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى....اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ....الخ

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 817 تا 821 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[3]

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ، حضرت مالکؓ بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس رات کے بارے میں جس میں آپؐ کو روحانی سیر کروائی گئی بتایا کہ مَیں (خانہ کعبہ میں) حطیم یا شاید فرمایا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ مجھے جبریلؑ علیہ السلام لے کر چلے۔ یہاں تک کہ ورلے آسمان پر آئے۔ وہاں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ جبریلؑ نے کہا یہ آپؐ کے باپ آدمؑ ہیں انہیں سلام کہیے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر وہ بلند ہوئے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر آئے تو کیا دیکھا کہ حضرت یحیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ جبریلؑ نے کہا یہ یحیٰ اور عیسیٰؑ ہیں ان کو سلام کہیے۔ مَیں نے سلام کیا اور کہا اے نیک بھائی اور صالح نبی خوش آمدید پھر مجھے (دور سے) سدرۃ المنتھی دکھلایا گیا۔۔۔(اور) مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا (اس کے بعد باب المعراج کی اس لمبی حدیث میں آسمانوں کی سیر روحانی میں تیسرے آسمان پر حضرت

یوسفؑ، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ، ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر مقام سدرۃ المنتہیٰ کے بعد جنت کی دو نہروں اور بیت المعمور کے نظارے کے بعد شراب، پانی، دودھ اور شہد کے پیش ہونے اور ان میں سے رسول کریم ﷺ کے دودھ لینے کا ذکر ہے۔ جس پر حضرت جبریلؑ نے کہا کہ شراب وغیرہ کی بجائے دودھ لے کر آپؐ نے فطرت صحیحہ کے مطابق کام کیا ہے۔ حضرت جبریلؑ نے یہ تعبیر کر کے واضح کر دیا کہ معراج ظاہری واقعہ نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کا روحانی لطیف اور تعبیر طلب کشف تھا۔ تبھی حضرت جبریلؑ نے تعبیر کی ورنہ ظاہری واقعات کی تو تعبیر نہیں کی جاتی۔ حدیث کے آخر میں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ یہ سارے واقعات معراج سے متعلق ہیں۔ پس حدیث مذکور کے آغاز میں ''اُسۡرِیَ'' کے الفاظ سے واقعہ اسراء مراد نہیں ہوسکتا، کیونکہ بعد کی ساری تفاصیل معراج کی روحانی سیر سے متعلق ہیں۔

تشریح: بخاری میں معراج سے متعلق حضرت انسؓ کی تفصیلی روایت کا ذکر پہلے عنوان میں ہو چکا ہے۔ یہ دوسری روایت حضرت مالک بن صعصعہؓ سے ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کے دوسرے آسمان پر موجود ہونے کا ذکر ہے۔ یہی روایت امام مسلم نے بھی اپنی صحیح میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے۔ گویا بخاری اور مُسلم دونوں نے اس روایت کی صحت پر اتفاق کیا۔ مزید برآں سنن نسائی میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

معراج کے جسمانی یا کشفی ہونے کے بارہ میں گزشتہ عنوان میں بھی (صفحہ 3 تا 5 پر) ذکر ہو چکا ہے۔ مزید برآں حضرت علامہ ابنِ قیّم (متوفی: 751ھ) نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کے ساتھ خارق عادت طور پر معراج کا واقعہ پیش آیا۔ جب کہ دیگر انبیاء (بشمول حضرت عیسیٰؑ) کی ارواح وفات کے بعد جسم سے جدا ہو کر آسمان کی طرف بلند ہوئیں اور اپنے مقام پر جا ٹھہریں۔ (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد الجزء الثالث صفحہ 36-37 موسسۃ الرسالۃ)[4]

اسی طرح نواسۂ رسول حضرت امام حسن بن علیؓ نے بیان فرمایا کہ حضرت علیؓ اس رات فوت ہوئے جس رات حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی روح آسمانوں پر اٹھائی گئی یعنی 27 رمضان کی رات۔

(طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39 مطبوعہ دار صادر بیروت)[5]

حضرت علامہ ابن عربیؒ نے بھی حضرت عیسیٰؑ کے رفع الی اللہ کی یہی حقیقت بیان کی ہے کہ ان کی روح

نے عالم سفلی سے عالم علوی میں اتصال کیا۔ (تفسیر ابن عربی جلد اول صفحہ 165 مطبوعہ مصر)[6]
معراج کی یہی حقیقت حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا کہ میں معراج کی رات آدمؑ صفی اللہ اور یوسفؑ صدیق اللہ اور موسیٰؑ کلیم اللہ اور ہارونؑ کلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ اور ابراہیمؑ خلیل اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کو آسمانوں میں دیکھا تو ضرور بالضرور ان کی روحیں ہی تھیں۔

(بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ 390 فیروز سنز لاہور)[7]

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کی ملاقات حضرت یحییٰؑ و عیسیٰؑ کی روحوں کے ساتھ ایک ہی آسمان پر ہوئی گویا حضرت عیسیٰؑ کا رفع بھی دیگر انبیاء سے جدا نہیں۔ وہ خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے بلکہ دوسرے انبیاء کی طرح وفات کے بعد ان کی بھی روح کا رفع ہوا۔ اگر وہ جسمانی طور پر زندہ ہوتے تو ان کے لئے کوئی الگ مقام مقرر ہوتا کیونکہ زندہ اور فوت شدہ کے لئے الگ الگ ٹھکانہ ہوتا ہے۔ لیکن واقعہ معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عیسیٰؑ کو دیگر وفات یافتہ انبیاء کی روحوں کے ساتھ دیکھنا بتاتا ہے کہ ان کی بھی روح تھی نہ کہ جسم اور وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح وفات پا کر خدا تعالیٰ کی ابدی جنت میں داخل ہو چکے ہیں جہاں سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے جیسا کہ اہل جنت کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وَمَاهُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ (الحجر:49) کہ جنتی لوگ اس سے کبھی نکالے نہ جائیں گے۔ پس جنت سے کبھی کوئی واپس آیا نہ آئے گا۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم داخل جنت ہوا وہ محترم

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ واقعہ معراج میں حضرت عیسیٰؑ کے دیگر انبیاء کے ساتھ مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1۔ ''اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا مگر نورانی اور ایک بیداری تھی مگر کشفی اور نورانی۔ جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا جس کے ظاہری جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل:94) کہ دے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں۔ انسان اس طرح اڑ کر کبھی آسمان پر نہیں

جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 646 ایڈیشن 1988)

2۔ ''کیا موت کے بعد حضرت یحیٰؑ اور حضرت آدمؑ اور حضرت ادریسؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ وغیرہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے یا نہیں، اگر نہیں اٹھائے گئے تھے تو پھر کیونکر معراج کی رات میں آنحضرت ﷺ نے ان سب کو آسمانوں میں دیکھا اور اگر اٹھائے گئے تھے تو پھر ناحق مسیح ابن مریمؑ کے رفع کے کیوں اور طور پر معنی کیے جاتے ہیں۔ تعجب کہ توفیّ کا لفظ جو صریح وفات پر دلالت کرتا ہے جا بجا ان کے حق میں موجود ہے اور اٹھائے جانے کا نمونہ بھی بدیہی طور پر کھلا ہے کیونکہ وہ انہی فوت شدہ لوگوں میں جا ملے جو ان سے پہلے اٹھائے گئے تھے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 438 ایڈیشن 2008)

3۔ ''آنحضرتؐ اپنی رویت سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر گزشتہ نبیوں میں دیکھا ہے جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں اور دوسرے عالم میں پہنچ گئے ہیں اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ جس قسم کے دوسرے انبیاء علیہم السلام کے جسم دیکھے اسی قسم کا جسم حضرت عیسیٰؑ کا دیکھا۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ ایسا سمجھنا غلطی ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں ان کی صرف آسمان پر روحیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ نورانی اور جلالی اجسام ہیں جن اجسام کے ساتھ وہ مرنے کے بعد دنیا سے اٹھائے گئے جیسا کہ آیت وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اس بات پر نص صریح ہے۔ کیونکہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے جسم کی ضرورت ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 399 ایڈیشن 2008)

4۔ ''آنحضرتؐ نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰؑ کو مُردوں میں دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسے کھول کر دیکھ لو کہ کیا اس میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر مُردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں۔ جیسے آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اُسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا۔ اُن میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت موسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم میں پہنچا دیا ہے۔ پھر ان میں ایک شخص زندہ بجسدہ العنصری کیسے چلا گیا؟ یہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں ایک سچے مسلمان کیلئے کافی ہیں۔''

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 266-267 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:3

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

كتاب الجهاد، كتاب بدء الخلق،
كتاب الانبياء عليهم السلام، كتاب المناقب

مکتبۃ الشیخ

۳/۳۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:3

۳۶۲۷ ﴿ حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عن ابنِ شِهابٍ حدَّثَني أبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ سَمِعْتُ جابرَ بْنَ عبدِ اللهِ أنَّه سَمِعَ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ في الحِجْرِ فجَلَّى اللهُ لي بَيْتَ المَقْدِسِ فطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عن آياتِهِ وأنا أنظُرُ إليْهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب قریش نے مجھے معراج کے بارے میں جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو سامنے کر دیا (حجابات اٹھا دیے) تو میں قریش کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث انه مشتمل على بعض ماوقع في الاسراء.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۴۸۔

﴿ باب ۲۱۵۷ المِعْرَاجِ ﴾

معراج کا بیان

۳۶۲۸ ﴿ حدَّثَنَا هُدْبَةُ بنُ خالدٍ قال حدَّثَنَا هَمَّامُ بنُ يَحْيَى قال حدَّثَنَا قَتادَةُ عن أنسِ بنِ مالكٍ عن مالكِ بنِ صَعْصَعَةَ أنَّ نبيَّ اللهِ ﷺ حدَّثَهُم عن لَيْلَةِ أُسْرِيَ به بَيْنَما أنا في الحَطِيمِ ورُبَّما قال في الحِجْرِ مُضْطَجِعًا إذْ أتاني آتٍ فقَدَّ قال وسَمِعْتُه يقولُ فشَقَّ ما بَيْنَ هذهِ إلى هذهِ فقُلْتُ للجارُودِ وهو إلى جَنْبِي ما يَعْني به قال من ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إلى شِعْرَتِهِ وسَمِعْتُه يقولُ مِن قَصِّهِ إلى شِعْرَتِهِ فاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بطَسْتٍ من ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إيمانًا فغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بدابَّةٍ دُونَ البَغْلِ وفَوْقَ الحِمارِ أبْيَضَ فقالَ لَهُ الجارُودُ هو البُراقُ يا أبا حَمْزَةَ قال أنسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أقْصَى طَرْفِهِ فحُمِلْتُ عليه فانْطَلَقَ بي جِبْرَئيلُ حتى أتى السَّماءَ الدُّنْيا فاسْتَفْتَحَ فقِيلَ مَنْ هذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ ومَنْ مَعَكَ قال مُحَمَّدٌ قِيلَ وقَدْ أُرْسِلَ إلَيْهِ قال نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا به فنِعْمَ المَجِيءُ جاءَ فَفَتَحَ فلَمَّا خَلَصْتُ فإذا فيها آدَمُ فقالَ هذا أبُوكَ آدَمُ فسَلِّمْ عليه فسَلَّمْتُ عليه فرَدَّ السَّلامَ ثُمَّ قال مَرْحَبًا بالابنِ الصَّالِحِ والنَّبيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حتى أتى السَّماءَ الثَّانِيَةَ فاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ ومَنْ مَعَكَ قال

عکس حوالہ نمبر:3

محمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِه فَنِعْمَ المَجِيْئُ جَاءَ فَفُتِحَ فلمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابنا الخَالَةِ قال هٰذا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قالا مَرْحَبا بِالأَخِ الصَّالِحِ والنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِى إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فاستَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئِيلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبا فَنِعْمَ المَجِيْئُ جَاءَ فَفُتِحَ فلمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قال هٰذا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِى حتى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فاستَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئِيلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيْلَ اَوَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبا بِهِ فَنِعْمَ المَجِيْئُ جَاءَ فَفُتِحَ فلمَّا خَلَصْتُ اِلَى اِدْرِيْسَ قال هٰذا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِى حتى اَتَى السَّمَاءَ الخَامِسَةَ فاستَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئِيلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبا به فَنِعْمَ المَجِيْئُ جَاءَ فلمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قال هٰذا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِى حتى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فاستَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئِيلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيهِ قال نَعَمْ قال مَرْحَبا بِه فَنِعْمَ المَجِيْئُ جَاءَ فلمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسٰى قال هٰذا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فلمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَه مايُبْكِيْكَ قال اَبْكِى لِاَنَّ غلامًا بُعِثَ بَعْدِى يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِه اَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِى ثُمَّ صَعِدَ بِى اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فاستَفْتَحَ جِبْرَئِيلُ قِيْلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئِيلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيهِ قال نَعَمْ قال مَرْحَبا به فَنِعْمَ المَجِيْئُ جَاءَ فلمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ قال هٰذا اَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قال فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلامَ قال مَرْحَبا بالابنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ اِلَى سِدْرَةِ المُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الفِيَلَةِ قال هٰذِه سِدْرَةُ المُنْتَهٰى وَإِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَاهٰذَانِ يَاجِبْرَئِيلُ قال اَمَّا البَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِى الجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِىَ البَيْتُ المَعْمُورُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ

عکس حوالہ نمبر:3

اللَّبَنَ فقالَ هِيَ الفِطْرَةُ التي أنتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوٰاتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَومٍ فرَجَعْتُ فمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فقالَ بِمَا أُمِرْتَ قال أُمِرْتُ بخَمْسِيْنَ صَلٰوةٍ كُلَّ يَومٍ قال إنَّ أُمَّتَكَ لاتَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يومٍ وَإنِّي وَاللّٰهِ قدجَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إسْرَائِيْلَ أشَدَّ المُعَالَجَةِ فارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فقالَ مِثْلَه فرَجَعْتُ فوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فقالَ مِثْلَه فرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فقالَ مِثْلَه فرَجَعْتُ فأُمِرْتُ بعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يومٍ فرَجَعْتُ فقالَ مِثْلَه فرَجَعْتُ فأُمِرْتُ بخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يومٍ فرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فقالَ بِماأُمِرْتَ قلتُ أُمِرْتُ بخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يومٍ قال إنَّ أُمَّتَكَ لاتَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يومٍ وَإنِّي قَدْجَرَّبْتُ الناسَ قَبْلَكَ وعالَجْتُ بَنِي إسْرَائِيلَ أشَدَّ المُعَالَجَةِ فارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قال سَألْتُ رَبِّي حتّى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي أرْضٰى وَأُسَلِّمُ قال فلمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أمْضَيْتُ فَرِيْضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.﴾

ترجمہ | حضرت مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ سے شب معراج کا واقعہ یوں بیان کیا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی قتادہؓ نے حطیم کے بجائے حجر کہا (حجر بھی حطیم ہی کو کہتے ہیں قتادہ راوی کو شک ہوا) کہ ایک آنے والے (جبرئیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور انہوں نے چاک کیا۔

قال وسمعته یقول: قتادہؓ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے یہاں سے یہاں تک کے درمیان (چاک کیا) تو میں نے جارود (ابن ابی سبرہ تابعی) سے جو میرے پہلو میں (قریب ہی) بیٹھے تھے پوچھا کہ حضرت انسؓ کی اس سے کیا مراد تھی؟ تو انہوں نے کہا سینے کے اوپری حصے سے (یعنی حلق سے) ناف تک (قتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انسؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے سینے کے سرے سے ناف تک چاک کیا پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا میرا دل دھویا گیا پھر ایمان سے بھرا گیا اس کے بعد اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر (سواری کے لئے) ایک جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا سفید رنگ، جارود نے حضرت انسؓ سے پوچھا اے ابوحمزہ! یہ جانور براق تھا؟ حضرت انسؓ نے کہا ہاں!

وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچے اور جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو اندر سے پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے بتایا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کیا یہ بلائے

عکس حوالہ نمبر:3

۸۲۰ پ۱۴/کتاب المناقب/باب:معراج کا بیان

گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اندر سے کہا گیا انہیں خوش آمدید خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں وہاں پہنچا دیکھا کہ اس میں آدم علیہ السلام تشریف فرما ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح فرزند اور صالح نبی!۔

پھر جبرئیل علیہ السلام (مجھ کو لے کر) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اندر سے کہا گیا انہیں خوش آمدید خوب آئے پھر دروازہ کھولا گیا جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) دو خالہ زاد بھائی تشریف فرما ہیں، جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں آپ ان دونوں کو سلام کیجئے میں نے سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں تو کہا گیا انہیں مرحبا، خوب آئے اور دروازہ کھول دیا گیا پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ یوسف علیہ السلام ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا نیک بھائی اور نیک نبی خوش آمدید۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا یہ بلائے گئے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ہاں، اندر سے کہا گیا خوش آمدید خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا پھر میں ادریس علیہ السلام تک پہنچا جبرئیلؑ نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید نیک بھائی اور نیک نبی۔

اس کے بعد جبرئیلؑ مجھ کو لے کر پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے، جبرئیل نے کہا ہاں، کہا گیا خوش آمدید، خوب آئے پھر جب میں پہنچا تو دیکھا کہ ہارون علیہ السلام ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ ہارون ہیں آپ انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں

نصر الباری جلد ہفتم

عکس حوالہ نمبر:3

بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جبرئیلؑ نے کہا ہاں کہا خوش آمدید خوب آئے پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی، پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگے میں اس لئے روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجے گئے اور ان کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے۔

پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر ساتویں آسمان پر پہنچے اور جبرئیلؑ نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ہاں تو کہا انہیں خوش آمدید خوب آئے پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے والد ہیں آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک فرزند اور نیک نبی۔

پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو دیکھا کہ اسکے پھل ھَجَر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور دیکھا کہ اسکے پتے ہاتھی کے کان کے برابر، جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے اور دیکھا کہ چار نہریں ہیں دو باطن اور دو ظاہر، میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کیا ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا باطنی دو نہریں جنت میں جاری ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل و فرات ہیں پھر میرے سامنے بیت المعمور کیا گیا پھر میرے سامنے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا) جبرئیلؑ نے کہا یہ فطرت ہے (دین اسلام ہے) جس پر آپ اور آپ کی امت قائم ہیں۔

پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں پھر میں لوٹ آیا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کو کیا حکم ملا آپ ﷺ نے فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں بخدا آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور میں بنی اسرائیل پر بہت سختی کر چکا ہوں اس لئے آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جایئے اور ان سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں واپس حاضر ہوا تو اللہ نے مجھ سے دس نمازیں معاف فرمادیں پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا پھر میں واپس حاضر ہوا تو دس اور معاف فرمادیں پھر لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس اور معاف فرمادیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔

پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے وہی کہا پھر میں بارگاہ الٰہی میں لوٹ کر گیا تو مجھے

روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کو کیا حکم دیا گیا میں نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پانچ نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل پر میں بہت زور ڈال چکا ہوں اس لئے آپ اپنے پروردگار کے پاس پھر جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار سے بہت درخواست کر چکا ہوں اور اب مجھے شرم آتی ہے اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں (اپنی امت سے پانچ نمازیں پڑھواؤں گا) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب میں آگے بڑھا تو ندا دینے والے نے ندا دی میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی۔

عکس حوالہ نمبر:4

زاد المعاد

في هدي خير العباد

لابن قيم الجوزية

الإمام المحدث المفسر الفقيه شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أبي بكر الزرعي الدمشقي
(٦٩١ - ٧٥١ هـ)

حقق نصوصه ، وخرج أحاديثه ، وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط عبد القادر الأرنؤوط

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر:4

إلا نفوراً، وأبى الظالمون إلا كُفوراً.

فصــل

الفرق بين من قال: كان الإسراء بالروح وبين أن يقال: كان مناماً

وقد نقل ابن إسحاق عن عائشة ومعاوية أنهما قالا: إنما كان الإسراء بروحه، ولم يفقد جسدَه، ونُقِلَ عن الحسن البصري نحو ذلك، ولكن ينبغي أن يُعلم الفرقُ بين أن يُقال: كان الإسراءُ مناماً، وبين أن يُقال: كان بروحه دونَ جسده، وبينهما فرقٌ عظيم، وعائشة ومعاوية لم يقُولا: كان مناماً، وإنما قالا: أُسْرِيَ بِرُوحِهِ ولم يَفْقِدْ جَسَدَهُ، وَفَرْقٌ بين الأمرين، فإن ما يراه النائم قد يكون أمثالاً مضروبة للمعلوم في الصُّور المحسوسة، فيرى كأنَّه قد عُرِجَ به إلى السماء، أو ذُهِبَ به إلى مكة وأقطار الأرض، وروحُه لم تصعَد ولم تذهب، وإنما مَلَكُ الرؤيا ضَرَبَ له المِثَال، والَّذينَ قالوا: عُرِجَ برسولِ الله ﷺ طائفتان: طائفةٌ قالت: عُرِجَ بروحه وبدنه، وطائفة قالت: عرج بروحه ولم يَفْقِدْ بدَنه، وهؤلاء لم يُريدُوا أن المِعراجَ كان مناماً، وإنما أرادوا أن الرُّوحَ ذاتَها أُسْرِيَ بها، وعُرِجَ بِهَا حقيقةً، وباشرت مِنْ جِنس ما تُباشِرُ بعد المفارقة، وكان حالُهَا في ذلك كحالها بعد المفارقة في صُعودها إلى السَّماواتِ سماءً سماءً حتى يُنْتهى بها إلى السماء السابعة، فَتَقِفُ بَيْنَ يدي اللَّهِ عز وجل، فيأمرُ فيها بمَا يَشَاءُ، ثم تنزل إلى الأرض والذي كان لِرسولِ الله ﷺ ليلةَ الإسراء أكملُ مما يحصُلُ للروح عند المفارقة.

ومعلوم أن هذا أمرٌ فوقَ ما يراهُ النائمُ، لكن لما كان رسولُ اللَّه ﷺ في مقام خَرْقِ العَوائِدِ، حتى شُقَّ بطنُهُ، وهو حي لا يتألم بذلك، عُرِجَ بذاتِ روحه المقدسة حقيقةً من غير إماتة، ومَنْ سِوَاهُ لا ينالُ بذاتِ روحِهِ الصُّعودِ إلى السماءِ إلا بَعْدَ الموتِ والمُفارقةِ، فالأنبياءُ إنما استقرَّت أرواحُهُم هناك بعد مفارقة

= رسول الله ﷺ وقال البيهقي: هذا إسناد صحيح، مع أن إسحاق بن . إبراهيم بن العلاء يهم كثيراً، ولذا قال الحافظ ابن كثير ٣/١٤: إنه مشتمل على أشياء منها ما هو صحيح كما ذكره البيهقي، ومنها ما هو منكر كالصلاة في بيت لحم، وسؤال الصديق عن نعت بيت المقدس وغير ذلك، والله أعلم.

ترجمہ: حضرت عائشہ اور حضرت معاویہؓ نے بیان کیا کہ اسراء روح کے ساتھ تھا اور آپ کا جسم غائب نہ ہوا تھا۔۔۔پس جہاں تک انبیاء کا تعلق ہے ان کی روحوں نے جسموں سے جدا ہو کر وہاں قرار پکڑا۔

عکس حوالہ نمبر:4

الأبدان، وروحُ رسولِ الله ﷺ صَعِدَت إلى هُنَاكَ في حال الحياة ثم عادَت، وبعد وفاتِه استقرَّت في الرفيق الأعلى مع أرواح الأنبياء ــ عليهم الصلاة والسلام ــ ومع هذا، فلها إشراف على البَدَنِ وإشراقٌ وتعلُّق به، بحيث يَرُدُّ السلامَ على من سَلَّمَ عَلَيْهِ(١) وبهذا التعلق رأى موسى قائماً يُصَلِّي في قبره، ورآهُ في السماء السادسة. ومعلوم أنه لم يُعْرَجْ بموسَى مِن قبره، ثم رُدَّ إليه، وإنما ذلك مقامُ رُوحِه واستقرارُها، وقبرُه مقامُ بدنه واستقراره إلى يوم معاد الأرواح إلى أجسادها، فرآهُ يُصَلِّي في قبره، ورآه في السماء السَّادِسَةِ، كما أنه ﷺ في أرفع مكان في الرفيق الأعلى مستقِراً هناك، وبَدَنُه في ضريحه غيرُ مفقود، وإذا سلَّم عليه المسلِّم ردَّ الله عليه روحه حتى يَرُدَّ عليه السلام، ولم يفارق الملأ الأعلى، ومن كَثُفَ إدراكُهُ، وغلظت طباعه عن إدراك هذا، فلينظرْ إلى الشَّمس في عُلُوِّ محلها، وتعلُّقِهَا، وتأثيرها في الأرض، وحياة النبات والحيوان بها، هذا وشأنُ الروح فوق هذا، فلها شأنٌ، وللأبدان شأن، وهذه النارُ تكون في محلها، وحرارتُها تؤثِّر في الجسم البعيد عنها، مع أنَّ الارتباط والتعلُّقَ الذي بَيْنَ الروحِ والبدنِ أقوى وأكملُ مِن ذلك وأتم، فشأنُ الروح أعلى من ذلك وألطف.

فَقُلْ لِلْعُيُونِ الرُّمْدِ إِيَّاكِ أَنْ تَرَي سَنَا الشَّمْسِ فَاسْتَغْشِي ظَلَامَ اللَّيَالِيَا

فصـــل

قال موسى بن عُقبة عن الزهري: عُرِجَ برُوحِ رسولِ الله ﷺ إلى بيتِ المقدس وإلى السماء قبلَ خروجه إلى المدينة بسنة. وقال ابن عبد البر وغيره: كان بين الإسراء والهجرة سنة وشهران انتهى. الصحيح ان الإسراء كان مرة

وكان الإسراءُ مرَّةً واحدة. وقيل: مَرَّتين: مرة يقظةً، ومرة مناماً، وأَربابُ

(١) أخرجه أبو داود (٢٠٤١) في المناسك: باب زيارة القبور، وأحمد ٢/٥٢٧ من حديث أبي هريرة، وسنده حسن، ولفظه: «ما من أحد يسلم علي إلا رد الله علي روحي حتى أرد عليه السلام».

جبکہ رسول اللہ ﷺ کی روح آسمان کی طرف زندہ ہونے کی حالت میں بلند ہوئی پھر واپس لوٹی اور وفات کے بعد رفیق اعلیٰ کی طرف دیگر انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ قرار پکڑ گئی۔

عکس حوالہ نمبر:5

الطبقات الكبرى

لابن سعد

المجلد الثالث

في البدريين من المهاجرين والأنصار

دار صادر
بيروت

عکس حوالہ نمبر:5

يدركه الآخرون ، قد كان رسول الله ، صلى الله عليه وسلم ، يبعثه المبعث فيكتنفُه جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله فلا ينثني حتّى يفتح الله له ، وما ترك إلا سبعمائة درهم أراد أن يشتري بها خادماً ، ولقد قُبض في الليلة التي عُرِجَ فيها بروح عيسى بن مريم ليلة سبع وعشرين من رمضان .

قال : أخبرنا أبو معاوية الضّرير عن حجاج عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصمّ قال : قيل للحسن بن عليّ إنّ ناساً من شيعة أبي الحسن عليّ ، عليه السلام ، يزعمون أنّه دابّة الأرض وأنّه سيُبْعَثُ قبل يوم القيامة ، فقال : كذبوا ليس أولئك شيعته ، أولئك أعداؤه ، لو علمنا ذلك ما قسمنا ميراثه ولا أنكحنا نساءه . قال ابن سعد : هكذا قال عن عمرو ابن الأصمّ .

قال : أخبرنا أسْباط بن محمّد عن مُطَرّف عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصمّ قال : دخلتُ على الحسن بن عليّ وهو في دار عمرو بن حُرَيْث فقلتُ له : إنّ ناساً يزعمون أنّ علياً يرجع قبل يوم القيامة ، فضحك وقال : سبحان الله ! لو علمنا ذلك ما زوّجنا نساءه ولا ساهمنا ميراثه . قالوا وكان عبد الرحمن بن ملجم في السجن ، فلمّا مات عليّ ، رضوان الله عليه ورحمته وبركاته ، ودُفِنَ بعث الحسن بن عليّ إلى عبد الرحمن بن ملجم فأخرجه من السجن ليقتله ، فاجتمع الناس وجاؤوه بالنفط والبواريّ والنّار فقالوا نحرقه ، فقال عبد الله بن جعفر وحسين بن عليّ ومحمد بن الحنفيّة : دَعُونا حتّى نَشْفِيَ أنفسنا منه ، فقطع عبد الله بن جعفر يديه ورجليه فلم يَجْزَعْ ولم يتكلّم ، فكحَل عينيه بمسمار مُحْمًى فلم يجزع وجعل يقول : إنّكَ لَتَكْحُلُ عَيْنَيْ عَمّكَ بمُلْمُولٍ مَضٍّ ، وجعل يقول : إقرأ باسْمِ رَبّكَ الّذي خَلَقَ ، خَلَقَ الإنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، حتى أتى على آخر السورة كلّها وإنّ عينيه لَتَسيلان ، ثمّ أمر به فعولج عن لسانه ليقطعه فجَزَعَ ، فقيل له : قَطَعْنا يديك ورجليك وسَمَلْنا عَيْنيك يا عدوّ الله فلم تَجْزَعْ

٣٩

ترجمہ: اور حضرت علیؓ کی روح اس رات قبض ہوئی جس رات حضرت عیسیٰؑ کی روح اٹھائی گئی یعنی 27 رمضان کی رات۔

تفسیر الشیخ الاکبر العارف باللہ تعالی

العلامۃ محیی الدین بن عربی اعاد اللہ

علینا من برکاتہ آمین

عکس حوالہ نمبر:6

أولئك هم الكافرون حقا *(١٦٥)* وأعتدنا للكافرين عذابا مهينا والذين امنوا بالله ورسله ولم يفرقوا بين أحد منهم أولئك سوف يؤتيهم أجورهم وكان الله غفورا رحيما يسألك أهل الكتاب أن تنزل عليهم كتابا من السماء فقد سألوا موسى أكبر من ذلك فقالوا أرنا الله جهرة فأخذتهم الصاعقة بظلمهم ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتهم البينات فعفونا عن ذلك وآتينا موسى سلطانا مبينا ورفعنا فوقهم الطور بميثاقهم وقلنا لهم ادخلوا الباب سجدا وقلنا لهم لاتعدوا في السبت وأخذنا منهم ميثاقا غليظا فبما نقضهم ميثاقهم وكفرهم بآيات الله وقتلهم الانبياء بغير حق وقولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا وبكفرهم وقولهم على مريم بهتانا عظيما وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما وان من أهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا فبظلم من الذين هادوا

وصفاتهم فان معرفتهم وهم وغلط وتوحيدهم زندقة ليسوا من الدين ولا من الحق في شئ (مهينا) يهينهم بوجود الحجاب وذل النفس وصفاتها (والذين آمنوا بالله ورسله) جمعا وتفصيلا (أجورهم) من الجنات الثلاثة (وكان الله غفورا) يستر عنهم ذواتهم وصفاتهم التى هى ذنوبهم ويحجبهم بذاته وصفاته (رحيما) يرحمهم بتمتيعهم بالجنات الثلاثة وبالوجود الموهوب الحقانى والبقاء السرمدى (كتابا من السماء) علما يقينيا بالمكاشفة من سماء الروح (أكبر من ذلك) لان المشاهدة أكبر وأعلى من المكاشفة (بظلمهم) بطلبهم المشاهدة مع بقاء ذواتهم اذ وجود البقية عند المشاهدة وضع الشئ فى غير موضعه وطلب المشاهدة مع البقية طغيان من النفس ينشأ من رؤيتها كمالات الصفات لنفسها وذلك ظلم (سلطانا) تسلطا بالحجة عليهم بعد الافاقة (بل رفعه الله اليه) الى قوله (ليؤمنن به) رفع عيسى عليه السلام اتصال روحه عند المفارقة عن العالم السفلى بالعالم العلوى وكونه فى السماء الرابعة اشارة الى أن مصدر فيضان روحه روحانية فلك الشمس الذى هو بمثابة قلب العالم ومرجعه اليه وتلك الروحانية نور يحرك ذلك الفلك بمعشوقيته واشراق أشعته على نفسه المباشرة لتحريكه ولما كان مرجعه الى مقره الاصلى ولم يصل الى الكمال الحقيقى وجب نزوله فى آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر وحينئذ يعرفه كل أحد فيؤمن به أهل الكتاب أى أهل العلم العارفين بالمبدا والمعاد كلهم عن آخرهم قبل موت عيسى بالفناء فى الله واذ آمنوا به يكون يوم القيامة أى يوم بروزهم عن الحجب الجسمانية وقيامهم عن حال غفلتهم ونومهم الذى هم عليه الآن (شهيدا) شاهدهم يتجلى عليهم الحق فى صورته كما أشير اليه (فبظلم) عظيم (من الذين هادوا) أى بعباداتهم عجل النفس واتخاذه الها وامتناعهم عن دخول القرية التى هى حضرة الروح واعتدائهم فى السبت بمخالفة الشرع

ترجمہ: حضرت عیسیٰؑ کا رفع ان کی روح کے عالمِ سفلی سے جدا ہو کر عالمِ علوی میں قرار پکڑنے کا نام ہے۔

عکس حوالہ نمبر:7

تصوّف کا ایک عظیم شاہکار

جس کے تراجم دُنیا بھر کی اکثر زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں

بیانُ المطلوب

ترجمۂ اُردو

کشفُ المحجوب

تصنیفِ لطیف

حضرت شیخ مخدُوم علی ہجویری ثمّ لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی فیروز الدّین رح

فیروز سنز لمیٹڈ

لاہور راولپنڈی پشاور حیدر آباد کراچی

عکس حوالہ نمبر:7

کہ روح بغیر جسم کے پائی نہیں جاتی۔ اسی طرح زندگی بغیر روح کے پائی نہیں جاتی اور یہ کہ ان دونوں روح وحیات میں کوئی بھی ایک دوسرے کے بغیر پایا نہیں جاتا۔ جیسا کہ درد اور اس کا علم کیونکہ دو چیزیں ہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتیں اور اس معنی کے لحاظ سے بھی روح عرض ہے۔ جیسا کہ زندگی عرض ہے۔ پھر سب مشائخ اور بہت سے اہل سنت وجماعت کی یہ رائے ہے۔ کہ روح ایک جوہر ہے جو قائم بذات خود ہے۔ نہ وہ وصف کہ جب تک وہ جسم کے ساتھ پیوستہ ہے عادت جاریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ اس قالب میں زندگی پیدا کر دیتا ہے اور آدمی کی زندگی صفت ہے اور وہ اسی سے زندہ ہے۔ لیکن اس کے جسم میں روح امانت کے طور پر رکھی گئی ہے۔ اور یہ بھی روا ہے کہ وہ روح آدمی سے جدا ہو جائے اور وہ زندگی کی وجہ سے زندہ رہے۔ جیسا کہ خواب کی حالت میں روح نکل جاتی ہے اور حیات باقی رہتی ہے۔ لیکن یہ روا نہیں کہ اس روح کے چلے جانے کی حالت میں علم وعقل باقی رہے اور انسان زندوں کی طرح ان سے کام لے سکے - - - - - - - - - - - - - - اس

لئے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہیدوں کی روحیں پرندوں کے پوٹوں میں ہونگی۔ اس لئے لامحالہ یہ ماننا پڑتا ہے کہ روح ایک جوہر قائم بذات خود ہو۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ارواح بہت سے لشکر ہیں جمع کئے ہوئے۔ اس لئے لامحالہ وہ لشکر باقی ہوں گے۔ حالانکہ عرض اپنے محل کے بغیر باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ قائم بالذات نہیں ہوتا۔ پس روح ایک جسم لطیف ہے جو فرمانِ الٰہی سے جسم میں آتی اور اسی کے فرمان سے چلی جاتی ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے شب معراج میں آدم صفی اللہ ویوسف صدیق اللہ وموسیٰ کلیم اللہ وہارون کلیم اللہ وعیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو آسمانوں میں دیکھا تو لامحالہ وہ ان انبیاء کے ارواح ہی ہوں گے۔ اور اگر روح عرض ہوتی تو ضرور بذات خود قائم نہ ہوتی۔ اور ہستی کی حالت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کو نہ دیکھ سکتے۔ اس لئے کہ اس کے وجود کے لئے کوئی محل چاہیئے تاکہ وہ روح اس کو

3۔ تفسیر نبویؐ کی رو سے وفات عیسیٰؑ کا قرآن سے ثبوت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلاً ثُمَّ قَرَأَ: کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ وَعْداً عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ (الانبیاء: 105) فَأَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی اِبْرَاھِیْمُ ثُمَّ یُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِی ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِی فَیُقَالُ اِنَّھُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ "وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ." (المائدۃ: 118-119)

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 532۔ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[8]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حشر کے روز تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی: کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ... الخ یعنی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ضرور ہم پورا کریں گے۔ (الانبیاء: 105)

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ) سب سے پہلے جسے لباس عطا ہوگا وہ حضرت ابراہیمؑ ہوں گے۔ پھر میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ دائیں جانب (یعنی جنت کی طرف) لے جائے جائیں گے اور بعض بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) تو میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے بتایا جائے گا، جب سے آپؐ ان سے جدا ہوئے، یہ مرتد ہوگئے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں اس وقت وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے (خدا سے) عرض کیا کہ میں تو

ان (لوگوں) پر صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو صرف تُو ہی ان کا نگران تھا اور تُو ہی ہر چیز پر نگران اور گواہ ہے۔ اگر تُو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تُو انہیں معاف کر دے تو تُو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔ (المائدہ:118)

تشریح: امام بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے صحیحین میں درج کیا۔ سنن ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی وفات تیس آیات قرآنی سے ثابت ہے۔ ان میں سے ایک یہ آیت (سورۃ المائدہ آیت 117) ہے۔ جس کی تفسیر بیان کرنے کی خاطر امام بخاری نے یہ حدیث اپنی ''کتاب التفسیر'' میں درج کی تا واضح ہو کہ اس آیت کے الفاظ ''فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِی'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں استعمال کر کے اس کے بنیادی معنے طبعی موت ہی مراد لئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنے لئے یہی الفاظ انہی معنی میں استعمال کئے ہیں۔

اس آیت کے پہلے حصہ میں بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بروز حشر جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا تو نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ میری اور میری ماں کی عبادت کرو تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ میں ایسی ناحق بات کی تعلیم کیسے دے سکتا تھا اور اگر مَیں نے ایسا کیا ہوتا تو (اے عالم الغیب خدا) تجھے اس کا علم ہوتا۔ مَیں نے تو انہیں صرف وہی تعلیم دی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اپنے اس رب کی پرستش کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، اور مَیں ان پر صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا، پھر جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو صرف تُو ہی ان پر نگران تھا۔ (سورۃ المائدہ:117)

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دو زمانوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ دور جس میں وہ خود براہ راست اپنی قوم کی نگرانی فرماتے رہے۔ دوسرا زمانہ بعد ''توفّی'' (یعنی اپنی وفات کے بعد) جس میں وہ اپنی قوم کی نگرانی کا انکار کرتے اور صرف خدا کو نگران قرار دیتے ہیں۔ اس بات سے کسی کو اختلاف نہیں کہ نزول آیت سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰؑ کی اپنی قوم کی براہ راست نگرانی ثابت نہیں۔ لہٰذا اپنے اقرار کے مطابق وہ وفات یافتہ ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

وفات عیسیٰؑ کے بارہ میں اس قرآنی وضاحت کے باوجود بعض لوگ اپنے رسمی عقیدہ حیات مسیح کی وجہ سے توفّی کے رسول اللہؐ کے بیان فرمودہ معنی موت کی بجائے جسم سمیت آسمان پر اٹھانے کے

کرتے ہیں۔ بخاری کی حدیث یہ معنی کو ردّ کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کما قال '' کہہ کر قول عیسیؑ سے اپنے قول کو مماثلت دے کر فرمایا کہ جیسے حضرت عیسیٰؑ نے جواب دیا تھا میں بھی وہی جملہ دہراؤں گا اور پھر فَلَمَّاتَوَفَّيْتَنِيْ کے الفاظ اپنی ذات کے لئے استعمال فرمائے، جس کے معنی آنحضورؐ کے حق میں بالاتفاق موت کے لئے جاتے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰؑ کے لئے بھی اسی جملہ تَوَفَّيْتَنِي کے یہی معنے ہوں گے نہ کہ آسمان پر جانا۔

چنانچہ امام بخاری نے تَوَفِّي کے ان معنی کی مزید وضاحت رسول اللہؐ کے شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ اس تفسیر سے بھی کر دی ہے جو انہوں نے اپنی صحیح میں اللہ تعالیٰ کے فرمان يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ (آل عمران: 56) کے معنی مُمِيْتُكَ کیے ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دینے والا ہوں۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد نہم صفحہ 191 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[9]

بعض لوگ محض اعتراض کی خاطر امام بخاری کی اس تفسیر کو حضرت ابن عباسؓ کا بلا سند قول کہہ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ بخاری کے شارح حضرت علامہ بدر الدین عینیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے اس قول کی سند ابو صالح عن معاویہ عن علی بن ابی طلحہ عن ابن عباسؓ بیان کر دی ہے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری از علامہ بدر الدین عینیؒ جلد 18 صفحہ 289)[10]

اس سند کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے نہایت مضبوط قرار دیا ہے۔

(الفوز الکبیر (اردو) صفحہ 75 اردو اکیڈمی کراچی)[11]

پس کوئی بھی ادنیٰ سی بصیرت اور غیرت دینی رکھنے والا مسلمان یہ کیسے گوارا کرسکتا ہے کہ لفظ توفّی کے معنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو موت کے ہوں اور حضرت عیسیٰؑ کے لئے اسی لفظ کے معنے آسمان پر جانے کے کئے جائیں۔

اگر توفّی کے معنی موت کے علاوہ کوئی اور بھی ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو افصح العرب تھے، یہ متنازعہ لفظ کبھی استعمال ہی نہ فرماتے۔

مزید برآں دو الگ الگ اشخاص جب ایک ہی قسم کا لفظ یا جملہ استعمال کریں تو ہر شخص کے لئے لغت تبدیل نہیں ہو جایا کرتی کہ بیک وقت ایک ہی قسم کے جملہ کے دو متضاد معنی مراد لئے جاسکیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تو لفظ تُوَفِّي کے معنی جسم سمیت زندہ آسمان پر جانا ہوا اور تمام

نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تُوفّی کے معنی وفات پاکر زمین میں دفن ہونا لیے جائیں۔ لغت کی ایسی خلاف ورزی علمی بے انصافی ہی نہیں ہمارے آقا و مولیٰ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی بھی ہے۔ جو ایک سچے مسلمان کی غیرت کے خلاف ہے۔

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

پس بخاری شریف میں سورۃ المائدۃ کی اس آیت کی بیان فرمودہ تفسیر نبویؐ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ توفّی کا لفظ اس جگہ اپنے لغوی معنی موت میں ہی استعمال ہوا ہے۔

اس سے قبل سورۃ آل عمران کی آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ (آل عمران:56) میں بھی دراصل حضرت عیسیٰؑ سے اسی طبعی موت کا وعدہ تھا کہ اے عیسیٰؑ میں تجھے طبعی موت دوں گا یعنی یہود حضرت عیسیٰؑ کے خلاف اپنے مکروں اور سازشوں میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے بلکہ وہ الٰہی تدبیروں کے نتیجہ میں ان کے منصوبہ سے بچ کر عزت و رفعت کا بلند مقام پائیں گے، جیسا کہ حدیث معراج میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ رسول کریمؐ نے حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں سے بیک وقت دوسرے آسمان پر ملاقات کی تو وہ ان کی روحیں ہی تھیں اور سورۃ المائدۃ کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ میں اسی وعدہ (آل عمران:56) (یعنی طبعی موت) کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔ چنانچہ واقعہ صلیب سے معجزانہ طور پر نجات کے بعد قرآن وحدیث کے علاوہ تاریخی وطبّی شواہد کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ نے کشمیر کی طرف ہجرت کی (المومنون:51) اور حدیث نبویؐ کے مطابق 120 سال عمر پاکر وفات پائی۔ (کنز العمال جلد 11 صفحہ 479 مؤسسۃ الرسالۃ) [12]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ اپنی وفات کا صاف اقرار کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی اقرار ہے کہ میں اس دنیا میں واپس نہیں گیا کیونکہ اگر وہ دنیا میں واپس آئے ہوتے تو پھر اس صورت میں قیامت کے دن یہ کہنا جھوٹ تھا کہ مجھے اپنی امت کی کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد انہوں نے کونسا طریق اختیار کیا کیونکہ اگر یہ عقیدہ صحیح ہے کہ وہ قیامت سے پہلے دنیا میں واپس آئیں گے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کریں گے تو پھر قیامت کے دن انکار کر کے یہ کہنا کہ عیسائیوں کے بگڑنے کی مجھ کو کچھ بھی خبر نہیں، سراسر جھوٹ ہوگا۔ نعوذباللّٰہ منہ''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 229-230 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:8

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبیاء علیهم السلام، کتاب المناقب

ناشر

مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:8

عن ابن عبّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم تُحشَرُونَ حُفاةً عُرَاةً غُرْلاً ثُمَّ قَرَأَ "كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ" فاوّلُ مَنْ يُكسٰى اِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤخَذُ بِرجالٍ مِنْ اَصْحابِي ذاتَ الْيَمِيْنِ وَذاتَ الشِّمَالِ فاقولُ اَصْحَابِي فَيُقالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزالُوا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فارَقْتَهُمْ فاقولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابنُ مَرْيَمَ "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ العَزِيْزُ الحَكِيْمُ" ذُكِرَ عن اَبِي عبدِ اللهِ عن قَبِيْصَةَ قالَ هُمُ المُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوا عَلٰى عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ فَقاتَلَهُمْ اَبُوبَكْرٍ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (قیامت کے دن قبروں سے) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت تلاوت کی "کما بدأنا" الآیہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ضرور ہم پورا کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (جنت کی) طرف لیجائے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف، تو میں کہوں گا (ہائے ہائے ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیجاتے ہو؟) یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے بتایا جائے گا (فرشتے کہیں گے آپ کو معلوم نہیں) جب سے آپ نے ان کو چھوڑا اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کرلیا، میں اس وقت وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا کہ میں جب تک ان میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ہی اس کے نگہبان تھے اور آپ ہر چیز کے نگہبان ہیں ارشاد العزیز الحکیم تک۔

محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو عبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے قبیصہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا کہ مرتدین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور ابوبکرؓ نے ان سے جہاد کیا

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "عيسى بن مريم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۹۰، ومرّ الحديث ص۴۷۳، ويأتي ص۶۶۵، وص۶۹۳، وص۹۶۶۔

﴿بابُ ۲۰۵۰ نُزُولِ عِيْسَى بنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے (آسمان سے) اترنے کا بیان

۳۲۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عن صَالِحٍ عن ابنِ شِهَابٍ

عکس حوالہ نمبر:9

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور
شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: نہم | پارہ: ۱۸-۲۰ | باب: ۲۲۶۰-۲۶۲۵ | حدیث: ۴۱۴۷-۴۶۴۳

کتاب التفسیر

ناشر مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:9

جیسے کی تعلیل ہوگی۔

وقال ابن عباس متوفیک ممیتک

اشارہ ہے آیت کریمہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ (سورہ آل عمران)

اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ متوفیک کے معنی ہیں ممیتک یعنی میں تجھ کو مار ڈالنے والا ہوں۔ یہ لفظ ترکیب

اس سورہ یعنی سورہ مائدہ میں نہیں ہے اس لئے شارح بخاری علامہ عینیؒ اس مقام پر ناراضگی و خفگی ظاہر کر رہے ہیں کہ

یہ بے محل ہے۔ لیکن امام بخاریؒ نے اس کو سورہ مائدہ میں اس مناسبت سے لایا ہے کہ اس سورہ میں ہے فلما

توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ ظاہر ہے کہ دونوں کا مادہ ایک ہے اس لئے اس کی تفسیر یہاں بیان کردی ہے

(۱۱۴) **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابراهیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب قال البحیرة التی یمنع درها للطواغیت فلا یحلبها احد من الناس، والسائبة التی کانوا یسیبونها لآلهتهم لا یحمل علیها شئ قال وقال ابوهریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبه فی النار کان اول من سیب السوائب، والوصیلة الناقة البکر تبکر فی اول نتاج الابل ثم تثنی بعد بانثی وکانوا یسیبونها لطواغیتهم ان وصلت احداهما بالاخری لیس بینهما ذکر والحام فحل الابل یضرب الضراب المعدود فاذا قضی ضرابه ودعوه للطواغیت واعفوه من الحمل فلم یحمل علیه شئ وسموه الحام وقال لی ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال سمعت سعیدا قال یخبره بهذا قال وقال ابوهریرة سمعت النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ورواه ابن الهاد عن ابن شهاب عن سعید عن ابی هریرة رض سمعت النبی صلی الله علیه وسلم

ترجمہ:۔ حضرت سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے (یعنی بتوں کے لئے وقف کردیا جاتے) پھر اس کا دودھ کوئی شخص نہ دوہے۔ اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو وہ اپنے بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے ہیں اور اس پر کوئی چیز لادی نہیں جاتی (نہ کوئی سواری کی جاتی (یعنی سانڈ) قال وقال الخ سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا، اسی نے سب سے پہلے سائبہ (سانڈ چھوڑنے) کی رسم نکالی تھی، اور وصیلہ وہ نوجوان اونٹنی تھی جو پہلے پہل اونٹنی (مادہ بچہ) جنتی، پھر دوسری مرتبہ بھی اونٹنی ہی جنتی (یعنی نر اونٹ نہیں جنتی) ایسی اونٹنی کو بھی وہ بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اگر وہ لگاتار دو بار اونٹنیاں جنتی تو ان دونوں اونٹنی کے درمیان کوئی نر بچہ نہ ہوتا، اور حام (حامی) وہ نر اونٹ تھا جو مادہ پر شمار کی ہوئی جستیں کرتا (جفتی کرتا) پھر جب اپنی مقررہ تعداد پوری کرلیتا (اس کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) تو اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے

عکس حوالہ نمبر:10

عُمدة القاري

شرح

صحيح البخاري

تأليف

الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه

عبد الله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء الثامن عشر

المحتوى:

تتمة كتاب المغازي - كتاب تفسير القرآن
من الحديث (٤٣٤١) - إلى الحديث (٤٦٩٧)

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:10

أشار به إلى بيان لفظ مائدة في قوله تعالى: ﴿إذ قال الحواريون يا عيسى ابن مريم هل يستطيع ربك أن ينزل علينا مائدة من السماء﴾ [المائدة:١١٢] فقوله: «**المائدة أصلها مفعولة**» ليس على طريق أهل الفن في هذا الباب لأن أصل كل كلمة حروفها وليس المراد هنا بيان الحروف الأصول، وإنما المراد أن لفظ المائدة، وإن كان على لفظ فاعلة، فهو بمعنى مفعولة يعني: مميودة، لأن ماد أصله ميد. قلبت الياء ألفاً لتحركها وانفتاح ما قبلها، والمفعول منها للمؤنث. مميودة، ولكن تنقل حركة الياء إلى ما قبلها فتحذف الواو فتبقى مميدة، فيفعل في إعلال هذا كما يفعل في إعلال مبيعة، لأن أصلها مبيوعة فأعل بما ذكرنا ولا يستعمل إلاَّ هكذا على أن في بعض اللغات استعمل على الأصل حيث قالوا: تفاحة مطيوبة على الأصل ثم إن تمثيل البخاري بقوله: كعيشة راضية صحيح لأن لفظ راضية، وإن كان وزنها فاعلة في الظاهر ولكنها بمعنى المرضية، لامتناع وصف العيشة بكونها راضية، وإنما الرضا وصف صاحبها، وتمثيله بقوله وتطليقة بائنة غير صحيح لأن لفظ بائنة هنا على أصله بمعنى قاطعة لأن التطليقة البائنة تقطع حكم العقد حيث لا يبقى للمطلق بالطلاق البائن رجوع إلى المرأة إلاَّ بعقد جديد برضاها، بخلاف حكم الطلاق الغير البائن كما علم في موضعه.

قوله: «**والمعنى**»، إلى آخره، إشارة إلى بيان معنى المائدة من حيث اللغة، وإلى بيان اشتقاقها، أما معناها، فميد بها صاحبها يعني: امتير بها، لأن معنى ماده يميده لغة في ماره يميره من الميرة، وأما اشتقاقها فمن ماد يميد من باب: فعل يفعل، بفتح العين في الماضي وكسرها في المستقبل، وهو أجوف يائي بائي، كباع يبيع، وقال الجوهري: الممتار مفتعل من الميرة، ومنه المائدة، وهو خوان عليه طعام فإذا لم يكن عليه طعام فليس بمائدة وإنما هو خوان.

وَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ

أشار به إلى قوله تعالى: ﴿إذ قال الله يا عيسى إني متوفيك ورافعك إليّ﴾ [آل عمران:٥٥] ولكن هذا في سورة آل عمران، وكان المناسب أن يذكر هناك، وقال بعضهم: كأن بعض الرواة ظنها من سورة المائدة فكتبها فيها، وقال الكرماني: ذكر هذه الكلمة هٰهنا وإن كانت من سورة آل عمران لمناسبة قوله تعالى: ﴿فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم﴾ [المائدة:١١٧] وكلاهما من قصة عيسى عليه الصلاة والسلام، قلت: هذا بعيد لا يخفى بعده، والذي قاله بعضهم أبعد منه فليتأمل، ثم إن تعليق ابن عباس هذا رواه ابن أبي حاتم عن أبيه: حدثنا أبو صالح حدثنا معاوية عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس.

١٤٥/ ٤٦٢٣ ــــ **حدّثنا** مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيلَ حدَّثنا إِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بنِ كَيْسَانَ عَنِ ابنِ شِهابٍ عَنْ سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ قَالَ البَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّها لِلطَّواغِيتِ فَلا يَحْلُبُها أحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَها لآلِهَتِهِمْ لا يُحْمَلُ عَلَيْها شَيْءٌ.

مطابقته للترجمة ظاهرة. ورجاله قد ذكروا غير مرة خصوصاً على هذا النسق.

وهذا أخرجه مسلم في صفة أهل النار عن عمرو الناقد وغيره، وأخرجه النسائي في

عمدة القاري/ ج١٨ ص١٩

ترجمہ: علامہ عینیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے بیان کردہ ان معنی کی یہ سند بھی درج کی ہے کہ بیان کیا ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے کہ بیان کیا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا معاویہ نے علی بن ابی طلحہ سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا (کہ یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے ارشاد ربانی کے معنی مُمِیْتُکَ ہیں یعنی اے عیسیٰؑ میں تجھے طبعی موت دوں گا۔)

عکس حوالہ نمبر:11

الفوز الکبیر

فی

اصول التفسیر

مصنفہ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ)

کا

سلیس و بامحاورہ اردو ترجمہ مع حواشی مفیدہ و تذکرۂ مصنف

از

محمد سلیم عبداللہ

ناشر
اردو اکیڈمی سندھ کراچی

عکس حوالہ نمبر:11

۷۵

کے اختصار سے، کبھی ایک لفظ کے متعدد معنی ہونے سے، کبھی تکرار واطناب سے، کبھی اختصار سے اور بعض وقت کنایہ، اشارہ، متشابہ اور مجاز عقلی کے سبب سے اصل مطلب مخفی رہتا ہے۔ اس لیے سعادت مند دوستوں کو چاہیے کہ مطلب بیانی سے پہلے ان امور کی حقیقت اور ان کی کچھ مثالوں سے واقف ہو جائیں۔ اور تفصیل کی جگہ رمز واشارہ پر اکتفا کریں۔

پہلی فصل

قرآن کے غیر معروف الفاظ کی شرح

قرآن کے غیر معروف الفاظ کی بہترین شرح ترجمان قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس کی ہے، جو ابن ابی طلحہ کے ذریعے صحیح طور پر ہم تک پہنچی ہے۔ اور غالباً امام بخاری نے بھی صحیح بخاری میں اسے صحیح مانا ہے۔ (ص) سے کہ بعد ابن عباسؓ سے ضحاک کے ذریعے جو روایات ہیں۔ پھر نافع بن الازرق کے سوالات پر ابن عباس کے جوابات ہیں۔ ان تین ذرائع کا ذکر علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "اتقان" میں کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:12

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الحادي عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر:12

٣٢٢٦١ ـ لن يُعَمِّرَ الله تعالى مَلِكاً في أمة نبي مضى قبله ما بلغ ذلك النبيُّ من العمر في أمته . (ك ـ عن علي) .

٣٢٢٦٢ ـ إنه لم يكن نبيٌّ كان بعدَه نبي إلا عاش نصف عمر الذي كان قبله ، وإن عيسى ابن مريم عاش عشرين ومائةً وإني لا أراني إلا ذاهباً على رأس الستين ، يا بنيةُ انه ليس منا من نساء المسلمين امرأةٌ أعظمَ ذريةً منك فلا تكوني من أدنى امرأةٍ صبراً ، إنك أولُ أهل بيتٍ لحوقاً بي ، وإنكِ سيدةُ نساء أهل الجنة إلا ما كان من البتولِ مريمَ بنت عمران .
(طب ـ عن فاطمة الزهراء) .

٣٢٢٦٣ ـ لم يُقبرْ نبيٌّ إلا حيث يموتُ . (حم ـ عن أبي بكر وفيه انقطاع) .

٣٢٢٦٤ ـ ما من نبيٍ تقدرُ أمته على دفنه إلا دفنوه في الموضع الذي قُبض فيه . (الرافعي من طريق الزبير بن بكار) .

٣٢٢٦٥ ـ حدثني يحي بن محمد بن طلحة بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق حدثني عمي شعيب بن طلحة حدثني أبي سمعتُ أسماء بنتَ أبي بكر : ماقُبض نبي إلا جُعل روحُه بين عينيه ثم خيّر بين الرجعة الى الدنيا والموتِ . (الديلمي ـ عن عائشة) .

٣٢٢٦٦ ـ ما بعثَ الله تعالى نبياً قط في قوم ثم يقبضُه إلا جعلَ بعدَه فترةً وملأ من تلك الفترةِ جهنمَ . (طب ـ عن ابن عباس) .

— ٤٧٩ —

ترجمہ: یقیناً کوئی عظیم الشان نبی نہیں گزرا ،مگر اس کے بعد آنیوالے نبی نے اپنے سے پہلے سے کم از کم نصف عمر (ضرور) پائی اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم ایک سوبیس سال زندہ رہے اور میں یقیناً اپنے آپ کو ساٹھ کی دہائی پر جانے والا دیکھ رہا ہوں۔

4۔ صحابۂ رسولؐ کا پہلا اجماع اور وفات عیسیٰؑ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ، اَنَّ اَبَا بَکْرٍؓ خَرَجَ وَعُمَرُؓ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اِجْلِسْ یَاعُمَرُؓ، فَاَبٰی عُمَرُؓ اَنْ یَجْلِسَ، فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَیْہِ وَتَرَکُوْا عُمَرَؓ، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍؓ: اَمَّا بَعْدُ، مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ، وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰہَ، فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ قَالَ اللّٰہُ: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اِلٰی قَوْلِہِ: الشَّاکِرِیْنَ....

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہشتم صفحہ 539-540 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[13]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ (رسول اللہؐ کی وفات کے موقع پر) تشریف لائے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے مخاطب تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نہیں بیٹھے تو لوگ انہیں چھوڑ کر ان (حضرت ابوبکرؓ) کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے تشہد وغیرہ کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور تم میں سے جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقین کر لے کہ اللہ زندہ ہے اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ آپؐ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے۔ پس اگر آپؐ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ شکر کرنے والوں کو ضرور جزا دے گا۔

تشریح: امام بخاری نے یہ حدیث اپنی صحیح میں بیان کر کے اس کی صحت قبول کی ہے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اپنی صحاح میں اسے روایت کیا ہے۔

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم آپؐ کی وفات سے سخت غم اور صدمہ سے نڈھال ہو گئے۔ اسی حالت میں حضرت عمرؓ نے بعض منافقوں کے کلمات سن کر یہاں تک کہہ دیا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں آ کر منافقوں کے ناک اور کان کاٹیں گے (جو ایک غلط خیال تھا) چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر سے چادر اٹھائی، پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ آپؐ زندہ ہونے اور وفات یافتہ ہونے کی حالت میں پاک ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز آپؐ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا ماسوائے پہلی موت کے (جو ہو چکی)۔ اس قول سے بھی حضرت ابوبکرؓ کا یہی مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں واپس نہیں آئیں گے، پھر حضرت ابوبکرؓ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد نبویؐ میں جمع کیا اور منبر پر چڑھ کر یہ آیت پڑھی: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاِئنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ (آل عمران: 145) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی ہیں اور پہلے اس سے سب نبی فوت ہو چکے ہیں پس کیا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم لوگ دین چھوڑ دو گے۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 673-674 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[14]

کسی دینی مسئلہ پر رسول اللہؐ کی وفات کے بعد امت محمدیہ میں صحابہ کرام کا یہ پہلا اجماع تھا جس سے ثابت ہوا کہ چونکہ آپؐ سے پہلے بلا استثناء تمام نبی فوت ہو چکے ہیں جن میں حضرت عیسیٰؑ بھی لامحالہ شامل ہیں۔ حضرت محمدؐ بھی خدا کے ایک رسول تھے وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

حضرت مسیحؑ کے قائلین کا یہ کہنا کہ خَلَتْ کے معنوں میں زندہ آسمان پر جانا بھی داخل ہے یہ سراسر ہٹ دھرمی ہے کیونکہ عرب کی تمام لغت دیکھنے سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ زندہ آسمان پر جانے کے لئے بھی خَلَتْ کا لفظ آ سکتا ہے۔ مزید برآں اسی آیت کے اگلے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے خَلَتْ کے معنی خود بیان فرما دیئے ہیں اور فرمایا:۔ اَفَاِئنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ یعنی خَلَتْ کے معنے دو صورتوں میں محدود ہیں۔ ایک یہ کہ طبعی موت مرنا دوسرے قتل کئے جانا اگر اس کے علاوہ کوئی تیسرے معنے بھی ہوتے تو الفاظ یوں ہوتے اَفَاِئنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ رُفِعَ اِلَى السَّمَاءِ مَعَ جَسَدِهِ الْعُنْصَرِيِّ یعنی اگر یہ مر جائے یا قتل کیا جائے یا مع جسم آسمان پر اٹھا دیا جائے۔ ورنہ یہ تو قرآنی فصاحت و بلاغت کے برخلاف ہے کہ جس قدر معنوں پر خَلَتْ کا لفظ بقول مخالفین مشتمل تھا ان میں سے صرف دو معنے لئے اور تیسرے کا ذکر تک نہ کیا اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے حضرت ابوبکرؓ کا اس خطبہ سے اصل مطلب یہی تھا کہ دوسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہیں آئیں گے جیسا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیتے وقت حضرت ابوبکرؓ نے اس کی تصریح بھی کر دی تھی۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ کسی طرح حضرت عیسیٰؑ دنیا میں نہیں آسکتے۔ گو بفرض محال زندہ ہوں ورنہ غرض استدلال باطل ہو جائے گی اور یہ صحابہؓ کا اجماع وہ چیز ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔

(ملخص از ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 375 حاشیہ ایڈیشن 2008)

چنانچہ حضرت عمرؓ نے جو پہلے رسول اللہؐ کی وفات کا انکار کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی یہ تقریر سن کر گزشتہ تمام انبیاء کی وفات کی دلیل سے وفات آنحضرتؐ تسلیم کر لی۔ اور خود حضرت عمرؓ کے بقول ”خدا کی قسم! یوں لگتا تھا کہ لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسے پڑھا اور تمام صحابہ نے ان سے یہ آیت سیکھی ہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو یہ آیت تلاوت نہ کر رہا ہو۔“ حضرت عمرؓ کا یہ آیت سن کر جو حال ہوا وہ مزید یوں بیان کرتے ہیں کہ ”جونہی میں نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سنا خدا کی قسم! مجھے ایسے لگا کہ میری ٹانگیں کاٹ دی گئی ہیں اور میرے پاؤں میرا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ رہے یہاں تک کہ میں زمین پر ڈھیر ہو گیا جیسے ہی میں نے حضرت ابوبکرؓ سے اس آیت کی تلاوت سنی کہ نبی کریمؐ اپنے سے پہلے دیگر انبیاء کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ (بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ ووفاتہ)

اور یہی حال دیگر تمام صحابہ کا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے بیان کے مطابق یہ آیت سن کر اور گزشتہ نبیوں کی وفات کی دلیل سے نبی کریمؐ کی وفات پر یقین کر کے تمام صحابہ رونے لگے اور تب جا کر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر خلافت ابوبکرؓ کا فیصلہ ہوا۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضل ابی بکرؓ)

الغرض حضرت ابوبکرؓ کی اس تقریر کے بعد تمام صحابہ رسول کا کل نبیوں کی وفات بشمول حضرت عیسیٰؑ پر اجماع ہو گیا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

”اسلام میں یہ اجماع تمام اجماعوں سے پہلا تھا کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 ایڈیشن 2008)

وفات مسیح کے مسلک کی تائید میں حضرت ابوبکرؓ کا یہ مشہور شعر بھی زبان زد عام وخاص ہے:

اَیْنَ مُوْسیٰ اَیْنَ عِیْسٰی وَ اَیْنَ یَحْیِیٰ اَیْنَ نُوْح

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ صَادِقٍ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْل

یعنی کہاں گیا موسیٰ اور کہاں گیا عیسیٰؑ؟ یحییٰؑ اور نوحؑ کہاں گزر گئے؟ اے ابوبکر صدیقؓ تو بھی

اپنے عظیم شان والے مولیٰ اور پیارے محبوب کی طرف لوٹ جاؤ۔ (القلوب الضارعۃ صفحہ 22)[15]

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا وفات عیسیٰ کے بارہ میں موقف، رسول اللہؐ کی بیان فرمودہ روایت کے مطابق (حضرت عیسیٰؑ کی عمر 120 سال) کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ملاحظہ ہو کتاب ہذا صفحہ 46 حوالہ نمبر 12)

اسی طرح کتاب ہذا صفحہ 40 حوالہ 9 نمبر میں رسول اللہؐ کے چچا زاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ فقیہ الامت کا وفات مسیح کے بارہ میں موقف بھی واضح ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سے وعدہ تُوَفِّی سے مراد ان کی طبعی موت ہی تھی۔

اہلبیت رسولؐ کے فرد، رسول اللہؐ کے نواسے، صحابی رسولؐ حضرت امام حسنؓ (متوفی: 50ھ) کا قول ہے کہ 27 رمضان کو حضرت عیسیٰؑ کی روح قبض ہوئی۔

(طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39۔ کتاب ہذا صفحہ 28 حوالہ 5)

یہاں دیگر چند اصحاب رسولؐ کا ذکر بھی بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے جو اس اجماع صحابہ کے بعد مدینہ کے اردگرد کے علاقوں میں دیگر انبیاء کی موت کی دلیل کے ساتھ وفات عیسیٰؑ کا اعلان کرتے رہے۔ چنانچہ ان میں ایک صحابی حضرت جارود بن معلیؓ تھے۔ وفات رسولؐ کے بعد جب اہل ہجر مرتد ہو گئے تو حضرت جارود بن معلیؓ نے وہاں جا کر اپنی تقریر میں لوگوں سے سوال کیا کہ موسیٰؑ کے بارہ میں تم کیا گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا وہ اللہ کے رسول تھے۔ حضرت جارودؓ نے عیسیٰؑ کے بارہ میں ان کی گواہی طلب کی تو انہوں نے کہا وہ بھی اللہ کے رسول تھے۔ اس پر حضرت جارودؓ نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ وہ اسی طرح زندہ رہے جس طرح پہلے رسول زندہ رہے اور اسی طرح وفات پا گئے جس طرح پہلے رسولوں نے وفات پائی۔

(مختصر سیرۃ الرسولؐ صفحہ 186-187 از محمد بن عبدالوہاب مطبع دار العربیۃ بیروت لبنان)[16]

اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے قبول اسلام کے واقعہ میں حضرت عیسیٰؑ کی روح قبض ہونا ہی بیان کیا ہے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی صفحہ 86 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)[17]

قرآن کریم میں یہی الٰہی سنت بیان ہے کہ بوقت موت خدا ''روح'' قبض کرتا ہے جسم قبض نہیں کرتا۔ (الزمر: 43)

عکس حوالہ نمبر:13

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہشتم | پارہ: ۱۶-۱۸ | باب: ۲۱۶۹-۲۲۵۹ | حدیث: ۳۶۸۴-۴۱۲۶

کتاب المغازی

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:13

۴۴۲۶ حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی ابو سلمة ان عائشة اخبرته ان ابا بکر اقبل علی فرس من مسکنه بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشة فتیمم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو مغشی بثوب حبرة فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله وبکی ثم قال بابی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین اما الموتة التی کتبت علیک فقد متها قال الزهری وحدثنی ابو سلمة عن عبد اللہ بن عباس ان ابا بکر خرج وعمر یکلم الناس فقال اجلس یا عمر فابی عمر ان یجلس فاقبل الناس الیه وترکوا عمر فقال ابو بکر اما بعد من کان منکم یعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالی وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الی الشاکرین وقال واللہ لکان الناس لم یعلموا ان اللہ انزل هذه الآیة حتی تلاها ابو بکر فتلقاها منه الناس کلهم فما اسمع بشرا من الناس الا یتلوها فاخبرنی سعید بن المسیب ان عمر قال واللہ ما هو الا ان سمعت ابا بکر تلاها فعقرت حتی ما تقلنی رجلای وحتی اهویت الی الارض حین سمعته تلاها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد مات

ترجمہ: حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ جب حضور اقدسؐ کی وفات ہو گئی تو حضرت ابو بکرؓ اپنی قیام گاہ سُنح سے گھوڑے پر آئے اور گھوڑے سے اتر کر مسجد میں گئے آپؓ نے کسی شخص سے کوئی بات نہیں کی اور آپ عائشہ کے پاس یعنی میرے حجرہ میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے آنحضورؐ ایک یمنی چادر سے ڈھکے ہوئے تھے ابو بکرؓ نے آپ کا چہرۂ انور کھولا اور جھک کر بوسہ لیا اور رونے لگے پھر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا بس ایک موت جو آپ کے لئے لکھی گئی تھی (ارشادِ الٰہی اِنَّكَ مَيِّتٌ) وہ ہو چکی۔

زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عباس سے یہ روایت بیان کی کہ ابو بکر حجرہ شریفہ سے باہر آئے اس وقت عمرؓ (جوش میں بھرے ہوئے) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے (یعنی عمر کہہ رہے تھے کہ حضورؐ کا ابھی انتقال نہیں ہوا ہے جو ایسا کہے گا اس کی گردن اڑا دوں گا) ابو بکرؓ نے کہا کہ عمر بیٹھ جاؤ لیکن عمر نے بیٹھنے سے انکار کیا پھر سارے لوگ حضرت ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے اور عمرؓ کو چھوڑ دیا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا امّا بعد! تم میں سے جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ" یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف خدا کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں ارشاد شاکرین تک حضرت عباسؓ کا بیان ہے (جب ابو بکرؓ نے یہ تلاوت کی تو) خدا کی قسم ایسا معلوم ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب ابو بکر نے اس آیت کی تلاوت کی تو سب نے آپؓ سے یہ آیت سیکھی ہے، اب یہ حال تھا کہ جس کو دیکھو سب اسی آیت کی تلاوت کر رہے تھا۔ (زہری) نے بیان کیا کہ پھر مجھ سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم ایسا محسوس ہوا

عکس حوالہ نمبر:13

کہ میرے علم میں یہ آیت تھی ہی نہیں (یعنی میں نے یہ آیت سنی ہی نہ تھی) جب ابو بکرؓ نے اس کی تلاوت کی تو میں نے سنا کہ حضورؐ کی وفات ہو گئی، پھر تو میں کانپ اٹھا (یعنی میرا ہوش جاتا رہا میں سکتہ میں آگیا) یہاں تک کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھاتے تھے جس وقت میں نے ابو بکر کو تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں زمین پر گر پڑا۔

تشریحات مطابقته للترجمة أما الموتة التي كتبت عليك فقد متها والحديث قد مضى في كتاب الجنائز ص۱۶۶ وهنا في المغازي ص۶۴۰ على فرس من مسكنه

اى مسكنه زوجة بنت خارجة وكان عليه الصلوة والسلام اذن له في الذهاب اليها. السنح بضم السين المهملة بعدها نون. ساكنة وبعضها ضمها مهملة عوالي المدينة في منازل بني الحارث بن الخزرج وهو مغشى بضم الميم وفتح الغين والشين المشددة اى مغطى. بثوب حبرة بكسر الحاء المهملة وفتح الموحدة واضافت ثوب اليه وبتنوين ثوب فحبرة صفت وهو من ثياب اليمن (قسطلانی)

یوم الوصال اور صحابہ کا اضطراب

دوشنبہ کا دن یوم الوصال ہے جس میں سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کے وقت اپنی قیام گاہ حجرہ عائشہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو جماعت سے نماز پڑھتے دیکھا اور تبسم فرمایا "کان وجهه ورقة مصحف" چہرۂ انور کا یہ حال کہ گویا مصحف شریف کا ایک ورق ہے یعنی سفید اور منور ہو گیا ہے حضرت ابو بکرؓ نماز فجر پڑھا رہے تھے، ابو بکر صدیقؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ کر صف میں مل جائیں کیونکہ ابو بکرؓ نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں شریک ہونا چاہتے ہیں صحابہ کا تو یہ حال ہوا کہ فرط مسرت سے کہیں نماز نہ توڑ ڈالیں مگر حضور اکرمؐ نے اشارہ کیا کہ نماز پوری کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضعف و ناتوانی کی وجہ سے زیادہ کھڑے نہ ہو سکے حجرہ کا پردہ گرا کر اندر تشریف لے گئے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ جب صبح نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے حجرہ مبارکہ میں گئے اور آپؐ کو دیکھ کر عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب سکون ہے جو کرب و بےچینی پہلے تھی وہ اب جاتی رہی اور چونکہ یہ دن ابو بکرؓ کی دو بیویوں میں سے حبیبہ بنت خارجہ کی نوبت کا دن تھا جو مدینہ سے باہر مسجد نبوی سے ایک کوس کے فاصلہ پر بمقام سنح رہتی تھی ابو بکرؓ حضور اکرمؐ سے اجازت لے کر سنح چلے گئے ادھر اسی روز زوال کے وقت روح مبارک عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صحابہ کا اضطراب

اس خبر قیامت کا اثر کانوں میں پہنچنا تھا کہ قیامت آگئی اس جانگداز واقعہ کو سنتے ہی صحابہ کے ہوش اڑ گئے اور مدینہ کے حالات کیا سے ہو گئے؟ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، حدیث میں آتا ہے کہ مسجد نبوی میں پہلے منبر نہ تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب منبر بنا اور آپ منبر پر تشریف

عکس حوالہ نمبر:14

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم　پارہ: ۱۱-۱۵　باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸　حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، كتاب بدء الخلق،

كتاب الانبياء عليهم السلام، كتاب المناقب

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:14

سے بلایا جائیگا اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے یعنی باب ریان سے بلایا جائیگا یہ سن کر ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! جوان دروازوں میں سے کسی دروازے سے بلایا جائے گا اسے کوئی ضرورت نہیں رہے گی اور ابوبکرؓ نے عرض کیا کیا ان میں سے کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائیگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوگے اے ابوبکرؓ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة في قوله وارجو ان تكون منهم يا ابابكر وجاء النبي صلى الله عليه وسلم واقع محقق، وفيه اقوى دليل على فضيلة ابى بكر رضى الله عنه. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۷، ومرّ الحديث ص ۲۵۴، وص ۲۹۸، وص ۴۵۷۔

۳۴۲۲ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بنُ عَبدِ اللهِ حدثني سُلَيمانُ بنُ بِلالٍ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ قال اَخبرني عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيرِ عن عَائِشَةَ زَوْجِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَاتَ وَاَبُوبَكْرٍ بِالسُّنحِ قال اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالعَالِيَةِ فقامَ عُمَرُ يقولُ وَاللهِ مَامَاتَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قالتْ وَقالَ عُمَرُ وَاللهِ مَاكَانَ يَقَعُ فِي نَفسِي اِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيَقْطَعَنَّ اَيْدِيَ رِجَالٍ وَاَرْجُلَهُمْ فَجاءَ اَبُوبَكْرٍ فَكَشَفَ عن رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقَبَّلَه فقال بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لايُذِيقُكَ اللهُ المَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فقالَ اَيُّهَا الحَالِفُ عَلٰى رِسْلِكَ فلمَّا تَكَلَّمَ اَبُوبَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللهَ اَبُوبَكْرٍ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقالَ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم قدمَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَاِنَّ اللهَ حَيٌّ لايَمُوتُ وقال اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وقال وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِيْنَ قال فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قال وَاجْتَمَعَتِ الاَنصارُ اِلٰى سَعْدِ بنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فقالوا مِنَّا اَمِيرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِم اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَاَبُوعُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهُ اَبُوبَكْرٍ وكَانَ عُمَرُ يقولُ وَاللهِ مااَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّي قدهَيَّاتُ كَلامًا قد اَعْجَبَنِي خَشِيْتُ اَنْ لايَبْلُغَه اَبُوبَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوبَكْرٍ فتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فقالَ فِي كَلامِهِ نَحْنُ الاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الوُزَرَاءُ فقال حُبَابُ بنُ المُنْذِرِ لا وَاللهِ! لانَفْعَلُ مِنَّا اَمِيرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيرٌ فقالَ اَبُوبَكْرٍ لا وَلٰكِنَّا الاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ العَرَبِ دَارًا

عکس حوالہ نمبر:14

وَاَعْرَبُهُم اَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ اَوْاَبَاعُبَيْدَةَ بنَ الجَرَّاحِ فقالَ عُمَرُ بَل نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنا وَخَيْرُنا وَاَحَبُّنا اِلَى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فقالَ قائلٌ قَتَلْتُم سَعْدَ بنَ عُبَادَةَ قال عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وقال عبدُ اللّٰهِ بنُ سالِمٍ عنِ الزُّبَيْدِيِّ قال عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ القَاسِمِ اَخْبَرَنِي القَاسِمُ اَنَّ عائِشَةَ قالتْ شَخَصَ بَصَرُ النبيِّ ﷺ ثُمَّ قال فِي الرَّفِيقِ الاَعْلٰى ثلاثًا وقصَّ الحَدِيثَ قالتْ فما كانتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفعَ اللّٰهُ بِها لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ الناسَ وَاِنَّ فِيهِمْ لَنِفاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوبَكْرٍ النَّاسَ الهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهٖ يَتْلُونَ "وَمَا محمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِينَ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت انتقال فرمایا اس وقت ابوبکرؓ سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) اسماعیل نے کہا آپ کی مراد مدینہ کے بالائی علاقہ سے تھی پھر عمرؓ اٹھ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں صرف یہی آتا تھا کہ (حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی ہے) اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اس بیماری سے (اچھا کر کے) اٹھائے گا اور آپ کچھ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (یعنی منافقوں کے یا ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ آپ کا وصال ہوگیا) اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے (روئے انور کے) اوپر سے کپڑا کھول کر بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دوبار موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔

اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا "اے قسم کھانے والے! بیٹھ جا، پھر جب ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی تو عمرؓ بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا سن لو تم میں سے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی (ہمیشہ رہے گا) اور ابوبکرؓ نے سورہ زمر کی یہ آیت پڑھی: ﴿انك ميت وانهم ميتون﴾ اے پیغمبر! آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مریں گے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اللہ کے رسول ہیں (یعنی معبود نہیں) ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے یا شہید کردئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے (ارتداد اختیار کرلو گے) اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گذار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے (آل عمران)

بیان کیا یہ سن کر لوگ چیخ مار کر رونے لگے بیان کیا کہ انصار سقیفہ بن ساعدہ میں سعد بن عبادہؓ کے پاس جمع ہو گئے اور

عکس حوالہ نمبر:15

القلوب الضارعة

١٤٢٥

بإشراف

محمد فتح الله كولن

عکس حوالہ نمبر:15

قُلْ لِنَارِي اُبْرُدِي يَا رَبِّ فِي حَقِّي كَمَا
قُلْتَ قُلْنَا يَا نَارُ اُبْرُدِي فِي حَقِّ الْخَلِيلْ

أَنْتَ شَافِي أَنْتَ كَافِي فِي مُهِمَّاتِ الْأُمُورْ
أَنْتَ رَبِّي أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلْ

رَبِّ هَبْ لِي كَنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيمْ
أَعْطِنِي مَا فِي ضَمِيرِي دُلَّنِي خَيْرَ الدَّلِيلْ

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافْ
رَبَّنَا إِذْ أَنْتَ قَاضِي وَالْمُنَادِي جِبْرَئِيلْ

أَيْنَ مُوسَى أَيْنَ عِيسَى أَيْنَ يَحْيَى أَيْنَ نُوحْ
أَنْتَ يَا صِدِّيقُ صَادِقٌ(۱) تُبْ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلْ

دُعَاءٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِيَّاهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّكَ، وَسَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ ؑ خَلِيلِكَ، وَسَيِّدِنَا مُوسَى ؑ نَجِيِّكَ، وَسَيِّدِنَا عِيسَى ؑ كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ ۞ وَبِكَلَامِ سَيِّدِنَا مُوسَى ؑ، وَإِنْجِيلِ سَيِّدِنَا عِيسَى ؑ، وَزَبُورِ سَيِّدِنَا دَاوُودَ ؑ، وَفُرْقَانِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ۞ وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ، أَوْ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ، أَوْ سَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ، أَوْ غَنِيٍّ أَفْقَرْتَهُ، أَوْ فَقِيرٍ أَغْنَيْتَهُ، أَوْ ضَالٍّ هَدَيْتَهُ ۞ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُوسَى ؑ ۞

(۱) في أصل القصيدة "عاصي"، ولكن تُقرأ "صادقُ" أدبًا.

٢٢

ترجمہ: یعنی کہاں گیا موسیٰؑ اور کہاں گیا عیسیٰؑ؟ یحییٰؑ اور نوحؑ کہاں گزر گئے؟ اے ابوبکر صدیقؓ تو گنہگار بھی اپنے عظیم شان والے مولیٰ اور پیارے محبوب کی طرف لوٹ جا اور رجوع کر۔

عکس حوالہ نمبر:16

مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم

لشيخ الإسلام ، الإمام مجدد القرن الثاني عشر

محمد بن عبد الوهاب

دار العربية
للطباعة والنشر والتوزيع
بيروت - لبنان
ص.ب: ٦٠٨٩ . بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:16

وسمعت بنو سليم بإقبال خالد . فاجتمع منهم بشر كثير . واستجلبوا من بقي من العرب مرتداً . وكان الذي جمعهم : أبو شجرة بن عبد العزى . فانتهى خالد إلى جمعهم مع الصبح . فصاح خالد في أصحابه ، وأمرهم بلبس السلاح . ثم صفهم . وصفت بنو سليم . وقد كلّ المسلمون وعَجَف كراعهم وخفّهم . وجعل خالد يلي القتال بنفسه ، حتى أثخن فيهم القتل . ثم حمل عليهم حملة واحدة ، فانهزموا . وأسر منهم بشر كثير . ثم حظّر لهم الحظائر وحرقهم فيها .

وجرح أبو شجرة يومئذ في المسلمين جراحات كثيرة . وقال في ذلك أبياتاً ، منها :

فروّيت رمحي من كتيبة خالد　　وإني لأرجو بعدها أن أعمرا

ثم أسلم . وجعل يعتذر . ويجحد أن يكون قال البيت المتقدم .

فلما كان زمن عمر رضي الله عنه قدم المدينة ، وأناخ راحلته بصعيد بني قريظة ثم أتى عمر — وهو يقسم بين الفقراء — فقال : يا أمير المؤمنين ، أعطني . فإني ذو حاجة فقال : من أنت ؟قال : أنا أبو شجرة. فقال : يا عدو الله، ألست الذي تقول : فرويت رمحي —البيت ؟ عُمِّر سوء. والله ما عشت لك يا خبيث. ثم جعل يعلوه بالدِّرة على رأسه، حتى سبقه عَدْوا ، وعمر في طلبه . حتى أتى راحلته فارتحلها . ثم اشتد بها في حَرّة شوزان ، فما استطاع أن يقرب عمر حتى توفي .

وكان إسلامه لا بأس به . وكان إذا ذكر عمر : ترحّم عليه ، ويقول : ما رأيت أحداً أهيب من عمر رضي الله عنه .

ذكر رِدّة أهل البحرين :

قال عيسى بن طلحة : لما ارتدت العرب — بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم - قال كسرى : من يكفيني أمر العرب ؟ فقد مات صاحبهم ، وهم الآن يختلفون بينهم . إلا أن يريد الله بقاء ملكهم ، فيجتمعون على أفضلهم .

قالوا : ندلك على أكمل الرجال ، مخارق بن النعمان ، ليس في الناس مثله .

وهو من أهل بيت دانت لهم العرب ، وهؤلاء جيرانك ، بكر بن وائل .

فأرسل إليهم . وأخذ منهم ستمائة ، الأشرف فالأشرف .

وارتد أهل هَجَر عن الإسلام . فقام الجارود بن المعلى في قومه ، فقال : ألستم تعلمون ما كنت عليه من النصرانية ؟ وإني لم آتكم قط إلا بخير ، وإن الله تعالى بعث نبيه ونعى له نفسه ، فقال (إنك ميت وإنهم ميتون) وقال (وما محمد إلا رسول قد خلت من

— ١٨٦ —

ترجمہ: جب اہل ہجر اسلام سے مرتد ہوگئے تو حضرت جارود بن معلیؓ نے اپنی قوم سے کہا! کیا تمھیں پتہ ہے کہ میں عیسائی سے مسلمان ہوا اور میں نے ہمیشہ تمھاری خیر خواہی کی ہے۔ یقیناً اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا پھر اسے وفات دی جیسا کہ فرمایا: یقیناً تُو بھی مرنے والا ہے اور یقیناً وہ بھی مرنے والے ہیں۔ اور فرمایا: اور محمد ﷺ نہیں مگر ایک رسول، یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:16

قبله الرسل - الآية) .

وفي لفظ أنه قال : ما شهادتكم على موسى؟قالوا : نشهد أنه رسول الله . قال : فما شهادتكم على عيسى ؟ قالوا : نشهد أنه رسول الله . قال : وأنا أشهد أن لا إله إلا الله ، وأن محمداً عبده ورسوله . عاش كما عاشوا ، ومات كما ماتوا . وأتحمل شهادة من أبي أن يشهد على ذلك منكم . فلم يرتد من عبد القيس أحد .

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد استعمل أبان بن سعيد على البحرين . وعزل العلاء بن الحضرمي . فقال : أبلغوني مأمني ، فأشهد أمر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأحيا بحياتهم ، وأموت بموتهم .

فقالوا : لا تفعل ، فأنت أعز الناس علينا ، وهذا علينا وعليك فيه مقالة ، يقال : فر من القتال . فأبى . وانطلق في ثلاثمائة رجل يبلغونه المدينة .

فقال له أبو بكر رضي الله عنه : ألا ثبتّ مع قوم لم يبدلوا ولم يرتدوا ؟

فقال : ما كنت لأعمل لأحد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم .

فدعا أبو بكر العلاء بن الحضرمي . فبعثه إلى البحرين في ستة عشر راكباً ، وقال : امض ، فإن أمامك عبد القيس . فسار . ومر بثمامة بن أثال ، فأمده برجال من قومه بني سُحيم . ثم لحق به .

فنزل العلاء بحصن يقال له : جُواثَى ، وكان مخارق قد نزل بمن معه من بكر بن وائل : حصن المشَقّر — حصن عظيم لعبد القيس — فسار إليهم العلاء ، فيمن اجتمع إليه فقاتلهم قتالاً شديداً ، حتى كثر القتلى في الفريقين ، والجارود بن المعلى بالخطّ (١) يبعث البعوث إلى العلاء . وبعث مخارق : الحطَم بن شريح (٢) — أحد بني قيس بن ثعلبة — إلى مَرْزُبان الخط يستمده ، فأمده بالأساورة . فنزل الحطم ردم القداح — وكان حلف أن لا يشرب الخمر حتى يرى هَجَراً — وأخذ المرزبان الجارود رهينة عنده . وسار الحطم وأبجر العجلي حتى حصروا العلاء بجواثى . فقال عبد الله بن حذف ، وكان من صالحي المسلمين :

ألا أبلغ أبا بكر رسولا　　وسكان المدينة أجمعينا
فهل لكمو إلى نفر يسير　　قعود في جواثى مُحْصَرينا

---

(١) بفتح الخاء : أرض تنسب إليها الرماح الخطية . وهو خط عمان . وذلك السيف كله يسمى الخط . ومن قرى الخط : القطيف ، والعقير ، وقطر .

(٢) وعند ابن جرير : الحطم بن ضبيعة أخو بني قيس بن ثعلبة .

— ١٨٧ —

ترجمہ: پھر انہوں نے اپنی قوم سے پوچھا! موسیٰؑ کے بارے میں تمھاری کیا گواہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے اپنی قوم سے پوچھا! عیسیٰؑ کے بارے میں تمھاری کیا گواہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ جارود نے کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اسی طرح زندہ رہے جس طرح دیگر انبیاء زندہ رہے اور اسی طرح فوت ہوئے جس طرح باقی سب انبیاء فوت ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر:17

دلائل النبوة

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

(٣٨٤ - ٤٥٨) هـ

السفر الثاني

يطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

وثق أصوله وخرج حديثه وعلق عليه

الدكتور عبد المعطي قلعجي

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

دار الريان للتراث

عکس حوالہ نمبر:17

صخرة وماء كثير في جرار(١٨) وخبز كثير ، فقعدنا عند الصخرة ، فلما طلعت الشمس خرجوا من بين تلك الجبال ، يخرج رجل رجل من مكانه ، كأنّ الأرواح انتزعت منهم حتى كثروا فرحّبوا بهم وحفّوا ، وقالوا : أين كنتم . لم نركم ؟ قالوا : كنا في بلاد لا يذكرون اسم الله تعالى(١٩) ، فيها عبدة النيران ، وكنا نعبد الله تعالى(٢٠) فطردونا . فقالوا : ما هذا الغلام ؟ قال : فطفقوا يُثْنُونَ عليّ ، وقالوا : صحبنا من تلك البلاد ، فلم نر منه إلاّ خيراً . قال : فوالله إنهم لكذا ، إذ طلع عليهم رجل من كهف رجل طُوالٌ ، فجاء حتى سلّم وجلس ، فحفّوا به وعظّموه أصحابي الذين كنت معهم ، وأحْدقُوا به ، فقال(٢١) لهم : أين كنتم ؟ فأخبروه ، قال : ما هذا الغلام معكم ؟ فأثنوا علي خيراً ، وأخبروه باتّباعي إيّاهم ، ولم أر مثل إعظامهم ، فحمد الله وأثنى عليه ، ثم ذكر من أرسل الله تعالى ، من رسله وأنبيائه ، وما لقوا وما صنع بهم ، حتى ذكر مولد عيسى بن مريم وأنه ولد لغير ذكر(٢٢) ، فبعثه رسولاً ، وأجرى على يديه إحياء الموتى وإبْرَاءَ الأعمى والأبرص ، وأنه يَخْلُقُ من الطين كهيئة الطير فينفخ فيه فيكون طيراً بإذن الله . وأنزّل عليه الإنجيل ، وعلّمه التوراة ، وبعثه رسولاً إلى بني إسرائيل ، فكفر به قوم ، وآمن به قوم . وذكر بعض ما لقي عيسى بن مريم ، وأنه لما كان عبداً أنعم الله عليه ، فشكر ذلك له ، ورضي عنه ، حتى قبضه الله [تعالى](٢٣) . وهو يعظمهم ويقول : اتقوا الله ، والزموا ما جاء به عيسى عليه السلام(٢٤) ، ولا تُخالِفُوا فَيُخَالَف بكم ، ثم قال : من أراد أن يأخذ من هذا شيئاً

(١٨) في (ح) و (م) : «قرار» .
(١٩) ليست في (م) .
(٢٠) ليست في (م) .
(٢١) في (م) : « وقال » .
(٢٢) في (م) : «بغير ذكر » .
(٢٣) ليست في (م) .
(٢٤) ليست في (م) .

٨٦

ترجمہ: حضرت سلمانؓ نے ایک مسیحی نیک بزرگ کا ذکر کیا جس نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور نبیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے مصائب کا ذکر کیا۔ اور یہ کہ وہ اللہ کے ایسے بندے تھے جن پر اس نے انعام کیا تھا اور انہوں نے اس کا شکر ادا کیا۔ اور اللہ ان سے راضی ہوا یہاں تک کہ ان کی روح کو قبض کر لیا۔

5۔رسول اللہؐ کے اہل زمانہ کی سَو سالہ قیامت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ اَوْنَحْوِ ذٰلِكَ: مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اَلْيَوْمَ تَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ۔

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 407 مترجم محمد محی الدین جہانگیر، شبیر برادرز لاہور)[18]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یا اس کے قریب یہ فرمایا کہ آج کوئی بھی ذی روح ایسا نہیں جس پر آئندہ سو سال گزریں اور وہ پھر بھی زندہ رہے۔

تشریح: اسی مضمون کی روایت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے کہ سو سال بعد روئے زمین پر کوئی ذی روح باقی نہ رہے گا۔دراصل یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بڑی قیامت یعنی روز حشر کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے مگر میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک قیامت تو سو سال بعد ظاہر ہوگی۔ (بخاری کتاب العلم)

علماءِ سلف نے اسے ''وسطی قیامت'' کا نام دیا ہے۔حدیث نبویؐ میں ایک انفرادی قیامت کا بھی ذکر ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا:

''جو مر گیا تو اس کی قیامت قائم ہوگئی۔''

(مسلم کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ)

پس ہر شخص کی موت بھی ایک ''فردی قیامت'' ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں قوم یا قرن (کی ایک صدی) کی قیامت کا ذکر ہے۔جس کے مطابق سو سال گزرنے کے بعد روئے زمین پر بالعموم گزشتہ نسل کے سو سال سے زیادہ افراد اپنی طبعی عمر گزار کر رخصت ہو جاتے ہیں، یہی ان نسلوں کی قیامت کہلاتی ہے۔

بخاری کی روایت میں لفظ الارض یعنی زمین سے اہل ارض یا زمینی مخلوقات مراد ہے اور حضرت

مسیح عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نہیں بلکہ زمین کی مخلوقات میں داخل ہیں۔ پس اگر بفرض محال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے وقت حضرت عیسیٰؑ زندہ بھی تھے تو اس حدیث کے مطابق سو سال بعد یقیناً وفات پا گئے۔

(ملخص از ازالہ اوہام صفحہ 624 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 437 ایڈیشن 2008)

اس لئے ان پر طوعاً یا کرھاً اِنَّا لِلّٰہِ پڑھنا ہی پڑے گا۔

اکابر علمائے امت نے اسی حدیث سے حضرت خضرؑ کی وفات کا بھی استدلال کیا ہے کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندہ تھے تو وہ بھی اس حدیث کی رو سے وفات پا چکے ہیں۔

(مظاہر الحق شرح مشکوۃ المصابیح اردو جلد پنجم صفحہ 95 مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور)[19]

قائلین حیات مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت خضرؑ کو بھی اس حدیث سے بغیر کسی دلیل کے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں، مگر جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ بات بیان فرمائی کہ آپؐ کے زمانہ میں موجود لوگوں میں سے کوئی ذی روح سو سال بعد باقی نہ رہے گا ایسی قطعی پیشگوئی وحی الٰہی کے بغیر ناممکن ہے اور ایسی مخصوص قسمیہ تاکید میں کسی تاویل یا استثناء کی گنجائش بھی محال ہے۔ ورنہ قسم کھانے کی کیا ضرورت تھی۔ پس اس حدیث کی موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سو سال بعد کسی بھی سابقہ نبی کے زندہ موجود رہنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔

(ملخص از حمامۃ البشریٰ صفحہ 14 حاشیہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 ایڈیشن 2008)

لہٰذا دیگر انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی طبعی موت تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ بفرض محال اگر وہ زندہ تھے تو عہد نبویؐ کی اس قیامت سے بچ نہیں سکتے۔ اور بہرحال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عکس حوالہ نمبر:18

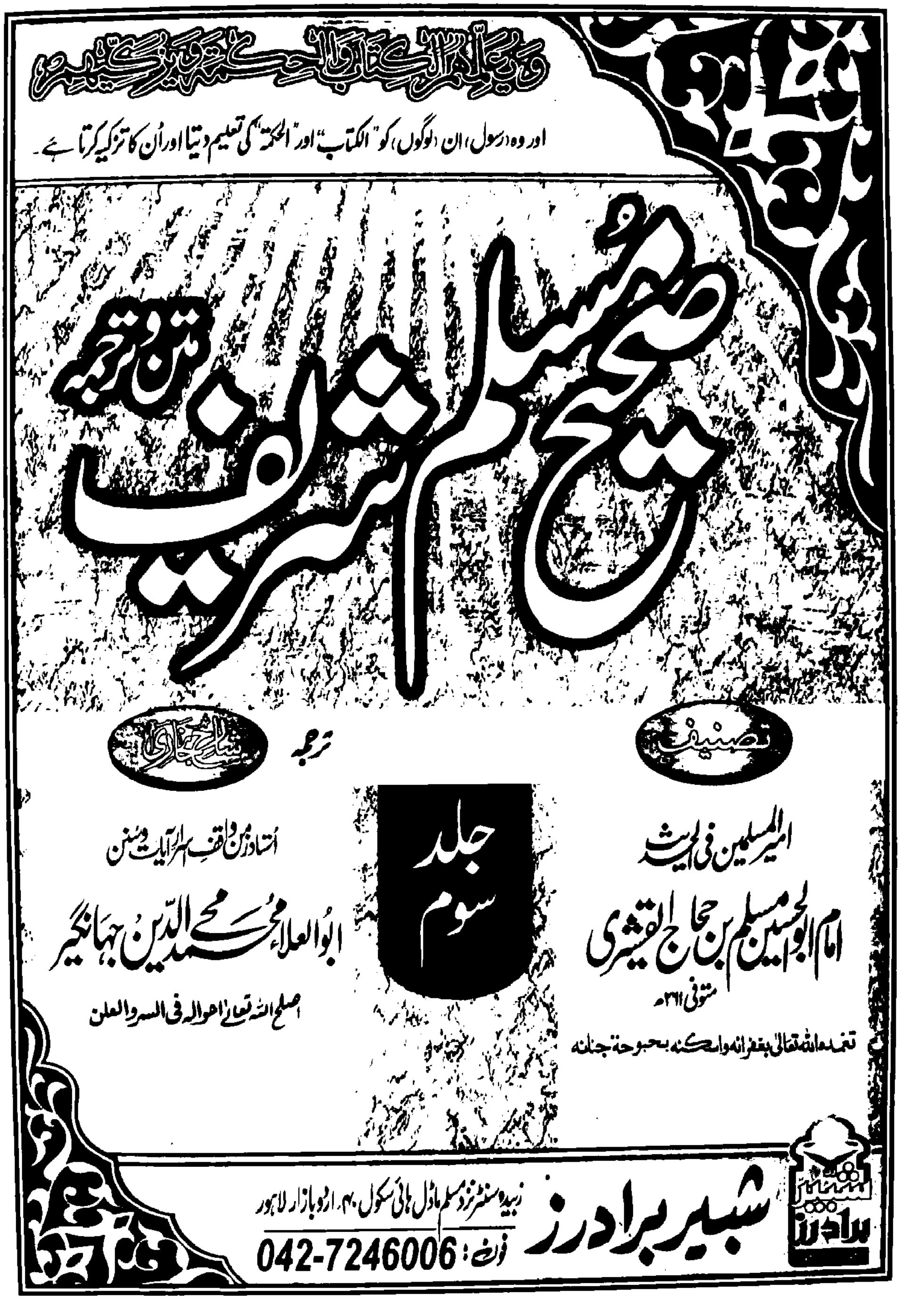
ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم

اور وہ (رسول) ان (لوگوں) کو "الکتاب" اور "الحکمۃ" کی تعلیم دیتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔

صحیح مسلم شریف

متن و ترجمہ

تصنیف

امیر المسلمین فی الحدیث

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری

متوفی ۲۶۱ھ

تغمدہ اللہ تعالیٰ بغفرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ

جلد سوم

ترجمہ

استاذ من واقف اسرار آیات و سنن

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

اصلح اللہ تعالیٰ احوالہ فی السر والعلن

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول، ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

عکس حوالہ نمبر:18

لیکن میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ آج روئے زمین پر کوئی ایک ایسا شخص نہیں ہے۔ (جو آج سے ٹھیک) ایک سو سال بعد زندہ ہوگا۔

6357 - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آپ نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے یہ بات ارشاد فرمائی۔

6358 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ پہلے یہ ارشاد فرمایا: آج جو شخص زندہ ہے۔ وہ آج سے ٹھیک ایک سو سال بعد زندہ نہیں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس میں راوی عبدالرحمٰن نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ لوگوں کی عمریں کم ہو جائیں گی۔

6359 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

6360 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے (معین وقت) کے بارے میں سوال کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آج سے ٹھیک ایک سو سال بعد' جو شخص آج زندہ ہے وہ اس وقت زندہ نہیں ہوگا۔

6361 - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج زندہ اشخاص میں سے کوئی بھی

عکس حوالہ نمبر:19

مظاہر حق (کمپیوٹر) جدید

شرح (اردو)

مشکوۃ شریف

جلد پنجم

ازافادات علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب مولانا شمس الدین صاحب

ناشر
مکتبۃ العلم
اردو بازار - لاہور - پاکستان
(042) 37211788 — 37211788

عکس حوالہ نمبر:19

انگلی سے تشبیہ دینے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ میں قیامت سے اس قدر آگے ہوں جتنی یہ درمیانی انگلی شہادت کی انگلی سے آگے بڑھی ہوئی ہے۔

فَلَا اَدْرِیْ: شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ قتادہ نے انس سے یہ بات بیان کی یا انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی اور ان سے قتادہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان نقل کیا۔ مستورد بن شداد رحمہ اللہ کی روایت میں تصریح ہے کہ یہ حضرت انسؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی نقل کیا ہے اور راوی نے جب خود وضاحت کردی ت کسی اور توضیح کی ضرورت نہیں۔

اس وقت کے تمام زندہ سو سال تک وفات پائیں گے

۲/۵۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ شَهْرًا تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ. (رواه مسلم)

اخرجه مسلم في صحيحه ١٩٦٦/٤ حديث رقم (٢١٨-٢٥٣٨) واحمد في المسند ٣٢٢/٣۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یہ فرماتے سنا تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ زمین پر کوئی ایسا انسان نہیں کہ جس پر سو سال گزرے اور وہ اس دن زندہ ہو۔ (مسلم)

تشریح ۞ تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ: تم مجھ سے قیامت کبریٰ کے قیام کا حقیقی وقت دریافت کرتے ہو اور وہ تو خود مجھے بھی معلوم نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا البتہ قیامت صغریٰ اور وسطیٰ کا علم رکھتا ہوں وہ تمہیں بتائے دیتا ہوں۔

مَا عَلَى الْاَرْضِ: انسانوں کا وہ طبقہ جو میرے اس خبر دینے کے وقت موجود ہے۔ وہ سو برس کی مدت میں تمام کے تمام مر جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہ قیامت وسطیٰ ہے اور ہر ایک کے مرنے کو قیامت صغریٰ کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد صحابہ کرام کا وفات پانا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب کے لحاظ سے یہ بات فرمائی ورنہ بعض صحابہ کرام سو سال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے مثلاً حضرت انس، سلمان وغیرہ رضی اللہ عنہما۔

زیادہ اوفق توجیہ: زیادہ ظاہر یہ ہے کہ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یہ بات فرمائی اس وقت سے ۱۰۰ سال مراد ہیں۔ پس غالب کی قید لگانے کی ضرورت نہیں اور اگلی روایت اس توجیہ کی مؤید ہے۔

بعض علماء نے کہا جو اس سے پہلے پیدا ہوئے وہ آئندہ سو برس سے پہلے چل بسے۔ بعض اکابر نے اس روایت سے حضرت خضر علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا ہے کیونکہ خبر دینے کے وقت وہ زندوں میں تھے اور آپ کے اس ارشاد کے مطابق سو برس کے بعد تک ان کو زندہ نہ رہنا چاہئے۔ دوسرے علماء نے یہ جواب دیا کہ وہ اس عموم سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ بات آپ نے اپنی امت کے متعلق فرمائی کسی دوسری امت یا پیغمبر کے بارے میں نہیں فرمائی گئی۔ بعض نے یہ جواب دیا کہ ارض کی قید نے حضرت خضر والیاس علیہما السلام کو خارج کردیا۔ وہ اس وقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے (مگر یہ توجیہ وزن نہیں رکھتی فتدبر)

بغویؒ نے معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ چار انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں دو زمین پر اور دو آسمان پر حضرت خضر والیاس علیہما السلام

6۔قبرِ مسیح ناصری علیہ السلام

عَنْ عَائِشَۃَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَ النَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ مَسَاجِدًا۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد چہارم صفحہ 506 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[20]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ ؐ کی وفات ہوئی فرمایا کہ خدا کی لعنت ہو ان یہودیوں اور عیسائیوں پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

تشریح: بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے اپنی کتب میں درج کیا۔سنن نسائی میں بھی یہ روایت ہے۔

اس حدیث میں یہود و نصاریٰ کا اپنے نبیوں کی قبروں کی پرستش کا ذکر ہے جو عیسائیوں پر ایک زبردست حجت ہے کیونکہ وہ بنی اسرائیل کے دوسرے نبیوں کی قبروں کی ہرگز پرستش نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء کو گنہگار خیال کرتے ہیں۔ہاں ملک شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰؑ کی ہی قبر ہے جس میں وہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد زخمی حالت میں رکھے گئے تھے اور اگر اس قبر کو حضرت عیسیٰؑ کی قبر سے کچھ تعلق نہیں تو پھر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صادق نہیں ٹھہرے گا اور یہ ہرگز ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی مصنوعی قبر کو قبر نبی قرار دیں جو محض جعلسازی کے طور پر بنائی گئی ہو۔کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی شان سے بعید ہے کہ جھوٹ کو واقعات صحیحہ کے محل پر استعمال کریں۔پس اگر حدیث میں نصاریٰ کی قبر پرستی کے ذکر میں اس قبر کی طرف اشارہ نہیں تو اس قبر کا پتہ بتادیں جو کسی اور نبی کی کوئی قبر ہے اور اس کی عیسائی پرستش کرتے ہیں اور یا اس بات کو قبول کریں کہ ملک شام میں جو حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے جس پر ہر سال بہت سا ہجوم عیسائیوں کا ہوتا ہے اور سجدے کئے جاتے ہیں وہ درحقیقت وہی

قبر ہے جس میں حضرت مسیحؑ مجروح ہونے کی حالت میں داخل کئے گئے تھے۔ پس اگر یہ وہی قبر ہے تو خود سوچ لیں کہ اس کے مقابل پر وہ عقیدہ کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں چڑھائے گئے بلکہ چھت کی راہ سے آسمان پر پہنچائے گئے کس قدر لغو اور خلاف واقعہ ٹھہرے گا۔

خود حضرت عیسیٰؑ نے آپ بھی فرما دیا کہ میں قبر میں ایسا ہی داخل ہوں گا جیسا کہ یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا تھا...... نبی کی مثال غیر مطابق نہیں ہو سکتی سو وہ بلاشبہ قبر میں زندہ ہی داخل کئے گئے اور یہ مکر اللہ (یعنی اللہ کی تدبیر) تھی تا یہود ان کو مردہ سمجھ لیں اور اس طرح وہ اس کے ہاتھ سے نجات پاویں۔

(ملخص از ست بچن مطبوعہ 1895ء روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 309-310 ایڈیشن 2008)

خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ خدا کی یہ تدبیر کارگر ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے نجات کے بعد ایک قبر نما زِیرِ زمین کمرے میں علاج معالجہ کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت فرمائی اور یوز آصف نبی کے نام سے وہاں مشہور ہوئے۔ 120 سال کی عمر میں وفات پا کر سری نگر محلّہ خانیار میں دفن ہوئے۔ جہاں مقبرہ بلی کے نام سے آپ کا مسقّف مزار موجود ہے۔ یہی وہ آخری مستند تحقیق ہے جو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بارہ میں پیش فرمائی۔

(ملخص از مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14 مطبوعہ 20 نومبر 1908ء۔ راز حقیقت روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171 مطبوعہ 30 نومبر 1898ء ایڈیشن 2008)

اس کے بعد 1908ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی تصنیف چشمہ معرفت میں تاریخ طبری کا قبر مسیح کے متعلق یہ حوالہ بھی پیش فرمایا ہے کہ:

> ''ایک عورت پر یہ نذر تھی کہ وہ ''جمع'' پہاڑ کو سر کرے گی۔۔۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا جب ہم اس کی آخری چوٹی پر پہنچے تو وہاں ایک قبر ہمیں نظر آئی جس پر دو بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ ایک پتھر سرہانے کی طرف جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف پڑا ہوا تھا۔۔۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ قبر رسول اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام ہے جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے آیا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے پاس وہ نبی بن کر آیا اور جب وہ فوت ہو گئے تو پہاڑ کی چوٹی پر ان کو دفن کیا

گیا۔''

(تاریخ طبری مترجم جلد اول حصہ دوم صفحہ 131-132 نفیس اکیڈمی کراچی)[21]

اس تاریخی حوالہ کی روشنی میں چشمہ معرفت (مطبوعہ:1908) میں حضرت مسیحؑ کی قبر کا ذکر مدینہ کے قریب ایک پہاڑی پر مذکور ہے، جس کے کتبہ پر لکھا تھا ''ھذا قبر رسول اللّٰہ عیسی بن مریم علیه السلام'' کہ یہ اللہ کے رسول حضرت عیسیٰؑ ہی کی قبر ہے۔

یاد رکھنا چاہیے یہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ''مسیح ہندوستان میں'' اور ''راز حقیقت'' میں بیان کردہ تحقیق کے مقابل پر کوئی نئی تحقیق نہیں تھی بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرنے کیلئے محض ایک تائیدی تاریخی ثبوت اس پس منظر میں اہم تھا کہ جب معراج کی رات رسول اللہؐ نے حضرت عیسیٰؑ کو وفات یافتہ نبیوں میں دیکھ لیا، تو آنحضورﷺ اور صحابہ کا اس پر ایمان تھا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔ مدینہ کے علمائے سلف کا عقیدہ بھی اگر اسکے خلاف ہوتا تو وہ طبری کی اس تاریخی روایت کو رد کرتے اور ضرور اس کے خلاف آواز اٹھاتے کہ حضرت عیسیٰؑ تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور طبری کی یہ روایت ان کی قبر کی نشاندہی کر رہی ہے۔ مگر کسی کا بھی اس روایت کی مخالفت نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ کم از کم حضرت عیسیٰؑ کی وفات پر متفق تھے خواہ قبر کی جگہ پر اتفاق نہ ہو۔ بہر حال حدیث مذکورہ بالا میں رسول کریمؐ نے بھی قبر عیسیٰؑ کی نشاندہی فرمادی ہے، جس سے ثابت ہے کہ وہ آسمان پر نہیں، لہذا زمین پر ہی کہیں ان کی قبر تلاش کرنی ہوگی۔ مدینہ کی پہاڑی پر نہیں تو سری نگر محلّہ خانیار کی قبر کو تو بہر حال تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

عکس حوالہ نمبر:20

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: چہارم — پارہ: ۳-۵ — باب: ۵۱۹ - ۸۴۷ — حدیث: ۷۷۵-۱۲۵۸

کتاب الاذان، کتاب الجمعة، ابواب صلوٰة الخوف، کتاب العیدین، ابواب الوتر، ابواب الاستسقاء، ابواب الکسوف، ابواب ماجاء فی سجود القرآن و سنتها، ابواب تقصیر الصلوٰة، کتاب التهجد، کتاب الجنائز

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 20

سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ اَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَأَجَابَهُ الْآخَرُ بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا ﴾

قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے اور جب حسن بن حسن بن علی (حضرت علیؓ کے پوتے) کا وصال ہو گیا تو ان کی بیوی (فاطمہ بنت حسین) نے ان کی قبر پر قبہ تانا (خیمہ جمایا) پھر اٹھالیا گیا اس وقت لوگوں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی (خواہ فرشتہ ہو یا جن) کہتا تھا کیا ان لوگوں جن کو کھویا تھا اس کو پایا؟ دوسرے (فرشتہ یا جن) نے جواب دیا: ''نہیں'' بلکہ مایوس ہو گئے اور لوٹ گئے۔

۱۲۵۶﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ اَنِّي اَخْشٰى اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھلی رہتی مگر میں بھی ڈرتی ہوں کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو مسجد نہ بنالیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتخذوا قبور انبيائهم مساجد"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۱۷۷ و مر الحديث ص ۶۲ وياتي ص ۱۸۶، وفي المغازي، ص ۶۳۹

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ قبروں پر مسجد بنانا درست نہیں، یا قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنالیں کہ یہ حرکت بت پرستی کے مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۸۴۷ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ اِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا ﴾

زچگی میں عورت مرجائے نفاس کی حالت میں تو اس پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۵۷﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

عکس حوالہ نمبر: 21

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد اوّل

حصہ اوّل۔ دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

قبل از اسلام

حصہ اوّل

ترجمہ: ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی

پیدائش ارض وسماء و تخلیق آدم سے لیکر ولادت حضرت محمدؐ تک
مختلف انبیاء تک اور انکی امتوں و بادشاہوں کے واقعات۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

عکس حوالہ نمبر:21

ابن مریم علیہ السلام کا شام جانا:

پھر خدا کی طرف سے مریم علیہا السلام کو اطلاع دی گئی کہ ہمارے اس برگزیدہ بچہ کو شام لے جاؤ۔ آپ کی عمر اس وقت بارہ برس تھی۔ پھر آپ تیس سال کی عمر تک شام میں رہے حتیٰ کہ وہاں باقاعدہ وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور تین سال کا نبوت کا یہ سلسلہ جاری رہا پھر آپ کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی:

حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھانے کے بعد فاخرانہ لباس پہنایا گیا اور انہیں نور میں ملبوس کر دیا گیا کھانے پینے کے تقاضوں کو ان سے روک دیا گیا اب وہ عرش کے ارد گرد فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں پس ان میں انسانی ملکوتی آسمانی اور زمینی غرض ہر طرح کے اوصاف موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع کے بعد تمام حواری پوری زمین پر پھیل گئے۔ اس رات میں جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اتارا گیا تھا عیسائی دھونی دیتے تھے۔

حواریوں کی تبلیغ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع کے بعد تمام حواری آپؑ کے فرمان کے مطابق پوری دنیا میں پھیل گئے ان میں سے چند کا ذکر ہم کریں گے۔

۱۔ پطرس جو کہ حواری تھا اور ان کے ساتھ بولس بھی اتباع پر تھا لیکن وہ حواریوں میں سے نہ تھا۔ یہ دونوں تبلیغی مشن لے کر روم چلے۔

۲۔ اندرائیس اور متی یہ دونوں اس سرزمین کی طرف چلے جس کے مکین آدم خور تھے۔

۳۔ توماس مشرق کی طرف بابل چلے گئے تھے۔

۴۔ فیلبس پر قیروان کی طرف گئے تھے۔

۵۔ قرطاجنہ افریقی اور یحنس دونوں دفوس چلے گئے تھے جو کہ اصحاب کہف کا علاقہ تھا۔

۶۔ یعقوبس اورریشلم (یروشلم) چلے گئے۔

دو بڑے پتھر:

ابن سلیم انصاری سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں ایک عورت پر یہ نذر تھی کہ وہ ''جمع'' پہاڑ کو سر کرے گی یہ پہاڑ مدینہ کے قریب واقع ہے راوی کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے ساتھ اس پہاڑ پر چڑھا جب ہم اس کی آخری چوٹی پر پہنچے تو وہاں ایک قبر ہمیں نظر آئی جس پر دو بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ ایک پتھر سرہانے کی طرف جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف پڑا ہوا تھا۔ ان پر بنوحمید کی طرز تحریر پر کتابت کی گئی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا یہ کس کی قبر ہے۔

چنانچہ دونوں پتھر اپنے ساتھ میں اٹھا کر لایا۔ پہاڑ کے اوپر سے تھوڑا سا نیچے آیا تو وہ مجھے بہت بھاری لگے ایک کو وہیں چھوڑ دیا جبکہ دوسرا پتھر اپنے ساتھ نیچے لے آیا۔ اس پتھر کو سریانی زبان کے ماہرین کے سامنے پیش کیا تو وہ اس کو نہ پڑھ سکے۔ پھر کاتب زبور جو کہ یمنی تھا کے سامنے پیش کیا۔ مگر وہ بھی نہ پڑھ سکا۔ پھر حمیری زبان کے ماہر کے پاس لے گیا مگر اس نے بھی جواب دے دیا۔

عکس حوالہ نمبر:21

غرض اس کتاب کو جاننے والا کوئی بھی نہ ملا۔

قبر (عیسیٰ علیہ السلام):

پھر گھر میں صندوق کے نیچے اس پتھر کو رکھ دیا جو کئی سال وہاں رہا۔ پھر اچانک ہمارے ہاں ابن مان میں سے کچھ لوگ گھوڑوں پر آئے جو کہ تسبیح کے دانے اور مہرے وغیرہ خریدرہے تھے ان سے میں نے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی کتاب ہے یا تمہاری زبان کا کوئی ماہر ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ میں نے پتھر ان کو دکھایا تو وہ اس کو پڑھنے لگے اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ قبر رسول اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہا السلام ہے۔ جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے آیا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے پاس وہ نبی بن کر آیا اور جب وہ فوت ہو گئے تو پہاڑ کی چوٹی پر ان کو دفن کیا گیا۔

شاہ روم کی کارروائی:

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتفاع کے بعد یہودی حواریوں پر ٹوٹ پڑے وہ انہیں تپتی دھوپ میں ڈال دیتے اور طرح طرح کی تکلیفیں ان کو پہنچاتے تھے۔ جب یہ بات شہنشاہ روم کو پہنچی۔ اس زمانہ میں بنی اسرائیل رومی کنٹرول میں تھے۔ وہ بادشاہ ستارہ پرست تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف:

اس بادشاہ کو یہ بات بتائی گئی کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی آیا تھا جو مجموعہ کمالات تھا۔ وہ اللہ کا پیغمبر تھا' وہ عجیب وغریب چیزیں دکھاتا' مردوں کو زندہ کرتا' بیماروں کو شفا دیتا' مٹی گارے کے پرندے بناتا اور جب ان میں اللہ کے حکم سے پھونک مارتا تو وہ سچ مچ اڑنے لگتے۔ وہ انہیں غیب کی خبریں بتاتا تھا لیکن بنی اسرائیل نے ایسے نبی کو قتل کر ڈالا۔

شہنشاہ روم کا عیسائیت قبول کرنا:

بادشاہ نے افسوس کرتے ہوئے درباریوں سے کہا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو تم لوگوں نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ خدا کی قسم اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں بنی اسرائیل کو یہ کام نہ کرنے دیتا۔ اب بادشاہ نے پھنسے ہوئے حواریوں کی طرف اپنے لوگوں کو بھیجا جو انہیں بنی اسرائیل کے ظالمانہ چنگل سے چھڑا کر لائے۔

بادشاہ نے حواریوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین اور ان کے احکامات کے متعلق سوالات کئے۔ انہوں نے تمام تفصیلات بتادیں۔ بادشاہ متاثر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا۔ اب اس نے بنی اسرائیل پر چڑھائی کی اور بہت سے یہودیوں کو قتل کر دیا۔ اسی بادشاہ کے طفیل آج تک روم میں عیسائیت رائج ہے۔

مؤرخین کا خیال:

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت انموطوس کے دور حکومت میں ہوئی انموطوس کا دور حکمرانی چھپن برسوں پر محیط رہا اور اس کی بادشاہت کے بیالیسویں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو اس وقت بیت المقدس پر رومیوں کی حکومت تھی چنانچہ رومی بادشاہ قیصر کی طرف سے ہیر دوس کبیر بیت المقدس کا حکمران تھا۔ اس دوران اس کے پاس شاہ ایران کا وفد آیا یہ وفد مولا مسیح کی طرف جا رہا تھا مگر غلطی

7۔قرآن وحدیث میں ''رَفع اِلی اللہ'' کا مطلب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَمَازَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ۔

(صحیح مسلم مترجم جلد ششم صفحہ 210 مترجم مولانا وحید الزمان ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور)[22]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ عفو کے نتیجہ میں بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے اور کوئی بھی شخص خدا کی خاطر تواضع اور انکسار اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے رفعت عطا فرماتا ہے۔

تشریح: صحیح مسلم کی اس حدیث میں ہر عاجزی وانکساری کرنے والے کے بارہ میں رسول اللہؐ کی یہ بشارت کہ ''اللہ تعالیٰ ان کا رفع کرتا ہے'' سے ظاہر ہے کہ یہ رفع جسمانی نہیں بلکہ روحانی اور عزّت ومرتبہ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں رَفَعَهُ اللّٰهُ کے یہی الفاظ بمعنی عزت ورفعت استعمال ہوئے ہیں۔دراصل حضرت مسیح ناصری کے منکر یہودی بزعم خویش انہیں صلیب پر چڑھانے کے بعد ان کی موت ثابت کر کے ملعون اور ذلیل ثابت کرنا چاہتے تھے۔اللہ نے اس کی تردید کی اور فرمایا: وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ....بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ط(النساء158-159) کہ یہود حضرت عیسیٰؑ کو صلیب میں چڑھانے کے باوجود قتل نہ کر سکے، نہ ہی صلیب پر مار سکے بلکہ وہ صلیب پر مجروح ہونے کے بعد مدہوشی کی حالت میں سخت آندھی آنے پر سرشام اتار لئے گئے اور ایک تہہ خانہ میں رکھ کر مشہور زمانہ ''مرہم عیسیٰ'' سے ان کے زخموں کا علاج کیا گیا۔صحت یابی کے بعد انہوں نے کشمیر کی طرف ہجرت کی۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں یہود سے نجات دی اور کشمیر میں یوز آصف کے نام سے عزت اور رفعت عطا فرمائی اور وہ اپنے مقاصد عالیہ میں کامیاب ہوئے جیسا کہ:وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗٓ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ (المومنون:51)اور ابن مریم کو اور

اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پر امن اور چشموں والا تھا، میں مذکور ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ ابن عربیؒ نے بھی آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رفعِ عیسیٰ سے مراد ان کی روح کا عالم سفلی سے جدا ہو کر عالم علوی میں مقام قرب حاصل کرنا ہے۔

(تفسیر ابن عربی جلد اول صفحہ 165۔ کتاب ہذا صفحہ 30 حوالہ نمبر 6)

لغتِ عرب سے بھی ''رفع'' کے یہی معنی ثابت ہیں کہ یہ لفظ ذلیل کرنے اور نیچے گرانے کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت رافع کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ عام مومنوں کو سعادتیں عطا کر کے اور اپنے اولیاء کو قرب بخش کر رفع کرتا ہے۔　(لسان العرب زیر لفظ رفع)

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰؑ سے بھی جو وعدہ تھا کہ: يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ (آل عمران: 56) یعنی اے عیسیٰؑ! طبعی موت کے بعد میں اپنی طرف تمھارا رفع کروں گا۔ اسی کے مطابق ان کا روحانی رفع ہوا۔

قرآن کریم میں حضرت ادریسؑ کے بارہ میں بھی ''رفع'' کے یہی الفاظ بمعنی عزت و منزلت استعمال ہوئے ہیں فرمایا: وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ز اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم 57-58) اور اس کتاب میں ادریسؑ کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ بہت سچا اور نبی تھا اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔ حضرت ادریسؑ کے رفع الی اللہ سے مراد بھی روحانی درجات و مقام ہے۔

اسی طرح قرآن شریف میں حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کے ایک شخص کا ذکر ہے جو آپؑ سے مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہوا۔ فرمایا: وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ (اعراف: 177) یعنی اگر ہم چاہتے تو (ان) آیات کے ذریعے ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی ہوس کی پیروی کی۔ اب ظاہر ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی شخص مذکور بلعم بن باعور سے کوئی جسمانی رسہ کشی مراد نہیں، بلکہ بوجہ نافرمانی اس کی روحانی مراتب سے محرومی کا اظہار ہے۔

علامہ شوکانی نے فتح القدیر میں، مصری علماء شیخ محمد عبدہ اور مصطفیٰ مراغی نے اپنی تفاسیر اور شیعہ عالم علامہ قمی نے اکمال الدّین میں رفع کے یہی معنی تسلیم کئے ہیں۔

احادیث میں بھی رفع کا لفظ عزت کے معنی میں کثرت سے استعمال ہوا ہے ایک موقع پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ کہ جب بندہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان پر رفع عطا کرتا ہے۔" (کنز العمال جلد 2 حصہ سوم صفحہ 69 دار الاشاعت کراچی)[23]

اسی حدیث کی ایک دیگر روایت میں بِالسِّلْسِلَةِ کا لفظ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک زنجیر کے ذریعہ یعنی درجہ بدرجہ اس شخص کا رفع فرماتا ہے۔ (کنز العمال جلد 2 حصہ سوم صفحہ 69۔ ملاحظہ ہو حوالہ 23)

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک درجہ عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو عِلِّیِّیْنَ (بلند مقام) میں پہنچا دیتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد پنجم صفحہ 229 مکتبہ رحمانیہ لاہور)[24]

شیعہ لٹریچر میں بھی مذکورہ بالا روایت کے علاوہ بعض اور دلچسپ روایات بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ہجرت حبشہ کے زمانہ میں حضرت جعفر طیارؓ نے نجاشی شاہ حبشہ کو زمین پر بیٹھے دیکھا تو اس کا سبب پوچھا، نجاشی نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحی میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی تھی کہ اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی نعمت پائیں تو اس کے لئے تواضع اختیار کریں اس لئے میں اپنی فتح کے بعد اس عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نجاشی کی یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ تواضع انسان کو رفعت عطا کرتی ہے۔ پس تم بھی عاجزی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہارا رفع کرے گا۔ (الشافی جلد سوم صفحہ 385 ظفر شمیم پبلیکیشنز کراچی)[25]

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تواضع کی انتہائی حالت سجدہ کے بعد قعدہ میں جو دعا دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ میں پڑھتے تھے اس میں وَارْفَعْنِیْ کے الفاظ بھی شامل تھے یعنی اے اللہ میرا رفع کر۔ (سنن ابن ماجہ مترجم جلد دوم صفحہ 76 دار السلام)[26]

اگر رفع کے معنی جسمانی طور پر آسمان پر جانے کے ہیں تو ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول نہیں ہوئی جب کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کی تکذیب کی شکایت خدا کے حضور کی تو اس دعا کے نتیجہ میں انہیں آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

(تفسیر جامع البیان الجزء الخامس صفحہ 449۔ بحار الانوار جلد 16 صفحہ 145)

صحیح بخاری میں آیت قرآنی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن:30) کی تفسیر میں ہے لکھا کہ ہر روز اللہ تعالیٰ کئی قوموں کا رفع کرتا ہے اور کئی قوموں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد نہم صفحہ 651 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)[27]

الغرض رفع کے لغوی معنی درجات کی بلندی اور رفعت روحانی کے ہیں اور انہی معانی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی روحانی رفع ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع کے بارہ میں اگر کوئی روایت ہے تو وہ قرآن اور احادیث صحیحہ سے مخالف ہونے کے باعث وضعی ٹھہرے گی۔ جب کہ حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت کے مطابق خود موحّد عیسائیوں سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا عقیدہ ثابت ہے۔

(دلائل النبوۃ صفحہ 86۔کتاب ہذا صفحہ 63 حوالہ نمبر 17)

موجودہ عقیدہ حیات مسیح بعد کے بگڑے ہوئے عیسائیوں کی پیداوار ہے جسے قرون وسطیٰ کے مسلمان علماء نے سادگی اور غلط فہمی سے قبول کرلیا۔

علامہ ابن قیّم (متوفی:751ھ) فرماتے ہیں:

''جو مسیحؑ کے متعلق ذکر ہے کہ جب انہیں آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی عمر 33 برس کی تھی، تو اس کے متعلق کوئی متصل سند کی حدیث نہیں ملتی کہ جس پر اعتماد کیا جاسکے۔'' (زاد المعاد حصہ اول صفحہ 106 نفیس اکیڈمی کراچی)[28]

مشہور حنفی عالم، علامہ ابن عابدین الشامی (متوفی:1252ھ) فرماتے ہیں:

''امام ابن قیّم کا نظریہ درست ہے اور واقعی یہ عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا ہے۔'' (تفسیر فتح البیان جلد 2 صفحہ 49 مطبع الکبریٰ مصر)[29]

علامہ شوراتیؒ لکھتے ہیں:

''عیسائی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر بے سروپا باتیں عوام میں پھیلادیں۔ وفات کے متعلق بھی لوگوں کو ذہن نشین کرایا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پر جان تو ضرور دی ہے لیکن تین دن کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اور قیامت کے قریب زمین پر آئیں گے اور عیسائیت کے دشمنوں کا قلع قمع کریں گے۔'' (سائنٹیفک قرآن صفحہ 77-78 قرآن سوسائٹی کراچی)[30]

سرسید احمد خان (متوفی: 1316ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے۔۔مگر چونکہ علماء اسلام نے بہ تقلید بعض فرق نصاریٰ کے قبل اس کے کہ مطلب قرآن مجید پر غور کریں، یہ تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ان آیتوں کے بعض الفاظ کو اپنی غیر محقق تسلیم کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے۔''

(تفسیر القرآن حصہ دوم صفحہ 41-43 دوست ایسوسی ایٹس لاہور)[31]

برصغیر کے مشہور عالم، علامہ عبیداللہ سندھی (متوفی: 1363ھ) لکھتے ہیں:

''یہ جو حیات عیسیٰؑ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔مسلمانوں میں فتنۂ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔''

(تفسیر الہام الرحمان صفحہ 240 ادارہ بیت الحکمۃ لاہور)[32]

مولانا ابوالکلام آزاد (متوفی: 1377ھ) فرماتے ہیں:

''یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی شکل ولباس میں نمودار ہوا ہے۔''

(نقش آزاد صفحہ 102 کتاب منزل لاہور)[33]

غلام احمد پرویز (متوفی: 1406ھ) لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا تصور مذہب عیسائیت میں بعد کی اختراع ہے۔یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ انہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر قتل کر دیا ہے۔حواریوں کو معلوم تھا کہ حقیقت حال یہ نہیں، لیکن وہ بھی بہ تقاضائے مصلحت اسکی تردید نہیں کر سکتے تھے۔''

(شعلہ مستور صفحہ 83 ادارہ طلوع اسلام لاہور)[34]

ممتاز عرب عالم عبدالکریم الخطیب (متوفی: 1430ھ) لکھتے ہیں:

''قرآن مجید میں مسیح کی دوبارہ آمد کا کوئی ذکر نہیں۔۔۔مسیح کے بارے

میں اکثر روایات علماء اہل کتاب نے اسلام میں داخل کی ہیں۔''
(المسیح فی القرآن صفحہ 538۔539 دار الکتب الحدیثہ شارع جمہوریہ طبع اول)[35]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

1۔ ''معالم میں لکھا ہے کہ وہب سے یہ روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ تین گھنٹہ کے لئے مر گئے تھے اور محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ نصاریٰ کا یہ گمان ہے کہ سات گھنٹہ تک مرے رہے مگر مؤلف رسالہ ہذا کو تعجب ہے کہ محمد بن اسحاق نے سات گھنٹہ تک مرنے کی نصاریٰ کی کن کتابوں سے روایت لی ہے۔ کیونکہ تمام فرقے نصاریٰ کے اِسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اُٹھائے گئے۔ اور چاروں انجیلوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور خود حضرت عیسیٰ انجیلوں میں اپنی تین دن کی موت کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ بہرحال موت اُن کی ثابت ہے اور ماسوا اِن دلائل متذکرہ کے یہود و نصاریٰ کا بالاتفاق اُن کی موت پر اجماع ہے۔ اور تاریخی ثبوت بتواتر اُن کے مرنے پر شاہد ہے۔ اور پہلی کتابوں میں بھی بطور پیشگوئی اُن کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اب یہ گمان کہ مرنے کے بعد پھر اُن کی روح اُسی جسم خاکی میں داخل ہوگئی اور وہ جسم زندہ ہو کر آسمان کی طرف اٹھایا گیا، یہ سراسر غلط گمان ہے۔''
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 225 ایڈیشن 2008)

2۔ ''مسیح (علیہ السلام) کے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانے کے قصے کو ان کی بریت کی تدبیر کے طور پر تراشا گیا۔۔ انہوں (یہودیوں) نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسیح نے امت کی نجات کی خاطر اس لعنت کو خود اٹھا لیا ہے۔۔۔ اور مسیح کا صعود اور ان کا لعنتی ہونا تین سو سال بعد مسیحیوں کے ہاں عقیدہ کے طور پر رائج ہو گیا بعد ازاں تین صدیوں بعد فیج اعوج کے مسلمانوں نے ان عیسائیوں کے بعض عقائد و خیالات کا تتبع کیا۔''
(الھدیٰ مترجم صفحہ 179۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 364 ایڈیشن 2008)

3۔ ''ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں میں در کر آیا ہے اور انہوں نے صرف اسی خصوصیت کی وجہ سے اسے معبود بنا لیا ہے۔ پھر نصاری نے مال و دولت خرچ کر کے اس عقیدہ کی تمام دیہاتوں اور شہروں میں اشاعت کی کیونکہ ان میں کوئی بھی اہل فکر و نظر نہ تھا۔ اور وہ جو مسلمانوں میں سے متقدمین ہیں، ان میں یہ بات صرف ٹھوکر اور لغزش کے سبب سے ہوئی ہے۔ پس نادانستہ طور پر خطا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک معذور قوم ہیں۔''
(الاستفتاء مترجم صفحہ 94۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:22

۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر:22

٦٥٨٧– عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

٦٥٨٧- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٥٨٨–عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ)).

٦٥٨٨- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٨٩–عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ)).

٦٥٨٩- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٦٥٩٠– عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهُ.

٦٥٩٠- ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ

باب: گالی دینے کی ممانعت

٦٥٩١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)).

٦٥٩١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت

٦٥٩٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ)).

٦٥٩٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

(٦٥٩١) ☆ دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتداء کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر اتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بنص قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل اور والذين اذا اصابهم البغي هم ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفار کہے اور جب جواب دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتداء کا گناہ رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نووی)

عکس حوالہ نمبر:23

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شرح سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۲

حصہ سوم، چہارم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاد و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر:23

درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق مخلوق سے عظیم تر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة، حلية الاولياء عن عبدالله بن سلام

کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا......از اکمال

۵۷۱۵ اے اہل یمامہ تم مٹی کے عناصر ملانے میں سب سے زیادہ ہوشیار ہو، سو ہمارے لئے مٹی کو ملا دو۔ طبرانی فی الکبیر عن طلق بن علی

۵۷۱۶ مٹی میں سے یمامی مٹی کو مقدم رکھو اس واسطے کہ وہ چھونے میں بڑی اچھی ہے۔ ابن حبان عن طلق

لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

۵۷۱۷ لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشة

۵۷۱۸ خیر وشر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو اور ان کا ادب اچھے اخلاق سے کرو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

تواضع وعاجزی

۵۷۱۹ تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کردے گا، معاف کرنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا، صدقہ مال کی زیادتی کا باعث ہے لہٰذا صدقہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن محمد بن عمیر العبدی

۵۷۲۰ بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کردیتے ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۵۷۲۱ جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک اسے علیین (انسانوں کا آخری بلند مقام) تک پہنچا دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ بھی تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ گھٹا دیتے ہیں بالآخر اسے سب سے کم درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم، عن ابی سعید

۵۷۲۲ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ (سب) تواضع اختیار کرو، کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی سے بغاوت کرے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن عیاض بن حمار

۵۷۲۳ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ تواضع اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری ادب المفرد، ابن ماجه عن انس

۵۷۲۴ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع ہے کہ انسان اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے پست جگہ پر بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن طلحة

۵۷۲۵ تواضع اختیار کرو اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ کے بڑے لوگوں میں ہو جاؤ گے اور تکبر سے نکل جاؤ گے۔

حلية الاولياء عن ابن عمر

اپنا کام خود انجام دینا

۵۷۲۶ چند کام ایسے ہیں کہ زیادہ [illegible] مسلمان [illegible]

طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

عکس حوالہ نمبر:24

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں وہ لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد پنجم

مؤلف

حضرۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۰۹۹۸ تا حدیث نمبر: ۱۴۱۵۷

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر:24

جاؤ، اور ان سے اجازت لو، اگر وہ اجازت دے دیں تو بہت اچھا، ورنہ تم ان ہی کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

(١١٧٤٥) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ سَيُعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مِنْ أَهْلِ الْكَرَمِ فَقِيلَ وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَهْلُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ [راجع: ١١٦٧٥].

(۱۱۷۴۵) اور گذشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے عنقریب یہاں جمع ہونے والوں کو معزز لوگوں کا پتہ چل جائے گا، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! معزز لوگوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا مسجدوں میں مجلس ذکر والے لوگ۔

(١١٧٤٦) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَيُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوتٍ وَزَبَرْجَدٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ وَصَنْعَاءَ [صححه ابن حبان (٧٤٠١) وقال الترمذي: غريب، وقال الألباني: ضعيف (الترمذي: ٢٥٦٢)].

(۱۱۷۴۶) اور گذشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جنت میں سب سے کم درجہ اس آدمی کا ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے، بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کے لئے موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا اتنا بڑا خیمہ لگایا جائے گا جیسے جابیہ اور صنعاء کا درمیانی فاصلہ ہے۔

(١١٧٤٧) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ دَرَجَةً رَفَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً وَضَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ [صححه ابن حبان (٥٦٧٨). قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف، وقال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ٤١٧٦)].

(۱۱۷۴۷) اور گذشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ اسے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے، حتیٰ کہ اس طرح اسے ''علیین'' میں پہنچا دیتا ہے اور جو شخص ایک درجہ اللہ کے سامنے تکبر کرتا ہے، اللہ اسے ایک درجے نیچے گرا دیتا ہے، حتیٰ کہ اسے اسفل سافلین میں پہنچا دیتا ہے۔

(١١٧٤٨) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ [راجع: ١١٦٧٤].

(۱۱۷۴۸) اور گذشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں آنے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

(١١٧٤٩) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَمَا كَرَامَةُ الضَّيْفِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ

عکس حوالہ نمبر:25

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت | کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر۲ کراچی

عکس حوالہ نمبر:25

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سناؤں، میں نے کہا فرمائیے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور فلاں فلاں نامور قریش قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بنی ضمرہ سے تھا اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نجاشی کا باپ بادشاہ تھا اور نجاشی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نجاشی کو غلام بنا کر بنی ضمرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نجاشی کے چچازاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز سے آئے اور نجاشی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمائیے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمدؐ جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع و انکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھاتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ مُوَكَّلَيْنِ بِالْعِبَادِ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَاهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَاهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موکل ہیں جو کوئی قربۃ الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبّر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

٣ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَشِيَّةَ خَمِيسٍ فِي مَسْجِدِ قُبَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ؟ فَأَتَاهُ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِعُسٍّ مَخِيضٍ بِعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فِيهِ نَحَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: شَرَابَانِ يُكْتَفَى بِأَحَدِهِمَا مِنْ صَاحِبِهِ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَلٰكِنْ أَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللهُ، وَمَنِ اقْتَصَدَ فِي مَعِيشَتِهِ رَزَقَهُ اللهُ، وَمَنْ بَذَّرَ حَرَمَهُ اللهُ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ أَحَبَّهُ اللهُ.

عکس حوالہ نمبر: 26

جلد دوم

سُنن ابنِ ماجہ

(مترجم)

أبواب إقامة الصلوات ــــ أبواب الصيام احادیث: 803 ــــ 1782

تالیف

اِمام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظرثانی، تصحیح، تنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا ابو محمد محمد اجمل حفظہ اللہ — حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ

مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ

عکس حوالہ نمبر:26

حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «رَبِّ اغْفِرْلِي، رَبِّ اغْفِرْلِي».

ﷺ دو سجدوں کے درمیان یوں کہا کرتے تھے: [رَبِّ اغْفِرْلِي، رَبِّ اغْفِرْلِي] "اے میرے رب! مجھے بخش دے' اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔"

٨٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي».

٨٩٨- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) میں دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) یوں کہتے تھے: [رَبِّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي] "اے میرے رب! میری مغفرت فرما' مجھ پر رحم کر' میرے نقص دور فرما' مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔"

76

فوائد ومسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل:٥/٢٣، حديث:٢٨٩٥، وصفة الصلاة' للألباني رحمه الله' وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد:٢/١٢٣' ١٢٤' حديث:٨٩٨) بنابریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ ② یہ دعا قدرے مختلف الفاظ سے جامع الترمذی اور سنن ابوداود میں بھی موجود ہے۔ ذیل میں ان دونوں روایات کے مطابق بھی دعا درج کی جاتی ہے تاکہ آپ ان میں سے جس طریقے سے چاہیں دعا پڑھ سکیں: (ل) [اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي] (جامع الترمذي' الصلاة' باب مايقول بين السجدتين' حديث:٢٨٤)

٨٩٨ـ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، ح: ٨٥٠ من حديث كامل به، واستغربه الترمذي، وصححه الحاكم، والذهبي * حبيب عنعن، وانظر، ح: ٢٨٣ لتدليسه .

عکس حوالہ نمبر:27

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: نہم | پارہ: ۱۸-۲۰ | باب: ۲۲۶۰-۲۶۲۵ | حدیث: ۴۱۴۷-۴۶۴۳

كتاب التفسير

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:27

اشارہ ہے کہ آیت کریمہ " فبای الاء ربکما تکذبان تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے ۔ امام بخاری رح آیت کریمہ کے "الاء کی تفسیر حضرت حسن بصری رح سے اور ربکما کی تفسیر قتادہ سے نقل کرتے ہیں ۔

فرماتے ہیں کہ حسن بصری رح نے فرمایا فبای الاء یعنی اس کی کون کونسی نعمتوں کے الخ اور قتادہ رح نے فرمایا ربکما میں خطاب جن اور انسان کی طرف ہے یعنی اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے ۔

؛ وقال ابوالدرداء کل یوم ھو فی شان، یغفر ذنبا ویکشف کربا ویرفع قوما ویضع آخرین ؛

اشارہ ہے آیت کریمہ " کل یوم ھو فی شان پ۲۷ ع ۱۲) وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے اور ابو الدرداء (عویمر بن مالک رض) نے فرمایا کہ ہر وقت پروردگار عالم کی ایک شان ہوتی ہے کسی کا گناہ معاف کرتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے، کسی قوم کو بڑھاتا ہے اور کسی کو گھٹاتا ہے (کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت دیتا ہے وغیرہ)

حکایت حکی ان رجلا کان اوتی جدلا فکان یفحم العلماء مجلس مرۃ فی مجلس کان فیہ ابو حنیفۃ ایضا وہو صغیر السن فسال العلماء ان ربکم ماذا یفعل الان فما دروا بما یجیبون لہ فقام اماما وقال انا اجیب ولکن انزل من المنبر فانک سائل وانا مجیب فصعد المنبر وقال انہ فعل الان ما رایت فانزلک من المنبر واقعدنی مقعدک فبہت الرجل ۔ (فیض الباری ص۲۴۳)

فقیہ اُمّت کی مجلس فقیہ اُمت حضرت مولانا الحاج مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ اس مناظرہ کے دو سوال اور تھے ۱ اس وقت حق تعالے کا رخ کدھر ہے ؟ امام اعظم رح نے ایک چراغ روشن کرکے فرمایا کہ بتاؤ اس روشنی کا رُخ کدھر ہے فبہت الرجل ۲ سائل نے پوچھا کہ خداوند قدوس سے پہلے کیا تھا ؟ فرمایا ایک سے پہلے کیا عدد تھا ۔ سائل مبہوت اور لاجواب ہوگیا ۔ اس واقعہ سے امام اعظم کی ذکاوت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ۔

؛ وقال ابن عباس برزخ حاجز ؛

اشارہ ہے آیت کریمہ :- مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان پ۲۷ ع ۱۱) اس نے دو دریاؤں کو (صورتا) ملایا کہ (ظاہر میں) باہم ملے ہوئے ہیں (اور حقیقتہً) ان دونوں کے درمیان ایک حجاب (قدرتی) ہے کہ (اس وجہ سے) دونوں (اپنے اپنے موقع سے) بڑھ نہیں سکتے اور حضرت ابن عباس رض نے فرمایا کہ آیت میں برزخ بمعنی حاجز یعنی آڑ، روک ہے ۔

عکس حوالہ نمبر:28

سیرت النبیؐ پر دنیا کی سب سے زیادہ مستند اور عظیم الشان کتاب

زاد المعاد

فی

هدی خیر العباد

اوّل - دوم

اوّل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ، شمائل، عادات و خصائل، اسوہ و سنت، معمولات، معاشرتی زندگی، عبادات و غزوات، معاملات، معاشرتی زندگی، خانوادوں سے برتاؤ، دشمنوں سے سلوک، اغیار و اہل سے معاشرت پر مشتمل ہے۔
دوم: یہ حصہ مشتمل ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات، عبادات، معاملات و قضایا وغیرہ پر، آپ کے اسوۂ مبارک اور سنت طیبہ، نیز حالات و سوانح اور معمولات نبوی کی روشنی میں بہت سے اہم نکات و فوائد و مسائل فقہیہ پر

مصنفہ: علامہ حافظ ابی عبد اللہ محمد ابن قیم

ترجمہ: رئیس احمد جعفری

نفیس اکیڈمی
اسٹریچن روڈ، کراچی

عکس حوالہ نمبر:28

کس کس کی آغوش میں آپؐ رہے۔
پہلے آپ اپنی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبدالمطلب بن زہرہ بن کلاب کی گود میں پرورش پاتے رہے۔ نیز حضرت ثویبہؓ اور حلیمہؓ اور ان کی بیٹی شیما جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں اور یہی وہ خاتون ہیں جو جب ان کے وفد میں تشریف لائی تھیں تو آپ نے ان کے حق کا لحاظ کرتے ہوئے ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر بٹھایا تھا۔

ان کے علاوہ حضرت ام ایمن کی گود میں بھی آپ کھیلتے رہے اور یہ آں حضرت کو والدہ کی طرف سے ملی تھیں۔ یہ باندی تھیں۔ ان کے خاوند زید بن حارثہ تھے اور اسامہ بن زید انہی کے لڑکے تھے اور یہی وہ خاتون ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لائے، تو یہ رو رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ام ایمن کیوں روتی ہو؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے رسولؐ کے لئے یہاں سے کہیں بہتر نعمتیں ہیں۔

فرمانے لگیں میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے رسولؐ کے لئے یہاں کی نسبت بہت عمدہ انعامات ہیں لیکن میں تو اس وجہ سے روتی ہوں کہ آسمان سے جو خبر آیا کرتی تھی وہ اب منقطع ہو چکی ہے۔

اس پر ان دونوں حضرات کا بھی جی بھر آیا اور یہ بھی رونے لگے۔

بعثت اور ابتدائے وحی
اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث فرمایا اور یہ کمال عقل کا وقت ہوتا ہے۔

روایت ہے کہ انبیاء علیہم اسی عمر میں مبعوث ہوا کرتے ہیں اور وہ جو مسیح علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ جب انہیں آسمان پر اٹھا لیا گیا تو ان کی عمر تینتیس برس کی تھی، تو اس کے متعلق کوئی متصل سند کی حدیث نہیں ملی کہ جس پر اعتماد کیا جا سکے۔

وحی کی ابتداء رویائے صادقہ سے ہوئی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی خواب دیکھتے تو صبح صادق کی طرح سچا نکلتا۔ کہتے ہیں کہ یہ حالت چھ ماہ تک رہی اور نبوت کی گھ

عکس حوالہ نمبر:29

(الجزء الثانی)
من التفسير المسمى فتح البيان
فی مقاصد القرآن للسيد الامام المجتهد المحقق
الهمام المؤيد من مولاه القدير البارى ابى الطيب صديق
ابن حسن القنوجى البخارى ملك مدينة بهوبال
ـ لا بالاقطار الهندية لازالت
كواكب فضله فى
الآفاق زاهرة
مضـيه
آمين

وبهامشه تفسير الامام الجليل الكبير الحافظ عماد الدين أبى الفداء اسمعيل بن عمر بن كثير القرشى الدمشقى سنة سبعمائة وأربعة وسبعين
وهذا التفسير جليل فسر بالاحاديث والآثار مسندة من أصحابها مع الكلام على ما يحتاج اليه جرحا وتعديلا اه من كشف الظنون

———•••••———

•(الطبعة الاولى)•
(بالمطبعة الكبرى الميرية ببولاق مصر المحمية)
سنة ١٣٠١ هجريه

عکس حوالہ نمبر:29

العرب يقفون بعرفات فلما جاء الاسلام أمر الله نبيه صلى الله عليه وسلم ان يأتي عرفات ثم يقف بها ثم يفيض منها فذلك قوله من
حيث أفاض الناس وكذا قال ابن عباس ومجاهد وعطاء وقتادة والسدي وغيرهم واختاره ابن جرير وحكى عليه الاجماع وقال
الامام أحمد حدثنا سفيان عن عمرو عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال أضللت بعيرا لي بعرفة فذهبت أطلبه فاذا
النبي صلى الله عليه وسلم واقف قلت ان هذا من الحمس ماشأنه ههنا أخرجاه في الصحيحين ثم رواه البخاري من حديث موسى بن
عقبة عن كريب عن ابن عباس ما يقتضي ان المراد بالافاضة ههنا هي الافاضة (١٩) من المزدلفة الى منى لرمي الجمار فالله
أعلم وحكاه ابن جرير عن الضحاك
ابن مزاحم فقط قال والمراد بالناس
ابراهيم عليه السلام وفي رواية
عند الامام قال ابن جرير ولولا
اجماع الحجة على خلافه لكان هو
الارجح وقوله واستغفروا الله
ان الله غفور رحيم كثيرا ما يأمر
الله بذكره بعد قضاء العبادات
ولهذا ثبت في صحيح مسلم ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان اذا
فرغ من الصلاة يستغفر الله ثلاثا
وفي الصحيحين انه ندب الى التسبيح
والتحميد والتكبير ثلاثا وثلاثين
ولقد روى ابن جرير ههنا حديث
ابن عباس بن مرداس السلمي في
استغفاره صلى الله عليه وسلم لامته
عشية عرفة وقد أوردناه في جزء
جمعناه في فضل يوم عرفة وأورد ابن
مردويه ههنا الحديث الذي رواه
البخاري عن شداد بن أوس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيد الاستغفار ان يقول العبد
اللهم أنت ربي لا اله الا أنت
خلقتني وأنا عبدك وأنا على
عهدك ووعدك ما استطعت
أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء لك
(٧ – فتح البيان ل) بنعمتك علي وأبوء بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا أنت من قالها في ليلة فمات في ليلته دخل
الجنة ومن قالها في يومه فمات دخل الجنة وفي الصحيحين عن عبد الله بن عمرو ان أبا بكر قال يا رسول الله علمني دعاء أدعو به في
صلاتي فقال قل اللهم اني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك أنت الغفور
الرحيم والاحاديث في الاستغفار كثيرة (فاذا قضيتم مناسككم فاذكروا الله كذكركم آباءكم أو أشد ذكرا فمن الناس من يقول ربنا
آتنا في الدنيا وما له في الآخرة من خلاق ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار أولئك لهم

عيسى وتسعة عشر رجلا من الحواريين في بيت فقال عيسى لأصحابه من يأخذ صورتي
فيقتل وله الجنة فأخذها رجل منهم وصعد بعيسى الى السماء فذلك قوله ومكروا ومكر الله
(والله خير الماكرين) أي أقواهم مكرا وأنفذهم كيدا وأقدرهم على ايصال الضرر بمن
يريد ايصاله من حيث لا يحتسب (اذ قال الله يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي) قال
الفراء ان في الكلام تقديما وتأخيرا تقديره اني رافعك ومطهرك ومتوفيك بعد انزالك
من السماء قال أبو زيد متوفيك قابضك وقيل الكلام على حاله من غير ادعاء تقديم
وتأخير فيه والمعنى كما قال في الكشاف مستوفي أجلك ومعناه اني عاصمك من ان يقتلك
الكفار ومؤخر أجلك الى أجل كتبته لك ومميتك حتف أنفك لا قتلا بأيديهم عن مطر
الوراق قال المتوفيك من الدنيا وليس بوفاة موت وانما احتاج المفسرون الى تأويل الوفاة
بما ذكر لان الصحيح ان الله تعالى رفعه الى السماء من غير وفاة كما رجحه كثير من المفسرين
واختاره ابن جرير الطبري ووجه ذلك انه قد صح في الاخبار عن النبي صلى الله عليه وآله
وسلم نزوله وقتله الدجال وقيل ان الله سبحانه توفاه ثلاث ساعات من نهار ثم رفعه الى
السماء وفيه ضعف وقيل المراد بالوفاة هنا النوم ومثله هو الذي يتوفاكم بالليل أي ينيمكم
وبه قال كثيرون وقيل الواو في قوله ورافعك لا تفيد الترتيب لانها لمطلق الجمع فلا فرق
بين التقديم والتأخير قاله أبو البقاء وقال أبو بكر الواسطي المعنى اني متوفيك عن
شهواتك وحظوظ نفسك وهذا بالتحريف أشبه منه بالتفسير عن سعيد بن المسيب قال
رفع عيسى وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة رفعه الله من بيت المقدس ليلة القدر من رمضان
وماتت به أمه ولها ثلاث عشرة سنة وولدته بعد خمس وستين سنة من غلبة الاسكندر
على أرض بابل وعاشت بعد رفعه ست سنين وأورد على هذا عبارة المواهب مع شرحها
للزرقاني وانما يكون الوصف بالنبوة بعد بلوغ الموصوف بها أربعين سنة اذ هو سن
الكمال ولها تبعث الرسل ومفاد هذا الحصر الشامل لجميع الانبياء حتى يحيى وعيسى هو
الصحيح في زاد المعاد للحافظ ابن القيم رحمه الله تعالى ما ذكر ان عيسى رفع وهو ابن ثلاث
وثلاثين سنة لا يعرف به أثر متصل يجب المصير اليه قال الشامي وهو كما قال فان ذلك انما
يروى عن النصارى والمصرح به في الاحاديث النبوية انه انما رفع وهو ابن مائة وعشرين
سنة ثم قال الزرقاني وقع للحافظ الجلال السيوطي في تكملة تفسير المحلي وشرح النقاية

ترجمہ

ترجمہ: حافظ ابن قیّم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ یہ جو حضرت عیسیٰؑ کا تینتیس برس میں اٹھایا جانا مذکور ہے اس کی کوئی متصل روایت معلوم نہیں، جس پر اعتماد کیا جا سکے۔ علامہ شامی کے بقول یہ عقیدہ محض نصاریٰ کا بیان کردہ ہے۔

عکس حوالہ نمبر:30

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے تاکہ ہر شخص سمجھ سکے ہے کوئی تم میں نصیحت حاصل کرنے والا؟

سائنٹفک قرآن

یعنی

قرآنِ حکیم کا سائنس کی زبان میں آسان ترجمہ و تشریح

دوسرا پارہ

مرتبہ

علامہ شورانی

ناشران

قرآن سوسائٹی کراچی

(پاکستان)

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس، کراچی

عکس حوالہ نمبر:30

''

میں حضرت عیسےٰؑ پیدا ہوئے حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں جو تعلیم پائی اس کے نتیجے میں حضرت عیسیٰؑ اپنے دور کے ایک بہت بڑے انقلابی انسان بن گئے۔ آپ نے پچیس سال کی عمر میں وحیِ الٰہی کی روشنی میں عوام کو یہودی مولویوں کی خود ساختہ غلط تعلیم سے آگاہ کرنا شروع کیا، جس پر حضرت عیسیٰؑ کی زبردست مخالفت شروع ہوگئی۔ یہودی مولویوں نے حضرت مریمؑ کے نکاح کو جائز ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اس نکاح کو زنا قرار دیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی مدلل تقریروں سے یہودی مولویوں کے چھکے چھڑا دیئے اور اپنی ماں کے فعل کو جائز ثابت کر کے مذہبی افراد کے نئے نکاح کا دروازہ کھول دیا۔ آہستہ آہستہ آپ کے حمایتی پیدا ہونے لگے۔ یہودی مولویوں نے حضرت عیسیٰؑ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے گھبرا کر آپ کے خلاف وقت کی رومی حکومت کو غلط اطلاعات دینی شروع کیں۔ چنانچہ ایک دن ایک عبادت گاہ میں دورانِ تقریر آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کے سارے حواری آپ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آپ کے خلاف بغاوت کا الزام لگایا گیا جو صحیح ثابت نہ ہوسکا مگر اس کے باوجود یہودی مولویوں کی خوشنودی سے متاثر ہو کر رومی گورنر نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر لٹکانے کا حکم دیدیا۔ آپ کو لے جا کر صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ رات کے اندھیرے میں آپ کے کچھ حمایتی پہرہ داروں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر آپ کو قریب المرگ حالت میں صلیب سے اتار کر لے گئے۔ ایک ٹوٹی ہوئی قبر میں لے جا کر آپ کو لٹا دیا گیا اور آپ کی مرہم پٹی کی گئی۔ تین دن کے بعد آپ نے آنکھیں کھول دیں اور ایک روایت کے مطابق کچھ دیر زندہ رہنے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد ان کے پیروکار دینِ عیسوی کی تبلیغ میں لگ گئے

کچھ سال بعد رومیوں نے بھی عیسائیت کو قبول کر لیا اور یہودیت کی جگہ عیسائیت نے لینی شروع کی۔ عیسائی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے متعلق بے سروپا باتیں عوام میں پھیلا دیں۔ مشہور کیا گیا کہ حضرت مریمؑ نے نکاح نہ کیا تھا، بلکہ جبریل فرشتہ انسانی شکل میں آ کر حضرت مریمؑ کو حاملہ کر گیا، لہٰذا حضرت عیسیٰؑ انسان کے بیٹے نہیں بلکہ خدا کے بیٹے ہیں۔ وفات کے متعلق بھی لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا گیا کہ حضرت عیسےٰؑ نے صلیب پر جان تو ضرور دی ہے لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان

عکس حوالہ نمبر:30

پر چڑھ گئے اور قیامت کے قریب زمین پر آئیں گے اور عیسائیت کے دشمنوں کا قلع قمع کریں گے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے پونے سات سو سال بعد ختم رسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائی علماء کو ان کی حماقتوں پر ٹوکا اور انہیں حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہنے سے منع کیا۔ قرآن میں جگہ جگہ اس بات کی تردید کی گئی ہے اور حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہنے والوں کو جہنم کے عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں نجران کا مباہلہ کافی مشہور ہے۔ عیسائی علماء نے حضورؐ کو چیلنج کیا کہ عیسائی پبلک کے سامنے اگر ابن مریمؑ کو ابن اللہ کی بجائے ابن انسان ثابت کرو۔ حضورؐ نے عیسائی علماء کا یہ چیلنج قبول کر لیا اور فاطمہؓ علیؓ اور حسنینؓ کو لے کر مقام مباہلہ پر پہنچ گئے مگر عیسائی علماء غائب تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ کو انسان کے بیٹے کی بجائے خدا کا بیٹا ثابت کرنا قطعی ناممکن ہے۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور وفات پر کافی آیات ہیں۔ کسی ایک آیت سے بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کا انسانی شکل میں حضرت مریمؑ کے پاس آنا اور انہیں حاملہ کرنا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ نصرانیوں کے اس احمقانہ عقیدے کی پرزور تردید پائی جاتی ہے۔ قرآن میں حضرت عیسیٰؑ کو نہ تو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے اور نہ جبرائیل کا بیٹا بلکہ انسان کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ مگر یہ امر انتہائی افسوس ناک ہے کہ مسلمان علماء بھی نصرانی علماء کی بے وقوفانہ باتوں سے متاثر ہو کر حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے جس غلط فہمی میں نصرانی علماء اب تک پڑے ہوئے ہیں۔ مسلمان علماء کا حضرت عیسیٰؑ کو جبرائیل کا بیٹا قرار دینا عقل اور قرآن دونوں کے خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو بن باپ کا بیٹا ماننا خالص نصرانی عقیدہ ہے اور مسلمان علماء نے اس نصرانی عقیدے کو اسلامی عقیدہ قرار دے کر نصرانیت کے پھیلنے کے لئے راہ ہموار کر رکھی ہے۔ میں خدائے واحد کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ جب تک مسلمان اس باطل عقیدے سے تائب نہ ہوں گے عیسائیت کو جو از روئے قرآن عیسائیت نہیں بلکہ نصرانیت ہے، ہرگز ہرگز ختم نہ کر سکیں گے حضرت عیسیٰؑ کو بن باپ کا بیٹا مان کر ابن اللہ کے عقیدے کو توڑنا قطعی ناممکن ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہنے کی بنیاد ہی یہ ہے کہ جبرائیل فرشتہ اللہ کی روح لے کر حضرت مریمؑ کے پاس انسانی شکل میں آیا اور حضرت مریمؑ کے منہ میں یا گریبان میں پھونک مار کر حضرت مریمؑ کو حاملہ کر گیا۔ ایک صاحب نے تو حد کر دی اور اپنی تفسیر میں یہاں تک

عکس حوالہ نمبر:31

تفسیر القرآن

سر سیّد احمد خاں

دوست ایسوسی ایٹس
پرنٹرز۔ پبلشرز۔ سپلائرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:31

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۹۶﴾	اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اطاعت کرو گے ایک فرقہ کی اُن میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے پھیر دینگے تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر ﴿۹۵﴾ اور کیونکر تم کافر ہو گے اور تم ہی ہو کر پڑھ سنائی جاتی ہیں تم کو اللہ کی نشانیاں اور تم میں اُس کا رسول ہے اور جو کوئی اللہ کو مضبوط پکڑے تو بیشک اُس کو سیدھا رستہ بتا یا گیا ﴿۹۶﴾

تین آدمی اُس کے ملاقاتی تھے، اُس نے بادشاہ سے اُن کی سفارش کی اور وہ صلیب پر سے اُتارے گئے اور اُن کا معالجہ کیا گیا، مگر اُن میں سے دو آدمی مر گئے اور ایک شخص اچھا ہو گیا۔ حضرت عیسٰے تین چار گھنٹہ کے بعد صلیب پر سے اُتار لئے گئے تھے اور ہر طرح پر یقین ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ تھے، رات کو وہ لحد میں سے نکال لئے گئے اور وہ مخفی اپنے مریدوں کی حفاظت میں رہے، حواریوں نے اُن کو دیکھا اور ملے اور پھر کسی وقت اپنی موت سے مر گئے۔ بلاشبہ اُن کو یہودیوں کی عداوت کے خوف سے نہایت مخفی طور پر کسی نامعلوم مقام میں دفن کر دیا ہوگا جواب تک نامعلوم ہے، اور یہ مشہور کیا ہوگا کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ حضرت موسٰے کی وفات کے وقت بھی نہایت شبہ تھا کہ بنی اسرائیل جو پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتے پھرتے اور دشمنوں سے لڑتے لڑتے حضرت موسٰے کے ہاتھ سے نہایت تنگ ہو گئے تھے حضرت موسٰے کی لاش کے ساتھ کیا کرینگے اس لئے اُن کو بھی ایک پہاڑ کی کھو میں ایسے نامعلوم مقام میں دفن کیا تھا کہ آج تک کسی کو اُس کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔ چنانچہ توریت کی پانچویں کتاب میں لکھا ہے کہ ''پس موسٰے بندہ خداوند در انجا بزمین موآب موافق قول خداوند وفات کرد واورا در درۂ زمین موآب برابر بیت فغور دفن کرد و ہیچ کس از مقبرۂ او تا بہ امروز واقف نیست'' حضرت علی مرتضٰے کا جنازہ بھی خوارج کے خوف سے اسی طرح مخفی طور پر دفن کیا گیا تھا حالانکہ خوارج کا خوف بہ نسبت یہودیوں کے بہت کم تھا، اور اسی طرح بعض فرق شیعہ نے حضرت علی مرتضٰے کی نسبت بھی کہا تھا کہ وہ آسمان پر چلے گئے ✦

اب ہم کو قرآن مجید پر غور کرنا چاہیئے کہ اُس میں کیا لکھا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسٰے کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے ✦

اول تو سورۂ آل عمران میں اور وہ یہی آیت ہے جس کی ہم تفسیر لکھتے ہیں کہ ''جب اللہ نے عیسٰے سے کہا کہ بے شک میں تجھ کو — اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (۳ آل عمران آیت ۴۸)

عکس حوالہ نمبر:31

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۱﴾

اور تم میں ایک گروہ ہونا چاہئے کہ بلائے (لوگوں کو) نیکی کی طرف اور امر اچھے کام کرنے کو کہے اور بُرے کاموں سے منع کرے اور وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے ﴿۱۰۰﴾ اور اُن لوگوں کی مانند مت ہو جنہوں نے تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا بعد اس کے کہ اُن کے پاس نشانیاں آئیں اور وہی لوگ ہیں کہ اُن کے لئے بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۱﴾

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ (سورۃ نساء آیت ۱۵۶)

یہ قول نقل کیا ہے کہ "یہودی کہتے تھے ہم نے عیسٰے بن مریم رسول خدا کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ انہوں نے اُن کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا و لیکن اُن پر (صلیب پر مار ڈالنے کی) شبیہ کر دی گئی اور جو لوگ کہ اس میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ اس بات میں شک میں پڑے ہیں اُن کو اس کا یقین نہیں ہے بجز گمان کی پیروی کے انہوں نے اُن کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنے پاس اُن کو اُٹھا لیا +

پہلی تین آیتوں سے حضرت عیسٰے کا اپنی موت سے وفات پانا علانیہ ظاہر ہے مگر چونکہ علمائے اسلام نے بہ تقلید بعض فرق نصاریٰ کے قبل اس کے کہ مطلب قرآن مجید پر غور کریں تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت عیسٰے زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں، اس لئے انہوں نے ان آیتوں کے بعض الفاظ کو اپنی غیر محقق تسلیم کے مطابق کرنے کو بیجا کوشش کی ہے +

پہلی آیت میں صاف لفظ "متوفیك" کا واقع ہے جس کے معنی عموماً ایسے مقام پر موت کے لئے جاتے ہیں، خود قرآن مجید سے اس کی تفسیر پائی جاتی ہے جہاں خدا نے فرمایا ہے "اللہ یتوفی الانفس حین موتھا" ابن عباس اور محمد ابن اسحٰق نے بھی جیسے کہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے "متوفیك" کے معنی "ممیتك" کے لئے ہیں +

یہی حال لفظ "توفیتنی" کا ہے جو دوسری آیت میں ہے اور جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھ کو موت دی یعنی جب میں مر گیا اور اُن میں نہیں رہا تو تو اُن کا نگہبان تھا +

پہلی آیت میں اور چوتھی آیت میں لفظ "رفع" کا بھی آیا ہے جس سے حضرت عیسٰے

عکس حوالہ نمبر:32

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن اردو

سورۃ الفاتحہ ——— سورۃ المائدہ

قرآن عظیم کی حکیمانہ انقلابی ○ بین الاقوامی تفسیر

از

مجدد اعظم امام انقلاب علامہ مولانا عبید اللہ سندھی

املاء علی العلامۃ موسیٰ جار اللہ رحمہما اللہ

قرآن عظیم مع ترجمہ اردو از

شیخ الہند حضرت مولینا محمود الحسن قدس سرہٗ

ناشر: علامہ مولانا محمد معاویہ ○ ادارہ بیت الحکمۃ للامام ولی اللہ الدہلویؒ

کبیر والہ، ضلع ملتان جھنگ روڈ

عکس حوالہ نمبر:32

۲۴۰

عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ

کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی بنایا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو کہ

كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

ہو جا وہ ہو گیا حق وہ ہے جو تیرا رب کہے پھر تو مت رہ شک لانے والوں میں سے

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا

پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس قصہ میں بعد اس کے کہ آچکی تیرے پاس خبر سچی تو تو کہہ دے آؤ

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا

بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان

وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور تمہاری جان پھر التجا کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ

بیشک یہی ہے بیان سچا اور کسی کی بندگی نہیں ہے سوا اللہ کے اور

اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اللہ جو ہے وہی ہے زبردست حکمت والا پھر اگر قبول نہ کریں تو اللہ کو

عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝

معلوم ہیں فساد کرنے والے

یعنی تجھے تیری مدت تک تجھے مارنے والا ہوں۔ یہ جو حیات عیسےٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی۔ نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔ علی بن ابی طالب کے مددگار رہتے۔ ان میں حب علی نہیں تھا بغض اسلام تھا۔ یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے۔ جو لوگ اس قسم کی روایات پیش کرتے ہیں وہ علوم اجتماعیت سے بہت دور ہیں۔ جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں اور متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے۔ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسےٰ نہیں مرا

عکس حوالہ نمبر:33

نقشِ آزاد

جب سے دیکھی ابوالکلام کی نثر
نظمِ حسرت میں کچھ مزا نہ رہا

(حسرت موہانی)

ناشرین
کتاب منزل لاہور

عکس حوالہ نمبر:33

۱۰۲

(۴۹)

کلکتہ

۱۶-اکتوبر ۱۹۳۶ء

عزیزی'

خط پہنچا، جس تسامح کا آپ نے ذکر کیا ہے[۱] اخبار میں اس کا اعلان غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح کی کوئی نہ کوئی بات قیاسی امور میں پیدا ہو ہی جاتی ہے طبع ثانی میں تصحیح کر دیجیے گا۔[۲]

پہلی دسمبر کو واقعی مجھے روپیہ کی ضرورت ہو گی لیکن اس سے زیادہ میں اس بارے میں نہیں لکھوں گا۔ جہاں تک ان امور کا تعلق ہے میں آپ کو وکیل مطلق تصور کر چکا۔ تعجب ہے کہ نزول مسیح کے بارے میں آپ کی خلش باقی ہے۔ میں نے اپنی رائے ظاہر کر دی تھی البتہ وجوہ و دلائل کے لیے کتاب کا حوالہ دیا تھا۔ بغیر تفصیل کے اس استفصاء ممکن نہیں۔ بلاشبہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی تشکل ولباس میں نمودار ہوا ہے، لیکن کیونکر نمودار ہوا؟ یہ بحث طلب ہے۔ اگر آپ کسی وجہ سے اسے بہت ہی اہم سمجھتے ہیں تو کوشش کروں گا کہ وقت نکال لوں اور یہ تفصیل لکھوں۔[۲]

وعلیکم السلام

ابوالکلام

ایک خط مولوی رجب علی کی نسبت لکھ چکا ہوں امید ہے آپ جواب بھیج چکے ہوں گے۔

---

[۱] یہ ''غالب'' میں ایک تسامح کا ذکر تھا لیکن اب یاد نہیں کہ کیا تھا [۲] میری آرزو تھی کہ حقیقت حال معلوم ہو جائے اور ''ترجمان القرآن'' جلد سوم کے چھپنے تک انتظار کرنا پڑا ہے لیکن مولانا کو فرصت نہ مل سکی

عکس حوالہ نمبر:34

بسم اللہ تعالیٰ

سلسلۂ معارف القرآن

شعلۂ مستور

حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا تذکار جلیلہ، سلسلۂ انبیائے کرام پر نگہ باز گشت۔ اور اقوام عالم کے عروج و زوال کے ابدی اصول

پرویز

شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور

عکس حوالہ نمبر:34

والا ہوں) وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا یعنی تجھے ان کفار کے اتہامات سے پاک اور صاف کرنے والا ہوں۔

یہ تصور بعد کی پیداوار ہے

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا تصور مذہب عیسائیت میں بعد کی اختراع ہے۔ یہودیوں نے مشہور کر دیا (اور بظاہر نظر بھی ایسا ہی آتا تھا) کہ انھوں نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر قتل کر دیا ہے۔ حواریوں کو معلوم تھا کہ حقیقت حال یہ نہیں۔ لیکن وہ بھی بہ تقاضائے مصلحت اس کی تردید نہیں کر سکتے تھے۔ (اور اصل تو یہ ہے کہ واقعہ تصلیب کے بعد خود حواریوں کے متعلق بھی بالتحقیق معلوم نہیں کہ وہ کہاں رہے اور کیا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور ان کا نام پھر سننے میں آیا) اس دوران میں یہ خیال عام ہو چکا اور پختگی حاصل کر چکا تھا کہ حضرت مسیحؑ مصلوب ہو چکے ہیں۔ جب حواریوں کو قدرے سکون حاصل ہوا تو انھوں نے مختلف روایات کو یکجا کر کے اناجیل مرتب کیں (سب سے پہلی انجیل ۶۰ء میں مرتب ہوئی تھی) اس وقت یہ کہنا کہ جس شخص کو صلیب دی گئی تھی وہ حضرت مسیحؑ نہیں تھے کوئی اور تھا۔ ایک ایسا دعویٰ تھا جس کی ہر طرف سے تردید (ہی نہیں بلکہ تضحیک) ہوتی۔ اس لئے اس عام خیال کی تردید کئے بغیر، حضرت مسیحؑ کی عظمت کو برقرار رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہو سکتا تھا کہ ان کے متعلق یہ مشہور کر دیا جائے کہ وہ صلیب کے تیسرے دن جی اٹھے اور پھر آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اناجیل میں دیکھئے۔ متی اور یوحنا کی اناجیل میں آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے واقعہ کا کوئی ذکر نہیں۔ مرقس اور لوقا میں اخیر میں صرف ایک فقرہ میں اس کا ذکر آیا ہے: "یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔" حتیٰ کہ حضرت مسیحؑ کے دوبارہ جی اٹھنے کے متعلق بھی تمام اناجیل میں صرف مریم مگدلینی ہی عینی شاہد ہے (رینان صفحہ ۲۹) اور مریم مگدلینی وہی ہے جس میں سے اناجیل کے بیان کے مطابق، حضرت مسیحؑ نے سات بدروحوں کو نکالا تھا (متی ۱۶/۹)۔ عیسائیوں نے رفع الی السماء کا جو عقیدہ پھیلایا اس نے نہ صرف حضرت مسیحؑ کی عظمت اور بزرگی کو ہی مقام الوہیت تک پہنچا دیا۔ بلکہ شکستہ خاطر، افسردہ اور پژمردہ جماعت کے لئے مایوسیوں کی تاریکی میں امید کی ایک کرن بھی پیدا کر دی کہ وہ آنے والا آئے گا اور اس کے ساتھ ہی انھیں عظمت و اقتدار کی ایک نئی زندگی عطا کرے گا۔ (آنے والے کے عقیدہ کے متعلق "ختم نبوت" کے عنوان کے تحت، معراج انسانیت میں تفصیل سے لکھا گیا ہے) حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے آنے کے متعلق نہیں، بلکہ اس آنے

وہ آنے والا!

والے کے متعلق کہا تھا جس کا اسم گرامی احمد تھا۔ گرفتاری سے تھوڑی دیر

عکس حوالہ نمبر:35

عبد الكريم الخطيب

المسيح في القرآن
والتوراة.. والإنجيل

يا آلَ إسرالَ هل يُرجى مسيحُكمُ
هيهات.. قد ميّز الأشياءَ من حسبا
قلنا أتانا ولم يُصلب، وقولكمُ
ما جاء بعدُ، وقالت أمةٌ صلبا
جلبتم باطلَ التوراة عن شحطٍ
ورُبّ شرٍّ بعيدٍ للفتى جُلبا

(المعري)

الطبعة الأولى
١٣٨٥ - ١٩٦٥

الناشر
دار الكتب الحديثة
١٤ شارع الجمهورية تليفون ٩١٦١٠٧

عکس حوالہ نمبر:35

— ٥٣٨ —

هذا اليوم، وما ينتظر فيه العصاة المعاندين الذين لا يؤمنون بالله واليوم الآخر من عذاب ونكال .. ففي هذا يقول الله تعالى في وصف هذا اليوم وما يقوم بين يديه أو يجري فيه .. « يوم تمور السماء مورا وتسير الجبال سيرا » ، « يوم تكون السماء كالمهل وتكون الجبال كالعهن ولا يسأل حميم حميا » ، « يخرجون من الأجداث كأنهم جراد منتشر مهطعين إلى الداعي يقول الكافرون هذا يوم عسر » ويقول « ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الأرض إلا من شاء الله ثم نفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون »

فإذا رُويت أحاديثُ عن الرسول صلى الله عليه وسلم ــ بعد هذا ــ تحدث عن أشراط الساعة، وعما يقع بين يديها، فليس ذلك للإعلام بها والرصد ليومها والتنبؤ بوقوعها ، وإنما ذلك للكشف عن الأهوال العظيمة التي تقع في هذا اليوم العظيم .. وأنه مسبوق بأحداث جسام ، تنقلب بها أوضاع الحياة ، وتتغير معالم الكون الذي يحوي العالم الإنساني .. ورجعة المسيح بين يدي الساعة حدث عظيم ، تدور له الرءوس في ذلك الوقت الذي أصاب الناس ما أصابهم فيه من وجوم وذهول !

ولكن لماذا المسيح بالذات ؟

أليس إنسانا بشرا عند المسلمين .. فلم له العودة وحده من دون الناس في هذا الوقت ؟

أليس ذلك بالذي يحمل القول بأنه إله ، أو ابن إله أقرب من القول بأنه إنسان وابن إنسان ؟

ونقول :

أولا : لم يقل الإسلام في كتابه الكريم بأن للمسيح رجعة إلى هذه الدنيا .. ولو كان ذلك من متعلقات العقيدة لما ترك القرآن الكريم بيانه !

ترجمہ: اول۔اسلام نے اپنی کتاب قرآن کریم میں یہ نہیں کہا کہ مسیح کی اس دنیا میں دوبارہ واپسی ہوگی۔اور اگر یہ بات عقیدہ سے متعلق ہوتی تو قرآن کریم کبھی اس کا بیان ترک نہ کرتا۔

عکس حوالہ نمبر:35

— ٥٣٩ —

وعلى هذا فالقول برجعة المسيح ليس من المقولات المحسوبة على الإسلام في عقيدته أو شريعته .

ثانيا : هذه المرويات من الأحاديث ليست من الأحاديث المتواترة، ذات الدلالة القاطعة ، التي تعطي أحكاماً ملزمة.. وإنما هي أخبار تضاف إلى كثير من تلك الأخبار التي أرادبها واضعوها — عن سذاجة وحسن نية — أن يضيفوا إلى الإسلام بعض ما كان في الكتب السابقة من أخبار .. حتى إذا حدث أهل الكتاب بشيء منها كان المسلمين أن يقولوا إن عندنا مثل ما عندكم !!

ثم ينبغي أن نذكر هنا أن « اليهود » ينتظرون — في يقين — « المسيح » الذي تحدثت عنه أسفار التوراة ، وأنهم وقد رفضوا « المسيح » عيسى بن مريم ، فقد بات أملهم معلقاً بالمسيح الموعود ، ولهذا فقد حدثوا به من كانوا يلتقون بهم في الجزيرة العربية. ثم إن من دخل منهم الإسلام دخل ومعه هذه العقيدة التي آمن بها وتلقاها عن كتاب سماوي مقدس ، وقد استمع كثير من علماء المسلمين وفقهائهم إلى هذه « المرويات » وتناقلوها ولم ير بعضهم بأسا من قبولها ، وخاصة إذا تلقوها منسوبة إلى إلى رسول الله !

وأكثرُ هذه المرويات عن المسيح ، والمسيخ ، والمهدى، إنما حدث بها في الإسلام جماعات ممن دخلوا في الإسلام من علماء أهل الكتاب ، مثل كعب الأحبار وغيره ، فتلقاها المسلمون عنهم ، فكانت أحاديث تروى ، حتى إذا جاء عصر التدوين وجدت طريقها إلى المفسرين وإلى المحدثين . . ولأنها لم تكن ذات شأن في العقيدة أو الشريعة فقد تُسومح فيها، ووقف علماء المسلمين منها بين مسرف يأخذ كل ما يقع له ، ومقتصد يأخذ القليل ويدع الكثير .. وفي حساب هؤلاء وأولئك أن شيئا من ذلك لا يغير من وجه الإسلام ، ولا يبدل شيئاً من حقائقه !.

ترجمہ: اور مسیح کے متعلق اکثر روایات اور اسلام میں مسیح اور مہدی کے بارہ میں احادیث ان گروہوں نے بیان کی ہیں جو علماءِ اہل کتاب میں سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

8۔ مسیح ناصریؑ اور مسیح محمدیؐ۔ دو شخصیات اور دو جُدا حُلیے

(ا) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: رَأَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَ اِبْرَاھِیْمَ، فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ.

(صحیح بخاری مترجم جلد چہارم صفحہ 714 مترجم مولانا محمد داؤد آزاد مرکزی جمعیت اہل حدیث) [36]

(ب) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِی اللَّیْلَۃَ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَہٗ لِمَّۃٌ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَھَا فَھِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّکِئًا عَلٰی رَجُلَیْنِ ...... یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ ھٰذَا؟ فَقِیْلَ: اَلْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ،وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّھَا عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ فَسَأَلْتُ مَنْ ھٰذَا؟ فَقِیْلَ؟ اَلْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ.

(صحیح بخاری مترجم جلد ہفتم صفحہ 390 مترجم مولانا محمد آزاد مرکزی جمعیت اہل حدیث) [37]

ترجمہ: (1۔) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رؤیا میں عیسیٰؑ، موسیٰؑ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور سینہ چوڑا تھا۔

(2۔) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات رؤیا میں خانہ کعبہ کے پاس میں نے گندمی رنگ کا ایک شخص دیکھا جو گندم گوں لوگوں میں حسین ترین نظر آنے والا تھا اور اس کے لمبے بال بھی جن میں کنگھی کی ہوئی تھی لمبے بال والوں میں سے نہایت خوبصورت نظر آتے تھے۔ بالوں سے پانی ٹپکتا تھا۔ اس نے دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا ۔۔۔ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰؑ بن مریم ہے۔ پھر ناگہاں ایک اور شخص پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے، دائیں آنکھ سے کانا ایسے کہ وہ آنکھ انگور

کی طرح ابھری ہوئی نظر آتی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیحِ دجّال ہے۔ (یعنی کثرت سے سفر کرنے والا اور بہت زیادہ فریب دینے والا۔)

تشریح: مذکورہ بالا دونوں احادیث امام بخاری نے اور امام مسلم نے اپنی کتب میں درج کر کے ان کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔

ان دونوں احادیث میں امت میں آئندہ مسیح موعودؑ اور سابقہ اسرائیلی مسیح ابن مریم کے الگ الگ حلیے صاف ظاہر کرتے ہیں کہ وہ دو جُدا اشخاص ہیں۔ بنی اسرائیل کے رسول عیسیٰؑ ابن مریم کا حلیہ یہ بیان فرمایا کہ وہ اسرائیلی قوم کے موافق سرخ رنگ اور گھنگھریالے بالوں والا تھا۔ اور آئندہ امت میں آنے والے مسیح کا رنگ گندمی اور سیدھے بال بیان فرمائے یہ وہی موعود مہدی تھا جس نے امّت محمدیہ میں سے مثیل مسیح کے مقام پر فائز ہو کر عیسائی اور دجالی قوموں سے مقابلہ کر کے شکست دینی تھی جیسا کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کسر صلیب اور قتل دجال کی خدمت انجام دی۔ اسی رؤیا کے دوسرے حصہ میں مذکور ہے کہ اس مسیح موعودؑ اور دجال دونوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا حالانکہ دجال کے بارہ میں حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ مکّہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد پنجم صفحہ 458 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[38]

پس اس رؤیا کی تعبیر جیسا کہ علماء سلف نے کی یہی ہے کہ دجّال خانہ کعبہ کو نقب لگانے کے لئے چوروں کی طرح اس کے گرد چکر لگائے گا یعنی مذہب اسلام کی تباہی و بربادی کے درپے ہوگا جب کہ مسیح موعودؑ کے خانہ کعبہ کے طواف سے مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لئے مامور ہوگا۔ (مظاہر الحق شرح مشکوۃ المصابیح مترجم جلد پنجم صفحہ 71 مکتبۃ العلم لاہور)[39]

دو آدمیوں کا سہارا لینے کی تعبیر یہ ہے کہ دائیں بائیں انصار اور حواری اس کی مدد کے لئے کمربستہ ہوں گے۔

الغرض اس حدیث میں پرانے اسرائیلی مسیح اور امت میں آنیوالے مسیح کے جدا جدا حلیوں سے یہ بات بہرحال واضح ہے کہ اسرائیلی مسیح عیسیٰؑ بن مریم اپنی قوم کے حلیہ کے مطابق سرخ رنگ اور گھنگھریالے بالوں والے تھے جن کو دیگر انبیاء موسیٰؑ و ابراہیمؑ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کا انجام بھی انہی انبیاء جیسا ہوا یعنی طبعی موت، جبکہ آنے والا موعود مسیح آپؐ کو گندمی رنگ

سیدھے بالوں والا دکھایا گیا جو دراصل امت محمدیہ میں پیدا ہونے والا امام مہدی ہے جس نے دجّال یعنی مذہبی فریب کرنے والے عیسائی پادریوں کا دلائل سے مقابلہ کرنا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ حدیثوں میں مسیح اور مہدی کا ایک ہی حلیہ آیا ہے اور مہدی کا رنگ بھی سرخ نہیں بلکہ مسیح کی طرح عربی یا گندمی مائل بیان کیا گیا ہے۔

(الحاوی للفتاوی الجزء الثانی صفحہ 378)[40]

اس امر کی تائید شیعہ روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں امام مہدی کا یہی حلیہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ میانہ قامت اور حسین ہوں گے۔ ان کے لمبے بال کندھوں پر گریں گے اور چہرہ کا نور سر اور داڑھی کے سیاہ بالوں میں خوب روشن ہوگا۔

(عقدالدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 41 طبع اول 1979)[41]

دیگر علامات مہدی میں یہ ذکر بھی ہے کہ اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی۔

(سنن ابوداؤد مترجم جلد سوم صفحہ 252 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)[42]

یہ تمام علامات حضرت مرزا صاحب میں ظاہری طور پر بھی بدرجہ اتم موجود تھیں۔ چنانچہ آپ کو نہایت قریب سے دیکھنے والے اور گھر کے فرد آپؑ کے برادر نسبتی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے آپ کا حلیہ یوں بیان کیا ہے:

''آپ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا یعنی اس میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی۔۔۔ آپ کے سر کے بال نہایت سیدھے چکنے اور چمکدار اور نرم تھے۔۔۔ گردن تک لمبے تھے۔۔۔ جیسے عام طور پر پٹے رکھے جاتے ہیں۔۔۔ ناک۔۔۔ نہایت خوبصورت اور بلند بالا تھی پتلی سیدھی اونچی اور موزوں۔۔۔۔ پیشانی مبارک آپؑ کی سیدھی اور بلند چوڑی تھی۔''

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 411-413-414-415 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے مہدیؑ کی روشن پیشانی اور اونچی ناک کی بیان فرمودہ نشانی سے ظاہری علامت کے علاوہ ایک باطنی حقیقت بھی مراد لی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی پیشانی میں ایک نور صدق رکھ دے گا جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچے گا اور اس کا رعب اور عظمت مخالفوں کے دلوں میں رکھ دے گا اور یہ دونوں علامتیں مہدی موعودؑ میں نہایت قوت سے نمایاں طور پر پائی جائیں گی۔

(ملخص از کتاب البریہ حاشیہ صفحہ 268 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 307 ایڈیشن 2008)

راقم الحروف کے دادا حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ خدا رحمت کرے محمد بن اسماعیل بخاری پر اگر وہ میرا حلیہ مسیح ناصری کے حلیہ سے جدا بیان نہ کرتے تو مجھ کو محدثین کب مانتے تھے۔

(اصحاب احمد جلد دہم حصہ اول و دوم صفحہ 179 مؤلفہ ملک صلاح الدین)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

1۔ ''مسیح اوّل کا حُلیہ آنحضرتؐ نے اَور طرح کا فرمایا ہے اور مسیح ثانی کا حُلیہ اَور طور کا ذکر کیا ہے جو اس عاجز کے حُلیہ سے بالکل مطابق ہے۔ اب سوچنا چاہیئے کہ ان دونوں حُلیوں میں تناقض صریح ہونا کیا اس بات پر پختہ دلیل نہیں ہے کہ در حقیقت مسیح اول اَور ہے اور مسیح ثانی اَور۔''

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 125 ایڈیشن 2008)

2۔ ''میں خدا تعالیٰ کے ارادے کے موافق اور اس کے الہام سے مسیح موعود کے نام سے آیا ہوں۔''

(کشف الغطاء روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 201 ایڈیشن 2008)

آپؑ اپنے منظوم فارسی کلام میں فرماتے ہیں:

موعودم و بحُلیۂ ماثور آمدم ——— حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بیّن ست ——— زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوک ست والتباس ——— سیّدؐ جدا کند ز مسیحائے احمرم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ——— عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 ایڈیشن 2008)

یعنی میں موعود ہوں اور میرا حلیہ حدیثوں کے مطابق ہے، افسوس ہے اگر آنکھیں کھول کر مجھے نہ دیکھیں۔ میرا رنگ گندمی ہے اور بالوں میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ میرے آقاؐ کی احادیث میں وارد ہے۔ میرے آنے میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں، میرا آقاؐ مجھے سرخ رنگ والے مسیح سے علیحدہ کر رہا ہے۔ میں ہی ہوں جو بشارات کے مطابق آیا ہوں۔ عیسیٰؑ کہاں ہے جو میرے منبر پر قدم رکھے۔

(درثمین فارسی مترجم از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صفحہ 162 ایڈیشن 1967)

عکس حوالہ نمبر:36

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ وَمَا نَھٰکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَھُوۡا

صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبد السلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:36

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ: لَقِيْتُ مُوسَى، قَالَ: فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. قَالَ: وَلَقِيْتُ عِيْسَى، فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ - يَعْنِي الْحَمَّامَ - وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ. قَالَ: وَأُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ، فَقِيْلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيْلَ لِي: هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ - أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ - أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)).

[راجع: ۳۳۹٤]

نے بیان کیا' کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس رات میری معراج ہوئی' میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ---- میرا خیال ہے کہ معمر نے کہا--- دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے قبیلہ شنوہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ و سپید تھے' جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے' ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لے لو۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی' یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اسکے بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۳٤۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ عِيْسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيْمَ، فَأَمَّا عِيْسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ)).

(۳۴۳۸) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا' کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی' کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے خبر دی' انہیں مجاہد نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' میں نے عیسیٰ' موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ گھنگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندم گوں' دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے کوئی قبیلہ زط کا آدمی ہو۔

زط سوڈان کا ایک قبیلہ یا یہود کا' جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں۔ زط سے جاٹ کا لفظ بنا ہے جو ہندوستان کی ایک مشہور قوم ہے جو ہندو اور مسلمان ہر دو مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ روایت میں عن مجاهد عن ابن عمر ناقلین کا سہو ہے اصل میں صحیح یہ ہے عن مجاهد عن ابن عباس

۳٤۳۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ

(۳۴۳۹) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو ضمرہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ نے بیان کیا' ان سے

عکس نمبر: 37

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ہفتم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس نمبر:37

وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ.[راجع: ٣٥٤٧]

(نبوت کے بعد) مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

٥٩٠١- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي: عَنْ مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلاَّ ضَحِكَ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ. [راجع: ٣٥٥١]

(۵۹۰۱) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے اسرائیل نے' ان سے ابو اسحاق نے' کہا میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلہ میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ) مجھ سے میرے بعض اصحاب نے امام مالک سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب بھی وہ یہ حدیث بیان کرتے تو مسکراتے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی کہ آنحضرت ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لو تک تھے۔

٥٩٠٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلاً آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ)).[راجع: ٣٤٤٠]

(۵۹۰۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہیں نافع نے اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کعبہ کے پاس مجھے دکھلایا گیا' میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہیں گندمی رنگ' گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت' ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت' انہوں نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے ہیں یا دو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لئے ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں' میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر اچانک میں نے ایک الجھے ہوئے گھونگھریالے بال والے شخص کو دیکھا' دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کانا کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

تشریح یہ سارے مناظر آپ نے خواب میں دیکھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھونگھریالے بالوں والا دیکھا اسی سے باب کا مقصد ثابت ہوتا ہے۔

عکس نمبر:38

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: پنجم | پارہ: ۵-۸ | باب: ۸۲۸-۱۲۷۸ | حدیث: ۱۲۵۹-۱۹۲۷

کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب المناسک، ابواب العمرۃ
کتاب الصوم، کتاب صلوٰۃ التراویح، ابواب الاعتکاف

مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس نمبر:38

الدَّجَّالُ الَّذِی حَدَّثَنَا عَنْكَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَدِيْثَه فيقولُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هذا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِی الْاَمْرِ فيقولون لا فَيَقْتُلُه ثُمَّ يُحْيِيْهِ فيقولُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّی الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُه فَلا يُسلَّط عَلَيْهِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی ہے اس کے بارے میں ہم سے جو بیان فرمایا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا مدینہ کے راستوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا مدینہ کے قریب جو شور زمین ہے ان میں سے بعض پر اترے گا پھر (مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے سب لوگوں میں نیک ہوگا یا سب نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا حال رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کردیا تھا پھر دجال اپنے لوگوں سے کہے گا بتاؤ تو اگر میں اسے قتل کر ڈالوں اور پھر زندہ کردوں تو کیا تم لوگ میرے بارے میں (یعنی میری خدائی میں) شک کروگے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، دجال اس شخص کو قتل کر ڈالے گا پھر اس کو زندہ کردے گا تو وہ نیک شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم آج کی طرح تیری معرفت کبھی نہ تھی (یعنی اب تو مجھ کو پورا معلوم ہوگیا کہ تو وہی دجال ہے) دجال کہے گا اسے قتل کروں گا لیکن ان پر قابو نہیں دیا جائے گا (یعنی مار نہ سکے گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يدل على ان الدجال ينزل على سبخة من سباخ المدينة ولايقدر على الدخول الى المدينة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۲۵۲ تا ۲۵۳۔

۱۷۷۲﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنِی اَنَسُ بنُ مَالِكٍ عَنِ النبیِّ صلى الله عليه وسلم قال لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلاَّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ اِلاَّ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے سوا دنیا کے ہر شہر کو دجال روندے گا ان کے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے پہرہ دیتے ہوں گے پھر مدینہ اپنے رہنے والوں پر تین بار لرزے گا (یعنی تین زلزلے آئیں گے) اور اللہ تعالیٰ مدینہ سے ہر کافر و منافق کو نکال دیگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "والمدينة" يعنی لايدخلها.

عکس حوالہ نمبر:39

مظاہرِ حق (کمپیوٹر)

شرح (اردو)

مشکوٰۃ شریف

جلد پنجم

از افادات علاّمہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب مولانا شمس الدین صاحب

ناشر
مکتبۃ العلم
اُردو بازار۔ لاہور۔ پاکستان
(042) 37211788 — 37211788

عکس حوالہ نمبر:39

نہایت پاکیزگی اور ستھرائی مراد ہے۔

ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ: اس سے مراد دجال ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ دائیں آنکھ تو سپاٹ ہوگی اور بائیں آنکھ میں پتلی والا حصہ پھولا ہوا ہوگا اور عبدالعزی بن قطن یہودی کے ساتھ تشبیہ دے کر سمجھانا بطور مبالغہ کیلئے ہے شاید وجہ شبہ پتلی والے حصے کا ابھار ہو۔

وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ: ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے باطل میں مددگار ساتھی مراد ہیں جس طرح مسیح ابن مریم کے ساتھ دو شخصوں سے مراد مہدی وخضر ہوں۔

ایک اشکال: دجال کافر ہے اس کو طواف سے کیا کام؟

الجواب: یہ خواب کی بات ہے خواب میں گویا آگاہ کیا گیا کہ ایک ایسا دن آنے والا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام بیت اللہ کی حفاظت اور دین حق کی حفاظت کے لئے کوشاں ہوں گے اور وہ دین کے اندر ڈالے ہوئے خلل اور فساد کی اصلاح فرمائیں گے اور دجال اس بات کے لئے کوشاں ہوگا کہ بیت اللہ کو گرائے اور دین میں جس طرح خلل اور فساد بپا کیا جا سکتا ہے اس کو بپا کرے۔ کذا قال الطیبی فی شرحہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسجد حرام میں ۹ ھ تک کافر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے یہ تو ۹ ھ کے بعد پابندی لگائی گئی دجال اپنے خروج کے زمانے میں اگر خواب میں طواف کرتا دکھایا گیا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ طواف کافر کا خارج میں منع ہے اور یہ خواب کی بات ہے بقیہ اگر دجال کے مکر وفریب کو طواف کی شکل میں دکھایا گیا ہو تو کوئی بعید بات نہیں۔

الفصل الثانی:

دجال کی جاسوس

۲۱/۵۳۴۴ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ۔ (رواہ ابوداود)

اخرجه ابو داؤد فی السنن ٤/٤٩٩ حدیث رقم ٤٣٢٥۔

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تمیم داری سے مروی ہے کہ اچانک ہمارے نگاہ ایک عورت پر پڑی (جو بالوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے) بال گھسیٹ رہی تھی۔ انہوں نے دریافت کیا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں جاسوس ہوں۔ تم اس سامنے والے محل کی طرف جاؤ جب میں وہاں گیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ بال گھسیٹ رہا تھا اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ آسمان وزمین کے مابین کودرہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

تشریح ۞ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا: ظاہراً یہ روایت اور پہلی روایت ایک دوسرے کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔

عکس حوالہ نمبر:40

الحاوى للفتاوى

فى الفقه وعلوم التفسير والحديث والأصول والنحو والإعراب
وسائر الفنون

لعالم مصر ومفتيها ومحدثها فى عصره
جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر بن محمد السيوطى
المتوفى فى عام ٩١١ من الهجرة

حقق أصوله ، وعلق حواشيه
محمد محيى الدين عبد الحميد
عفا الله تعالى عنه !

الجزء الثانى

٣٥٣

عکس حوالہ نمبر:40

الجزء الثانى: الفتاوى الحديثية ، الأدب والرقائق (أخبار المهدى)

وأخرج (ك) أيضا عن أبى جعفر قال : لا يخرج المهدىُّ حتى ترواْ الظَّلَمَة

وأخرج (ك) أيضا عن مَطَرٍ الورّاق قال : لا يخرج المهدىُّ حتى يكفر بالله جهراً .

وأخرج (ك) أيضا عن ابن سيرين قال : لا يخرج المهدىُّ حتى يقتل من كل تسعة سبعة .

وأخرج (ك) أيضا عن كعب قال : المهدىُّ خاشع لله كخشوع النسر لجناحه .

وأخرج (ك) أيضا عن عبد الله بن الحارث قال : يخرج المهدى وهو ابن أربعين سنة ، كأنه رجلٌ من بنى إسرائيل .

وأخرج (ك) أيضا عن أبى الطُّفَيْل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف المهدىَّ فذكر ثقلا فى لسانه ، وضرب فخذه اليسرى بيده اليمنى إذا أبطأ عليه الكلام ، اسمه اسمى ، واسمُ أبيه اسمُ أبى .

وأخرج (ك) أيضا عن محمد بن حمير قال : المهدىُّ أزجُّ ، أبلجُ ، أعيَنُ ، يجىء من الحجاز حتى يستوى على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشرة سنة .

وأخرج (ك) أيضا عن علىّ بن أبى طالب قال : المهدى مولده بالمدينة ، من أهل بيت النبى عليه الصلاة والسلام ، واسمه اسمُ نبى ، ومهاجَرُهُ بيتُ المقدس ، كثُّ اللحية ، أكحَلُ العينين ، برّاقُ الثنايا ، فى وجهه خال ، فى كتفه علامة النبى ، يخرج براية النبى عليه الصلاة والسلام من مرط مملة سوداء مربعة فيها حجر لم تنشر منذ توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تنشر حتى يخرج المهدى ، يمدّه الله بثلاثة آلاف من الملائكة يضربون وُجُوه مَنْ خالفهم وأدبارهم ، يُبعثُ وهو ما بين الثلاثين إلى الأربعين .

وأخرج (ك) أيضا عن علىّ قال : المهدىّ منى من قريش آدمُ ضَرْب من الرجال .

٣٧٨

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:۔ مہدی مجھ سے ہوگا، قریش کے گندمی رنگ کے آدمیوں میں سے ایک۔

عکس حوالہ نمبر:41

عقد الدرر في أخبار المنتظر

ليوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز
المقدسي الشافعي السلمي

(من علماء القرن السابع)

تحقيق

الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو

الطبعة الأولى
١٣٩٩ هـ = ١٩٧٩ م

عکس حوالہ نمبر: 41

إنما سُمّىَ المَهْدِىُّ لأنَّه يُهْدَى إلى جَبَلٍ مِن جِبَالِ الشَّامِ ، يَسْتَخرِج منه أَسْفَارَ التَّوْراةِ يُحَاجُّ بها اليَهُودَ ، فيُسْلِمَ على يَدَيْه جماعةٌ مِن اليَهُودِ .

وعن كعبِ الأَحْبارِ ، رضىَ الله عنه ، قال : إنِّى لأَجِدُ(١) المَهْدِىَّ مكتُوبًا فى أَسْفارِ الأَنبِياءِ ، (٢ما فى حُكمِه ظُلمٌ ولاَعَنَتٌ٢) .

أخرَجه الإمامُ أبو عمرو المُقْرِى ، فى «سُنَنِه» .

وأخرَجه الحافظُ أبو عبد الله نُعَيْم بن حَمَّاد(٣) .

وعن أبى جعفر محمد بن علىّ الباقِر(٤) ، عليهما السَّلام ، قال : سُئِل أميرُ المؤمنين علىٌّ عليه السَّلام ، عن صِفَةِ المَهْدِىِّ ، فقال : هو شابٌّ مَرْبُوعٌ ، حَسَنُ الوَجْهِ ، يَسِيلُ شَعْرُه على مَنْكِبَيْهِ ، يَعْلُو نُورُ وَجْهِهِ سَوَادَ شَعْرِه ولِحْيَتِهِ ورَأْسِه .

ترجمہ

وعن الحارثِ بن المُغيرةِ النَّصْرِىّ(٥) ، قال : قلتُ لأبى عبد الله الحسين بن علىٍّ ، عليه السَّلام : بأَىِّ شىْءٍ يُعْرَفُ الإمامُ المَهْدِىُّ ؟ [١٨ و]

قال : بالسَّكِينة والوَقار .

قلتُ : وبأَىِّ شىْءٍ ؟

قال : بمعْرِفةِ(٦) الحَلالِ والحَرام ، وبحاجَةِ الناس إليه ، ولا يَحْتاجُ إلى أحَد .

وعن أبى عبد الله الحسين بن علىٍّ ، عليهما السَّلام ، أنه قال :

(١) فى الفتن لنعيم بن حماد : «أجد» .
(٢ - ٢) فى الفتن : «ما فى عمله ظلم ولا عيب» . وفى سنن الدانى ١٠٠ : «وما فى عمله ظلم ولاعيب» .
(٣) فى سيرة المهدى وعدله وخصب زمانه . الفتن لوحة ٩٩ أ .
(٤) سقط من : ب ، ق .
(٥) النسبة فى : ب ، ق ، دون ن ، ط .
(٦) فى س : «بمعرفته» .

ترجمہ: حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علیؓ سے مہدی کی صفات کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک چوڑے سینے والا نوجوان ہوگا۔ خوبصورت چہرے والا، جس کے بال اس کے کندھے پر لٹک رہے ہوں گے۔ اس کے چہرے کا نور، اس کے بالوں کی سیاہی، اس کی داڑھی اور اور اس کا سر بڑا واضح نمایاں ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:42

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

سُنن ابی داؤد مُترجم

جلد سوم

امام ابُوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابُوالعرفان محمّد انور مگھالوی

فاضل و مدرّس دارالعلوم محمّدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام:

ادارہ ضیاءُ المُصنّفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر:42

ہوں گے یعنی والد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی۔ واللہ اعلم

3736۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ میری اہل بیت سے ہوں گے۔ ان کی پیشانی وسیع اور روشن ہوگی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ اسے پہلے ظلم و ستم سے بھرا گیا ہوگا اور وہ سات برس تک حکومت کریں گے۔

3737۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ[1] فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ[2] ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف رونما ہوگا۔ پس اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگتے ہوئے مکہ کی طرف نکل آئے گا (اس خوف سے کہ کہیں اسے خلیفہ نہ بنا لیا جائے) تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور وہ اسے (امامت کے لیے) نکال کر لے جائیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرے گا اور وہ لوگ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے اور پھر اس کی جانب اہل شام میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا اور انہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ اسے دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور وہ سب حجر اسود اور

1۔ ایک نسخہ میں مِنَ الشَّامِ ہے۔　2۔ دیگر نسخوں میں بین الرکن والمقام کے الفاظ نہیں ہیں۔

9۔عیسیٰ اور مَہدی - ایک ہی وجود کے دو لقب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَایَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْیَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ.

(ابن ماجہ اردو حصہ سوم صفحہ 458-459 مترجم علامہ وحید الزماں اسلامی اکادمی لاہور)[43]

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے اور دنیا (اخلاقی) پستی میں بڑھتی چلی جائے گی اور لوگ حرص وبخل میں ترقی کرتے چلے جائیں گے اور برے لوگوں پر ہی قیامت آئے گی۔اور عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں ہوگا۔

تشریح: یہ حدیث امام حاکم نے مستدرک میں، ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں، ابن عبدالبرّ نے جامع العلم میں اور ابوعمرو الدّانی نے اپنی سنن میں بیان کی ہے اسی طرح مشہور شیعہ مفسّر علامہ طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں اسے درج کیا ہے۔

گزشتہ عناوین میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات از روئے قرآن وحدیث ثابت ہوجانے کے بعد نزول عیسیٰؑ کی پیشگوئی سے مراد صرف مثیل عیسیٰؑ ہی ہوسکتا ہے۔پس ''عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں'' سے مراد یہ ہے کہ مہدی بھی عیسیٰؑ ہی ہوں گے۔کوئی الگ مہدی نہیں آئے گا۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح اور مہدی دو الگ وجود نہیں۔بلکہ یہ ایک ہی شخص کے دو روحانی لقب ہیں۔

بعض علماء نے ابن ماجہ کی اس حدیث کی صحت کے بعض راویوں پر اعتراض کیا ہے لیکن مشہور مفسّر ومؤرخ علامہ ابن کثیر نے اس حدیث کو نہ صرف صحیح قرار دیا بلکہ لکھا ہے کہ یہ مشہور حدیث ہے اور اس کا راوی محمد بن خالد مجہول نہیں۔وہ مؤذن تھا اور امام شافعی کا استاد تھا اور اس سے اور بھی کئی لوگ روایت کرتے ہیں۔علامہ ابن معین نے بھی اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔اس طرح حدیث کے

دوسرے راوی یونس بن عبدالاعلیٰ کو بھی ابن کثیر نے ثقہ قرار دے کر لکھا ہے کہ یہ حدیث مہدی سے متعلق ان احادیث سے بظاہر مخالف ہے جن میں مہدی عیسیٰؑ سے علیحدہ معلوم ہوتے ہیں مگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے کہ المہدی سے مراد ''مہدی کامل'' لیا جائے۔ اور حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ مہدی کامل حضرت عیسیٰؑ ہی ہوں گے۔ اگرچہ مہدی اور بھی ہو سکتے ہیں۔

(النہایۃ للبدایۃ مترجم حصہ 15 صفحہ 55 اریب پبلیکیشنز نئی دہلی)[44]

علمائے سلف میں سے علّامہ ابن تیمیّہ، علّامہ قرطبی، علّامہ ابن القیّم، علّامہ سیوطی اور علّامہ مناوی نے بھی اس حدیث کی یہی تاویل کی ہے کہ عیسیٰ ہی مہدی ہوں گے۔

دراصل مہدی کے معنی ہدایت یافتہ کے ہوتے ہیں اور قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ تمام نبی اور مامور خدا سے ہدایت پا کر پہلے خود مہدی بنتے ہیں پھر دوسروں کے لئے موجب ہدایت اور ہادی ہوتے ہیں۔ فرمایا: وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ (الانبیاء:74) یعنی اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے اور ہم انہیں اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو پہلے امام مہدی اور پھر ہادی بنایا۔

انہی معنی میں مثیل عیسیٰؑ بن مریم کو بھی امام مہدی کہا گیا ہے۔ اس زمانے کے حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اس حدیث ''عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں'' کے بارہ میں فرمایا کہ:۔ ''محدّثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 64 ایڈیشن 1984)

پس جس حدیث کی صحت وحی الٰہی سے ثابت ہو، اس سے زیادہ صحیح کوئی اور حدیث نہیں ہوسکتی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے اللہ سے حکم پا کر مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

دیگر احادیث صحیحہ سے بھی اس حدیث کے مضمون کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ''قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ دیکھے کہ عیسیٰؑ بن مریم امام مہدی بن کر تشریف لائیں گے۔''

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد چہارم صفحہ 564 مکتبہ رحمانیہ لاہور)[45]

اس حدیث میں بھی آنیوالے عیسیٰؑ کو مہدی فرمایا۔ دوسری روایت میں ہے کہ عیسیٰؑ بن مریم امام مہدی بن کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصدّق بن کر تشریف لائیں گے۔

(مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 647 دار الفکر بیروت)[46]

علامہ ابن تیمیّہ نے گزشتہ علماء امّت میں سے ابو محمد بن الولید البغدادی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حدیث لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی پر اعتماد کرتے ہوئے الگ مہدی کے وجود سے انکار کیا گویا ان کے نزدیک امّت میں صرف ایک ہی مسیح موعودؑ کے مہدی بن کر آنے کی خبر دی گئی۔

(منہاج السنۃ النبویہ جلد 8 صفحہ 256 مؤسسہ قرطبہ 1986ء)[47]

اگرچہ علامہ بغدادی کی اس رائے کو کمزور قرار دیا گیا ہے، لیکن غور کیا جائے تو فی الواقعہ اسکے مقابل دوسرا نظریہ اپنے اندر زیادہ معقولیت نہیں رکھتا کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں اور دونوں ایک ہی مقصد یعنی غلبہ اسلام کے لئے ایک ہی زمانہ میں آئیں گے۔ کیونکہ یہ تحصیل حاصل اور بے مقصد بات ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

”دراصل یہ خیال بالکل فضول اور مہمل معلوم ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو کہ جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اس کی کے مسیح ابن مریم کہنا چاہیئے دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضروری ہو۔ کیا وہ خود مہدی نہیں ہے؟ کیا وہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پا کر نہیں آیا؟ کیا اُس کے پاس اس قدر جواہرات وخزائن واموال معارف ودقائق نہیں ہیں کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں اور اِس قدر اُن کا دامن بھر جائے جو قبول کرنے کی جگہ نہ رہے۔“

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 378 حاشیہ ایڈیشن 2008)

الغرض چودہ سو سال بعد اس پیشگوئی نے ایک ہی وجود حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے حق میں پورے ہو کر حدیث کا یہ مفہوم عملاً ثابت کر دیا کہ مسیح ومہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

علّامہ ابن خلدون نے بھی امّت میں اس مسلک کے ایک گروہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

”ابن ابی واطیل نے کہا ہے کہ ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی ہی

دراصل وہ مسیح ہے جسے آل محمدؐ میں سے مسیحوں کا مسیحا کہنا چاہئے ابن خلدون کہتے ہیں بعض صوفیاء نے لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ کوئی مہدی نہیں سوائے اس مہدی کے جس کی نسبت شریعت محمدیہؐ کی پیروی اور اسے منسوخ نہ کرنے کے لحاظ سے ویسی ہی ہوگی جیسے عیسیٰؑ کی نسبت شریعت موسویہ سے تھی۔''

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ 407 دارالفکر النشر والتوزیع)[48]

حضرت علاّمہ ابن عربیؒ نے بھی یہ حدیث قبول کرتے ہوئے نزول عیسیٰؑ کے وقت مہدی یا کسی امّتی کے نماز میں امامت کروانے کی یہ تاویل کی ہے کہ دراصل عیسیٰؑ خود مہدی ہوکر شریعت اسلامیہ کی اتباع کریں گے۔ نیز مسیح کو مہدی کے نماز میں امامت کروانے سے مراد کوئی دوسرا شخص نہیں بلکہ مہدی کے نماز پڑھانے میں یہ اشارہ ہے کہ مقام مہدویّت مقام عیسویّت سے افضل ہے۔

(تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ 219 مطبوعہ 1238ھ مصر)[49]

اس زمانہ کے صوفی بزرگ علامہ شیخ محمد اکرم صابری لکھتے ہیں:

''بعض لوگوں کا یہ مسلک ہے کہ عیسیٰؑ کی روح مہدی میں بروز کرے گی جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ عیسیٰؑ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔''

(اقتباس الانوار صفحہ 52 مطبع اسلامیہ لاہور)[50]

مشہور شیعہ مفسّر علاّمہ طبرسی نے بھی انہی معنی کی تائید میں لکھا ہے کہ روح عیسیٰؑ مہدی میں بروز کرے گی جو حدیث لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی کے مطابق ہے۔

(النجم الثاقب فی احوال الامام الحجۃ الغائب الجزء الاول صفحہ 348 مطبع قم المقدسۃ)[51]

پس جماعت احمدیہ کا یہ مسلک (کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں) کوئی نئی اختراع نہیں بلکہ اسے قرآن و حدیث اور علماء کرام و صوفیائے عظام کی مکمل تائید حاصل ہے اور یہی دعویٰ حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس ساری بحث کا منطقی نتیجہ ایک اور صوفی بزرگ خلیفہ پیر عبدالقیوم نقشبندی کے نزدیک یہ ہے کہ:

''امام مہدیؑ کے بارہ میں احادیث میں بہت اختلاف ہے اس وجہ سے امام بخاری اور مُسلم نے مہدی کے بارہ میں کوئی روایت صحیح نہ سمجھ کر قبول نہیں

کی اور جو احادیث لی ہیں ان سے اوّل تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہدی ہی عیسیٰؑ بن مریم ہیں دوم یہ کہ ابن مریم تم میں سے ہی امام (مہدی) بن کر تشریف لائیں گے گویا امام بخاری اور مُسلم کے نزدیک موعود مسیح ہی مہدی آخرالزمان ہوں گے۔''

(السیّف الصارم صفحہ 76 فارسی مطبع نذیر پرنٹنگ پریس ہال بازار امرتسر)[52]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ مقام عیسویت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''مہدی کے کامل مرتبہ پر وہی پہنچتا ہے جو اوّل عیسیٰؑ بن جائے یعنی جب انسان تبتُّل اِلی اللہ میں ایسا کمال حاصل کرے جو فقط روح رہ جائے، تب وہ خداتعالیٰ کے نزدیک روح اللہ ہو جاتا ہے۔اور آسمان میں اس کا نام عیسیٰؑ رکھا جاتا ہے اور خداتعالیٰ کے ہاتھ سے ایک روحانی پیدائش اس کو ملتی ہے۔'' (نشان آسمانی صفحہ 8 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 368 ایڈیشن 2008)

اسی طرح آپؑ حدیث ''لَاالْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی'' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور یہ حدیث کہ لَامَھْدِیَّ اِلَّاعِیْسٰی ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ وہ آنے والا ذوالبروزین ہوگا اور دونوں شانیں مہدویت اور مسیحیت کی اُس میں جمع ہوں گی یعنی اس وجہ سے کہ اُس میں آنحضرتؐ کی روحانیت اثر کرے گی مہدی کہلائے گا کیونکہ آنحضرتؐ بھی مہدی تھے۔۔۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اِس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔۔۔اور جس طرح مذکورہ بالا وجہ سے آنے والا مہدی کہلائے گا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلائے گا کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔لہٰذا وہ عیسیٰ ابن مریم بھی کہلائے گا اور جس طرح آنحضرتؐ کی روحانیت نے اپنے خاصۂ مہدویّت کو اس کے اندر پھونکا اِسی طرح حضرت مسیحؑ کی رُوحانیت نے اپنا خاصہ رُوح اللہ ہونے کا اس کے اندر ڈالا۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 406 تا 408 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے مسیح و مہدی کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا:

''اس (خدا) نے میرے پر تجلّی کی تا کہ اجساد میں روح پھونکے اور مجھے مسیح اور مہدی بنایا۔''

(نجم الھدیٰ روحانی خزائن جلد 14 ص 78 حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 43

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

سنن ابن ماجہ شریف مترجم

۴۳۴۱ احادیث نبوی ﷺ کا مستند اور گراں بہا مجموعہ
جس کو امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ
نے پانچ لاکھ احادیث نبوی ﷺ کے مجموعہ سے منتخب فرمایا تھا

حصہ سوم

ترجمہ و فوائد
حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

اسلامی اکادمی
اردو بازار، لاہور - پاکستان

عکس حوالہ نمبر:43

اِنْ تَنَطَّعْتُمْ۔

۴۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا. وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ۔

مر جاؤ گے[1]

انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز بروز سختی زیادہ ہوتی جاوے گی (اور روٹی کمانا لوگوں پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے) اور دنیا میں ادبار بڑھتا جاوے گا یعنی مصیبت اور مفلسی اور محتاجی نکبت اور خواری) اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جاوے گی (روپیہ رکھ کر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کیلئے نہ دیں گے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی۔ مگر بدترین لوگوں پر اور مہدی کوئی نہیں ہے سوا حضرت عیسےٰ بن مریم علیہ السلام کے[2]

[1] اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا لیکن اس میں بجائے اغفال کے حثالہ ہے اور حثالہ کہتے ہیں تراب اور بری کھجور کو اور اغفال جمع ہے غفل کی غفل وہ شخص جس کی نہ برائی سے ڈر ہو نہ اس سے نفع کی امید ہو یعنی بے کار غافل شخص۔

[2] اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں نکالا اور کہا کہ یہ امام شافعی کے افراد میں سے ہے اور ذہبی نے میزان میں کہا یہ حدیث منکر ہے متفرد ہوا اس کے ساتھ یونس بن عبد الاعلیٰ شافعی سے اور ایک روایت میں یونس سے یوں ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے اس صورت میں یہ حدیث منقطع ہے اور ایک جماعت نے اس کو یونس سے یوں روایت کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شافعی نے ابن ماجہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس صورت میں یہ حدیث متصل ہوگی مگر صحیح یہ ہے کہ یونس نے اس کو شافعی سے نہیں سنا اور اس کی اسناد میں محمد بن خالد جندی ہے ازدی نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اور حاکم اور ابن الصلاح نے امالے میں کہا وہ مجہول ہے لیکن ثقہ کہا اسکو یحییٰ بن معین نے اور ابان بن صالح سچا ہے لیکن اس نے حسن سے نہیں سنا اور ابن الصلاح نے اس حدیث میں ایک اور علت نکالی کہ بیہقی نے اس کو مرسل روایت کیا حسن سے ابان بن ابی عیاش کے طریق سے اور امام مہدی کے ثبوت میں متواتر حدیثیں وارد ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کرام میں سے ہوں گے اور سات سال تک حکومت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کے زمانہ میں اتریں گے اور صرف یہ روایت اس قدر متعدد روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور محمد بن خالد کو گو ابن معین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور ابو عبد اللہ حافظ نے کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اس کے اسناد میں بعضوں نے اس کو روایت کیا جندی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً۔ تو جندی مجہول ہے اور ابان بن ابی عیاش متروک ہے اور حسن کی روایت مرسل ہے اور مہدی کے خروج میں بہت احادیث وارد ہیں ان کا اسناد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابو الحسن علی بن محمد سے روایت کیا میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبد الاعلیٰ نے میرے اوپر جھوٹ باندھا جندی کی حدیث میں انہوں نے حسن سے انہوں نے انس سے مہدی کے باب میں شافعی نے نہیں کہا

عکس حوالہ نمبر:43

۲۵- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی نشانیوں کا بیان

۴۰۴۰- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ. مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ. ثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا- میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں- اور آپ نے اپنی دو انگلیوں

یہ میری حدیث نہیں ہے اور نہ میں نے اس کو بیان کیا اور یونس نے میرے اوپر جھوٹ باندھا اور بیہقی نے خطأ من خطأ علی الشافعی میں کہا کہ یہ حدیث منکر ہے امام شافعی کی پھر احمد بن سنان سے نکالا انہوں نے کہا میں یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں صالح ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو شافعی سے پہنچا کہ یہ ایک حدیث واہی ہے اور شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ ہیں اور اگر یہ حدیث منکر ہو تو اس کے منکر ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جندی نے اس کو روایت وہ ایک شیخ مجہول ہے اور اس کی عدالت ثابت نہیں ہوئی جس سے اس کی روایت مقبول ہو اور شافعی کے سوا یحییٰ بن السکن نے بھی اس حدیث کو روایت کیا جندی سے اسی طرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس میں جندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کئی طریقوں سے مگر ان میں یہ فقرہ نہیں ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم اور حافظ ابن کثیر نے بدایہ والنہایہ میں کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جندی کی روایت سے جو موذن تھا اور شیخ تھا شافعی کا اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی اور وہ مجہول نہیں ہے جیسے حاکم نے گمان کیا بلکہ ابن معین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ ہے لیکن بعضوں نے اس کو جندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً نکالا اور حافظ مزی نے نقل کیا کہ کسی نے شافعی کو خواب میں دیکھا انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یونس نے مجھ پر جھوٹ باندھا یہ میری حدیث نہیں ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یونس ثقات میں سے ہے اور صرف خواب کی وجہ سے اس پر طعن نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے ان حدیثوں کے جو مہدی کے باب میں آئی ہیں اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ مہدی سے مراد مہدی کامل ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے (مصباح الزجاجہ مختصراً)

مترجم کہتا ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جو مہدی کی وفات کے بعد ہوگا قیامت کے قریب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے بہت دنوں بعد تک زندہ رہیں گے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب اس میں اور مہدی کے اثبات کی حدیثوں میں کوئی تخالف نہ رہا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک ضعیف منکر روایت سے مہدی کی متعدد حدیثوں کو رد کریں اور مہدی کا ہماری امت میں کسی نے انکار نہیں کیا بجز ابن خلدون مورخ کے اور اس کا قول اجماع کے خلاف اعتبار کے لائق نہیں ہے اور ابن خلدون محدث نہیں ہے صرف مورخ ہے -

عکس حوالہ نمبر:44

قربِ قیامت کے فتنے اور جنگیں
مع
قیامت کے بعد کے احوال

ترجمہ النہایة للبدایة

حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل ابن کثیر

مترجمین
مفتی ثناء اللہ محمود
مولانا ابو طلحہ اصغر مغل

اریب پبلیکیشنز
1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi- 2

عکس حوالہ نمبر:44

اس سند میں علی بن زیاد یمانی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن زیاد یمنی ہے میں کہتا ہوں کہ اس طرح بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ہے، ابن حاتم نے الجرح والتعدیل میں کہا ہے کہ یہ ''مجہول شخص'' ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''معاملہ میں صرف شدت ہی آئے گی اور دنیا میں زوال، لوگوں میں بے صبری ہی بڑھے گی اور قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی اور مہدی صرف ابن مریم ہیں۔[1]

یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد جندی صنعانی سے جو شیخ شافعی کے مؤذن ہیں اور بے شمار لوگوں نے ان سے روایت کی ہے، لہٰذا یہ مجہول نہیں جیسا کہ حاکم کا خیال ہے بلکہ ابن حسین نے اسے ثقہ کہا ہے۔ اور اس حدیث کا ظاہر ان روایات کے خلاف معلوم ہوتا ہے کہ جن میں مہدی کا حضرت عیسیٰ کے سوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ بہر حال نزول عیسیٰ سے پہلے تو ظاہر ہے کہ مہدی وہی ہیں البتہ نزول عیسیٰ کے بعد غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ان میں کوئی منافات نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مہدی نے ایک اور مہدی کو ثابت کر دیا جو کہ عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس سے یہ نفی نہیں ہوتی کہ محمد مہدی کے علاوہ کوئی اور مہدی نہ ہو۔

فتنوں کی مختلف اقسام

بخاری میں حضرت زینب بنت جحشؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے ان کی آنکھیں لال تھیں اور وہ فرما رہے تھے:

''لاالہ الا اللہ، عرب کے لیے ہلاکت ہے نزدیک آ جانے والے شر سے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھل گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔ بعض صحابہ نے سوال کیا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ہاں جب فساد و شر زیادہ ہو جائے گا (تو ایسا ہوگا)۔[2]

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے (اور آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا ہے۔[3]

بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ گھبرا کر بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ۔ آج کی رات کیا خزائن نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فتنے نازل فرمائے ہیں؟ کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے کہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔[4]

اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشگوئی

بخاری و مسلم میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے کے ایک قلعے پر آئے اور فرمایا کہ:

''کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۵۶

[2] بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۶، مسلم اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۷۱۶۴

[3] بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۷، مسلم اقتراب الفتن حدیث نمبر ۷۱۶۸

[4] بیہقی معرفۃ السنن والآثار صفحہ ۵/۴۵۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۳۱۰

عکس حوالہ نمبر: 45

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول اللہ ﷺ تمہیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد چہارم

مؤلف

حضرت امام احمد بن حنبل

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

عکس حوالہ نمبر:45

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ رَجُلٌ بِمَالِ قَوْمٍ فَرَأَى رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ [راجع: ٨٥١٧].

(٩٣٠٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو مفلس قرار دے دیا گیا ہو اور کسی شخص کو اس کے پاس بعینہٖ اپنا مال مل جائے تو دوسروں کی نسبت وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔

(٩٣١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنْ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ [راجع: ٧١٣٩].

(٩٣١٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں، ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ بغل کے بال نوچنا ④ ناخن کاٹنا ⑤ مونچھیں تراشنا۔

(٩٣١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ جَرَّايَ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [راجع: ٧١٩٤]

(٩٣١١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا، بندہ میری خاطر اپنا کھانا پینا ترک کرتا ہے لہٰذا روزہ میرے لیے ہوا اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

(٩٣١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا وَحَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

(٩٣١٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک منصف حکمران کے طور پر نزول فرمائیں گے، جو زندہ رہے گا وہ ان سے ملے گا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور ان کے زمانے میں جنگ موقوف ہو جائے گی۔

(٩٣١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي [صححه مسلم (٢٢٦٦)]. [انظر: ١٠١١٣].

(٩٣١٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل وصورت اختیار کرنے کی طاقت

نوٹ: یہاں فاضل مترجم نے حدیث کے الفاظ ''اماماً مهدياً'' کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے جو اگر تو غلطی سے رہ گیا تو سہو شمار ہوگا اور عمداً اگر لفظ ''امام مہدی'' کا ترجمہ نہیں کیا تو ایک علمی خیانت ہے۔ جبکہ مترجم نے اسی کتاب کے صفحہ 177 پر لفظ مہدی کا ترجمہ ''حضرت مہدی'' ہی کیا ہے۔ یہاں بھی ترجمہ یہ ہوگا ''حضرت عیسیٰ امام مہدی ہو کر آئیں گے۔''

عکس حوالہ نمبر:46

بُغيةُ الرّائد

في تحقيق

مَجمَعُ الزّوائدِ ومَنبَعُ الفوائِد

للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي

(المتوفى سنة ٨٠٧ هـ)

تحقيق

عبد الله محمد الدرويش

الجزء السابع

كتاب التفسير، والتعبير، والقدر

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

عکس حوالہ نمبر:46

٣٢ ـ ٨٠ ـ ٣ ـ باب فيما بين يدي الدَّجال من الجَهْد

١٢٥٠٠ ـ عن عائشة:

أن رسـول الله ﷺ ذكر جَهْداً يكون بين يدي الدجال فقالوا: أي المال خير يومئذ؟ قال: «غُلامٌ شَدِيْدٌ يَسْقِي أَهْلَهُ المَاءَ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَيْسَ» قالوا: فما طعام المؤمنين يومئذ؟ قال: «التَّسْبِيْحُ والتَّكْبِيْرُ والتَّهْلِيْلُ» قالت عائشة: فأين العرب يومئذ؟ قال: «العَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ».

رواه أحمد وأبو يعلى ورجاله رجال الصحيح.

وتأتي أحاديث فيما بين يديه من الجهد طوال.

٣٢ ـ ٨٠ ـ ٤ ـ باب ما جَاءَ في الدَّجَّالِ

١٢٥٠١ ـ عن عبد الله بن مُغَفَّل[1] قال: قال رسول الله ﷺ:

«مَا أَهْبَطَ اللَّهُ ـ تَعَالَىٰ ـ إِلَىٰ الأَرْضِ مُنْذُ خَلَقَ آدَمَ إِلَىٰ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةً أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَقَدْ قُلْتُ فِيْهِ قَوْلاً لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، إِنَّهُ آدَمُ[2] جَعْدٌ مَمْسُوحُ عَيْنِ اليَسَارِ، عَلَىٰ عَيْنَيْهِ ظَفْرَةٌ[3] غَلِيْظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِئُ الأَكْمَهَ وَالأَبْرَصَ، وَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: رَبِّيَ الله، فَلا فِتْنَةَ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي، فَقَدْ افْتُتِنَ، يَلْبَثُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ الله، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَىٰ ابنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقاً بِمُحَمَّدٍ ـ ﷺ ـ عَلَىٰ مِلَّتِهِ إِمَاماً مَهْدِيّاً، وَحَكَماً عَدْلاً، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ». ٧/٣٣٦

فكان الحسن يقول: ونرى أن ذلك عند الساعة.

رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجاله ثقات، وفي بعضهم ضعف لا يضر.

١٢٥٠٠ ـ رواه أحمد (٦/١٢٥) وأبو يعلى رقم (٤٦٠٧) وفيهما: علي بن زيد بن جُدعان، ضعيف والحسن البصري، مدلس وقد عنعن، ولم يسمع من عائشة والله أعلم.

١٢٥٠١ ـ ١ ـ في م: عبيد الله في معقل.

٢ ـ الأدم: شديد السمرة أقرب إلى السواد.

٣ ـ ظفرة: لحمة تنبت عند المآقي وقد تمتد إلى السواد فتغشيه.

ترجمہ: پھر عیسیٰؑ بن مریم محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے آپؐ کے دین پر امام مہدی ہو کر تشریف لائیں گے۔

عکس حوالہ نمبر: 47

مِنهاجُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

في نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الثامن

١٤٠٦ - ١٩٨٦

عکس حوالہ نمبر:47

نمبر 1

وهـذه الأحـاديث غلط فيهـا طوائف: طائفـة أنكـروها، واحتجّوا[1] بحـديث ابن ماجة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: «لا مهدى إلا عيسى بن مريم» وهذا الحديث ضعيف، وقد اعتمد أبو محمد بن الوليد البغدادى وغيره عليه وليس مما يعتمد عليه، ورواه ابن ماجة عن يونس عن الشافعى، والشافعى رواه عن رجل من أهل اليمن، يُقال له: محمد ابن خالـد الجَنَـدِىّ، وهـو ممن لا يحتـج به[2]. وليس هذا فى مسند الشافعى، وقد قيل: إن الشافعى لم يسمعه من الجَنَدى، وأن يونس لم يسمعه من الشافعى.

الوجه الثانى

الثانى: أن الاثنى عشرية الذين ادّعوا أن هذا هو مهديهم، مهديهم اسمه محمد بن الحسن. والمهدى المنعوت[3] الذى وصفه النبى صلى

(١) ن، م، س: واحتجت.

(٢) الحديث في: سنن ابن ماجة ٢/١٣٤٠-١٣٤١ (كتاب الفتن، باب شدة الزمان) ونصه فيه: حدثنا يونس بن عبدالأعلى. حدثنا محمد بن إدريس الشافعى. حدثنى محمد بن خالد الجَنَدِيّ عن أبان بن صالح، عن الحسن، عن أنس بن مالك؛ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لا يزداد الأمر إلا شدة، ولا الدنيا إلا إدبارا، ولا الناس إلا شحا، ولا تقوم الساعة إلا على شرار الناس، ولا المهدى إلا عيسى بن مريم». وتكلم المحقق رحمه الله على الحديث بما يفيد تصحيحه، وخالفه الألبانى في «سلسلة الأحاديث الضعيفة» (رقم ٧٧) ١/١٠٣-١٠٥ وقال إنه حديث منكر وإن الحاكم أخرجه ٤/٤٤١ وابن عبدالبر في «جامع بيان العلم» ١/١٥٥، وذكر أن محمد بن خالد الجندى مجهول كما قال الحافظ (ابن حجر) في «التقريب» وأن الذهبي قال في «الميزان» إنه خبر منكر ثم قال: «وقال الصغانى: موضوع كما في «الأحاديث الموضوعة» للشوكانى (ص١٩٥) ونقل السيوطى في «العرف الوردى في أخبـار المهـدى» ٢/٢٧٤ من الحـاوى عن القـرطبي أنـه قال في «التـذكـرة»: إسناد ضعيف.... وقد أشار الحافظ في «الفتح»... إلى رد هذا الحديث لمخالفته لأحاديث المهدى».

(٣) ن، م، س: المبعوث، وهو تحريف.

-٢٥٦-

ترجمہ: ان احادیث میں مختلف گروہوں نے غلطی کھائی۔ایک گروہ نے ایسی احادیث کا انکار کیا ہے اور انہوں نے دلیل کے طور پر یہی حدیث کہ ''کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰؑ بن مریمؑ کے'' پیش کی ہے اور اس حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔مگر ابو محمد بن الولید بغدادی اور ان کے علاوہ بعض دیگر علماء نے اس پر اعتماد کر کے قبول کیا ہے اگرچہ علامہ بغدادی پر ابن تیمیہ کو اعتراض ہے۔

عکس حوالہ نمبر:48

مُقدّمة ابن خلدون

وهي الجزء الأول من تاريخ ابن خلدون المسمّى
ديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والبربر
ومن عاصرهم من ذوي الشأن الأكبر

تأليف
عبد الرحمن بن خلدون
٧٣٢-٨٠٨هـ - ١٣٣٢-١٤٠٦م

ضبط المتن ووضع الحواشي والفهارس
الاستاذ خليل شحادة

مراجعة الدكتور
سهيل زكار

طبعة مستكملة ومقارنة مع عدة نسخ
ومخطوطات ومذيلة بحواشي وشروح وتمتاز
بفهارس للموضوعات والأعلام والأماكن الجغرافية

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

عکس حوالہ نمبر:48

ذَكَرَ فِيهِ الْقِرَانَاتِ : « أَنَّهُ إِذَا وَصَلَ الْقِرَانُ إِلَى الثَّوْرِ عَلَى رَأْسِ ضح بِحَرْفَيْنِ الضَّادِ[1] الْمُعْجَمَةِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ » يُرِيدُ ثَمَانِيَةً وَتِسْعِينَ وَسِتَّمِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ يَنْزِلُ الْمَسِيحُ فَيَحْكُمُ فِي الْأَرْضِ مَا شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ عِيسَى يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ يَنْزِلُ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ يَعْنِي حُلَّتَيْنِ مُزَعْفَرَتَيْنِ صَفْرَاوَيْنِ مُمَصَّرَتَيْنِ وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ الْمَلَكَيْنِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ كَثِيرُ خِيلَانِ الْوَجْهِ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ مَرْبُوعُ الْخَلْقِ وَإِلَى الْبَيَاضِ وَالْحُمْرَةِ . وَفِي آخَرَ ، أَنَّهُ يَتَزَوَّجُ فِي الْغَرْبِ . وَالْغَرْبُ دَلْوُ الْبَادِيَةِ يُرِيدُ أَنَّهُ يَتَزَوَّجُ مِنْهَا وَتَلِدُ زَوْجَتُهُ . وَذَكَرَ وَفَاتَهُ بَعْدَ أَرْبَعِينَ عَاماً . وَجَاءَ أَنَّ عِيسَى يَمُوتُ بِالْمَدِينَةِ وَيُدْفَنُ إِلَى جَانِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . وَجَاءَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحْشَرَانِ بَيْنَ نَبِيَّيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي وَاطِيلَ : « وَالشِّيعَةُ تَقُولُ إِنَّهُ هُوَ الْمَسِيحُ مَسِيحُ الْمَسَائِحِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ وَعَلَيْهِ حَمَلَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ حَدِيثَ لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى أَيْ لَا يَكُونُ مَهْدِيٌّ إِلَّا الْمَهْدِيُّ الَّذِي نِسْبَتُهُ إِلَى الشَّرِيعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ نِسْبَةُ عِيسَى إِلَى الشَّرِيعَةِ الْمُوسَوِيَّةِ فِي الْاتِّبَاعِ وَعَدَمِ النَّسْخِ إِلَى كَلَامٍ مِنْ أَمْثَالِ هَذَا يُعَيِّنُونَ فِيهِ الْوَقْتَ وَالرَّجُلَ وَالْمَكَانَ بِأَدِلَّةٍ وَاهِيَةٍ وَتَحَكُّمَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ فَيَنْقَضِي الزَّمَانُ وَلَا أَثَرَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَيَرْجِعُونَ إِلَى تَجْدِيدِ رَأْيٍ آخَرَ مُنْتَحَلٍ كَمَا تَرَاهُ مِنْ مَفْهُومَاتٍ لُغَوِيَّةٍ وَأَشْيَاءَ تَخْيِيلِيَّةٍ وَأَحْكَامٍ نُجُومِيَّةٍ فِي هَذَا انْقَضَتْ أَعْمَارُ الْأَوَّلِ مِنْهُمْ وَالْآخِرِ .

وَأَمَّا الْمُتَصَوِّفَةُ الَّذِينَ عَاصَرْنَاهُمْ فَأَكْثَرُهُمْ يُشِيرُونَ إِلَى ظُهُورِ رَجُلٍ مُجَدِّدٍ لِأَحْكَامِ الْمِلَّةِ وَمَرَاسِمِ الْحَقِّ وَيَتَحَيَّنُونَ ظُهُورَهُ لِمَا قَرُبَ مِنْ عَصْرِنَا فَبَعْضُهُمْ يَقُولُ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ وَبَعْضُهُمْ يُطْلِقُ الْقَوْلَ فِيهِ سَمِعْنَاهُ مِنْ جَمَاعَةٍ أَكْبَرُهُمْ أَبُو يَعْقُوبَ الْبَادِسِيُّ كَبِيرُ الْأَوْلِيَاءِ بِالْمَغْرِبِ كَانَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ الْمِائَةِ الثَّامِنَةِ وَأَخْبَرَنِي عَنْهُ حَافِدُهُ صَاحِبُنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيِّ أَبِي

(١) الضاد عند المغاربة بتسعين والصاد بستين . ا هـ . قاله نصر .

— ٤٠٧ —

ترجمہ: ابن ابی واطیل نے کہا ہے کہ ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی ہی دراصل وہ مسیح ہے جسے آل محمد میں سے مسیحوں کا مسیحا کہنا چاہئے۔ ابن خلدونؒ کہتے ہیں بعض صوفیاء نے لَامَهْدِيَّ اِلَّا عِیْسٰی کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے یعنی اس مہدی کے سوا کوئی مہدی نہیں ہوگا جس کا تعلق شریعت محمدیہ کی پیروی اور اسے منسوخ نہ کرنے کے لحاظ سے ویسا ہی ہوگا، جیسے عیسیٰؑ کی نسبت شریعت موسویہ سے تھی۔ (یعنی مہدی آنحضرت ﷺ کا تابع اور امتی ہوگا)

عکس حوالہ نمبر:49

الجزء الثاني من تفسير الشيخ الاكبر العارف
بالله تعالى العلامة محيي الدين بن عربي
اعاد الله علينا من بركاته آمين

عکس حوالہ نمبر:49

(۲۱۹)

من شدته وابلامه (وانه لعلم للساعة) أي أن عيسى عليه السلام مما يعلم به القيامة الكبرى وذلك أن نزوله من اشراط الساعة قيل في الحديث ينزل على ثنية من الارض المقدسة اسمها أفيق وبيده حربة يقتل بها الدجال ويكسر الصليب ويهدم البيع والكنائس ويدخل بيت المقدس والناس في صلاة الصبح فيتأخر الامام فيقدمه عيسى عليه السلام ويصلي خلفه على دين محمد صلى الله عليه وسلم فالثنية المسماة أفيق اشارة الى مظهره الذي يتجسد فيه والارض المقدسة الى المادة الطاهرة التي يتكون منها جسده والحربة اشارة الى صورة القدرة والشوكة التي تظهر فيها وقتل الدجال بها اشارة الى غلبته على المتغلب المضل الذي يخرج هو في زمانه وكسر الصليب وهدم البيع والكنائس اشارة الى رفعه الاديان المختلفة ودخوله بيت المقدس اشارة الى وصوله الى مقام الولاية الذاتية في الحضرة الالهية الذي هو مقام القطب وكون الناس في صلاة الصبح اشارة الى اتفاق المحمديين على الاستقامة في التوحيد عند طلوع صبح يوم القيامة الكبرى بظهور نور شمس الوحدة وتأخر الامام اشارة الى شعور القائم بالدين المحمدي في وقته بتقدمه على الكل في الرتبة لمكان قطبيته وتقديم عيسى عليه السلام اياه واقتداؤه به على الشريعة المحمدية اشارة الى متابعته الملة المصطفوية وعدم تغييره للشرائع وان كان يعلمهم التوحيد العياني ويعرفهم أحوال القيامة الكبرى وطلوع الوجه الباقي هذا اذا كان المهدي عيسى بن مريم على ما روي في الحديث لا مهدي الا عيسى بن مريم وان كان المهدي غيره فدخوله بيت المقدس وصوله الى محل المشاهدة دون مقام القطب والامام الذي يتأخر هو المهدي وانما يتأخر مع كونه قطب الوقت مراعاة لادب صاحب الولاية مع صاحب النبوة وتقديم عيسى عليه السلام اياه لعلمه بتقدمه في نفس

ترجمہ: ”حضرت عیسیٰ“ قیامت کبریٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس (مسیح) کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

حدیث میں کہا گیا ہے کہ وہ (مسیح) ارض مقدسہ کی گھاٹی پر جس کا نام افیق ہے اترے گا اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا جس سے وہ دجال کو قتل کرے گا اور وہ صلیب توڑے گا اور وہ گرجے اور کنیسے گرائے گا اور وہ بیت المقدس میں داخل ہوگا اور لوگ صبح کی نماز میں ہوں گے تو امام پیچھے ہٹے گا اور حضرت عیسیٰ اس کو آگے کریں گے اور اس کے پیچھے دین محمد ﷺ کی پیروی میں نماز پڑھیں گے۔

دراصل اس حدیث میں افیق نامی گھاٹی میں اشارہ اس (مسیح) کے اس مظہر یا ظل کی طرف ہے جس میں مجسم ہو کر وہ آئے گا اور ارض مقدسہ سے مراد وہ پاک مادہ ہے جس سے اس (مسیح) کا جسم بنے گا اور نیزہ اس قدرت اور شوکت کی طرف اشارہ ہے جس میں وہ ظاہر ہوگا اور قتل دجال اس (مسیح) کے غلبہ کی طرف اشارہ ہے جو اسے گمراہ کرنے والے اس غالب کے خلاف حاصل ہوگا جو اس کے زمانے میں خروج کرے گا اور کسر صلیب اور گرجے اور کنیسے گرانے میں اس (مسیح) کے مختلف ادیان کو شکست دینے کی طرف اشارہ ہے اور بیت المقدس میں اس (مسیح) کے داخلہ سے مراد اس کے حضرت الوہیت میں ذاتی مقام ولایت کی طرف اشارہ ہے جو قطب کا مقام ہے اور لوگوں کے صبح کی نماز میں ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ محمدی یعنی مسلمان بوجہ وحدت کے نور کے ظاہر ہونے کے قیامت کبریٰ کی صبح طلوع ہونے کے وقت توحید پر استقامت سے قائم ہوں گے۔☆(بقیہ ترجمہ)

☆(بقیہ ترجمہ) اور امام کا پیچھے ہٹنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس (مسیح) کے وقت میں دین محمدی کو اپنے رتبہ اور مقام میں باقی تمام دینوں پر اولیت حاصل ہونے کا احساس ہوگا جو اس کے مقام (روحانی) قطب کی وجہ سے ہے اور حضرت عیسیٰ کو اس امام کا آگے کرنا اور شریعت محمدیہ پر اس کی اقتدا کرنا ملت مصطفویہ اسلامیہ کی پیروی اور شریعت (محمدی ﷺ) تبدیل نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔اور اگرچہ وہ (مسیح) ان لوگوں کو ظاہری توحید سکھائے گا اور ان کو قیامت کبریٰ کے حالات اور باقی رہنے والے چہرے کے طلوع کی معرفت عطا کرے گا۔

یہ اس صورت میں ہے جب مہدی خود عیسیٰ بن مریم ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَىٰ اور اگر مہدی اس کے علاوہ کوئی اور ہو تو بیت المقدس میں اس کے داخلے سے مراد اس مقام مشاہدہ میں داخل ہونا ہے جو مقام قطب سے ورے ہے اور امام جو نماز میں پیچھے ہٹتا ہے وہ مہدی ہے اور باوجودیکہ وہ اپنے زمانے کا قطب ہے اس کا پیچھے ہٹنا صاحب ولایت اور صاحب نبوت (عیسیٰ) کے ادب و لحاظ کی وجہ سے ہے اور حضرت عیسیٰ کا اس (مسیح) کو امامت میں آگے کرنا اس کے مقام قطب کے علم کی افضلیت و اولیت کی وجہ سے ہے۔

عکس حوالہ نمبر:50

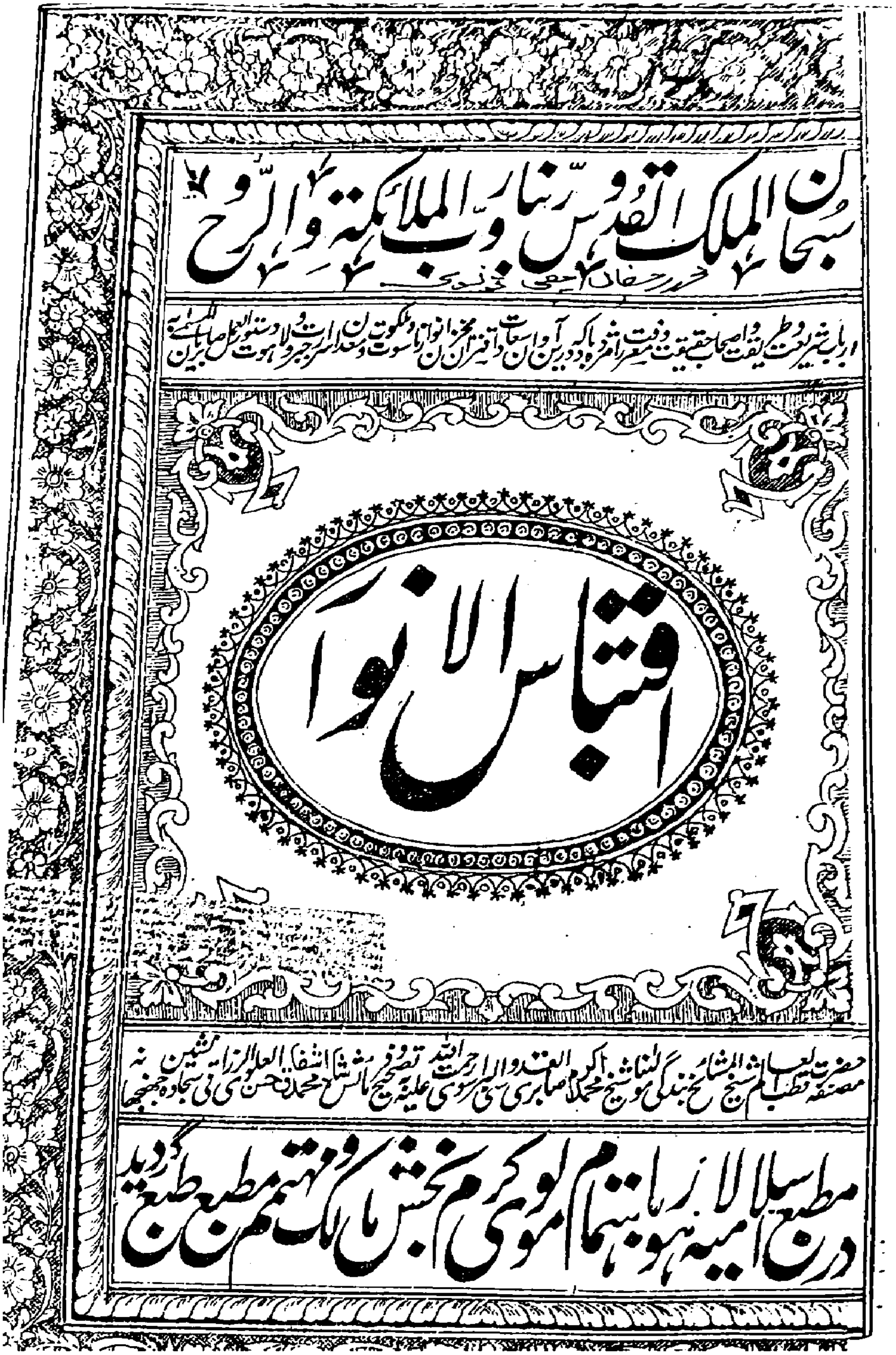

سبحان الملک القدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح

ارباب شریعت و طریقت و اصحاب حقیقت و معرفت را مژدہ باد کہ درین آوان سعادت اقتران مخزن انوار ناسوت و ملکوت و معدن اسرار جبروت و لاہوت دستور العمل سالکان المسمی بہ

اقتباس الانوار

مصنفہ قطب العالم شیخ المشائخ حضرت بندگی مولانا شیخ محمد اکرم صابری قدوسی البراسوی رحمۃ اللہ علیہ بتصحیح و فرمائش شاہ محمد حسن صابری اشفاق العلوی الرزاقی سجادہ نشین جھنجھانہ

در مطبع اسلامیہ لاہور باہتمام مولوی کرم بخش مالک و مہتمم مطبع طبع گردید

عکس حوالہ نمبر:50

۵۲

وفصوص الحکم می‌نویسد که نزد محققان محقق است محمد بود که بصورت آدم در مبدء ظهور نمود و هم او باشد که در آخر بصورت خاتم ظاهر گردد و این را بروز است
کمل گویند نه تناسخ و بعضے بر آنند که روح عیسے در مهدی بروز کند و نزول عبارت از این بروز است مطابق این حدیث لا مهدی الا عیسی ابن مریم
و این مقدمه بغایت ضعیف است والله اعلم و کمالات و خوارق عادات و احوال حضرت علی کرم الله وجهه بسیار اند در کتب تواریخ باید جست این مختصر
گنجایش آن نمی داشت در مرآة الاسرار می‌نویسد که علی کرم الله وجهه در مدت حیات سید کائنات صلے الله علیه وسلم همیشه در خدمت وے
قیام می‌داشت و در جمیع غزوات ترددات نمایان کرده مرتبه جهاد را کما حقه بجا آورد و چون آن حضرت در پرده شد گوشه قناعت به ریاضت شاقه اختیار
نمود و جمیع مرادات صوری و معنوی از قوت ولایت اکبر یکسو گذاشته در عزلت نامرادی نشست و در بے نیازی را بر روے مردم بسته در تحصیل
علوم ذات مطلق مشغول گشت و با صل خود آرام گرفت و بعد شهادت عثمان بن عفان رض به اتفاق جمیع اشراف اکابر مهاجرین و انصار و علماے
هر بلاد و دیار و اجماع ایشان بجاے سید علیه السلام بر مسند خلافت جلوس فرمود سایر مردم از خواص و عوام به شرف بیعتش مشرف گشتند و هم در روے
می‌نویسد که بعد از وقوع بیعت امیرالمومنین علی مرتضے رضی الله عنه روے به اصحاب آورده فرمود که اگر با من بیعت کردید بدانید که من از حد شرع تجاوز
نخواهم کرد و میل و محابا از من واقع نخواهد شد و فیصل امور به مشاورت جمهور خواهد بود و یک درم از بیت المال براے خود تصرف نکنم و میان شما ترجیح
ننهم بلکه هر یکے را به نظر رحمت و عاطفت ملاحظه نمایم و احکام بین العباد بموجب کتاب الله و بمقتضاے حدیث و سنت رسول الله صلے الله علیه وسلم
اجرا کنم آنگاه فرمود به مسجد روید که این امر خفیه قطع نتوان رسانید پس امیرالمومنین روز آدینه بر منبر نبوی بر آمد و خطبه در نهایت بلاغت و فصاحت
انشا فرمود و بر خواند چنانکه حاضران از غایت فصاحت و بلاغتش حیران ماندند و بر حسن بیان وے آفرین و تحسین کردند صاحب روضة الاحباب
از ابن عباس روایت میکند که چون دیده امیرالمومنین علی رض در وقت توجه وے بجانب بصره به تقریب جنگ جمل در موضع ذیقعده واقعشد خواجه
اویس قرنی رض از کمال اخلاص آمده با وے رض بیعت کرد و گفت تو خلیفه برحقے از آنوقت وے همراه امیرالمومنین بود تا در حرب صفین از جانب
امیرالمومنین با حضرت معاویه محاربه نمود و شربت شهادت چشید در سنه سبع و ثلثین هجری و در مرآة الاسرار می‌نویسد که چون سال چهلم از
هجرت در آمد امیرالمومنین علی کرم الله وجهه اکثر اوقات سخنان فراق آمیز میگفت روزے امام حسن و حسین رض را نزد خود طلبیده وصیت فرمود و امانتے
که از حضرت رسالت پناه صلے الله علیه وسلم بوے رسیده بود مع خلافت و امامت به امام حسن ارزانی داشت و هم در روے می‌نویسد در آنشب که
شهادت امیرالمومنین رض قریب رسید تمام شب در عبادت و شوق حضور بیدار بود و اول وقت صبح وضو ساخته در مسجد به نماز مشغول بود که ابن ملجم ملعون
شمشیر زهر آلوده بر سر مبارک امیرالمومنین زد تا مغز سر شگافته شد اسد الله الغالب فرمود سوگند به پروردگار که به مطلوب خود فایز شدم یعنے از قید وجود
خلاص شده با دوست یک رنگ گشتیم بعد از آن امام حسن را گفت که شرائط امامت بجا آورده با مردم نماز گذارد و بتاریخ نوزدهم شهر رمضان سنه
اربعین هجری ابن ملجم حضرت امیر را زخمی ساخت و بتاریخ بیست و یکم ماه مذکور شب آدینه جان بمشاهده جانان تسلیم کرد و در سیر الاقطاب مے
آرد که وے رض شب جمعه بیست و سیوم ماه رمضان و بقول صحیح و اصح هفدهم ماه رمضان شربت شهادت چشید والله اعلم امیرالمومنین حسین رض نقل
میکند که چون حضرت امیر کرم الله وجهه وفات یافت شنیدم که قائلے میگوید که بدن رو ید و این بنده خداے را با ما گذارید بیرون رفتم از درون خانه آوازے
مے آمد که محمد علیه السلام در گذشت و خلیفه و حامی دین او شهید شد نگاهبانی است که خواهد کرد و دیگرے گفت هر که سیرت ایشان ورزد و بروے ایمان کند
چون آواز ساکن شد در آمدیم وے را غسل کرده در کفن پیچیده یافتیم بر وے نماز گذارده موافق وصیتش جسد مطهر او را در مقام غره که حالا بنجف
مشهور است دفن ساختیم این روایت مرآة الاسرار است در شواهد النبوت چنان می‌نویسد که امیرالمومنین علی کرم الله وجهه حسن و حسین

ترجمہ: بعض لوگوں کا یہ مسلک ہے کہ عیسیٰؑ کی روح مہدی میں بروز کرے گی جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ عیسیٰ بن مریمؑ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

عکس حوالہ نمبر:51

النجم الثاقب

في أحوال الإمام الحجة الغائب (عج)

تأليف

خاتمة المحدثين آية الله الشيخ حسين الطبرسي النوري (قدس سره)

تقديم وترجمة وتحقيق وتعليق

السيد ياسين الموسوي

الجزء الأول

عکس حوالہ نمبر:51

الباب الرّابع

في ذكر اختلاف المسلمين للوجود المبارك للامام المهدي صلوات الله عليه من عدة جهات ، وبيان الفرق ، ونقل بعض كلماتهم علىٰ نحو الايجاز والاختصار .

لا يخفىٰ انّه لا خلاف بين فرق المسلمين المعروفة بأنَّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم أخبر بمجيء شخص في آخر الزمان يقال له (المهدي) وهو سميّه وينشر دينه صلى الله عليه وآله وسلّم ويملأ الأرض عدلاً وقسطاً ؛ ولم يخالف احد في ذلك الّا قول ضعيف نقل من السنة « أن لا مهدي الّا عيسىٰ ينزل من السماء » .

ونقل خبر في هذا الباب ، وان نفس اولئك الجماعة يحكمون بضعفه وشذوذه ، فضلاً عن الامامية ؛ ونظيره في الضعف والسخافة ما نقله الميبدي في شرح الديوان عن بعض : أن روح عيسىٰ عليه السلام تظهر في المهدي عليه السلام ، وان نزول عيسىٰ عبارة عن هذا الظهور فيطابق حديث « لا مهدي الّا عيسى بن مريم » انتهىٰ . ترجمہ

وبالجملة أنه قد اُلِّفَتْ كتب كثيرة عند تلك الجماعة في اثبات وجوده وحالاته عليه السلام ، مثل : (مناقب المهدي) للحافظ ابي نعيم الاصفهاني .

و (صفة المهدي) له ايضاً ؛ والظاهر أنه نفسه الذي يقال له (نعوت المهدي) ؛ أو أنه كتاب آخر له .

ترجمہ: میبدی نے شرح دیوان میں کسی سے نقل کیا ہے کہ عیسیٰ کی روح مہدیؑ میں ظاہر ہوگی اور یہ کہ نزول عیسیٰ اسی مہدی سے عبارت ہے تا کہ اس حدیث سے مطابقت ہو جائے'' لاالمهدیّ الا عیسیٰ ابن مریم" یعنی عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

عکس حوالہ نمبر:52

إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿سورة الانبیاء﴾

الصارم السیف

تصنیف لطیف

عالم ربانی عارف یزدانی حضرت مولنا خلیفہ پیر
عبد القیوم صاحب نقشبندی مجددی لہوگردی ادام اللہ فیوضہ

محرم الحرام سنہ ۱۳۴۹ھ

در مطبع نذیر پرنٹنگ پریس ہال بازار امرتسر طبع شد

قیمت ہشت آنہ انگلیسی

عکس حوالہ نمبر:52

٧٦

عبد اللہ ابن عمر انہ قال یخرج رجل من ولد حسن بن علی من
قبل المشرق لو استقبل بہ الجبال یہدھا و یتخذ فیہا طرقاً رواہ
ابونعیم و ابن عساکر کتاب نجم الثاقب جلد اول صفحہ ۵۵؛ چوں در باب
ظہور مہدی وجائے مسکن او احادیث بسیار وارد شدہ کہ یک با دیگر مخالف
اند پس معلوم شد کہ یکے از اینہا را قابل عمل حکم کردہ نمے شود - بنابراں حضرت
محمد اسمٰعیل بخاری کہ کتاب او بعد از کتاب حضرت باری کہ اصح الکتب است
یکے ازیں احادیث را منظور و قابل عمل ندانستہ و در کتاب خود نقل نکردہ
و صحیح مسلم کہ بعد از صحیح البخاری اصح و عمدہ کتاب است در او ہم یکے ازیں
احادیث را صحیح ندانستہ و در کتاب خود نقل نکردہ اند معلوم ہست کہ ایں
احادیث قابل عمل و صحیح نیست و ہفتاد و دو فرقہ باطلہ کہ در کتاب ہائے خود تحریر
داشتہ کہ مہدی از فرقہ ناباں مے باشد ہمگی غلط است سوا ازیں دو حدیث
کہ در صحیح البخاری و صحیح المسلم آمدہ اول اینکہ لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم
یعنی سوا از حضرت عیسیٰ دیگر مہدی نیست - دوم اینکہ کیف انتم اذا نزل
ابن مریم فیکم و امامکم منکم و در تمامی احادیث ایں را صحیح دانستہ
اند زیرا کہ در کتاب خود ہم جمع کردہ اند و ایں امر را ہم صاف کردہ اند کہ ابن مریم
در مسلمانان نزول مے کند و او از ہمیں مسلمانان یک کس مے باشد - پس ازیں حدیث
معلوم گردید کہ امام بخاری و امام مسلم حضرت مسیح موعود را مہدی آخر زمان میگویند
و ما سوا از او قائل دیگر مہدی و منتظر دیگر مہدی نمے باشند و نہ در حق ہیچ مہدی
حدیث نقل کردہ اند و عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوشک
من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ بن مریم اماماً مہدیاً و حکماً عدلاً
فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و تضع الحرب اوزارھا

ترجمہ: ان دو احادیث کے علاوہ جو کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں اول لا مھدیّ الا عیسی بن مریم یعنی حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ اور کوئی مہدی نہیں۔ دوسری حدیث یہ کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم ۔۔۔سو ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم مسیح موعود کو مہدی آخر الزمان کہتے ہیں اور اس کے سوا کسی دوسرے مہدی کے قائل نہیں، نہ اس کے منتظر ہیں اور نہ کسی دوسرے مہدی کے حق میں کوئی حدیث انہوں نے نقل کی پھر انہوں نے امام احمد کی یہ حدیث تائیداً نقل کی کہ عیسیٰؑ بن مریم امام مہدی ہو کر آئیں گے۔

10۔اُمّتِ محمدیہ کا مسیحا اور نجات دہندہ مہدی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ لَيُدْرِ كَنَّ الدَّجَّالُ قَوْمًا مِثْلَكُمْ اَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَلَنْ يَخْزِيَ اللّٰهُ اُمَّةً اَنَا اَوَّلُهَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اٰخِرُهَا.

(مستدرک حاکم اردو جلد 4 صفحہ 111 شبیر برادرز لاہور)[53]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ ضرور دجال تمہارے جیسے یا فرمایا تم سے بہتر لوگوں کا زمانہ پائے گا اور اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے آغاز میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰؑ بن مریم۔

تشریح: یہ حدیث امام ابن ابی شیبہ، علاّمہ دیلمی اور علاّمہ سیوطی نے بھی بیان کی ہے۔امام حاکم نے اسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 111 شبیر برادرز لاہور)

علامہ ابن حجر نے بھی اس حدیث کی سند عمدہ قرار دی ہے۔

(فتح الباری جلد 11 صفحہ 12 الرسالۃ العلمیۃ)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ امت محمدیہ میں محض فرقہ بندی، فتنہ وفساد، دجّالوں کذّابوں کی آمد اور ان کے ذریعہ تباہی و بربادی کی خبر ہی نہیں دی گئی بلکہ اس امت مرحومہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے عیسیٰؑ بن مریم جیسے مہدی کے نجات دہندہ بن کر تشریف لانے کی بشارت بھی موجود ہے۔ یہ حدیث سُنّی اور شیعہ دونوں مکاتب فکر کی کتب میں کسی قدر لفظی فرق کے ساتھ موجود ہے۔شیعہ روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ وہ امّت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں اور علیؓ اور میری اولاد کے گیارہ صاحب فہم وبصیرت افراد اور آخر میں مسیح ہے لیکن درمیانی زمانہ کے لوگ ہلاک ہوں گے میرا ان لوگوں سے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(معجم الاحادیث الامام المہدی الجزء الثانی صفحہ 421 موسستہ المعارف الاسلامیہ)[54]

اس کے بالمقابل سنی مسلک کی نسبتاً بعد کے زمانہ میں تیسرے درجہ کی کتب ابن عساکر وغیرہ میں ''وَالْمَهْدِیُّ فِیْ وَسْطِهَا''یعنی وسطی زمانہ میں مہدی ہوگا کے الفاظ بھی ہیں جن کا قدیم مصادر میں ذکر موجود نہیں چنانچہ مشہور شیعہ عالم شیخ علی کورانی نے اس حدیث پر اپنی یہ تحقیق لکھی ہے کہ اکثر کتب میں وَالْمَهْدِیُّ فِیْ وَسْطِهَا کے الفاظ موجود ہی نہیں۔

(معجم احادیث الامام المہدی الجزء الثانی صفحہ 423 موسسۃ المعارف الاسلامیہ)[55]

گویا اس روایت میں ''وسطی زمانہ میں مہدی ہوگا'' کے الفاظ الحاقی اور بعد کا اضافہ ہیں۔ البتہ حدیث کے اس حصہ پر تمام مکاتب فکر متفق ہیں کہ ''میرے اور مسیح کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا زمانہ ہے، میرا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

(فردوس الاخبار الجزء الثالث صفحہ 339 دار الکتاب العربی۔ کنز العمال جلد 7 صفحہ 466 دار الاشاعت کراچی)[56]

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریمؐ نے آخری زمانہ میں امّت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ایک ہی ہدایت یافتہ وجود عیسیٰؑ بن مریم کا ذکر فرما کر اسے مہدی کے لقب سے یاد فرمایا ہے، کسی الگ مہدی کا ذکر نہیں کیا۔ پس یہی مسیح موعودؑ ہی دراصل امام مہدی ہے۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں صراحت سے یہ ذکر ہے کہ مسیح موعودؑ ہی امام مہدی ہوگا۔

اس حدیث سے اسلام کے وسطی دور کی عمومی ایمانی واعتقادی و عملی اور روحانی حالت کا بھی خوب اندازہ ہوتا ہے جس کی بناء پر رسول کریمؐ نے ایسے لوگوں سے اپنی بے تعلقی اور ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کو یہ آیت بعض دوسری آیات کے ساتھ الہام ہوئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ....... اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا کہ تا اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آ جائے گا اور دوسری تمام ملتیں بیّنہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی۔ دیکھو! یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو ابتداء سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے اور اس کے وقت میں پوری ہوگی۔''

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 42-43 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:53

المستدرك

على الصحيحين

جلد 4

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

عکس حوالہ نمبر:53

4350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ کسی نے جوتا بنوایا، نہ پہنا اور نہ سواری پر سوار ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4351- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ جَزَعُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُدْرِكَنَّ الدَّجَّالُ قَوْمًا مِثْلَكُمْ اَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَنْ يُخْزِيَ اللّٰهُ اُمَّةً، اَنَا اَوَّلُهَا، وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ، اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَخَذَهَا فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مُؤْتَةَ

✦ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ موتہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ علیہم السلام کا شہداء پر جزع وفزع شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: دجال کو تم جیسے یا تم سے بہتر لوگ پائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں، میں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4352- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا حَيَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

4350- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3781: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 7891: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث 9169:

عکس حوالہ نمبر:54

معجم أحاديث الإمام المهدي عليه السلام

تأليف ونشر

مؤسسة المعارف الإسلامية

الجزء الثاني

أحاديث النبي ﷺ

عکس حوالہ نمبر:54

☆ : إبراز الوهم المكنون: ص٥٦٤ ح٣٤ ـ كما في بيان الشافعي، بتفاوت يسير، وقال : «رواه أبو نعيم في أخبار المهدي، والمراد بالوسط ما قبل الآخر» .

وفي: ص٥٦٥ ح ٤٠ ـ كما في مناقب ابن المغازلي، بتفاوت يسير، وفيه : « ... والمَهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي » وقال : «رواه الحاكم في التاريخ، وكذا ابن عساكر» .

❀ ❀

* : عيون أخبار الرضا: ج١ ص٥٣ ب٦ ح٢٣ ـ حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن همام أبو علي، عن عبد الله بن جعفر الحميري، عن الحسن بن موسى الخشّاب، عن أبي المثنّى النخعي، عن زيد بن علي بن الحسين، عن أبيه علي بن الحسين، عن أبيه عليه السلام، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله : «كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا وَعَلِيٌّ وَأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي أُولُوا الأَلْبَابِ أَوَّلُهَا، وَالمَسِيحُ بنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا، وَلَكِنْ يَهْلِكُ بَيْنَ ذَلِكَ مَنْ لَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي» .

ترجمہ ↓

* : كمال الدين: ج١ ص٢٨١ ـ ٢٨٢ ب٢٤ ح٣٤ ـ كما في العيون .

* : دلائل الإمامة: ص٢٣٤ (٤٤٢ ـ ٤٤٣ ح٤١٥ ط ج) ـ حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد الطبري، قال: حدثنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن عبد الله الدقيقي، قال: حدثنا أبو الطيّب أحمد بن عبد الله الأنطاكي، قال: حدثني اليمان بن سعيد المحتسبي، قال: حدثنا خالد بن القشيري، قال: حدثنا محمد بن إبراهيم الهاشمي، عن أبي جعفر أمير المؤمنين عبدالله بن محمد، عن أبيه، عن ابن عبّاس، قال: قال رسول الله: ـ كما في بيان الشافعي، بتفاوت يسير، وفيه : «كَيْفَ تَهْلَكُ ...» .

* : ملاحم ابن طاووس: ص١٠١ ب٨٣ ح٤٢٢ ـ عن فتن السليلي، وفيه : « ... قَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا، وَعِيسَى آخِرُهَا، فَيُصَلِّي خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِي، فَإِذَا صَلَّى الغَدَاةَ قَامَ عِيسَى حَتَّى يَجْلِسَ فِي المَقَامِ» وذكر متابعته وأنّ مقامه في الدنيا أربعون سنة .

❀ : نوادر المعجزات: ص١٩٧ ـ مرسلاً عن ابن عبّاس، عن النبي صلى الله عليه وآله كما في رواية دلائل الإمامة .

☆ : العمدة: ص٤٣٤ ح٩١٤ ـ كما في بيان الشافعي، بتفاوت يسير، عن الجمع بين الصحاح .

☆ : كشف الغمّة: ج٣ ص٢٦٤ ـ كما في بيان الشافعي، عن أربعين أبي نعيم .

وفي: ص٢٧٤ ـ عن بيان الشافعي .

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ امت کیسے ہلاک ہوگی کہ میں اور علی اور میری اولاد کے گیارہ عقلمند لوگ اس کے اول اور مسیح ابن مریم اس کے آخر میں ہیں۔ لیکن ان کے درمیان ایسے لوگ ہلاک ہوں گے جن سے میرا کوئی تعلق نہیں اور ان کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔''

عکس حوالہ نمبر:55

وفيها: عن الإذاعة .

وفي: ص٤٥٢ ـ عن رواية عقد الدرر الأولى .

وفيها: مرسلاً، عن ابن عبّاس، عن النبي ﷺ عن نثر الدّر المكنون، كما في بيان الشافعي .

وفي: ص٥٩٩ ـ مرسلاً عن ابن عبّاس، عن النبيﷺ عن مسند أحمد، كما في بيان الشافعي .

ملاحظة: «كون المهدي ﷺ في وسط الأمّة ينافي ما ورد أنّه والمسيح في آخرها، وتأويل بعضهم بأنّ المراد بالوسط ما قبل الآخر تأويل ضعيف، وقد رأيت أن كثيراً من روايات الحديث لم تذكر عبارة: والمهديّ في وسطها، فلعلّ الأصل ما رواه في أخبار الدول: والشهداء من أهل بيتي في وسطها» .

ترجمہ ↓

* * *

[٣٦٢] ٧ - «يَهبِطُ المَسِيحُ عِيسَى بنُ مَرْيَمَ ﷺ عِندَ القَنطَرَةِ البَيْضَاءِ عَلَى بَابِ دِمَشْقَ الشَّرقِيِّ إلى طَرَفِ الشَّجَرةِ، تَحمِلُهُ غَمَامَةٌ، وَاضِعٌ يَدَيْهِ عَلَى مَنكِبِ مَلَكَيْنِ، عَلَيْهِ رِيطَتَانِ، مُؤتَزِرٌ بِإحدَاهُمَا مُرتَدٍ بِالأُخرَى، إذَا أكَبَّ رَأسَهُ قَطَرَ مِنْهُ كَالجُمَانِ .

فَيَأتِيهِ اليَهُودُ، فَيَقُولُونَ: نَحنُ أَصحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذَبتُم، ثُمَّ يَأتِيهِ النَّصَارَى، فَيَقُولُونَ: نَحنُ أَصحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذَبتُم، بَل أَصحَابِي المُهَاجِرُونَ بَقِيَّةُ أَصحَابِ المَلحَمَةِ، فَيَأتِي مَجمَعَ المُسلِمِينَ حَيثُ هُم، فَيَجِدُ خَلِيفَتَهُم يُصَلِّي بِهِم فَيَتَأخَّرُ المَسِيحِ حِينَ يَرَاهُ، فَيَقُولُ: يَا مَسِيحَ اللهِ، صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: بَل أَنتَ فَصَلِّ لأَصحَابِكَ، فَقَد رَضِيَ اللهُ عَنكَ، فَإنَّمَا بُعِثتُ وَزِيراً وَلَم أُبعَث أمِيراً، فَيُصَلِّي لَهُم خَلِيفَةُ المُهَاجِرِينَ رَكعَتَينِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَابنُ مَريَمَ فِيهِم، ثُمَّ يُصَلِّي لَهُمُ المَسِيحُ بَعدَهُ، وَيَنزِعُ خَلِيفَتَهُم»* .

ترجمہ: اور میں نے دیکھا ہے کہ اکثر روایات میں ''وسط میں مہدی ہوگا'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:56

كتاب

فردوس الأخبار

بمأثور الخطاب المخرج على كتاب الشهاب

تأليف
الحافظ شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي

ومعه
تسديد القوس للحافظ ابن حجر العسقلاني
مسند الفردوس لأبي منصور شهردار بن شيرويه الديلمي

قدم له وحققه وخرج أحاديثه
فواز أحمد الزمرلي   محمد المعتصم بالله البغدادي

الجزء الثالث

الناشر
دار الكتاب العربي

عکس حوالہ نمبر:56

[٤٩٠٥] عائشة :

كفى بها نعمةً أن يتجاور الرَّجُلان ويتجالسا ويصطحبا ويتفرقا، وكلُّ واحدٍ منهما يقول لصاحبه : جزاك الله خيراً .

[٤٩٠٦] أبو هريرة :

كفاك الحيّة ضربةٌ بالسَّوط أصَبْتها أم أخطأْتها .

فصل

[٤٩٠٧] أبو سعيد :

كيفَ أنعمُ وصاحبُ الصَّور قد التقمَ الصُّور بفيه وأصْغى سمعه ، وحَنَى جبهته ينتظر متى يؤمر أن ينْفُخ في الصّور .

[٤٩٠٨] ابن عباس :

كيفَ تهلكُ أمةٌ أنا في أوَّلها، والمسيح في آخرها . وبين ذلك [. . .] ؟ .

[٤٩٠٥] قال ابنه : « أخبرناه أبو علي الحداد رحمه الله أخبرنا أبو نعيم حدثنا أحمد بن جعفر بن معبد حدثنا أبو بكر بن أبي عاصم حدثنا الحوطي حدثنا يحيى بن سعيد العطار حدثنا عيسى بن ميمون عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها مرفوعاً . . وأحمد بن جعفر هو في الميزان ابن عبدالله قال : شيخ لأبي نعيم الحافظ . ذكر ابن طاهر أنه مشهور بالوضع » ٨٧/١ .

[٤٩٠٦] رواه الطبراني والدارقطني في الأفراد والبيهقي عن أبي هريرة: فيض ٦/٥.ورواه الديلمي عن عبدوس عن الطوسي عن عاصم عن الربيع بن سليمان عن اسماعيل بن مسلمة بن قعنب عن حميد بن الأسود عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة مرفوعاً .

[٤٩٠٧] رواه الترمذي في صفة القيامة عن أبي سعيد وقال حديث حسن: ٦٢٠/٤ و٣٧٢/٥ وأحمد ٧/٣ عنه و٣٧٤/٤ عن زيد بن أرقم ثم عنه . ورواه ابن منيع عن ابن عباس . وعن زيد رواه الطبراني وقال الهيثمي : ورجاله وثقوا على ضعف فيهم . وعن ابن عباس رواه أحمد والطبراني في الأوسط باختصار عنه وفيه عطية العوفي وهو ضعيف وفيه توثيق لين : مجمع الزوائد ٣٣٠/١٠ ـ ٣٣١ .

[٤٩٠٨] في الأصل (تبح) أعوج ؟ ولم نجده في مسند ابنه بهذا اللفظ وإنما هو عنده : =

٣٣٩

ترجمہ: وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے آغاز میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:56

شیخ بکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے [illegible] کے بارے میں جتنی احادیث جمع فرمائیں اس سے زیادہ کسی نے نہیں [illegible]

[illegible] عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا اس نے حدیث کی تمام کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

[illegible] متداول کتب میں روایت حدیث سے متعلق [illegible] کے حوالے کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۷

تالیف

علّامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر:56

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۱۔

نوٹ:۔۔۔ یہاں پھر نمبر شمار کی غلطی ہے ہم نے کتابی ترتیب کو نہیں بدلا تاکہ آئندہ کی نمبر شماری متاثر نہ ہو۔

۳۸۸۴۵ اس وقت تمہاری یہ حالت ہوگی جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی سے ہوگا۔ بیہقی عن ابی ھریرۃ

۳۸۸۴۶ قیامت تک میری امت کی ایک جماعت حق کی بنا پر لڑتی اور غالب رہے گی عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے! آپ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ عزت بخشی ہے کہ تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔

مسند احمد، مسلم عن جابر

۳۸۸۴۷ عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی شخص کو دجال پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ الضیالسی عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۶۱۷۴۔

۳۸۸۴۸ دجال ضرور تم جیسی یا تم سے بہتر ایک قوم پائے گا اور اللہ تعالیٰ ہرگز اس امت کو رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں میں (محمد ﷺ) ہوں اور اس کے آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ الحکیم، حاکم عن جبیر بن نفیر

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۴۷۸۵۔

۳۸۸۴۹ ضرور ابن مریم علیہما السلام دجال کولد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ مسند احمد عن مجمع بن جاریۃ

۳۸۸۵۰ ابن مریم علیہما السلام دجال کولد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ترمذی عن مجمع بن جاریۃ

۳۸۸۵۱ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ضرور منصف حاکم اور امام عادل بن کر اتریں گے اور ضرور ایک راستہ میں حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چلیں گے اور ضرور میری قبر پر آکر مجھے سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔ الضعیفۃ ۱۴۵۰۔

۳۸۸۵۲ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارے کے پاس اتریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن اوس بن اوس

۳۸۸۵۳ اس امت کا بہترین گروہ پہلا اور آخری ہے پہلے میں اللہ کے رسول ﷺ اور آخری میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور اس کے درمیان ایک ٹیڑھا راستہ ہے جو نہ تیرے لائق اور نہ تو ان کے لائق ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن عروۃ بن رویم

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۹۳۰۔

۳۸۸۵۴ میری امت کے جو شخص عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا زمانہ پائیں گے اور دجال کے زمانہ میں شریک ہوں گے۔

ابن جریر، حاکم عن انس

کلام:۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۶۹۔

الاکمال

۳۸۸۵۵ عیسیٰ بن مریم روح اللہ تم میں اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھنا تو پہچان لینا کیونکہ وہ درمیانے قد والے سرخ وسفید رنگ والے ہوں گے ان پر گیروے رنگ کے دو کپڑے ہوں گے ان کے سر سے پانی ٹپکتا دکھائی دے گا اگرچہ انہوں نے پانی استعمال نہیں کیا ہوگا۔ وہ صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل اور جزیہ (ٹیکس) ختم کردیں گے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے اللہ تعالیٰ انہی کے زمانہ میں کانے مردود دجال کو ہلاک کریں گے۔ زمین والوں میں امن وامان پھیل جائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چراگاہ ہوں میں چریں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور انہیں کوئی نقصان نہ دیں گے آپ علیہ السلام چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

11۔ مثیل ابنِ مریم

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمُسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَ اِنِّيْ اُعِيْذُ هَابِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

(صحیح بخاری اردو جلد 2 مترجم مولانا وحید الزماں صفحہ 245 حذیفہ اکیڈمی لاہور)[57]

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بنی نوع انسان کا پیدا ہونے والا کوئی بچہ نہیں سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے پیدائش کے وقت شیطان اسے مس کرتا اور چھوتا ہے اور وہ اس ''مسِ شیطان'' کی وجہ سے چیخ مار کر آواز نکالتا ہے۔ پھر حضرت ابوھریرہؓ یہ آیت پڑھتے تھے وَاِنِّی اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم کہ اے خدا میں (اپنی) اس (بچی مریم) اور اس کی اولاد کو راندے ہوئے شیطان کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

تشریح: بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے بیان کیا ہے۔

اگر اس حدیث کا محض ظاہری مطلب لیا جائے تو سوائے مریم اور ابن مریم کے کوئی بچہ حتّٰی کہ کوئی معصوم نبی بھی شیطان کے چھونے یعنی مسِ شیطان سے پاک قرار نہیں دیا جا سکتا لہٰذا یہ معنی کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتے۔ اسی وجہ سے مشہور مفسّر علاّمہ زمخشری نے لکھا ہے کہ اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سوائے مریم اور ابن مریم کے اور ان لوگوں کے جو مریم یا ابن مریم جیسی حالت یا صفت رکھتے ہوں دعا اور مجاہدہ کے نتیجہ میں انہیں بھی یہ عصمت حاصل ہو سکتی ہے۔

(تفسیر الکشاف الجزء الثالث صفحہ 170 دار المعرفۃ بیروت)[58]

دراصل اس حدیث میں تمام انبیاء میں سے بطور خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریمؑ کا نام بطور مثال بیان کرنے میں یہ حکمت ہے کہ انہیں یہود کے ناپاک الزامات سے

بری قرار دیا جائے۔ ایک اور حدیث سے بھی انہی معنی کی تائید ہوتی ہے کہ جس طرح مریمؑ اور اسکا بیٹا دعا کی برکت سے مسّ شیطان سے محفوظ رہے اسی طرح دیگر لوگ بھی دعا کی برکت سے شیطان سے بچ سکتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے ہوئے بوقت مباشرت شیطان سے بچنے کی خاص دعا کرے اللہ تعالیٰ انہیں ایسی اولاد عطا کرتا ہے جسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(صحیح بخاری اردو جلد چہارم صفحہ 593 مترجم مولانا محمد آزاد، مرکزی اہل جمیعت اہل ہند)[59]

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مریم اور ان کا بیٹا ہی نہیں بلکہ امت محمدیہ کا ہر فرد دعا کے ذریعہ مسِ شیطان سے پاک ہوسکتا ہے۔

دراصل یہ حدیث سورۃ تحریم کی اس آیت کی تفسیر ہے جس میں کامل مؤمن مردوں کی مثال حضرت مریمؑ سے دی گئی ہے جو اپنی عصمت کی حفاظت کے نتیجہ میں روحانی ترقی کے نتیجہ میں ابن مریم کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ (تحریم:11) گویا مؤمنین کے لئے روحانی ترقیات کے میدان میں مقام مریمؑ و ابن مریمؑ کے دروازے کھلے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''سورۃ التحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰؑ پیدا ہوگیا۔ اور اسی بناء پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا۔ کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گذرا۔ اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں اس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 ایڈیشن 2008)

اسی طرح آیت استخلاف (نور:56) میں بنی اسرائیل کے خلیفوں کی طرح امت محمدیہ میں بھی خلفاء بنانے کے وعدہ میں مثیل مسیح جیسا خلیفہ پیدا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حدیث میں دراصل مریمؑ اور ابن مریمؑ سے مراد ان کے مثیل اور ان

کی صفت و حالت کے حامل افراد ہیں۔ اس محاورہ کے مطابق جس ابن مریمؑ کی امت محمدیہ میں پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی اس سے مراد بھی مثیل ابن مریم ہی ہے۔ بالخصوص قرآن و حدیث سے اسرائیلی عیسیٰ بن مریمؑ کی وفات ثابت ہو جانے کے بعد نزول ابن مریم سے مراد ان کے مثیل مسیح موعودؑ ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ جو فوت ہو جائے وہ دوبارہ لوٹ کر دنیا میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّھُمْ اِلَیْھِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (یٰسین:32) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کتنی ہی نسلیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیں۔ یقیناً وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

> ''بعض حدیثوں میں جو استعارات سے پُر ہیں مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے۔۔۔ایک شخص اصلاح خلائق کے لئے دنیا میں آئے گا جو طبع اور قوّت اور اپنے منصبی کام میں مسیح بن مریم کا ہمرنگ ہوگا اور جیسا کہ مسیح ابن مریم نے حضرت موسیٰؑ کے دین کی تجدید کی۔۔۔۔۔ایسا ہی وہ مسیح ثانی مثیل موسیٰ کے دین کی جو جناب ختم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تجدید کرے گا۔۔۔۔۔خدائے تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 121۔122 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:57

صحیح البخاری مترجم

۲

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزمانؒ

حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر ۲ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:57

أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا) فَأَوْحَى فَأَشَارَ (يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ) إِلَى قَوْلِهِ (وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا) (حَفِيًّا) لَطِيفًا (عَاقِرًا) الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ *

۶۵۰- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ *

کہ اپنی قوم والوں کے پاس آئے اشارے سے کہا صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو فاوحی کا معنی اشارہ کیا۔ اے یحییٰ زور سے توریت کو تھام لے اخیر آیت و یوم یبعث حیا تک حفیا کا معنی مہربان عاقر بانجھ مرد عورت دونوں کو کہتے ہیں۔

۶۵۰۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان فرمایا پھر جبریلؑ چڑھے دروازہ کھلوایا دربان نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے کہا محمد ﷺ ہیں پوچھا کیا بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب وہاں پہنچا تو دیکھا حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبریل نے کہا ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے نیک بھائی نیک پیغمبر۔

۳۴۶- بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

(وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا) (إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ) (إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ) إِلَى قَوْلِهِ (يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَقُولُ (إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ) وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ فَإِذَا صَغَّرُوا آلَ ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أُهَيْلٌ *

باب حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان

اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ مکان میں چلی گئی۔ (سورہ آل عمران میں) اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمے (یعنی حضرت عیسیٰ کی) خوشخبری دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یرزق من یشاء بغیر حساب تک ابن عباسؓ نے کہا آل عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یٰسین اور آل محمد ﷺ سے بھی مراد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں (موحد ہیں) یعنی مومن آل کا لفظ اصل میں اہل تھا آل یعقوب یعنی اہل یعقوب (ھ کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اہیل کہتے ہیں۔

۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ (وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) *

۶۵۱۔ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے ہی سے وہ روتا ہے مگر مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہؓ (سورہ آل عمران کی) یہ آیت پڑھتے تھے (مریم کی والدہ نے کہا) میں اس کو یعنی مریم کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

۳۴۷- بَاب

(وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ

باب (سورہ آل عمران میں)

وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا اور پلیدی سے پاک کیا اور سارے جہان کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا مریم اپنے مالک کی پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتلاتے ہیں اور

عکس حوالہ نمبر:58

تفسير الكشاف

عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل

تأليف

أبي القاسم جار الله محمود بن عمر الزمخشري الخوارزمي
٤٦٧ - ٥٣٨ هـ

اعتنى به وخرج أحاديثه وعلق عليه
خليل مأمون شيحا

وعليه تعليقات كتاب «الانتصاف» فيما تضمنه الكشاف من الاعتزال «للإمام ناصر الدين ابن منير المالكي»

دار المعرفة
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:58

التعظيم للموضوع والرفع منه، ومعناه: وليس الذكر الذي طلبت كالأنثى التي وهبت لها، واللام فيهما للعهد.

فإنْ قلتَ: علام عطف قوله: **﴿وإنّي سميتها مريم﴾**؟ **قلتُ:** هو عطف على **﴿إنّي وضعتها أنثى﴾** وما بينهما جملتان معترضتان، كقوله تعالى: **﴿وإنّه لقسم لو تعلمون عظيم﴾**[1].

فإنْ قلتَ[2]: فلم ذكرت تسميتها مريم لربها؟ **قلتُ:** لأنّ مريم في لغتهم بمعنى العابدة، فأرادت بذلك التقرب والطلب إليه أن يعصمها حتى يكون فعلها مطابقاً لاسمها وأن يصدق فيها ظنها بها. ألا ترى كيف أتبعته طلب الإعاذة لها ولولدها من الشيطان وإغوائه، وما يروى من الحديث: «ما من مولود يولد إلاّ والشيطان يمسه حين يولد فيستهلّ صارخاً من مس الشيطان إياه إلاّ مريم وابنها»[3]. فالله أعلم بصحته، فإن صح، فمعناه أنّ كل مولود يطمع الشيطان في إغوائه إلاّ مريم وابنها فإنّهما كانا معصومين، وكذلك كل من كان في صفتهما، كقوله تعالى: **﴿لأغوينهم أجمعين * إلا عبادك منهم المخلصين﴾**[4] واستهلاله صارخاً من مسه تخييل وتصوير لطمعه فيه، كأنّه يمسه ويضرب بيده عليه ويقول هذا ممن أغويه، ونحوه من التخييل قول ابن الرومي:

لما تؤذن الدنيا به من صروفها ... يكون بكاء الطفل ساعة يولد

وأمّا حقيقة المس والنخس، كما يتوهم أهل الحشو، فكلا ولو سلط إبليس على الناس ينخسهم لامتلأت الدنيا صراخاً وعياطاً مما يبلونا به من نخسه.

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾.

﴿فتقبلها ربها﴾ فرضي بها في النذر مكان الذكر، **﴿بقبول حسن﴾** فيه وجهان: أحدهما أن يكون القبول اسم ما تقبل به الشيء، كالسعوط واللدود لما يسعط به ويلد، وهو اختصاصه لها بإقامتها مقام الذكر في النذر، ولم يقبل قبلها أنثى في ذلك، أو بأن تسلمها من أمّها عقيب الولادة قبل أن تنشأ وتصلح للسدانة. وروي: أنّ حنة حين ولدت مريم لفتها في خرقة وحملتها إلى المسجد ووضعتها عند الأحبار أبناء هرون وهم في بيت المقدس، كالحجبة في الكعبة، فقالت لهم: دونكم هذه النذيرة، فتنافسوا فيها لأنّها كانت بنت إمامهم وصاحب قربانهم، وكانت بنو ماثان رؤوس بني إسرائيل وأحبارهم وملوكهم، فقال لهم زكريا أنا أحق بها عندي خالتها، فقالوا: لا حتى نقترع عليها فانطلقوا، وكانوا سبعة وعشرين إلى نهر، فألقوا فيه أقلامهم فارتفع قلم زكريا فوق الماء ورسبت أقلامهم فتكفلها. والثاني أن يكون مصدراً على تقدير حذف المضاف بمعنى: فتقبلها بذي قبول حسن، أي: بأمر ذي قبول حسن، وهو الاختصاص، ويجوز أن يكون معنى فتقبلها: فاستقبلها. كقولك: تعجله بمعنى: استعجله، وتقصاه بمعنى: استقصاه، وهو كثير في كلامهم، من استقبل الأمر إذا أخذه بأوّله وعنفوانه. قال القطان:

وخير الأمر ما استقبلت منه ... وليس بأن تتبعه اتباعا

ومنه المثل: «خذ الأمر بقوابله»؛ أي: فأخذها في أوّل أمرها حين ولدت بقبول حسن. **﴿وأنبتها نباتاً حسناً﴾** مجاز عن التربية الحسنة العائدة عليها بما يصلحها في جميع أحوالها. وقرىء: وكفلها زكرياء، بوزن وعملها. **﴿وكفّلها زكرياء﴾** بتشديد الفاء ونصب زكرياء الفعل لله تعالى بمعنى: وضمها إليه وجعله كافلاً لها وضامناً لمصالحها، ويؤيدها قراءة أبيّ: وأكفلها من قوله تعالى: **﴿فقال اكفلنيها﴾**[5]. وقرأ مجاهد: فتقبلها ربها وأنبتها، وكفلها على لفظ الأمر في الأفعال الثلاثة، ونصب ربها ندعوا بذلك، أي: فاقبلها يا ربها وربها، واجعل زكريا كافلاً لها. قيل: بنى لها زكريا محراباً في المسجد أي: غرفة يصعد إليها بسلم، وقيل: المحراب أشرف المجالس ومقدّمها؛ كأنّها وضعت في أشرف موضع من بيت المقدس، وقيل: كانت مساجدهم تسمى المحاريب، وروي أنّه كان لا يدخل عليها إلا هو وحده، وكان إذا خرج غلق عليها سبعة أبواب. **﴿وجد عندها رزقاً﴾** كان رزقها ينزل عليها من الجنة، ولم ترضع ثدياً قط، فكان يجد عندها فاكهة الشتاء في الصيف وفاكهة الصيف في الشتاء. **﴿أنى لك هذا﴾** من أين لك هذا الرزق الذي لا يشبه أرزاق الدنيا، وهو آت في غير حينه، والأبواب مغلقة عليك لا سبيل للداخل به إليك. **﴿قالت هو من عند الله﴾** فلا تستبعد، قيل: تكلمت وهي صغيرة، كما تكلم عيسى وهو في المهد، وعن النبي ﷺ: أنّه جاع في زمن قحط، فأهدت له فاطمة

---

(1) سورة الواقعة، الآية: 76.

(2) قال أحمد: أمّا الحديث، فمذكور في الصحاح متفق على صحته، فلا محيص له إذاً عن تعطيل كلامه عليه السلام، بتحميله ما لا يحتمله جنوحاً إلى اعتزال منتزع في فلسفة منتزعة في إلحاد ظلمات بعضها فوق بعض، وقد قدمت عند قوله تعالى: ﴿لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المسّ﴾، ما فيه كفاية، وما أرى الشيطان، إلا طعن في خواصر القدرية، حتى بقرها، ووكر في قلوبهم حتى حمل الزمخشري، وأمثاله أن يقول في كتاب الله تعالى، وكلام رسوله عليه السلام، بما يتخيل كما قال في هذا الحديث، ثم نظره بتخييل ابن الرومي في شعره جراءة، وسوء= أدب، ولو كان معنى ما قاله صحيحاً، لكانت هذه العبارة واجباً أن تجتنب، ولو كان الصراخ غير واقع من المولود، لأمكن على بعد أن يكون تمثيلاً، وما هو واقع مشاهد، فلا وجه لحمله على التخييل إلا الاعتقاد الوبي، وارتكاب الهوى الوبيل.

(3) أخرجه البخاري في كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: ﴿واذكر في الكتاب مريم إذا انتبذت من أهلها مكاناً شرقياً﴾ الحديث رقم: (3431)، ومسلم في كتاب: الفضائل، باب: فضائل عيسى عليه السلام الحديث رقم: (6086).

(4) سورة الحجر، الآيتان: 39، 40.

(5) سورة صّ، الآية: 23.

ترجمہ: ہر بچہ کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے تو وہ شیطان کے چھونے سے چیخیں مارتا ہے۔ سوائے مریمؑ اور اس کے بیٹے کے (کہ ان کو نہیں چھوا) پس اللہ اس حدیث کی صحت کے بارہ میں بہتر جانتا ہے۔ پس اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ شیطان ہر بچے کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے سوائے مریمؑ اور اس کے بیٹے کے۔ کیونکہ وہ دونوں معصوم تھے اور اسی طرح ہر وہ شخص جو ان کی صفات رکھنے والا ہوا، اسے بھی گمراہ نہیں کرسکتا۔

عکس حوالہ نمبر:59

مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صَحِیح بُخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ   حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار السلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:59

مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)).
[راجع: ١١٤٢]

ہے۔ پڑا سوتا رہ۔ لیکن اگر وہ شخص جاگ کر اللہ کا ذکر شروع کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب نماز فجر پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج سست رہ کر وہ دن گزارتا ہے۔

٣٢٧٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ. قَالَ: ((ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ، أَوْ قَالَ: فِي أُذُنِهِ)). [راجع: ١١٤٤]

(٣٢٧٠) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے منصور نے' ان سے ابووائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا' جو رات بھر دن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو' آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

تشریح یہ حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے' تجربہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے' جو لوگ تہجد کے وقت سے یا صبح سویرے سے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزرتا ہے اور جو لوگ صبح کو دن چڑھے تک سوتے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور سست مزاج کاہل رہتے ہیں۔ تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہوا خوری کرنا صحت انسانی کے لئے بے حد مفید ہے۔
میں (حضرت مولانا وحید الزماں مرحوم) کہتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الٰہی میں معروف رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت دیتا ہے اور ان کے گھروں میں بے حد برکت اور خوشی رہتی ہے اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے' دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر افلاس اور بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے گھروں میں نحوست پھیل جاتی ہے۔ اگرچہ سب نمازیں فرض ہیں مگر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے' کیونکہ دنیا کی صحت اور خوشی اس سے حاصل ہوتی ہے۔ (وحیدی)

٣٢٧١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَرُزِقَا وَلَدًا، لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ)).
[راجع: ١٤١]

(٣٢٧١) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا' ان سے منصور نے ان سے سالم بن ابی الجعد نے' ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں' اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں تو دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔" پھر اگر ان کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

12۔موعود امام- اُمّتِ محمدیہ کا ایک فرد

اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ.

(صحیح بخاری اردو جلد چہارم صفحہ 720 مترجم مولانا محمد داؤد آزاد، مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند۔

صحیح مسلم اردو جلد اول صفحہ 288 مترجم علامہ وحید الزمان، خالد احسان پبلشرز لاہور)[60]

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے مسلمانو!) تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے اندر نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے اور دوسری روایت میں ہے وہ تمہاری امامت کریں گے تم میں سے۔

تشریح: یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی مذکور ہے اور اس کی صحت پر محدّثین کا اتفاق ہے۔شیعہ مسلک نے بھی اسے قبول کیا ہے۔

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد 3 صفحہ 280 دارالاضواء بیروت)[61]

قرآن شریف کی آیت استخلاف وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (النور:56) میں مسلمانوں میں ان سے پہلی قوم (بنی اسرائیل) کی طرح خلیفے قائم کرنے کا عظیم الشان وعدہ فرمایا گیا۔ آمَنُوْا مِنْکُمْ (یعنی جو تم میں سے ایمان لائے) کے الفاظ میں صراحت کردی گئی کہ وہ خلیفے امت محمدیہ میں سے ہی ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث میں بھی مِنْکُمْ کا لفظ دراصل اسی آیت استخلاف کی تفسیر ہے۔جس میں بتایا گیا ہے کہ وہ مسلمان کیسے خوش قسمت ہوں گے جن کے حق میں خلافت کا یہ الٰہی وعدہ پورا ہوگا اور بنی اسرائیل کی طرح کی نازک حالت کے وقت ان کے تیرہویں خلیفہ مسیح ابن مریم جیسا خلیفہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوگا۔پس آیت کریمہ میں ''مِنْکُمْ'' کے لفظ میں مسلمانوں سے جو وعدہ خلافت ہے، حدیث میں بھی مِنْکُمْ کے الفاظ کے ساتھ رسول کریمؐ صاف اشارہ فرمارہے ہیں کہ وہ امام مسلمانوں میں سے ہی ہوگا۔

اس حدیث میں ابن مریم کے لئے ''نزول'' کا لفظ آیا ہے۔ اس سے لوگوں نے بہت دھوکا کھایا اور یہ قیاس کرلیا کہ صعود نزول کی فرع ہے اور یہ کہ اسرائیلی مسیح عیسیٰؑ بن مریم ظاہری جسم سمیت آسمان سے اتریں گے۔ حالانکہ قرآن شریف میں لباس، لوہے اور جانوروں کے لئے بھی نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (الاعراف: 27، الحدید: 26، الزمر: 7) مگر کوئی عقلمند بھی ان چیزوں کے ظاہری طور پر آسمان سے اترنے کا مفہوم مراد نہیں لیتا، کیونکہ عربی محاورہ کے مطابق یہاں غیر معمولی شان و عظمت کی حامل چیزوں کے ظہور کے لئے نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حتّٰی کہ قرآن شریف میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''مجسم ذکر'' اور رسول بنا کر نازل کرنے کا ذکر بھی ہے۔ فرمایا: قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا o رَّسُوْلًا (الطلاق: 11) مگر کوئی بھی مسلمان صعود کو نزول کی فرع قرار دے کر رسول اللہؐ کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ پس مسیح ابن مریمؑ کے نزول سے مراد بھی ابن مریمؑ کے مثیل اور ان کی صفات کے حامل شخص کا ظہور ہے۔

قرآن شریف میں آل عمران: 56 میں حضرت عیسیٰؑ کی طبعی موت کے بعد رفع کا وعدہ دے کر اور سورۃ المائدہ: 118 میں اس وعدہ کے پورا ہونے کا ذکر کر کے وفات عیسیٰ پر مہر ثبت کر دی اور یٰس: 32 میں یہ واضح فرما دیا کہ فوت شدہ کبھی واپس نہیں آیا کرتے۔ آیات کی روشنی میں حدیث نبویؐ میں حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کی پیشگوئی سے مراد مثیل عیسیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ماننے والے مسلمان علماء کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو ان کے ظاہری نزول کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰؑ کی طبعی موت اور روحانی رفع ثابت ہے۔ جس کے بعد نزول مسیح وہی استعارہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے لئے قرآن کریم میں استعمال ہوا۔

چنانچہ مشہور صوفی بزرگ علامہ ابن عربیؒ نے بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے رفع سے مراد ان کی روح کا عالم بالا میں بلند مقام حاصل کرنا ہے اور آخری زمانہ میں ان کے نزول سے مراد ان کا ایک دوسرے جسم کے ساتھ تشریف لانا ہے۔

(تفسیر ابن عربی جلد اول صفحہ 165۔ کتاب ہذا صفحہ 30 حوالہ نمبر 6)

اور یہ کوئی نیا عقیدہ نہیں جیسا کہ آٹھویں صدی کے ایک اور بزرگ علامہ سراج الدین ابن الوردی لکھتے ہیں:

''ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ کے نزول سے مراد دراصل ایک ایسے شخص کا ظہور ہے جو عیسیٰ علیہ السلام سے فضل وشرف میں مشابہ ہوگا یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے یہ محض تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے حقیقی شخصیات اس سے مراد نہیں ہوتیں۔''

(خریدۃ العجائب وفریدۃ الغرائب صفحہ 263 مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)[62]

حدیث اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ سے بعض لوگ یہ مراد لیتے ہیں کہ ابن مریم نزول کے وقت امام نہیں ہوں گے بلکہ امام مسلمانوں میں سے کوئی اور ہوگا جو عقلاً درست نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ مامور ہو کر تشریف لائیں گے۔انہیں مکمل طور پر امامت کبریٰ حاصل ہوگی نماز کی امامت جو امامت صغریٰ کہلاتی ہے اسی کے تابع ہوگی۔پس اس حدیث کے معنی اس کی دوسری روایت اور''شاہد'' کے مطابق کرنے ہوں گے۔جو صحیح مُسلم میں اَمَّکُمْ مِنْکُمْ کے الفاظ میں مروی ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ تمہاری امامت کرانے والا امام تم میں سے ہی ہوگا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام مسلم اور امام مالک کی طرح امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں ایسی کوئی روایت قبول نہیں کی جس میں مہدی کا لفظ مذکور ہو بلکہ یہی روایت جس میں ایک''امام'' مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ہے بلحاظ صحت روایت قابل ترجیح سمجھی ہے، وہی امام جس نے مثیل ابن مریم ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا تیرھواں خلیفہ اور امام مہدی ہونا تھا اور حضرت مسیح ناصری کی طرح تیرہویں صدی کے آخر اور چودھویں کے آغاز میں مسلمانوں کی اصلاح کا کام کرنا تھا۔ پس یہی خلیفہ وہ مہدی موعود ہے جس کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔

(المعجم الصغیر الجزء الاول صفحہ 257 دارالکتب العلمیۃ بیروت)[63]

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ آپ ہی وہ امتی مسیح موعودؑ اور امام مہدی ہیں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔آپؑ فرماتے ہیں:

1۔''بخاری اور مسلم کی وہ حدیث جس میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور اَمَّکُمْ مِنْکُمْ لکھا ہے۔جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا اور تم ہی میں سے ہوگا۔چونکہ یہ حدیث آنے والے عیسیٰ کی نسبت ہے اور اسی کی تعریف میں۔اس حدیث میں حکم اور عدل کا لفظ بطور صفت موجود ہے جو اس فقرہ سے

پہلے ہے اس لئے امام کا لفظ بھی اسی کے حق میں ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس جگہ مِنکُمْ کے لفظ سے صحابہ کو خطاب کیا گیا ہے اور وہی مخاطب تھے۔لیکن ظاہر ہے کہ اُن میں سے تو کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔اس لئے منکم کے لفظ سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں قائم مقام صحابہ ہے اور وہ وہی ہے جس کو اس آیت مفصلہ ذیل میں قائم مقام صحابہ کیا گیا ہے یعنی یہ کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کیونکہ اس آیت نے ظاہر کیا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی روحانیت سے تربیت یافتہ ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 114-115 ایڈیشن 2008)

2۔''غرض اس حدیث امامکم منکم سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح ہرگز اسرائیلی نبی نہیں ہے بلکہ اسی امت میں سے ہے جیسا کہ ظاہر نص یعنی امامکم منکم اسی پر دلالت کرتا ہے اور اس تکلف اور تاویل کے لئے کہ حضرت عیسیٰؑ آکر اُمتی بن جائیں گے اور نبی نہیں رہیں گے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔اور عبارت کا حق ہے کہ قبل وجود قرینہ اس کو ظاہر پر حمل کیا جائے ورنہ یہودیوں کی طرح ایک تحریف ہوگی۔غرض یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی دنیا میں آکر مسلمانوں کا جامہ پہن لے گا اور امتی کہلائے گا یہ ایک غیر معقول تاویل ہے جو قوی دلائل چاہتی ہے۔تمام نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ کا یہ حق ہے کہ اُن کے معنے ظاہر عبارت کے رُو سے کئے جائیں اور ظاہر پر حکم کیا جائے جب تک کہ کوئی قرینہ صارفہ پیدا نہ ہو اور بغیر قرینہ قویہ صارفہ ہرگز خلاف ظاہر معنے نہ کئے جائیں اور امامکم منکم کے ظاہری معنی یہی ہیں جو وہ امام اسی امت محمدیہ میں پیدا ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 118 ایڈیشن 2008)

3۔''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔''

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 ص 412 ایڈیشن 2008)

4۔''صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔''　(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 154 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:60

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبد السلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ　حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:60

٣٤٤٩- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)) تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالأَوْزَاعِيُّ. [راجع: ٢٢٢٢]

(٣٤٤٩) ہم سے ابن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے یونس نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام نافع نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔

تشریح آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر امت اسلامیہ کا اجماع ہے۔ آیت قرآنی و ان من اهل الکتاب الخ اس عقیدہ پر نص قطعی ہے اور احادیث صحیحہ اس بارے میں موجود ہیں۔ اس زمانہ آخر میں چند نیچری قسم کے لوگوں نے اس عقیدہ کا انکار کیا اور پنجاب کے ایک شخص مرزا قادیانی نے اس انکار کو بہت کچھ اچھالا اور جملہ مسلمانان سلف و خلف کے خلاف ان کی موت کا عقیدۂ باطلہ مشہور کیا' جو صریح باطل ہے۔ کسی بھی راسخ الایمان مسلمان کو ایسے بد عقیدہ لوگوں کی ہفوات سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

٥٠- بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان۔

٣٤٥٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ: أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ. فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ)). [طرفه في: ٧١٣٠].

(٣٤٥٠) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالملک نے بیان کیا' ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ سے سنی تھی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن لوگوں کو جو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہو گا اور لوگوں کو جو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہو گی۔ اس لئے تم میں سے جو کوئی اس کے زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ ہو گی۔ کیونکہ وہی انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہو گا۔

٣٤٥١- قَالَ حُذَيْفَةُ: ((وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلاً كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ : هَلْ عَمِلْتَ مِنْ

(٣٤٥١) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ پہلے زمانے میں ایک شخص کے پاس ملک الموت ان کی روح قبض کرنے آئے تو ان سے پوچھا گیا کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد

عکس حوالہ نمبر:60

عکس حوالہ نمبر:60

۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ)).

۳۹۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی مریمؑ کے بیٹے اتریں گے آسمان سے اور وہ حاکم ہونگے عدل کریں گے تو توڑ ڈالیں گے صلیب کو اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور چھوڑ دیں گے جوان اونٹ کو۔ پھر کوئی محنت نہ کرے گا اس پر اور لوگوں کے دلوں میں سے کپٹ اور دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اور بلاویں گے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)).

۳۹۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب مریمؑ کا بیٹا اترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۳۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ)).

۳۹۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریمؑ کے بیٹے اتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری۔

۳۹٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ)) فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ

۳۹۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریمؑ کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی زہری سے

(۳۹۱) ☆ یعنی کوئی اس کی پرواہ نہ کرے گا نہ اس کی خدمت کرے گا اس وجہ سے کہ دنیا کے مال بے حد پڑے ہونگے لوگوں کو حاجت نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ جلدی جلدی اپنے عقبیٰ کی فکر کریں گے۔ قاضی عیاض نے اور صاحب مطالع نے کہا لا یسعیٰ علیہا کے معنی یہ ہیں کہ اس کی زکوٰۃ نہ مانگیں گے اس وجہ سے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ تاویل باطل ہے کئی وجہ سے اور صواب وہی ہے جو معنی ہم نے بیان کئے۔ (نووی)

(۳۹۴) ☆ یعنی تابع ہونگے شریعت محمدیؐ کے اور پیروی کریں گے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰؑ اگرچہ پیغمبر ہیں پر ان کی پیغمبری کا زمانہ پیغمبرؐ کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آویں گے تو ہمارے پیغمبر کی امت میں شریک ہو کر قرآن و حدیث کے موافق عمل کریں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ خود مجتہد مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث سے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات بعید از عقل ہے کہ پیغمبر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال حنفیہ کا کہ عیسیٰؑ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر چلیں گے بلکہ ایسے خیال میں توہین حضرت عیسیٰؑ کی نکلتی ہے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے ان کا علماء محققین نے رد کیا ہے اور خود حنفی مذہب کے علماء نے بھی

عکس حوالہ نمبر:61

كشف الغمة

في

معرفة الائمة

تأليف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣ هج

الجزء الثالث

دار الأضواء

بيروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر:61

فيبعث اليهم بعثاً ، فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب ، فيقسم المال ويعمل فى الناس بسنة نبيهم (ص) ، ويلقى الاسلام بجرانه إلى الأرض ، فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون ، قال أبوداود قال بعضهم عن هشام : تسع سنين ، وقال بعضهم : سبع سنين ، وعن قتادة بهذا الحديث وقال : تسع سنين ، قال أبو داود وقال غير معاذ عن هشام تسع سنين ، قال هذا سياق الحفاظ كالترمذى وابن ماجة القزوينى وأبى داود

الباب السابع فى بيان أنه يصلى بعيسى عليهما السلام .

أبو هريرة قال : قال رسول الله (ص) : كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم ؟ قال : هذا حديث صحيح حسن متفق على صحته من حديث محمد بن شهاب الزهرى رواه البخارى ومسلم فى صحيحهما .

وعن جابر بن عبدالله قال : سمعت رسول الله (ص) يقول : لاتزال طائفة من أمتى يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة : قال فينزل عيسى بن مريم صلى الله عليه فيقول : أميرهم تعال صل بنا ، فيقول ألا ان بعضكم على بعض أمراء تكرمة من الله لهذه الأمة ، قال : هذا حديث حسن صحيح أخرجه مسلم فى صحيحه وإن كان الحديث المتقدم قد أول فهذا لا يمكن تأويله لأنه صريح فان عيسى (ع) يقدم أمير المسلمين وهو يومئذ المهدى (ع) ، فعلى هذا يبطل تأويل من قال معنى قوله : وامامكم منكم أى يؤمكم بكتابكم .

قال : فان سأل سائل وقال : مع صحة هذه الأحاديث وهى ان عيسى يصلى خلف المهدى عليهما السلام ويجاهد بين يديه ، وانه يقتل الدجال بين يدى المهدى (ع) ، ورتبة المتقدم فى الصلاة معروفة ، وكذلك رتبة المتقدم للجهاد ، وهذه الأخبار مما تثبت طرقها وصحتها عند السنة وكذلك ترويها الشيعة على السواء ، وهذا هو الاجماع من كافة أهل الاسلام ، إذ من عدى

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمھارا کیا حال ہوگا جب ابن مریمؑ تم میں نازل ہوگا اور وہ تمھیں میں سے تمھارا امام ہوگا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے محمد شہاب الزہری کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:62

خريدة العجائب
و
فريدة الغرائب

تأليف

سراج الدين أبي حفص عمر بن الوردي

(٦٨٩ — ٧٤٩ هـ)

الطبعة الثانية

طبع بمطبعة
مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

عکس حوالہ نمبر:62

- ٢٦٣ -

صلى الله عليه وسلم فى نحر الظهيرة فخطبنا، فقال «إنى لم أجمعكم لرغبة ولا لرهبة ولكن لحديث حدثنيه تميم الدارى منعنى سرور القائلة حدثنى أن نفرا من قومه ركبوا فى البحر فأصابتهم ريح عاصف ألجأتهم إلى جزيرة فاذا هم بدابة قالوا لها ما أنت؟ قالت أنا الجساسة. قلنا أخبرينا الخبر، قالت إن أردتم الخبر فعليكم بهذا الدير فان فيه رجلا بالأشواق إليكم فأتيناه فأخبرناه، فقال ما فعلت بحيرة طبرية قلنا تدفق الماء من جانبيها قال ما فعل نخل عمان وبيسان قلنا يجنيها أهلها قال فما فعلت عين زغر قلنا يشرب أهلها منها قال فلو يبست هذه نفذت من وثاق ثم وطئت بقدمى كل منهل إلا مكة والمدينة».

وروى أن النبى صلى الله عليه وسلم خطب، فقال: «ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة فتنة أعظم من الدجال» وقال «إنه لم يكن نبى إلا أنذر قومه فتنة الدجال ووصفه وإنه قد بين لى ما لم يبين لأحد إنه أعور كيت وكيت فان خرج وأنا فيكم فأنا حجتكم وإن لم يخرج إلا بعدى فالله خليفتى عليكم فما اشتبه عليكم فاعلموا أن ربكم ليس بأعور».

والدجال تسميه اليهود مواطيح كوائيل ويزعمون أنه من نسل داود وأنه يملك الأرض ويردها إلى بنى إسرائيل فيتهود أهل الأرض كلهم.

بقية من خبر عيسى عليه السلام

قال بعض المفسرين فى قوله تعالى: ﴿وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته﴾ إنه عند نزول عيسى، وقال عز وجل: ﴿وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم﴾ ثم قال ﴿بل رفعه الله إليه﴾ ثم اختلف المتأولون له فقال أكثرهم وأحقهم بالتصديق هو عيسى عليه السلام بعينه يرد إلى الدنيا، وقالت فرقة نزول عيسى خروج رجل يشبه عيسى فى الفضل والشرف كما يقال للرجل الخير ملك وللشرير شيطان تشبيها بهما ولا يراد الأعيان. وقال قوم ترد روحه فى رجل اسمه عيسى والآخران ليسا بشىء والله أعلم.

ترجمہ: ایک گروہ کا کہنا ہے کہ نزول عیسٰی سے مراد ایسے آدمی کا ظاہر ہونا ہے جو فضیلت اور شرف میں عیسٰی کے مشابہ ہو جیسا کہ مثال کے طور پر اچھے آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے، مگر اس سے اصل مراد نہیں ہوتی۔ ایک اور جماعت کا کہنا ہے کہ ان کی روح ایک ایسے آدمی میں لوٹائی جائیگی جس کا نام عیسٰیؑ ہوگا۔ یہ دونوں گروہ ہی کسی ٹھوس دلیل پر قائم نہیں۔ واللہ اعلم

عکس نمبر:63

المعجم الصّغير للطبراني

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب اللخمي الطبراني
المتوفى سنة ٣٦٠ هـ

الجزء الأوّل

ويليه
رسالة غنية الألمعي
لمؤلفها
العلامة الحافظ أبي الطيب شمس الحق العظيم آبادي
غفر الله لنا وله وللمسلمين

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس نمبر:63

— ٢٥٧ —

ألا إن عيسى بن مريم ليس بيني وبينه نبي ، الا خليفتي في أمتي من بعدي يقتل الدجال ويكسر الصليب وتضع الجزية وتضع الحرب أوزارها ألا من أدركه منكم فليقرأ عليه السلام » لم يروه عن قتادة إلا كعب بن عبد الله البصري ، ولا عنه إلا محمد . تفرد به ابن عقبة ،

حدثنا عيسى بن سليمان الفزاري البغدادي حدثنا داود بن رشيد حدثنا وهب الله بن راشد البصري حدثنا ثابت البناني عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال « من أصبح حزينا على الدنيا أصبح ساخطاً على ربه ، ومن أصبح يشكو مصيبة نزلت به فإنما يشكو الله عزوجل ومن تضعضع لغني لينال مما في يديه أسخط الله عز وجل عليه ، ومن أعطى القرآن ودخل النار أبعده الله » لم يروه عن ثابت إلا وهب الله وكان من الصالحين .

من اسمه عمرو

حدثنا عمرو بن ثور الجذامي حدثنا محمد بن يوسف القريابي حدثنا سفيان الثوري عن ابن أبي ليلى عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنه « أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يعود الحسن والحسين فيقول : «أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة(١) » لم يروه عن سفيان عن ابن أبي ليلى عن المنهال إلا القريابي .

حدثنا عمرو بن أبي الطاهر بن السرح المصري حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا موسى بن يعقوب الزمعي أن أبا الحويرث عبد الرحمن بن معاوية أخبره أن نعيم بن عبد الله المجمر أخبره أن أنس بن مالك أخبره أن رسول الله صلى الله عليه

(١) قوله لامة أي من عين تصيب بسوء ، مجمع البحار ،

(م ١٧ — المعجم الصغير ج ١)

ترجمہ: سنو! یقیناً عیسیٰ بن مریم وہ ہے کہ میرے اور اسکے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور سنو! وہ میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔۔۔ سنو! جو تم میں سے اسے پائے وہ اسے سلام کہے۔

13۔ مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کے مشترکہ کام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَةَ وَلَتُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُهٗ اَحَدٌ.

(صحیح مسلم اردو جلد اول صفحہ 288 مترجم علامہ وحید الزمان، خالد احسان پبلشرز لاہور)[64]

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ابن مریم ضرور بالضرور حکم عدل (انصاف سے فیصلہ کرنیوالے) بن کے تشریف لائیں گے اور وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور یقیناً خنزیر کو قتل کریں گے اور لازماً جزیہ موقوف کردیں گے اور اونٹنیاں ضرور متروک ہو جائیں گی اور ان کو تیز رفتاری کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ کینہ اور بغض وحسد ضرور دور کردیے جائیں گے اور وہ (مسیح) لازماً مال کی طرف بلائے گا مگر کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

تشریح: صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب صحاح ستہ بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ اور سنن ترمذی میں بھی یہ روایت الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مروی ہے جس کی صحت پر ان محدثین کا اتفاق ہے۔

اس روایت میں نزول مسیح کی ایک علامت ایسی بیان ہوئی ہے جو دیگر تمام علامات کا زمانہ معین کرنے میں راہنما ہے اور وہ اونٹوں کا استعمال تیز رفتاری کے لئے متروک ہونا ہے۔

قرآن شریف میں بھی آخری زمانہ کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (تکویر:5) یعنی جب گابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ یہ پیشگوئی سو سال قبل تیرھویں صدی ہجری میں اس وقت پوری ہوگئی، جب جدید سواریاں موٹریں، ریل، جہاز وغیرہ ایجاد ہوئے، جس کے نتیجہ میں اونٹ جسے صحراء کا جہاز کہا جاتا تھا، تیز رفتاری کے لئے متروک

ہوا۔جس میں اشارہ تھا کہ مسیح موعودؑ اور اسکی مذکورہ بالا دیگر علامات کے ظہور کا بھی یہی تیرھویں اور چودھویں صدی کا زمانہ ہے۔حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''صحیح مسلم میں یہ کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ اونٹنیوں کے بیکار ہونے کا مسیح موعود کا زمانہ ہے۔اس لئے قرآن شریف کی آیت وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ جو حدیث یُتْرَکَ الْقِلَاصُ کے ہم معنی ہے۔بدیہی طور پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعہ ریل جاری ہونے کا مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ظہور آئیگا۔۔۔اور تمام اس دن بول اٹھیں گے کہ آج وہ پیشگوئی مکہ اور مدینہ کی راہ میں کھلے کھلے طور پر پوری ہوگئی۔'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 82 ایڈیشن 2008)

حدیث کی ان نشانیوں میں مسیح موعودؑ کا حکم عدل ہونا بھی لکھا ہے یعنی وہ عدل وانصاف کے ساتھ امّت کے مذہبی اختلافات کا آخری فیصلہ سنائے گا۔چودہویں صدی کا ہی وہ زمانہ ہے جس میں مسلمانوں کے فرقہ وارانہ اختلافات اپنی انتہا کو پہنچ گئے اور یہی وقت خدا سے ہدایت یافتہ ایک حقیقی منصف مہدی کی آمد کی ضرورت کا متقاضی تھا۔

کسرِ صلیب:

مسیح موعودؑ کا ایک اور بڑا کام صلیب توڑنا بیان ہوا ہے۔شارح بخاری علامہ بدرالدین عینیؒ نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ اس جگہ مجھ پر فیض الٰہی سے یہ معنی کھولے گئے ہیں کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹ کا اظہار ہے جو وہ کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر مار دیا تھا۔

(عمدة القاری شرح بخاری جلد 12 صفحہ49-50دار الکتب العلمیة بیروت)[65]

پس اصل میں نصاریٰ کے دلائل کو توڑنا ہی عیسائی مذہب کی شکست ہے۔اور چودھویں صدی ہی وہ زمانہ ہے جس میں عیسائیت برصغیر پاک و ہند میں اپنے عروج پر تھی اور مہدی کی آمد کا مقصد بھی اسلام کا غلبہ اور دلائل کے میدان میں عیسائیت کی شکست ہی تھی۔

کسر صلیب کی علامت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ الٰہی تقدیر کے مطابق مسیح موعودؑ کی آمد عیسائیت کے غلبہ کے زمانہ میں مقدر تھی اور اس نے دلائل قویہ اور براہین قاطعہ سے اسلام کو عیسائیت پر غالب کر دکھانا تھا۔چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ و مہدی موعود کی ایک عظیم الشان خدمت یہی ہے کہ آپ نے عیسیٰؑ بن مریم کی وفات قرآن و حدیث اور بائیبل سے ثابت کر کے عیسائیت کے عقائد الوھیت اور تثلیث وغیرہ توڑ کر رکھ دیئے۔جیسا کہ دیوبندی عالم مولوی نور محمد صاحب نقشبندی نے بھی

تسلیم کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے وفات مسیح کے حربہ سے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔

(معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم از شاہ اشرف علی صفحہ 30 آرام باغ کراچی)[66]

قتل خنزیر:

بعض علماء یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ کے ظاہری معنی کرتے ہیں کہ مسیح جنگلی خنزیر قتل کرتا پھرے گا۔ یہ ایک ایسی مضحکہ خیز بات ہے جو شان نبوت کے بھی منافی ہے۔ دراصل قرآن شریف کے محاورہ میں بدکردار یہودیوں کو بندر اور خنزیر قرار دیا گیا ہے۔ (المائدہ: 65) علامہ راغب اصفہانی کے نزدیک خنزیر سے مراد مخصوص جانور کے علاوہ اخلاق و عادات میں اس کے مشابہ لوگ بھی ہیں۔

(مفردات القرآن (اردو) از علامہ راغب اصفہانی جلد 1 صفحہ 345 شیخ شمس الحق لاہور)[67]

مزید برآں علم رؤیا میں قتل خنزیر کی تعبیر ظالم دشمن پر غلبہ حاصل ہونا ہے۔

(تعطیر الانام صفحہ 272 ادارہ اسلامیات لاہور)[68]

اسی لحاظ سے حدیث میں آخری زمانہ کے علماء کو بھی ان کے بدخصائل نقالی، بدعملی اور جھوٹ وغیرہ کے باعث بندر اور سؤر کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

(نوادر الاصول جلد 2 صفحہ 196 دار الجبل بیروت)[69]

پس مسیح موعودؑ کے خنزیر قتل کرنے سے مراد دشمنان اسلام کو علمی میدان میں شکست دے کر غلبہ حاصل کرنا، دعا اور مباہلہ کے نتیجہ میں انہیں ہلاک کرنا تھا۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر آنے والے کئی دشمنان اسلام مثلاً عیسائی لیڈر ڈاکٹر ڈوئی، پادری عبداللہ آتھم، آریہ پنڈت لیکھرام اور دیگر کئی معاند مذہبی لیڈر ہلاک ہوئے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

"مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 ص 11 حاشیہ ایڈیشن 2008)

جزیہ موقوف ہونا یا جنگ کا خاتمہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مسیح موعود کے وقت جزیہ موقوف کرنے میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ وہ

مسیح اور مہدی مذہب کی خاطر جنگ نہیں کریں گے اور تلوار نہیں اٹھائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں یَضَعُ الحَرْبَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنگ کو کالعدم کریں گے۔ اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بوجہ مذہبی امن جہاد بالسّیف کی شرائط پوری نہیں ہوں گی۔ اس لئے وہ دلائل کی قوت سے اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرے گا اور انہیں شکست فاش دے گا۔ مہدی کے بارہ میں بھی یہی علامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی کہ وہ خون نہیں بہائے گا۔

(سنن الدّانی صفحہ 95 بحوالہ عقدالدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 63 مطبع عالم الفکر قاہرہ)[70]

شیعہ کتب میں بھی امام مہدی کے زمانہ میں جنگوں کے موقوف ہونے کا ذکر ہے۔

(بحارالانوار جلد 11 صفحہ 145 محفوظ بک ایجنسی کراچی)[71]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''احادیث نبویہ میں آخری زمانہ کی نسبت یہ خبر دی ہے کہ جب آخری زمانہ میں مسیح موعود آئے گا تو وہ دنیا میں صلح کاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کرے گا یعنی ملاّ لوگوں کی غلط کاریوں سے جو دینی جنگ کیے جائیں گے ان کی رسم دور کردے گا۔۔۔اور یہ حدیث نہایت درجہ پر صحیح ہے کیونکہ جب کہ ہمارے رسول اللہؐ نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ وہ صرف دفاعی جنگ تھی۔'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 395-396 ایڈیشن 2008)

تقسیم مال:

اسی طرح اس حدیث میں مذکورہ ایک نشانی یہ ہے کہ مسیح موعودؑ مال کی طرف بلائے گا اور کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ اس سے مراد بھی دنیوی مال نہیں ہوسکتا جس سے کوئی انسان کبھی بھی لینے سے انکار نہیں کرتا۔ جیسا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا، اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

(نصر الباری جلد یاز دھم صفحہ 442 مکتبۃ الشیخ کراچی)[72]

پس مسیح موعودؑ کے مال تقسیم کرنے سے مراد روحانی خزانے، قرآنی معارف اور دین کے حقائق ہیں جن سے دنیا والے دور بھاگتے ہیں اور دنیا کی طمع و حرص میں دین اور روحانیت قبول نہیں کرتے

اور مخلوق خدا کی یہ حالت آج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دنیا کی چمک دمک اور مادیت کے اس دور میں جب دنیا عبادت سے بے بہرہ اور خدا کو بھول چکی ہے، خدا کی اطاعت اور عبادت میں کیا ہوا ایک سچا سجدہ بھی بلاشبہ بہت عظمت رکھتا ہے۔ پس جو لوگ یہ روحانی خزائن قبول کریں گے ان کی کایا پلٹ جائے گی ان میں اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا نظام قائم ہوگا جو باہمی کینہ، حسد اور بغض سے پاک ہوگا اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ذریعہ دنیائے احمدیت کے دوسو سے زائد ممالک میں ایسا ہی پاکیزہ ماحول ظہور میں آرہا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 147 ایڈیشن 2008)

بعض روایات میں حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضُ کے الفاظ بھی ہیں۔

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 177 مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)[73]

جن کا مطلب یہ ہے کہ تنگدست عربوں میں بالخصوص اور اقوام عالم میں بالعموم مال کی فراوانی ہوگی۔ اس حدیث کے یہ معنی بھی آج عربوں میں تیل کی دولت میسر آنے سے پوری شان سے ظاہر ہورہے ہیں کہ جس سے ثابت ہوتا ہے اس حدیث کی دیگر علامات کے پورا ہونے کا زمانہ یہی ہے۔

مسیح ومہدی کے ایک جیسے کام:

احادیث میں مسیح اور مہدی کے کام بھی ایک جیسے ہی بیان ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل یہ ایک ہی وجود کے دو لقب ہیں۔ ورنہ ایک ہی مقصد اور کام کے لئے دو الگ الگ شخصیات کو مبعوث کرنا خدائی حکمت کے خلاف ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ:۔ ''عیسیٰؑ بن مریم ہی امام مہدیؑ ہوکر آئیں گے۔''

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد 4 صفحہ 564۔ کتاب ہذا صفحہ 142 حوالہ نمبر 45)

علامہ ابن حجر ہیثمی نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ مسیح و مہدی کے مقاصد ایک ہی ہیں چنانچہ انہوں نے مہدی کے کام حکم وعدل کے علاوہ کسر صلیب، قتل خنزیر اور تقسیم اموال بھی بیان کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ حدیث میں مسیح کے بھی یہی کام لکھے ہیں، مگر وہ حدیث مہدی کو یہ کام کرنے کی نفی نہیں کرتی کیونکہ مسیح و مہدی دونوں کے ایک جیسے کام کرنے میں کوئی امر مانع نہیں۔

(القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر صفحه42 مکتبة القرآن قاهره)[74]

عکس نمبر:64

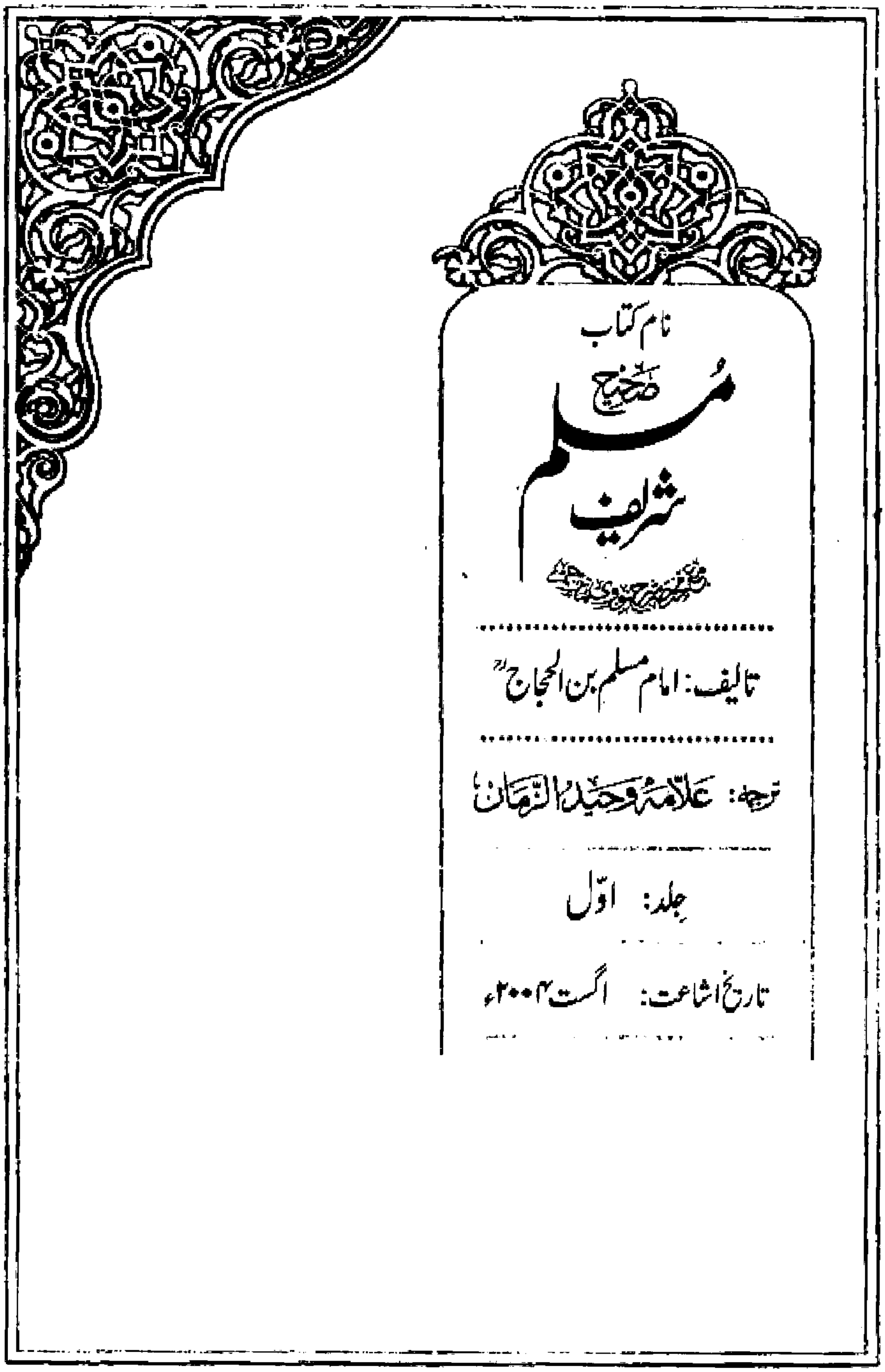

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاجؒ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

عکس نمبر:64

٣٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ)).

۳۹۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی مریم کے بیٹے اتریں گے آسمان سے اور وہ حاکم ہونگے عدل کریں گے تو توڑ ڈالیں گے صلیب کو اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور چھوڑ دیں گے جوان اونٹ کو۔ پھر کوئی محنت نہ کرے گا اس پر اور لوگوں کے دلوں میں سے کپٹ اور دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اور بلاویں گے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

٣٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)).

۳۹۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب مریم کا بیٹا اترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

٣٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ)).

۳۹۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری۔

٣٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ)) فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ

۳۹۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی زہری سے

(۳۹۱) ☆ یعنی کوئی اس کی پرواہ نہ کرے گا نہ اس کی خدمت کرے گا اس وجہ سے کہ دنیا کے مال بے حد پڑے ہونگے لوگوں کو حاجت نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ جلدی جلدی اپنے عقبیٰ کی فکر کریں گے۔ قاضی عیاض نے اور صاحب مطالع نے کہا لا یسعی علیہا کے معنی یہ ہیں کہ اس کی زکوٰۃ نہ مانگیں گے اس وجہ سے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ تاویل باطل ہے کئی وجہ سے اور صواب وہی ہے جو معنی ہم نے بیان کئے۔ (نووی)

(۳۹۴) ☆ یعنی تابع ہونگے شریعت محمدیؐ کے اور پیروی کریں گے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰؑ اگرچہ پیغمبر ہیں پر ان کی پیغمبری کا زمانہ پیغمبرؐ کے ظہور پر ختم ہوگیا اب جو وہ دنیا میں آویں گے تو ہمارے پیغمبر کی امت میں شریک ہو کر قرآن و حدیث کے موافق عمل کریں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ خود مجتہد مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث سے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات بعید از عقل ہے کہ پیغمبر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال حنفیہ کا کہ عیسیٰ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر چلیں گے بلکہ ایسے خیال میں توہین حضرت عیسیٰ کی نکلتی ہے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے ان کا علماء محققین نے رد کیا ہے اور خود حنفی مذہب کے علماء نے بھی

عکس نمبر:65

عُمدَةُ القَارِي
شَرح
صَحِيح البُخَارِي

تأليف
الإمام العلّامة بدر الدّين أبي محمّد محمود بن أحمد العيني
المتوفّى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصحّحه
عبد الله محمود محمّد عمر

طبعة جديدة مرقّمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء الثاني عشر

يحتوي على الكتب التالية:
تتمة البيوع - السلم - الشفعة - السلم في الشفعة - الإجارة
الحوالات - الوكالة - المزارعة - المساقاة - الاستقراض وأداء الديون
والحجر والتفليس - الخصومات - اللقطة - المظالم والغصب
من الحديث (٢١٩٣) - إلى الحديث (٢٤٥٤)

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس نمبر:65

نظر من وجهين: أحدهما أنه يحتاج إلى بيان الموضع الذي أمر النبي، ﷺ، بقتل الخنزير، وتحريم بيعه لا يستلزم جواز قتله، والآخر أن قوله: «ما أمر بقتله لا يجوز بيعه»، ليس بكلي، فإن الشارع أمر بقتل الحيات صريحاً، مع أن جماعة من العلماء، منهم أبو الليث، قالوا: يجوز بيع الحيات إذا كانت ينتفع بها للأدوية.

وقال جابرٌ حَرَّمَ النبيُّ ﷺ بَيْعَ الخِنْزِيرِ

مطابقته للترجمة من حيث إن مشروعية قتل الخنزير كان مبنياً على كونه محرماً أكله، فهذا القدر بهذه الحيثية يكفي لوجود المطابقة، وهذا التعليق طرف من حديث البخاري بإسناده عن جابر، بلفظ: سمعت النبي، ﷺ، عام الفتح، وهو بمكة، يقول: إن الله تعالى ورسوله حرما بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام بعد تسعة أبواب.

١٦٥/٢٢٢٢ ـــ **حدَّثنا** قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدَّثنا اللَّيْثُ عنِ ابنِ شِهَابٍ عنِ ابنِ المُسَيَّبِ أنَّهُ سَمِعَ أبَا هُرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه يَقُولُ قال رسولُ الله ﷺ**والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابنُ مَرْيَمَ حَكَماً مُقْسِطاً فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ ويَقْتُلَ الخِنْزِيرَ ويَضَعَ الجِزْيَةَ ويَفِيضَ المالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أحدٌ**. [الحديث ٢٢٢٢ ـ أطرافه في: ٢٤٧٦، ٣٤٤٨، ٣٤٤٩].

مطابقته للترجمة في **قوله: «ويقتل الخنزير»**، والحديث أخرجه مسلم أيضاً في الإيمان عن قتيبة ومحمد بن رمح، كلاهما عن الليث به. وأخرجه الترمذي في الفتن عن قتيبة به. وقال حسن صحيح.

ذكر معناه: قوله: «ليوشكن» اللام فيه مفتوحة للتأكيد، ويوشكن من أفعال المقاربة، وهو مضارع دخلت عليه نون التأكيد، وماضيه: أوشك، وأنكر الأصمعي مجيء الماضي منه، وحكى الخليل استعمال الماضي في قول الشاعر:

ولـــو ســـالـــوا الـــشـــرّاب لأوشـــكـــونـــا

وأفعال المقاربة أنواع: **نوع**: منها: ما وضع للدلالة على دنو الخبر، وهو ثلاثة: كاد وكرب وأوشك، ومعناه هنا: ليسرعن، وقال الداودي: معناه ليكونن. قال: وجاء يوشك بمعنى: يكون ومعنى يقرب. **قوله: «أن ينزل»** كلمة: أن، مصدرية في محل الرفع على الفاعلية، والمعنى: ليسرعن نزول ابن مريم فيكم، ونزوله من السماء، فإن الله رفعه إليها وهو حي ينزل عند المنارة البيضاء بشرقي دمشق واضعاً كفيه على أجنحة ملكين، وكان نزوله عند انفجار الصبح. **قوله: «حكماً»** بفتحتين، بمعنى الحاكم. **قوله: «مقسطاً»** أي: عادلاً، من الإقساط، يقال: أقسط إذا عدل، وقسط إذا ظلم، فكأن الهمزة فيه للسلب، كما يقال: شكا إليه فأشكاه. **قوله: «فيكسر الصليب»**، الفاء فيه تفصيلية لقوله حكماً مقسطاً، ويروى: حكماً عدلاً، قال الطيبي: يريد بقوله: يكسر الصليب إبطال النصرانية والحكم بشرع الإسلام. وفي (التوضيح): يكسر الصليب، أي: بعد قتل أهله. قلت: فتح لي هنا معنى من الفيض الإلهي، ↓ نمبر

عمدة القاري/ ج١٢ م٤

ترجمہ: اس جگہ مجھ پر فیض الٰہی سے معنی کھولے گئے ہیں۔

عکس نمبر:65

وهو: أن المراد من كسر الصليب إظهار كذب النصارى حيث ادعوا أن اليهود صلبوا عيسى، عليه الصلاة والسلام، على خشب، فأخبر الله تعالى في كتابه العزيز بكذبهم وافترائهم، فقال: ﴿وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم﴾ [النساء: ١٥٧]. وذلك أنهم لما نصبوا له خشبة ليصلبوا عليها، ألقى الله تعالى شبه عيسى على الذي دلهم عليه، واسمه: يهوذا، وصلبوه مكانه، وهم يظنون أنه عيسى، ورفع الله عيسى إلى السماء، ثم تسلطوا على أصحابه بالقتل والصلب والحبس حتى بلغ أمرهم إلى صاحب الروم، فقيل له: إن اليهود قد تسلطوا على أصحاب رجل كان يذكر لهم أنه رسول الله، وكان يحيي الموتى ويبرىء الأكمه والأبرص ويفعل العجائب، فعدوا عليه وقتلوه وصلبوه، فأرسل إلى المصلوب فوضع عن جذعه جيء بالجذع الذي صلب عليه فعظمه، صاحب الروم وجعلوا منه صلباناً، فمن ثم عظمت النصارى الصلبان، ومن ذلك الوقت دخل دين النصرانية في الروم، ثم يكون كسر عيسى الصليب حين ينزل إشارة إلى كذبهم في دعواهم أنه قتل وصلب، وإلى بطلان دينهم، وأن الدين الحق هو الدين الذي هو عليه، وهو دين الإسلام دين محمد ﷺ الذي هو نزل لإظهاره وإبطال بقية الأديان بقتل النصارى واليهود وكسر الأصنام، وقتل الخنزير وغير ذلك.

قوله: «ويقتل الخنزير»، قال الطيبي: ومعنى قتل الخنزير تحريم اقتنائه وأكله، وإباحة قتله. وفيه بيان أن أعيانها نجسة، لأن عيسى، عليه الصلاة والسلام، إنما يقتلها على حكم شرع الإسلام والشيء الطاهر المنتفع به لا يباح إتلافه. انتهى. وقيل: يحتمل أنه لتضعيف أهل الكفر عندما يريد قتالهم، ويحتمل أنه يقتله بعدما يقتلهم. **قوله: «ويضع الجزية»**، وقد مر تفسيره في أول الباب. **قوله: «ويفيض المال»**، أي: يكثر ويتسع، من فاض الماء إذا سال وارتفع، وضبطه الدمياطي بالنصب عطفاً على ما قبله من المنصوبات، وقال ابن التين: إعرابه بالضم لأنه كلام مستأنف غير معطوف لأنه ليس من فعل عيسى، عليه الصلاة والسلام. **قوله: «حتى لا يقبله أحد»**، لكثرته واستغناء كل واحد بما في يده، ويقال: يكثر المال حتى يفضل منه بأيدي ملاكه ما لا حاجة لهم به فيدور واحد منهم على من يقبل شيئاً منه فلا يجده.

ومما يستفاد من الحديث ما فيه: قاله ابن بطال دليل على أن الخنزير حرام في شريعة عيسى، عليه الصلاة والسلام، وقتله له تكذيب للنصارى أنه حلال في شريعتهم. واختلف العلماء في الانتفاع بشعره، فكرهه ابن سيرين والحكم وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق، وقال الطحاوي: لا ينتفع من الخنزير بشيء ولا يجوز بيع شيء منه، ويجوز للخرازين أن يبيعوا شعرة أو شعرتين للخرازة، ورخص فيه الحسن وطائفة، وذكر عن مالك: أنه لا بأس بالخرازة بشعره، وأنه لا بأس ببيعه وشرائه، وقال الأوزاعي: يجوز للخراز أن يشتريه، ولا يجوز له أن يبيعه، ومنه ما قاله البيهقي في (سننه) أن الخنزير أسوأ حالاً من الكلب، لأنه لم ينزل بقتله بخلافه. قلت: الخنزير نجس العين حتى لا يجوز دباغة جلده، بخلاف الكلب على ما عرف في الفروع.

ترجمہ: اور وہ یہ ہیں کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹ کا اظہار ہے جو وہ کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰ کو صلیب پر مار دیا تھا۔

عکس حوالہ نمبر:66

نوٹ مضامین تفسیر بر حاشیہ اور نیز حاشیہ مضامین متعلقہ مثل قدیم قوموں اور پیغمبروں کا بیان اور سوانح عمری و فضائل قرآن وغیرہ کے حقوق طبع بحق مالک کارخانہ تمام و کمال محفوظ ہیں (اس قرآن کا ہر پارہ الگ الگ ہے)

انہ لقرآن کریم ۝ فی کتب مکنون ۝

ترجمہ: یہ بڑے مرتبہ کا قرآن ہے جو کتاب لوح محفوظ میں محفوظ ہے

معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم

۱۳۵۳ھ　۳۴　۱۹ء

(بدو ترجمہ ۵۵ خوبیوں والا)

جس کا نقل و صحت بخرچ زر کثیر بڑے اہتمام و سعی بلیغ کیساتھ سجاوندی اور منشی ممتاز علی صاحب دہلوی کے قرآن شریف مطبوعہ ۱۲۸۰ھ اور مصحح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بشمول جملہ رموز و اوقاف کے مطابق ہوئی ہے اسلئے اسکی صحت بے نظیر ہے اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری لو اور تمام اوقاف سجاوندی کے مطابق اور مستند ہیں

اس کے دو ترجمے ہیں ترجمہ اول رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا ہے جو سب سے پرانے مطبوعہ مترجم قرآن شریف سے نقل کیا گیا ہے جو بالکل اصلی ہے اور موجودہ زمانے کے کتب فروشوں کی ترمیم و تصرف سے پاک ہے اور یہ ترجمہ ہندوستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے اور اس میں یہ ایک خاص خوبی ہے کہ قرآن کے ایک ایک لفظ کے معنے بتاتا ہے ترجمہ دوم حکیم الامت قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے ماہر حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی کا ہے جو تقریباً تحت اللفظ ہونے کے باوجود بامحاورہ نہایت سلیس اور صحیح ہے اور تمام تفسیروں کا آخری اور متفقہ قول کے مطابق ہے۔ یہ ہر دو ترجمے ان اغلاط و غلط لفظی سے پاک ہیں جو آزادی پسند اصحاب کے ترجموں میں موجود ہیں اور نیز یہ ہر دو ترجمے اون تمام اغلاط سے پاک ہیں جو موجودہ زمانے کے کتب فروش اپنے اپنے مطبوعہ قرآنوں میں بوجہ کفایت شعاری و کم خرچ و بلا صحت اور محض حصول پیسہ کی خاطر ابر تابڑ کرتے ہوئے نقل اغلاط و بلا اسکے کہ صحت کرانے پر ایک پیسہ خرچ کریں چھاپتے رہتے ہیں اسکا ثبوت تلاوت قرآن کے بعد آپ پر ظاہر ہوگا۔ مگر ہم نے شاہ رفیع الدینؒ کا ترجمہ سب سے قدیم اور نہایت صحیح مطبوعہ قرآن سے نقل کیا جو موجودہ زمانہ کے تاجران کتب کے دست برد سے پاک ہے اور مولانا اشرف علی صاحب کے ترجمہ کو انکی تفسیر بیان القرآن (مگر وہ جو سب سے زیادہ صحت کیساتھ طبع ہوئی تھی) سے نقل کیا اور صحت پر اسقدر رقم خرچ کی جو دوسرے کتب فروش کتابت پر بھی خرچ نہیں کرتے۔ اب یہ ہر دو ترجمے اس قرآن میں کامل طور پر قابل اطمینان و قابل بھروسہ صورت میں قائم ہو گئے۔

اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ اسکے حاشیہ پر تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ موضح القرآن۔ مسند حاکم۔ ابن مردویہ۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطیؒ۔ اور تفسیر حقانی و خلاصۃ التفاسیر و تفسیر بیان القرآن وغیرہ اور صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ کے خلاصوں و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ عام فہم اردو میں زر کثیر خرچ کر کے چڑھائی ہے جو آج تک نہ تو کسی قرآن شریف پر چڑھی اور نہ کسی نے اسقدر خرچ کی ہمت کی۔ اور جگہ جگہ بحوالہ غرائب القرآن حل لغات قرآن و ترکیب کا بیان ہے۔ نیز شروع میں بصورت کتاب پانچ حصوں پر شامل ایک مقدمہ ہے جس میں تمام پیغمبروں اور ان کی امتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری اور خلفائے راشدین اور ائمہ اسلام کے حالات۔ فضائل قرآن۔ اعمال قرآن۔ مضامین قرآن اور علم قرأۃ کے مسائل کا بیان ہے

ملنے کا پورا پتہ۔ نور محمد مالک کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

عکس حوالہ نمبر:66

۳۰

حنفی ہو سکتے تھے نہ شافعی بلکہ اُن سے قطعی خارج اور اُن کا یہ کل کلام غلط تھا پس اسکا علاج مولوی نذیر حسین نے اپنی عمر کے آخری ثلث میں یہ سوچا کہ لوگوں کو مذاہب اربعہ ہی سے برگشتہ کیا جائے سہ
کہ ہرگز نیگیرد تا بہ تپ راضی شود۔ اور یہ کہا جاتے کہ نئے سرے سے حدیث سے مسائل نکالو اور اُن پر عمل کرو پس مولانا نے اس مہم پر فتح پانے کے خیال سے مندرجہ بالا علماء و نیز تمام قدیم علماء کے
مسالک کے خلاف قدم اٹھاکر اپنے شاگردوں کو یہ ہدایت کرتے رہے کہ قدیم بزرگوں کی تحقیق کی قرآن احادیث کو ضرورت نہیں ہے تم خود حدیث پر غور کرکے مسائل نکال کر عمل کرو اس ترکیب سے انھوں نے
اہل حدیث کی ایک نئی قسم کی الگ جماعت کھڑی کر لی تاکہ وہ خاص طور پر بدعات کے روکنے کے لئے کوشش کرے مگر ان کے بعد اونکے شاگرد یعنی اس جماعت کے عالم مولانا کے اصل مطلب کی حد پر قائم نہ رہے
بلکہ ضد بحثی میں آکر بے فائدہ فروعی مسائل میں جھگڑے اُٹھایا اور غلو سے کام لیکر اور جاہل مسلمانوں کی ایک کافی جماعت الگ کرکے اون کے دل میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بغض قائم کیا۔ اور جیساکہ
خارجی دوسرے مسلمانوں کو یہ کہکر کافر بتایا کرتے تھے کہ یہ خدا اور رسولؐ کو نہیں مانتے بلکہ علیؓ و معاویہؓ کو مانتے ہیں ایسا ہی ان کے بعض عالم غلو میں آکر اور غلط راستہ اختیار کرکے اپنی جاہل جماعتوں کو
سبق پڑھانے لگے کہ یہ دوسرے مسلمان سب مشرک ہیں کہ یہ خدا اور رسولؐ کے مذہب کو نہیں بلکہ ابوحنیفہ و شافعی کے مذہب کو مانتے ہیں اور یہ اصل بات اون پر ظاہر نکی کہ مسلمان ابوحنیفہ و شافعی کو اگر
مانتے بھی ہیں تو قرآن و احادیث کے مطالب کو سمجھانے کے لئے بطریق استاد مانتے ہیں پس اس غلو و زیادتی کی وجہ سے اس جماعت کے بعض لوگ راہ راست سے ہٹ گئے کیونکہ یہ غلط بیانی غیر قابل معافی
گناہ ہے بلکہ ان کے بعض عالموں نے یہانتک غلو سے کام لیا کہ اپنی جاہل جماعتوں کے دل میں بعض بزرگان دین و ائمہ کی برائی جمادی اور یہ خیال نہ کیا کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی بدولت رافضی اپنے
چہروں سے الگ پہچانے جاتے ہیں کہ دینداری غلط بیانی سے ہاتھ نہیں لگتی جس زمانہ میں مولانا نذیر حسین ایسے خیالات کے درپے تھے اوسی زمانہ میں تین صاحب اور بھی تھے اور ہر ایک نے دکھادیکھی الگ الگ راستہ
اختیار کیا یعنی مولوی سر سید احمد خاں نے قرآن کو نیچر (ظاہری خود ساختہ عقلیات) کی طرف لانے کی کوشش کی اسکے لئے ایک ناتمام تفسیر بھی لکھی یہ صرف اسلئے تاکہ علیگڈھ کالج کے لڑکوں کو اپنے خیال کے
مطابق قرآن کے مضامین سمجھا سکے۔ اسکے پیرو نیچری کہلائے اور پھر اوسنے اسی طرز جدید پر توریت و انجیل کی تفسیر بھی لکھی۔ اور مولوی عبداللہ چکڑالوی پنجابی اول اہلحدیث بن گئے اور جب دیکھا کہ لوگ احادیث
میں اختلاف کرتے ہیں تو اپنی بدبختی سے تمام احادیث و کتب شرع سے انکار کرکے کہا کہ صرف قرآن پر غور کرنا اور اوس سے مسائل برآمد کرنا کافی ہے اوسکے پیرو اہل قرآن کہلاتے (اسی زمانہ میں پادری لفرائی
پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لیکر اور حلف اٹھاکر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آیندہ کی مدد کے مسلسل
وعدونکا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہوکر بڑا تلاطم برپا کیا اسلام کی سیرۃ و احکام پر جو اوسکا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام و سیرۃ رسولؐ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور اونکی سیرۃ جن پر اوسکا ایمان تھا
کیساں ہیں تقریبیں الزام نبتلی بر حقا جا الموں سے ہار گیا مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا جملہ عوام کے لئے اوسکے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد
قادیانی کھڑے ہوگئے اور لفرائی اور اوسکی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جسکا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہوکر دفن ہوچکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنیکی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادتمند ہو
تو مجکو قبول کرلو اس ترکیب سے اوسنے لفرائی کو اس قدر تنگ کیا کہ اوسکو اپنا پیچھا چھوڑانا مشکل ہوگیا اور اس ترکیب سے اوسنے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی مگر اس کامیابی
کے بعد دو سبب سے وہ اس عقیدہ پر جم گیا اول اس وجہ سے کہ کہیں پادری دوبارہ حملہ نہ کردیں اور انکار کے بعد جو مجکو دوبارہ دعوی کرنا ہوگا تو وہ مصنوعیت پر محمول ہوکر بے کار ثابت ہوگا دوم اس وجہ سے کہ
اس کامیابی کی وجہ سے جدید انگریزی تعلیم یافتہ اور ظاہری قومی تعمیر کے دلدادہ مسلمانوں کی ایک جماعت اوسپر ایمان لاکر قادیانی ہوگئی تھی جو اوسکی ایسی عزت کرتی تھی جیساکہ چاہیئے اسوجہ سے وہ مرتے
دم تک اس عقیدہ پر جما رہا اور قرآن و احادیث کی نامناسب طور پر تاویل کرتا رہا۔ یہ چار صاحب اب فوت ہوکر دوسرے جہاں میں پہنچ چکے ہیں جس جس نیت سے انھوں نے یہ کام کیا ہوگا وہ اللہ پر روشن ہے
اور اُسی کے قبضہ میں انکا حساب ہے مگر انکی بدولت اتنا ضرر ہوا کہ جاہل مسلمانوں کی جماعتیں بلا ضرورت تین تفرقہ ہوگئیں۔ کاش وہ ایسا نکرتے کیونکہ اپنے مخالفین کو سمجھانا یا جواب دینا صداقت کو اپنے
قبضہ میں رکھتے ہوئے بھی ہوسکتا تھا جیساکہ قرآن میں صداقت کو اپنے قبضہ میں رکھتے ہوئے لوگوں کو سمجھانے کے راستے خدا نے بتائے ہیں سہ خلاف پیغمبر کسے رہ گزید؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + سعدی
پادری لفرائی مع اپنی جماعت کے ہندوستان میں رہ کر بارہ سال تک مختلف مذاہب سے مناظرہ کرتا رہا۔ مولوی غلام احمد قادیانی نے تو اپنا پہلو بدل کر اوسکو اور اوسکی کل جماعتونکو عاجز کردیا مگر ہنود اوسکے
حملوں سے کچھ پریشان سے ہوگئے اور اُسنے بہت سے شریف خاندان تک کے ہندوں کو عیسائی بنالیا کیونکہ اس مذہب کے چار وید اور ۱۸ پوران جن سب کو وہ حق اور برہما (نام دیوتا) کے منہ سے نکلے ہوئے بتاتے ہیں
یہ سب اشلوکوں و منتروں (اشعار) کے مجموعے ہیں جنمیں سے بعض میں اخلاق کی درستی و سنیاس اور جوگ (ترک دنیا روحانی حالت کی درستی) لوگوں کے ساتھ انصاف جیسے عمدہ مضامین بھی ہیں مگر
ان میں اوس زمانہ کے شاعروں نے اوس زمانہ کی تہذیب کے مطابق اپنی دیہاتی زندگی کا خاکہ بھی بیان کیا ہے اور کہیں دیوتاؤں اور اوتاروں سے نفع و نقصان کی امید اور اونکی مورتیوں کی
پرستش اور بغیر انتظام عالم پر اونکی آپس میں خوفناک لڑائیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور وید کے منتروں (اشعار) میں سورج۔ چاند۔ اگنی (آگ) ابر۔ پانی۔ دریا درخت وغیرہ دیوتاؤں کی تعریف و پرستش کا
بیان ہے اور گھوڑے۔ گائے۔ اور انسان وغیرہ کی یگ (قربانی) کی تاکید و ثواب کا بیان ہے کہ جو ایسا کرے گا وہ بڑا مالدار اور دشمن پر فتح پائے گا اور کہیں گانے بجانے اور غیروں کے مقابلہ اپنی
مویشیوں کی تعریف اور اُن کے لئے عمدہ چراگاہوں کی دستیابی کی آرزو اور ایک دوسرے سے مویشیوں کے چرانے کا بیان ہے۔ دیوتا اونکے یہاں تین قسم کے تھے از قسم انسان جیسے برہما۔ مہادیو۔ بشن
پیدا کرنا۔ مارنا اور رزق دینا بالترتیب ان کا کام خیال کرتے تھے مگر بوجوہ چند برہما کی عبادت نہیں کرتے اور سب سے زیادہ مہادیو اور اس سے کم بشن کی عبادت کرنے کو لکھا ہے اور از قسم ملائکہ جیسے جم راج
(جس کے آگے مردوں کی روحیں پیش ہوتی ہیں پھر وہ اونکو سورگ (جنت) یا نرک (دوزخ) وغیرہ میں روانہ کرتا ہے) اندر جو جنت کا راجہ ہے اور ابر کا راجہ بھی اسی کو خیال کرتے تھے جو ابر میں گرج کر اپنے
آنے کی خبر دیتا ہوا پھر بارش برساتا ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اور بہت سے دیوتا ہیں اور شیطان کو دیت کہتے تھے ان ظاہری اسباب کی تعریف و پرستش کے سوا خدا کے مختار کل ہونے یا ہر چیز کے وجود
و فنا اوسکی مرضی و قدرت پر موقوف ماننے یا اوسکی خالص عبادت یا انسان سے خدا کا براہ راست تعلق کا بیان ان میں نہیں ہے اور انکی کتابوں میں سورگ (جنت) نرک (دوزخ) اور ان میں مرنے
کے بعد انسان کے داخلہ کا صاف ذکر ہے مگر یہ داخلہ خدا کی عبادت یا مہربانی یا اوسکی ناراضگی سے نہیں بلکہ دیوتاؤں کی عبادت و مرضی و قہر پر موقوف بتایا ہے اسوجہ سے بجائے خدا دیوتاؤں کی عبادۃ کو
لکھا ہے اور یہ بھی لکھا کہ ۲۴ مرتبہ خدا زمین پر انسانی و دیگر جانداروں کی صورت میں آچکا ہے جسکو وہ اوتار بتاتے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ راجہ رامچندر جی کے جسم میں انسانی روح نہ تھی بلکہ خدا تھا اور نیز یہ کہ خدا
مچھلی اور کچھوے اور نیز کرشن جی وغیرہ کی صورتوں میں آچکا ہے ان کا یہ عقیدہ بالکل ایسا تھا جیساکہ عیسائیوں کے ایک فرقہ کا ہے کہ خدا عیسیٰؑ کی انسانی صورت اختیار کرکے زمین پر آیا۔ قرآن میں خدا فرماتا
ہے کہ ہر مقام پر ہم نے پیغمبروں کو بھیجا مگر بعد میں اون لوگوں نے اوس پیغمبر کے دین کو اپنے خیالات کے ملانے سے بگاڑ دیا اور حدیث میں ہے کہ ۱۲۴۰۰۰ پیغمبر آچکے ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ قدیم زمانے میں
نہ چھاپے خانے تھے اور نہ تحریر کا رواج تھا تاکہ اونکی ہدایات قلم بند اور محفوظ ہوتی بلکہ حضرت موسیٰؑ سے قبل جس قدر پیغمبر گزرے ہیں اونکی ہدایات زیادہ تر زبانی طور پر ہوا کرتی تھیں۔ ہندو مذہب کے بعض

عکس حوالہ نمبر: 67

مشہور

مفردات القرآن (اردو)

جلد اول

تصنیف

امام راغب اصفہانی

ترجمہ و حواشی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری

شیخ شمس الحق

۲۰۔ کشمیر بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور

عکس حوالہ نمبر:67

(خ م ص)

اَلْمَخْمَصَۃُ: ایسی بھوک جس سے پیٹ پچک جائے۔قرآن میں ہے:

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ﴾ (۵۔۳) ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے۔کہا جاتا ہے۔

رَجُلٌ خَامِصٌ: پچکے ہوئے۔پیٹ والا اَخْمَصُ الْقَدَمِ پاؤں کے تلوے کا گڑھا۔

(خ م ط)

اَلْخَمْطُ ۔درخت بے خار۔بعض نے کہا ہے کہ خَمْطٌ پیلو کے درخت کو کہتے ہیں۔

اَلْخَمْطَۃُ: ترش شراب۔تَخَمَّطَ: غضبناک ہونا۔کہا جاتا ہے۔تَخَمَّطَ الْفَحْلُ سانڈ کا مستی سے بربرانا۔

(خ ن ز ر)

اَلْخِنْزِیْرُ کے معنی سور کے ہیں۔اور آیت کریمہ:

﴿وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ﴾ (۵۔۶۰)

اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا۔

میں بعض نے کہا ہے کہ خاص کر سور ہی مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے افعال و عادات بندر اور سور جیسے ہو گئے تھے۔نہ کہ وہ بلحاظ صورت کے بندر اور سور بن گئے تھے۔❶ مگر زیر بحث آیت میں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔کیونکہ مروی ہے کہ ایک قوم کی صورتیں مسخ ہو گئی تھیں اور وہ بندر اور سور بن گئے تھے۔❷ اسی طرح انسانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو شکل وصورت کے لحاظ سے گو انسان نظر آتے ہیں لیکن اخلاق وعادات کے اعتبار سے بندر اور سور بنے ہوئے ہیں۔

(خ ن س)

اَلْخَنُسُ: (ن) کے معنی پیچھے ہٹنے اور سکڑ جانے کے ہیں اسی سے شیطان کو خناس کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ذکر الٰہی سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور وسوسہ انداز نہیں ہو پاتا۔قرآن میں ہے:

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ (۱۱۴۔۴) شیطان وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔اور آیت کریمہ:

﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ﴾ (۸۱۔۱۵) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

میں خُنَّس سے وہ ستارے مراد ہیں جو دن کو الٹی رفتار چلتے ہیں یہ خَانِسٌ کی جمع ہے۔بعض نے کہا ہے کہ اس سے زحل، مشتری اور مریخ مراد ہیں۔کیونکہ یہ الٹی چال چلتے رہتے ہیں۔

اَخْنَسْتُ عَنْہُ حَقَّہٗ: میں نے اس کے حق کو مؤخر کر دیا، روک لیا۔

(خ ن ق)

اَلْمُنْخَنِقَۃُ: (۵۔۳) جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔

اَلْمِخْنَقَۃُ: کے معنی قلادہ کے ہیں۔

---

❶ ذھب الجمھور الی ان المسخ کان عقوبۃ وحقیقتاً وقال مجاھد بالقول الثانی واول المسخ علی تغییر الاخلاق واللہ اعلم راجع التفاسیر۔

❷ کتاب میں حوالہ نہیں ہے۔

عکس حوالہ نمبر:68

(نظر ثانی شدہ جدید ایڈیشن)

خوابوں اور ان کی تعبیرات پر اردو زبان میں جامع ترین کتاب
جسے ایک نامور معبّر نے تحریر کیا ہے متفرق خواب، ان میں پیش آنے والی
متفرق صورتیں اور ان کا ہماری جیتی جاگتی زندگی سے ربط و تعلق۔
ایک نادر و نایاب عربی کتاب کا پہلی بار مکمل اردو ترجمہ

تعطیر الانام فی تعبیر المنام

خواب اور تعبیر

تالیف

شیخ عبد الغنی ابن اسمٰعیل نابلسی رحمہ اللہ

اُردو ترجمہ

مولانا محمد انس چترالی

ادارۂ اسلامیات

لاہور — کراچی

عکس حوالہ نمبر:68

قبیح الکلام مرد ہے۔(۹) دیہاتی شخص کا بری خنزیر دیکھنا تنگی اور شر پہنچنے کی علامت ہے۔(۱۰) زمین پر کچھ بونے والا اگر خشکی کا سور دیکھے تو توقع کے مطابق مناسب انداز میں اس کا کام نہ ہونے کی دلیل ہے۔(۱۱) شادی کا خواہشمند شخص اگر بری سور دیکھے تو تعبیر ہے کہ اسکے مزاج کے موافق بیوی نہیں ملے گی بلکہ غیر موافق عورت سے نکاح ہوگا۔(۱۲) خواب میں خنزیر کا گوشت دیکھنا اچھا شگون ہے۔(۱۳) خواب میں خود خنزیر کا گوشت بنا کر کھانے کی تعبیر بہت اچھی ہے۔(۱۴) اپنے بستر پر خنزیر دیکھنا کسی یہودیہ عورت کے ساتھ جماع کرنے پر دلالت کرتا ہے۔(۱۵) خنزیر کے بچوں کا مالک بننا یا ان کو دیکھنا غم میں مبتلا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۱۶) پالتو خنزیر خوشحالی اور ضروریات کی تکمیل کی دلیل ہے۔(۱۷) کبھی خنزیر دیکھنا یہود و نصاریٰ پر حکمرانی کرنے کی علامت ہے۔(۱۸) جس کا اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہو اور وہ خواب میں خنزیر (مذکر ہو یا مؤنث) دیکھے تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا اور کبھی خنزیر کی دلالت شر' تکلیف اور اس کو حرام سمجھنے والے کے لئے مال حرام پر ہوتی ہے۔(۱۹) مادہ خنزیر دیکھنا زیادہ غسل کرنے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔(۲۰) خنزیر سے تکلیف پہنچنا کسی عیسائی شخص کی طرف سے تکلیف پہنچنے کی دلیل ہے۔(۲۱) بہت سارے سور دیکھنا بہت سارا مال ملنے پر دلالت کرتا ہے۔(۲۲) خواب میں خود کو سور بنا دیکھنا ذلت اور دینی کمزوری کے ساتھ مال اور خوشحالی نصیب ہونے کی طرف اشارہ ہے۔(۲۳) خنزیر کا گوشت اس کی چربی اس کے بال اس کی کھال گھٹیا حرام مال پر دلالت کرتا ہے۔(۲۴) اس کا دودھ پینا مال یا عقل میں فتور آنے پر دلیل ہے۔(۲۵) اور سور پر سوار ہونا حکومت و قوت حاصل کرنے اور دشمن پر غالب آنے کی علامت ہے۔(۲۶) سور کے ساتھ جھگڑا کرنا ظالم دشمن پر قابو پانے کی دلیل ہے۔(۲۷) خنزیر کا گوشت کھانا خالص حرام مال ملنے یا کسی مصیبت کا مرتکب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۲۸) چھوٹے چھوٹے سوروں کو اپنے گھر یا کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھنا بادشاہ کے خادموں کو اس کے پاس آنے کی علامت ہے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔(۲۹) اپنے گھر سے خنزیر کو نکال باہر کرنا سرکاری کام کو ترک کرنے کی دلیل ہے۔

خروف (بکری کا بڑا بچہ)

(۱) اس کی دلالت فرمانبردار بیٹے پر ہوتی ہے چنانچہ خواب میں اس کا بطور ہبہ ملنا فرمان بردار بچہ کے تولد کی دلیل ہے' چھوٹے چھوٹے جانوروں کا مالک بننا غم پر دلالت کرتا ہے انسان کے بیٹوں کی دلالت دنیا پر ہوتی ہے۔خواب میں اسے ذبح کرنا بچے یا کسی رشتہ دار کے مرنے پر دلالت کرتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 69

من مكتبة التراث

نوادر الأصول

في أحاديث الرسول

تأليف

محمد بن علي بن الحسن أبو عبد الله الحكيم
الترمذي

المجلد الثاني

حقق أصوله وخرج أحاديثه
الدكتور عبد الرحمن عميره

دار الجيل
بيروت

عکس حوالہ نمبر:69

الأصل المائة والخمسون

في أن من غير الحق من العلماء يمسخ وسر ما يمسخون به

عن أبي أمامة (رضي الله عنه) قال: قال رسول الله ﷺ: تكون في أمتي فزعة، فيصير الناس إلى علمائهم فإذا هم قردة وخنازير.

فالمسخ تغيير الخلقة. وإنما حل بهم المسخ لأنهم غيروا الحق عن جهته، وحرفوا الكلام عن موضعه، فمسخوا قلوب الخلق وأعينهم عن رؤية الحق، فمسخ الله تعالى صورهم، وبدل خلقتهم كما بدلوا الحق باطلاً. فعلماء السوء على ضربين: منهم مكب على حطام الدنيا لا يمل من جمعه، فتراه شهره ودهره يتقلب في ذلك كالخنزير على المزابل، يصير من عذرة إلى عذرة، قد أخذ بقلبه دنياه، وألزمه خوف الفقر وألهجه باتخاذه عدة للنوائب، لا يتفكر عليه تقلب أحوالها، ولا يتأذى بسوء رائحتها، قد احتشت من الحرام، ووسخت حلالها من تراكم الشهوات. فأفعال هذا الضرب واكبابه على هذه المزابل كإكباب الخنازير. فإذا حلت السخطة، مسخوا هؤلاء في صورة الخنازير، إن جوز المسخ في هذه الأمة. وإن لم يجوز ذلك، فيحمل على أن معناه معنى الخنازير. والضرب الثاني هم أهل تصنع وتراءٍ ومخادعة وتزين

١٩٦

ترجمہ: میری امت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں بندر اور سؤر بیٹھے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:70

عقد الدرر في أخبار المنتظر

ليوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز
المقدسي الشافعي السلمي
(من علماء القرن السابع)

تحقيق

الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو

الطبعة الأولى
١٣٩٩ هـ = ١٩٧٩ م

عکس حوالہ نمبر:70

يَقْتُلُونَ ويُخِيفُونَ الْمُطِيعِينَ إلَّا مَنْ أَظْهَرَ طَاعَتَهُمْ ، فَالْمُؤْمِنُ التَّقِيُّ يُصَانِعُهُمْ بِلِسَانِهِ، ويَفِرُّ مِنْهُمْ(١) بِقَلْبِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعِيدُ الْإِسْلَامَ عَزِيزًا ، قَصَمَ كُلَّ جَبَّارٍ ، وَهُوَ الْقَادِرُ عَلَى مَايَشَاءُ أَنْ يُصْلِحَ أُمَّةً بَعْدَ فَسَادِهَا» .

فقال عليه الصّلاة والسّلام : «يَا حُذَيْفَةُ ، لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ ، لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، تَجْرِى الْمَلَاحِمُ عَلَى يَدَيْهِ ، وَيُظْهِرُ الْإِسْلَامَ ، لَايُخْلِفُ وَعْدَهُ ، وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ» .

أخرجه الحافظُ أبو نُعَيْم الأصْبهانِيُّ ، فی «صِفَةِ الْمَهْدِیِّ» .

/وعن أميرِ الْمُؤمنين علیٍّ بن أبی طالبٍ ، عليه السّلام ، قال : لايَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ حتی يُقْتَلَ ثُلُثٌ ، وَيَمُوتَ ثُلُثٌ ، وَيَبْقَى ثُلُثٌ . [٢٩ظ]

أخرجه الإمام أبو عمرو عثمان بن سعيد الْمُقْرِی ، فی «سُنَنِه»(٢)

ورواه الحافظُ أبو عبد الله نُعَيْم بن حَمَّاد ، فی كتاب «الفِتَن»(٣) .

وعن قَتَادَةَ قال : يُجاءُ إلى الْمَهْدِیِّ فی بَيْتِه ، والناسُ فی فِتْنَة تُهَرَاقُ فيها الدِّماءُ ، يُقال له(٤) : قُمْ علينا ، فيأبَى حتّى يُخَوَّفَ بالقَتْلِ ، فإذا خُوِّفَ بالقتلِ قام عليهم ،فلا يُهَراقُ بسَبَبِه مِحْجَمَةُ دَم .

أخرجه الإمامُ أبو عمرو الدّانيُّ ، فی «سُنَنِه» .(٥)

وعن أبی عبد الله الحسين بن علیٍّ ، عليه السّلام ، قال : لايكونُ

(١) سقط من : ب .
(٢) سنن الدانی . لوحة ٩٤ . .
(٣) فی باب آخر من علامات المهدی فی خروجه . الفتن لوحة ٩١ ، وانظر كنز العمال ٢٦٠/٧ ، ومنتخب كنز العمال ٣٣/٦ .
(٤) سقط من الأصل .
(٥) سنن الدانی .لوحة ٩٥ .

ترجمہ: حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں لوگ مہدی کی طرف اس کے گھر جائیں گے اور لوگ ایک ایسے فتنہ میں مبتلا ہوں گے جس میں خون بہایا جائے گا۔ مہدی کو کہا جائے گا ہمارے رہنما بنیں۔ مگر وہ انکار کرے گا یہاں تک کہ اسے قتل و غارت کا اندیشہ ہوگا۔ جب اسے قتل و غارت کا خطرہ ہوگا وہ ان کا راہنما بن جائے گا۔ پس اس کی وجہ سے خون کا ایک قطرہ بھی بہایا نہ جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر:71

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۱۱

درحالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

مؤلف

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترتیب و تدوین

اے۔ ایچ۔ رضوی

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
محفوظ
MBA
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر:71

۱۴۵

بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی، اور اہلِ آسمان و اہلِ زمین سب کے سب ان سے خوش اور راضی ہوں گے۔ (غیبتہ طوسیؒ)

(۲۴) ظہورِ مہدیؑ کی بشارت بروایت ابوالحجاف

انھیں اسناد سے حسن بن حسین، عن تلید، عن ابوالحجاف۔ انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"میں تم لوگوں کو مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں۔ (یہ جملہ آپؐ نے تین بار فرمایا) "یہ اُس وقت ظہور کریں گے جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگا، شدید زلزلے آئیں گے تو وہ آکر زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے جبکہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بندوں کے دلوں کو شوقِ عبادت اور انصاف و عدل سے بھر دیں گے۔" (غیبتہ طوسیؒ)

(۲۵) بشارتِ ظہورِ مہدیؑ بروایت ابوسعید خدری

انھیں اسناد کے ساتھ حسن بن حسین نے سفیان الجریری سے، انھوں نے عبدالمومن سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے عمارہ بن جوین العبدی سے، انھوں نے ابوسعید خدری سے۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ:

" امام مہدیؑ میری عترت اور میرے اہلِ بیت میں سے ہوں گے جو آخری زمانے میں ظہور کریں گے، اُن کے لیے آسمان اپنے سارے قطرے برسا دے گا اور زمین اپنے تمام دانے اُگا دے گی، وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح اس کو قوم نے ظلم و جور سے بھر دیا ہوگا۔ (غیبتہ طوسیؒ)

(۲۶) بشارتِ ظہورِ مہدیؑ بروایت ابوہریرہ

محمد بن اسحاق نے علی بن عباس سے، انھوں نے بکار سے، انھوں نے مصبح سے

عکس حوالہ نمبر:72

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور
شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: یازدہم　پارہ: ۲۴-۲۷　باب: ۳۰۸۵-۳۵۰۶　حدیث: ۵۳۹۴-۶۱۹۴

کتاب اللباس، کتاب الادب، کتاب الاستیذان، کتاب الدعوات
کتاب الرقاق، کتاب الحوض، کتاب القدر

ناشر
مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:72

۳۴۴۸ ﴿باب ما يُتّقى من فتنة المال﴾

وقول الله تعالى إنما أموالكم وأولادكم فتنة

اس بات کا بیان کہ مال کے فتنے سے بچا جائے

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ یعنی خدا کی آزمائش ہے

۲۰۱۹ ﴿حدثني يحيى بن يوسف أخبرنا أبو بكر عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعس عبد الدينار والدرهم والقطيفة والخميصة إن أعطي رضي وإن لم يعط لم يرض﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار و درہم کے غلام اور چادر و کمبل کے غلام تباہ ہوئے کہ اگر انہیں دیا گیا تو خوش اور اگر نہیں دیا گیا تو ناخوش۔

(مقصد یہ ہے کہ دنیا کی دولت، متاع فانی کو نصب العین بنانا حب فی اللہ کے خلاف ہے مومن کو بچنا چاہیے۔)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۲ مر الحديث في الجهاد ص:۴۰۴ اخرجه ابن ماجه في الزهد.

۲۰۲۰ ﴿حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی (ای لا یشبع من الدنیا حتی یموت) اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لانه صلى الله عليه وسلم اشار بهذا المثل الى ذم الحرص على الدنيا والشره والازدياد وهذه آفة يجب الاتقاء منها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۵۲ اخرجه مسلم في الزكوٰة.

شرہ يشره از باب سمع شرها وشراهة بہت حریص ہونا صفت شرہ.

عکس حوالہ نمبر:73

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

صحیح بخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ　　حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:73

عَادٌ بِالدَّبُورِ)).
[أطرافه في: ٣٢٠٥، ٣٣٤٣، ٤١٠٥].

ہوا کے ذریعہ مدد پہنچائی گئی اور قوم عاد پچھوا کے ذریعہ ہلاک کردی گئی تھی۔

جنگ خندق میں بارہ ہزار کافروں نے مدینہ کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا آخر اللہ نے پروا ہوا بھیجی' اس زور کے ساتھ کہ ان کے ڈیرے اکھڑ گئے' آگ بجھ گئی' آنکھوں میں خاک گھس گئی جس پر کافر پریشان ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ کا یہ اشارہ اسی ہوا کی طرف ہے۔

٢٧- بَابُ مَا قِيْلَ فِي الزَّلاَزِلِ وَالآيَاتِ

باب بھونچال اور قیامت کی نشانیوں کے بیان میں

١٠٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضُ)). [راجع: ٨٥]

(١٠٣٦) ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا' کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی' کہا کہ ہم سے ابو الزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے بیان کیا۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور "ہرج" کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔ قتل اور تمہارے درمیان دولت و مال کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ ابل پڑے گا۔

تشریح سخت آندھی کا ذکر آیا تو اس کے ساتھ بھونچال کا بھی ذکر کر دیا' دونوں آفتیں ہیں۔ بھونچال یا گرج یا آندھی یا زمین دھنسے میں ہر شخص کو دعا اور استغفار کرنا چاہئے اور زلزلے میں نماز بھی پڑھنا بہتر ہے لیکن اکیلے اکیلے۔ جماعت اس میں مسنون نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زلزلے میں انہوں نے جماعت سے نماز پڑھی تو یہ صحیح نہیں ہے (مولانا وحید الزماں مرحوم)

١٠٣٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا)). قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا)) قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ ((هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ

(١٠٣٧) مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا' ان سے نافع نے بیان کیا' ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما۔ اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لئے بھی برکت کی دعا کیجئے لیکن آپ نے پھر وہی کہا "اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما" پھر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا

عکس حوالہ نمبر:74

القول المختصر في علامات المهدي المنتظر

لأبي العباس أحمد بن محمد بن حجر المكي الهيتمي

دراسة وتحقيق وتعليق

مصطفى عاشور

مكتبة القرآن
للطبع والنشر والتوزيع
٣ شارع القماش بالفرنساوي - بولاق
القاهرة - ت : ٧٦١٩٦٢ - ٧٦٨٥٩١

عکس حوالہ نمبر:74

الثامنة والخمسون : يبايع فى الحرم بعد أن تسبقه فتن وحروب برمضان وما بعده إلى الحجة ، فينهب الحج بمنى ، ويكثر القتل حتى يسيل الدم على الجمرة ، ويهرب صاحبهم المهدى فيبايع بين الركن والمقام وهو كاره ، بل يقال له : إن لم تقبل ضربنا عنقك*.

★ صفة فخذيه :

التاسعة والخمسون : انفراج فخذيه وتباعد ما بينهما .

★ كسر الصليب وقتل الخنزير :

الستون : يخرج المهدى حكما وعدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويطاف بالمال ، فلا يوجد أحد يقبله . ولا ينافيه ما يأتى أن عيسى ﷺ يفعل ذلك ؛ إذ لا مانع أن كلا منهما يفعله .

نوٹ

★ انتصارات المهدى :

الحادية والستون : يفتح الرومية بأربع تكبيرات ، ويقتل ستمائة ألف ، ويستخرج ما أخذ من بيت المقدس ، والتابوت الذى فيه السكينة ، ومائدة بنى إسرائيل ، ورضاضة الألواح ، وحلة آدم ، وعصى موسى ، ومنبر سليمان ، وقفيزين[٣٨] من المنّ الذى أنزل الله عز وجل على بنى إسرائيل أشد بياضاً ، من اللبن ، ثم يأتى لمدينة يقال لها ، (القاطع) طولها ألف ميل ، وعرضها خمسمائة ميل ، ولها ستون وثلثمائة باب ، يخرج من كل باب مائة ألف مقاتل ، فيكبرون عليها أربع تكبيرات ، فيسقط حائطها فيغنمون ما فيها ، ثم يقيمون فيها سبع

★ رواه بنحوه الحاكم فى المستدرك ٥٠٣/٤ .

(٣٨) القفيز : مكيال كان يُكال به قديماً ، ويختلف مقداره فى البلاد ، ويعادل بالتقدير المصرى الحديث نحو ستة عشر كيلو جراماً .

٤٢

ترجمہ: مہدی حکم عدل ہو کر ظاہر ہوگا اور وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور مال پیش کیا جائے گا مگر کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ اور جو حدیث میں ہے کہ یہی کام عیسیٰؑ بھی کریں گے تو یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ مسیح و مہدی دونوں کے یہ ایک جیسے کام کرنے میں کوئی روک نہیں۔

14۔عالمِ اِسلام کا زوال اور ظہور مہدیؑ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍوؓ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا.

(صحیح بخاری اردو جلد اول صفحہ 272 مترجم مولانا محمد آزاد، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)[75]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے علم چھین کر اچانک اسے قبضہ میں نہیں لے گا بلکہ عالم باعمل لوگوں کی موت سے علم کو اٹھالے گا۔حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔پھر ان سے سوال کیے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور وہ گمراہ ہوں گے یا فرمایا وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

تشریح: یہ حدیث صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے روایت کی اور امام بخاری اور مسلم نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

(عمدة القاری جلد 2 صفحہ 196 دار الکتب العلمیة بیروت لبنان)

اس حدیث میں دینی اور مذہبی قوموں کے زوال کا ایک اہم سبب یہ بتایا گیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ وہ اپنے علم وعمل کی حفاظت نہ کرنے کے نتیجے میں بتدریج پستی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پہلی صدی کو بہترین صدی فرمایا، پھر اس کے بعد کی دو صدیوں کو بھی خیر القرون (نسبتاً کم بہتر صدیاں) قرار دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد جھوٹ کی خرابی پھیلنا شروع ہو جائے گی۔

(صحیح بخاری اردو جلد چہارم صفحہ 133 مترجم مولانا محمد آزاد، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)[76]

اس ارشاد نبویؐ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تیسری صدی کے بعد مسلمانوں کی گمراہی اور فیج اعوج کا وہ ہزار سالہ دور شروع ہو جانا تھا جس میں انہوں نے زوال پذیر ہو کر بالآخر انتہائی نازک حالت میں چلے جانا تھا۔ مذکورہ بالا حدیث میں اسی تاریک دور کے حالات کی طرف اشارہ ہے جس میں مسلمانوں کی دنیوی قیادت اور اقتدار پر بھی بد دیانت اور نااہل لوگوں کا قبضہ ہو جانا تھا۔ ان کی عملی حالت بگڑ جانی تھی اور مال کی فراوانی سے زنا، شراب اور قتل کے جرائم عام ہو جانے تھے۔

(نصر الباری جلد اول صفحہ 418 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[77]

اس صورتحال میں مسلمانوں کی دینی و مذہبی قیادت بھی ختم ہو جانی تھی۔ فیج اعوج کے زمانہ کے یہی لوگ ہیں جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اُن کا مجھ سے اور میرا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔''

(مسند احمد بن حنبل جلد ششم صفحہ346 مترجم مولانامحمد ظفر مکتبۃ رحمانیۃ لاھور)[78]

اسی زمانہ کی علامات بیان کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ ان کی مساجد آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی میں سے فتنوں کا آغاز ہوگا۔''

(شعب الایمان للبیھقی الجزء الثانی صفحہ 311 دار الکتب العلمیۃ لاھور)[79]

شیعہ مسلک میں بھی یہ حدیث مسلّم ہے۔

(بحار الانوار مترجم جلد 12 صفحہ 76 محفوظ بک ایجنسی کراچی)[80]

یہ حدیث جس میں امت کی گمراہی کا ذکر ہے دراصل قرآن شریف کی اس آیت کی تفسیر ہے کہ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ۝ (الصافات: 72-73) اور یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے جبکہ یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیج چکے تھے۔ یعنی الٰہی سنت کے مطابق اکثریت کی گمراہی کے بعد ہی ان میں خدا کا مامور ہوشیار کرنے کے لئے آتا ہے۔

حدیث زیرِ نظر میں اسلام کی حالت زار کے بارہ میں جو نشانیاں بیان کی گئی تھیں وہ تیرھویں

صدی میں منّ وعن پوری ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ مسلک اہلحدیث کے علامہ نواب نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان نے قریباً چودھویں صدی ہجری میں ان علامتوں کے پورا ہونے کا واضح اعتراف کرتے ہوئے لکھا تھا:

''جس دن سے اس امت میں یہ فتنے واقع ہوئے پھر یہ امت یہ ملت نہ سنبھلی اس کی غربت اسلام کی کمیابی روز افزوں ہوتی گئی یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔''

(اقتراب الساعۃ صفحہ 12 مطبع مفید عام)[81]

مولانا حالی نے چودہویں صدی کی اس حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا تھا:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی فقط اسلام کا رہ گیا نام باقی

علامہ اقبال نے بھی چودہویں صدی کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

دین اسلام پر ایسے نازک حالات میں جب امت نے بگڑ کر یہود کی مماثلت اختیار کر لینی تھی۔ ایسے ہی گمراہی کے زمانہ میں ان کی اصلاح کے لئے ایک مثیل مسیح کی خبر دی گئی تھی۔

ہاں اسلام کے خادم اس مہدی کی پیشگوئی جس نے ایمان کو آسمان کی بلندیوں سے واپس لا کر دنیا میں قائم کرنا تھا۔ (بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الجمعۃ)

اہلسنت اور شیعہ مسلک کی احادیث اس بات پر بھی متفق ہیں کہ امام مہدی، امت میں ایک لمبے انقطاع کے بعد لوگوں میں اختلاف اور فتنوں کے ظہور کے وقت آئے گا۔

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ الجزء الثالث صفحہ 271 دار الاضواء بیروت)[82]

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ چودہویں صدی کے اس بگڑے ہوئے زمانہ کی حالت میں تشریف لائے اور یہ دعویٰ کیا کہ:

''سو میں ۔۔عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے جو

حضرت عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں خدا کو چھونے والا اور خدائی انعام میں سے کچھ لینے والا۔ اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیا گیا تھا جس کے معنے ہیں کہ فطرتاً ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا کے فضل اور رحمت نے ان دونوں لقبوں کا مجھے وارث بنا دیا۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 28 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی آمد کا مقصد ''نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا'' بیان کرتے ہوئے فرمایا:

چو دورِ خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردن

دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنی دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔ اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی بھی مشرف بہ اسلام ہوئی۔''

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397 ایڈیشن 2008)

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ایسی پاک جماعت کی بنیاد ڈالی جس کے بارے میں علامہ اقبال جیسے مفکر کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ:

''اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔''

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر صفحہ 18 مطبوعہ اقبال اکیڈمی لاہور)[83]

عکس حوالہ نمبر: 75

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد اوّل

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظرِ ثانی

حضرت العلام مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ　حضرت العلام مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:75

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)). قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ.

ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھا لے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے' ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فربری نے کہا ہم سے عباس نے بیان کیا' کہا ہم سے قتیبہ نے' کہا ہم سے جریر نے' انہوں نے ہشام سے مانند اس حدیث کے۔

[طرفه في : ٧٣٠٧].

تشریح پختہ عالم جو دین کی پوری سمجھ بھی رکھتے ہوں اور احکام اسلام کے دقائق و مواقع کو بھی جانتے ہوں' ایسے پختہ دماغ علماء ختم ہو جائیں گے اور سطحی لوگ مدعیان علم باقی رہ جائیں گے جو ناسمجھی کی وجہ سے محض تقلید جامد کی تاریکی میں گرفتار ہوں گے اور ایسے لوگ اپنے غلط فتووں سے خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ یہ رائے اور قیاس کے دلدادہ ہوں گے۔ یہ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر فربری کی روایت ہے جو حضرت امام بخاریؒ کے شاگرد ہیں اور صحیح بخاری کے اولین راوی یہی فربری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بعض روایتوں میں بغیر علم کی جگہ برأیهم بھی آیا ہے۔ یعنی وہ جاہل مدعیان علم اپنی رائے قیاس سے فتویٰ دیا کریں گے۔ قال العینی لا یختص هذا بالمفتیین بل عام للقضاة الجاهلین یعنی اس حکم میں نہ صرف مفتی بلکہ عالم جاہل قاضی بھی داخل ہیں۔

٣٥- بَابُ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

باب اس بیان میں کہ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی خاص دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

١٠١- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ. فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلاَّ كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)).

(١٠١) ہم سے آدم نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے' ان سے ابن الصبہانی نے' انہوں نے ابو صالح ذکوان سے سنا' وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ (آپؐ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں' اس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لئے (بھی) کوئی دن خاص فرما دیں۔ تو آپؐ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرما لیا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپؐ نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر

عکس حوالہ نمبر:76

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:76

تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ)). وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: ((لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)). [راجع: ٢٥٨٦]

اس کے علاوہ اور بھی تمہارے لڑکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں' ہیں۔ نعمانؓ! نے بیان کیا' میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا۔ اور ابو حریز نے شعبی سے یہ نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

گواہ پر اگر یہ ظاہر ہے کہ یہ ظلم ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کے حق میں ہرگز گواہی نہ دے ورنہ وہ بھی اس گناہ میں شریک ہو جائے گا۔

٢٦٥١- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ)).

(۲۶۵۱) ہم سے آدم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں نے زہدم بن مضربؒ سے سنا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ (تابعین) پھر وہ لوگ جو اس کے بھی بعد آئیں گے (تبع تابعین) عمران نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر فرمایا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے' جن میں دیانت کا نام نہ ہو گا۔ ان سے گواہی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ لیکن وہ گواہیاں دیتے پھریں گے۔ نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے' مٹاپا ان میں عام ہو گا۔

[أطرافه في: ٣٦٥٠، ٦٤٢٨، ٦٦٩٥].

تشریح مطلب یہ ہے کہ نہ گواہی میں ان کو باک ہو گا نہ قسم کھانے میں' جلدی کے مارے کبھی گواہی پہلے ادا کریں گے پھر قسم کھائیں گے۔ کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے۔

حدیث کے جملہ ویشھدون ولا یستشھدون پر حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔ ویعارضه ما رواه مسلم من حدیث زید بن خالد مرفوعا الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بالشھادة قبل ان یسالھا واختلف العلماء فی ترجیحھما فجنح ابن عبدالبر الی ترجیح حدیث زید بن خالد لکونه من روایة اھل المدینة فقدمه علی روایة اھل العراق وبالغ فزعم ان حدیث عمران ھذا لا اصل له وجنح غیره الی ترجیح حدیث عمران لاتفاق صاحبی الصحیح علیه وانفراد مسلم باخراج حدیث زید بن خالد وذھب اخرون الی الجمع بینھما الخ (فتح)

یعنی ویشھدون ولا یستشھدون سے زید بن خالد کی حدیث مرفوع معارض ہے' جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے' جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو بہترین گواہوں کی خبر نہ دوں؟ وہ وہ لوگ ہوں گے کہ وہ طلبی سے پہلے ہی خود گواہی دے دیں..... ہر دو احادیث کی ترجیح میں علماء کا اختلاف ہے۔ ابن عبدالبر نے حدیث زید بن خالد (مسلم) کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ اہل مدینہ کی روایت ہے۔ اور حدیث مذکور اہل عراق کی روایت سے ہے۔ پس اہل عراق پر اہل مدینہ کو ترجیح حاصل ہے۔ انہوں نے یہاں تک

عکس حوالہ نمبر:77

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: اوّل | پارہ: ۱ | باب: ۱ - ۹۵ | حدیث: ۱ - ۱۳۴

کتاب الوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:77

ہوگیا تو علم اٹھ جائے گا اور جہالت کا غلبہ ہوگا پھر کوئی کام قاعدہ کے مطابق نہ ہوگا اور نظامِ عالم درہم برہم ہوجائیگا جب علم نہ رہے گا تو عالم کو ختم کر دیا جائیگا، معلوم ہوا علم بقائے عالم کا سبب ہے۔

اس سے ترجمۃ الباب کا مقصد بھی واضح ہوگیا کہ تحصیل علم پر ترغیب ہے جیسا کہ حدیث الباب سے معلوم ہوگا کہ رفع علم علاماتِ قیامت میں سے ہے اس لئے تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔

۷۹ ● حدثنا عمرانُ بنُ مَيْسَرةَ قال حدثنا عبدُ الوارثِ عن ابی التَّيّاح عن انس قال قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إنَّ مِن اشراطِ السّاعةِ اَن يُّرْفَعَ العلمُ وَ يَثْبُتَ الجهلُ وتُشْرَبَ الخمرُ وَ يَظْهَرَ الزنا ●

۸۰ ● حدثنا مُسَدَّدٌ قال ثنا يحيىٰ بنُ سعيدٍ عن شعبةَ عن قتادةَ عن انسٍ قال لَاُحَدِّثَنَّكم حديثاً لا يُحَدِّثُكم احدٌ بعدى سمعتُ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ اِنَّ مِن اشراطِ السّاعةِ أن يَّقِلَّ العلمُ وَيَظْهَرَ الجهلُ وَيَظْهَرَ الزنا وَتَكْثُرَ النساءُ وَيَقِلَّ الرجالُ حتى يكونَ لِخمسينَ امرأةً القَيِّمُ الواحدُ ●

ترجمہ ۷۹ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور جہالت جم جائے گی اور شراب (کثرت سے) پی جائے گی اور زنا علانیہ ہوگا۔

ترجمہ ۸۰ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کریگا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دین کا علم گھٹ جائیگا اور جہالت پھیل جائے گی اور زنا بکثرت ہوگا، عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مرد کم ہوجائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگراں (کام چلانے والا) ایک مرد ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ:- ترجمۃ الباب سے دونوں حدیثوں کی مطابقت واضح ہے۔

تعدد الحدیث والحدیث ھٰھنا ص۱۸ وياتی فی النکاح ص۷۸۷ وفی اوائل الاشربۃ ص۸۳۶ وفی المحاربین ص۱۰۰۵ تا ص۱۰۰۶۔

قال ربیعۃ　ترجمہ گذر چکا۔

حضرت ربیعہؒ کا مختصر حال علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ربیعۃ ھو المشھور بربیعۃ الرائی الخ یعنی یہی مشہور امام ربیعۃ الرائی ہیں ان کا پورا نام ابو عثمان ربیعۃ بن ابی عبدالرحمان فروخ ہے، یہ فقیہ اہلِ مدینہ ہیں ان کو بعض صحابہ اور کبار تابعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہے، بڑے مجتہدین میں ان کا شمار ہوتا ہے، امام مالکؒ کے شیخ اور تابعی ہیں، ربیعہؒ کے والد

عکس حوالہ نمبر:78

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد ششم

مؤلف

حضرۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۴۱۵۸ تا حدیث نمبر: ۱۶۹۳۴

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر:78

نے انہیں بتایا کہ اللہ نے پورا کر دیا بلکہ اتنی کھجور بچ بھی گئی، پھر میں نے گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ نبی علیہ السلام سے کوئی بات نہ کرنا؟ اس نے کہا کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام کو میرے گھر لے کر آئے اور وہ جانے لگیں تو میں ان سے اپنے لیے اور اپنے شوہر کے لئے دعاء کی درخواست بھی نہ کروں گی؟

(۱۵۳۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ قَالَ لَيْسَ مِنْ الْبِرِّ أَنْ يَصُومَ فِي السَّفَرِ [راجع: ١٤٢٤٢].

(۱۵۳۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگوں نے ایک آدمی کے گرد بھیڑ لگائی ہوئی ہے اور اس پر سایہ کیا جا رہا ہے، (پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ یہ روزے سے تھا)، نبی علیہ السلام نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۱۵۳۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ أَوْ مَاءٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا فَسَأَلْتُ سَعِيدًا مَا لَا تَبِيعُوهَا الْكِرَاءُ قَالَ نَعَمْ [صححه مسلم (١٥٣٦)].

(۱۵۳۵۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس کوئی زائد زمین یا پانی ہو، اسے چاہئے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، یا اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے، کرایہ پر نہ دے۔

(۱۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُمَرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِحَدِيثِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِحَدِيثِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولَئِكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ سُحْتٍ النَّارُ أَوْلَى بِهِ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَغَادٍ بَائِعٌ نَفْسَهُ وَمُوبِقٌ رَقَبَتَهُ وَغَادٍ مُبْتَاعٌ نَفْسَهُ وَمُعْتِقٌ رَقَبَتَهُ [راجع: ١٤٤٩٤].

(۱۵۳۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تمہیں "بیوقوفوں کی حکمرانی" سے بچائے، انہوں نے پوچھا کہ "بیوقوفوں کی حکمرانی" سے کیا مراد ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ حکمران ہیں جو میرے بعد آئیں گے، جو لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم پر تعاون کریں گے، ان کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ لوگ حوضِ کوثر پر بھی میرے پاس نہ آسکیں گے لیکن جو لوگ ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہ

عکس حوالہ نمبر:79

شعب الإيمان

للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي
٣٨٤ - ٤٥٨

تحقيق
أبي هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:79

علي الحافظ ثنا محمد بن المثنى قال : حدثني أبو الوليد ثنا أبو الأحوص قال : سمعت ابن شبرمة يقول :

منوني الأجر العظيم وليتني نجوت كفافاً لا عليّ ولا ليا

١٩٠٨ - أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد الصفار ثنا (. . .)[١] بن عيسى بن أبي إياس ثنا سعيد بن سليمان عن عبد الله بن دكين عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :

«يوشك أن يأتي على الناس زمان لا يبقى من الإسلام إلا إسمه ولا يبقى من القرآن إلا رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم أشر من تحت أديم السماء من عندهم يمدح الفتنة» .

١٩٠٩ - أخبرنا أبو سعد الماليني أنا أبو أحمد بن عدي ثنا عيسى بن سليمان القرشي ثنا بشر بن الوليد ثنا عبد الله بن دكين فذكره بإسناده موقوفاً قال أبو أحمد حدثناه عبد السلام إدريس بن سهيل ثنا محمد بن يحيى الأزدي ثنا يزيد بن هارون ثنا عبد الله بن دكين فذكره بإسناده عن علي قال : قال النبي ﷺ :

«يوشك أو لا يبقى من الإسلام إلا إسمه»

فذكره غير أنه قال فقهاؤهم بدل قوله علماؤهم .

١٩١٠ - أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن (. . . .)[٢] ثنا حفص بن محمد بن نجيح البصري ثنا بشر بن مهران عن شريك بن عبد الله النخعي عن الأعمش عن أبي وائل قال : خطب على الناس بالكوفة فسمعته يقول في خطبته :

أيها الناس إنه من يتفقر افتقر ومن يعمر يبتلى ومن لا يستعد للبلاء إذا ابتلى لا يصبر ومن ملك استأثر ومن لا يستشر يندم .

(١) كلمة غير واضحة .

١٩٠٩ - أخرجه ابن عدي (١٥٤٣/٤) بنفس الإسناد .

(٢) غير واضح في الأصل .

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ ان کی مساجد آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی کے پاس سے فتنوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر:80

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزماں علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی　مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر:80

۷۶

قَالَ ؐ : " سَيَأْتِي عَلَىٰ أُمَّتِي زَمَانٌ تَخْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحْسُنُ فِيهِ عَلَانِيَتُهُمْ طَمَعًا فِي الدُّنْيَا لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْرُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، يَعُمُّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَدْعُونَهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ "

آپؐ نے فرمایا: (میری اُمت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر اُن کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، اُن کے ہر کام میں بے دھڑک ریاکاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاءِ غریق پڑھتے رہیں گے مگر اُن کی دعا قبول نہ ہوگی۔) (ثواب الاعمال)

(۲۱) علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

اسنادِ بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ؐ : " سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَىٰ أُمَّتِي لَا يَبْقَىٰ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اِسْمُهُ، يُسَمَّوْنَ بِهِ وَهُمْ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَىٰ، فُقَهَاءُ ذٰلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فُقَهَاءَ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَإِلَيْهِمْ تَعُودُ "

آپؐ نے فرمایا: (میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، اُن کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (عالمانِ دین و) فقہاء زیرِ آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنے اُن ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر اُن ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔

(ثواب الاعمال)

عکس حوالہ نمبر:81

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

اقتراب الساعۃ

طبع فی مطبعۃ مفید عام الکائنۃ فی آگرہ

بادارۃ المنشی محمد احمد خان
الصوفی سلمہ اللہ
تعالیٰ

١٣٠١ھ

عکس حوالہ نمبر:81

۱۲

مطلب ہے کہ کام مشکل ہوجاویگا حالت یہ ہوگی کہ دیکھنے والا شک کریگا امت کے ہلاک ہونے کا مونکے باطل ہونے مین یعنی یون سمجھے گا کہ یہ وقت بطلان امور ہلاک امت کا ہے ستر برس کی ابتدا بعثت سے ہے انتہا رموت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہے معاویہ کے بعد فتنہ دُعاۃ ضلال کا کھڑا ہوا یعنی جو ابتک موجود ہے رات دن بڑہتا رہتا ہی ستر برس کے معنی یہ ہین کہ حالت مذکورہ ہمکو ڈرایا ہے اسلئے کہ نیچے بطن باطن کے ہوگی پہر استقامت امر نہوسکے گی واللہ اعلم چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسدن سے اس امت مین یہ فتنے واقع ہوئے پہر یہ امت یہ ملت نہ سنبہلی اسکی غربت اسلام کی کمیابی روزافزون ہوتی گئی یہانتک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہگیا ہے مسجدین ظاہر مین توآباد ہین لکن ہدایت سے بالکل ویران ہین علما راس امت کے بدتر اونکے ہین جو نیچے آسمان کے ہین انہین سے فتنے نکلتے ہین انہین کے اندر پہر کر جاتے ہین ؛

امارات بعیدۂ قیامت کبریٰ جو ہوچکی ہین

منجملہ اونکے ایک وفات ہے رسول خدا صلعم کی یہ مصیبت اس دین مین سب سے زیادہ بڑی ہے فرمایا چہ چیزین قیامت سے پہلے ہونگی اونمین سے ایک اپنی موت بتائی صحابہ نے کہا ابہی ہم نے اپنے ہاتہ بہی خاک قبر نبوی سے نہین جہاڑے تہے کہ ہم اپنے دلونکا انکار کرنے لگے یعنی حضرت کے مرتے ہی رنگ ہمارے دلونکا بدلنے لگا دوسری نشانی قتل ہے عثمان رضی اللہ عنہ کا اسکی خبر رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تہی یہ کہدیا تہا کہ تم خلیفہ ہوگے اگر منافق تمہارا اوتارنا چاہین تم نہ ماننا حذیفہ نے کہا پہلا فتنہ قتل عثمان ہے پچہلا فتنہ نکلنا ہے دابۃ الارض کا تیسری نشانی وقعۂ جمل ہے اس لڑائی مین طلحہ و زبیر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹہا کر لیگئے تہے اسکی خبر بہی آنحضرت صلعم نے اول سے دیدی تہی یہ تینوں قطعی جنتی ہین خطاے اجتہادی پر بہی ایک اجر ملتا ہی چوتہی امارت وقعۂ صفین ہے

عکس حوالہ نمبر:82

كشف الغمة
في
معرفة الأئمة

تأليف
العلامة المحقق
أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (ره)
المتوفى سنة ٦٩٣ هـ

الجزء الثالث

دار الأضواء
بيروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر:82

التاسع عشر ، فى اسم المهدى ، وباسناده عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : لا تقوم الساعة حتى يملك رجل من أهل بيتى ، يواطىء اسمه اسمى ، يملأ الارض عدلا وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً .

العشرون ، فى كنيته ، وباسناده عن حذيفة : رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لبعث الله فيه رجلا اسمه اسمى وخلقه خلقى يكنى أبا عبد الله .

الحادى والعشرون ، فى ذكر اسم أبيه ، وباسناده عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ لا تذهب الدنيا حتى يبعث الله رجلا من اهل بيتى ، يواطىء اسمه اسمى واسم ابيه اسم ابى ، يملأها قسطاً وعدلا كما ملئت جوراً وظلماً .

الثانى والعشرون ، فى ذكر عدله ، وباسناده عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : لتملأن الارض ظلماً وعدواناً ثم ليخرجن رجل من اهل بيتى حتى يملأها قسطاً وعدلا كما ملئت جوراً وعدوانا.

الثالث والعشرون ، فى خلقه ، وباسناده عن زر بن عبد الله قال : قال رسول الله ﷺ : يخرج رجل من اهل بيتى يواطىء اسمه اسمى ، وخلقه خلقى يملأها قسطاً وعدلا .

الرابع والعشرون ، فى عطائه ، وباسناده عن ابى سعيد الخدرى قال : قال رسول الله ﷺ : يكون عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن رجل يقال له المهدى يكون عطاؤه هنيئاً .

الخامس والعشرون ، فى ذكر المهدى وعمله بسنة النبى ﷺ باسناده عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : يخرج رجل من اهل بيتى ويعمل بسنتى ، وينزل الله البركة من السماء ، وتخرج له الارض

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا زمانہ سے ایک انقطاع کے بعد اور فتنے ظاہر ہو جانے کے وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جسے مہدی کہا جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر:83

ملتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر

از

حکیم ملت ترجمان حقیقت علیہ الرحمۃ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

مترجمہ

مولانا ظفر علی خاں

ناشر

سید محمد شاہ - ایم اے سکرٹری اقبال اکیڈمی لاہور

مطبوعہ [illegible] لاہور   قیمت [illegible]

عکس حوالہ نمبر:83

۱۸

اخلاقی تجربہ کے مختلف خطوں کا نقطۂ اتصال ہے۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں بوجہ اس خفیف سے اختلاف کے جو وہاں کے عقلی حواس میں ساری و دائر ہے۔ اس اسلوب سیرت کی ضرورت کا اعلان ایک شاعر کی زبردست تخیل نے بلند آہنگی کے ساتھ کیا ہے۔ جناب مولانا اکبر الہ آبادی جنہیں موزوں طور پر لسان العصر کا خطاب دیا گیا ہے۔ اپنے بذلہ سنج پیرایہ میں ان قوتوں کی ماہیت کے احساس کو چھپائے ہوئے ہیں۔ جو آجکل مسلمانوں پر اپنا عمل کر رہی ہیں۔ ان کے کلام کے ظریفانہ لہجہ پر نہ جایئے ان کے شباب اور قہقہے ان کے آنسوؤں کے پردہ دار ہیں۔ وہ اپنے نہاں خانۂ صنعت میں اس وقت تک آپ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ جبتک کہ آپ ان کا مال خریدنے کیلئے ذوق سلیم کے دام اپنی جیب میں ڈال کر نہ آئیں غرض اس جماعت میں جس کے اجزائے ترکیبی کی نوعیت واحد ہو۔ خیالات و جذبات کا تعلق یہاں تک گہرا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس جماعت کے ایک حصہ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوتی ہے تو اس خواہش کے برلانے کا سامان یک بیک دوسرا حصہ پیدا کر دیتا ہے۔

اب میں ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہوں۔ اس وقت تک جو بحث میں نے کی ہے۔ اس میں ذیل کی تین حقیقتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے:-

(۱) مذہبی خیال اسلامی جماعت کا سرچشمہ زندگانی ہے۔ اس جماعت کی صحت توانائی کے قائم رکھنے کیلئے ان مخالف قوتوں کی نشوونما کو جو اس کے اندر کام کر رہی ہیں بغور دیکھتے رہنا چاہیے۔ اور خارجی عناصر کی صریح آمیزش سے اول تو بچانا یا اگر آمیزش منظور ہی ہو۔ تو اس امر کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کہ یہ آمیزش آہستہ آہستہ اور بتدریج ہو تاکہ نظام مدنی کی قوت اخذہ اور جاذبہ پر زیادہ زور نہ پڑے اور اس طور پر یہ نظام بالکل ہی درہم برہم نہ ہو جائے

15۔ مسلمانوں کی فرقہ بندی اور ناجی فرقہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَالنَّصَارٰی مِثْلَ ذٰلِکَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً۔ (ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 200-201 نعمانی کتب خانہ لاہور) [84]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی اکہتر یا فرمایا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اسی طرح نصاریٰ کا حال ہوا۔ اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

تشریح: یہ حدیث امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بیان کی ہے۔ امام ترمذی اور حاکم دونوں نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ بلکہ امام حاکم نے تو اسے مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث پر سنی اور شیعہ دونوں مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔

(بحار الانوار جلد 28 صفحہ 30 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان) [85]

اس حدیث میں امت محمدیہ کی یہود سے جس گہری مشابہت کا ذکر ہے اس کی تفصیل دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے اس طرح یہ امت یہود (سے مشابہ ہو کر ان) کے نقش قدم پر چلے گی اور اگر کوئی یہودی بد بخت اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدکاری کا مرتکب ہوا تھا تو میری امت میں بھی ضرور ایسا بدقسمت ہوگا۔ (ملاحظہ ہو حوالہ نمبر 84)

مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں امت کے ایک حصے کا نام یہودی رکھا وہاں بعض افراد کا نام عیسیٰ بھی رکھا۔ اسی طرح 73 فرقوں میں سے ایک فرقہ کے ہدایت یافتہ ہونے کی بھی بشارت دی۔ اس فرقہ ناجیہ کی تلاش ہر مسلمان پر واجب ہے جس کی ایک اہم علامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کہ وہ جماعت میرے اور میرے صحابہ کے نمونہ اور نقش قدم پر چلنے والی ہوگی۔ (ملاحظہ ہو حوالہ نمبر 84)

بعض لوگ اس ناجی جماعت سے مراد سواد اعظم یعنی اکثریت لیتے ہیں جو درست نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآن شریف کے بیان کے مطابق اکثریت ایمان پر قائم نہیں ہوتی بلکہ اکثر لوگ انکار کر کے کافر یا فاسق ہو جاتے ہیں۔ (مختصر سیرۃ الرسول صفحہ 25)[86]

مولوی مودودی صاحب ایک سوال کے جواب میں ناجی فرقہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ امر بھی بالکل واضح ہے کہ یہ گروہ نہ کثرت میں ہوگا۔ نہ اپنی کثرت کو اپنے برحق ہونے کی دلیل ٹھہرائے گا۔ بلکہ اس امت کے 73 فرقوں میں سے ایک ہوگا اور اس معمور دنیا میں ان کی حیثیت اجنبی اور بیگانہ لوگوں کی ہوگی۔۔۔ پس جو جماعت محض اپنی کثرت تعداد کی بناء پر اپنے آپ کو وہ جماعت قرار دے رہی ہے جس پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس سے علیحدہ ہونا جہنم میں داخل ہونے کے مترادف ہے، اس کے لئے تو اس حدیث میں امید کی کوئی کرن نہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں اس جماعت کی دو علامتیں نمایاں طریقہ پر بیان کردی گئی ہیں، ایک تو یہ کہ وہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ کے طریق پر ہوگی۔ دوسری یہ کہ نہایت اقلیت میں ہوگی۔'' (ماہنامہ ترجمان القرآن رمضان، شوال 1364ھ صفحہ 79-80)[87]

ایک اور حدیث میں بہتّر ہلاک ہونے والے فرقوں کے مقابل پر ناجی فرقہ کی ایک اور نشانی رسول کریم ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ متحد جماعت ہوں گے اور ظاہر ہے کہ حقیقی جماعت کا تصور بغیر امام کے نہیں ہوسکتا اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آخری زمانہ کے فتنوں کا ذکر فرمایا تو حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہؐ ان حالات میں ہمارے لئے کیا ہدایت ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل ہونا جس کا ایک امام موجود ہو اور اگر کوئی امام والی جماعت نہ ہو تو تمام فرقوں سے کنارہ کش رہنا خواہ درخت کی جڑیں کھا کر گزارہ کرنا پڑے یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے۔ (نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 629-630 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[88]

دوسری روایت میں ہے کہ فرقہ واریت اور گمراہی کی طرف دعوت دینے والوں کے زمانہ میں اگر تم خدا کا کوئی خلیفہ دیکھو تو اس سے چمٹ جانا خواہ تجھے مارا جائے اور تیرا مال لوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد حنبل صفحہ 1698 مکتبۃ دار السلام)[89]

اس حدیث کو امام ترمذی نے فنی لحاظ سے ''حسن غریب'' قرار دیا ہے یعنی حدیث عمدہ ہے مگر

صرف ایک سند سے مروی ہے چونکہ قرآن شریف اور صحیح بخاری سے بھی اس حدیث کی تائید ہوتی ہے نیز عملی طور پر خود واقعات زمانہ نے بھی اس حدیث کو سچا ثابت کر دیا ہے اس لئے یہ حجت ہے۔

حدیث میں مذکور مسلمانوں کے تہتر 73 فرقے بعض علماء نے تو نام بنام شمار کر کے بھی دکھائے ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد اول صفحہ 767) لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ چودہ سال میں بننے والے مسلمان فرقوں کا شمار اس سے بھی کہیں زیادہ ہو چکا ہے۔لہذا یہاں ستر 70 کا عدد محاورہ عرب کے مطابق کثرت کے لئے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم نے کثرت کے لئے ستّر کا عدد استعمال کیا ہے۔(التوبۃ:80)

حدیث کے الفاظ کُلُّھُمْ فِی النَّار کے جو معنے اہل سنت نے کیے وہ عکس ترجمہ صفحہ 253 سے ظاہر ہیں کہ سوائے ایک مذہب یا فرقہ کے باقی سب دوزخی ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ معنے سورۃ البقرۃ کی آیت 81 اور 112 کی روشنی میں درست نہیں ہو سکتے کیونکہ کسی کے جہنمی یا جنتی ہونے کا علم صرف خدائے عالم الغیب کو ہے لہذا کسی کے دوزخی ہونے کا بلا دلیل فتویٰ قابلِ قبول نہیں۔سب فرقوں کے فِی النَّارِ یعنی آگ میں ہونے سے مراد قرآنی محاورہ کے مطابق لڑائی اور نفرت و مخالفت کی آگ بھڑکانا بھی ہو سکتا ہے(سورہ المائدہ:65) یعنی سارے فرقے مل کر ایک ناجی فرقہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں گے۔

دوسرے یہاں حسد کی آگ بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسد انسان کی نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد)

مزید برآں کُلُّھُمْ فِی النَّار جملہ اسمیہ ہے جس میں استمرار پایا جاتا ہے۔اس لئے حال و استقبال دونوں کا مفہوم موجود ہوتا ہے یعنی وہ سب فرقے زمانہ حال میں بھی آگ میں ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔اس جملہ کا یہ حالیہ مفہوم صرف مخالفت و نفرت اور حسد کی آگ پر ہی چسپاں ہو سکتا ہے۔ضرورت یہ جائزہ لینے کی ہے کہ آخری زمانہ وہ کونسی جماعت ہے جس کے خلاف سارے مسلمان مخالفت اور نفرت کی آگ بھڑکانے میں متحد ہیں، بلاشبہ وہی مذہب یا جماعت ناجی ہو گی۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں 1974ء میں احمدیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے بعد سے لے کر آج تک تمام مسلمان فرقے تحفّظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جماعت احمدیہ کے خلاف نہ صرف مخالفت کی آگ بھڑکانے میں متحد ہیں بلکہ احمدیوں کے مکانوں، دکانوں، مساجد کو ظاہری آگ

لگانے بلکہ لوٹنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس طرح عملاً خود یہ پیشگوئی پورا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ عالمگیر کی مسلسل ترقیات دیکھ کر بھی مخالفین حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اور اس دنیا میں اس آگ میں جلنے کی یہ گواہی جہنم کی آگ کے لئے ایک قرینہ تو قرار دی جاسکتی ہے مگر قطعی و حتمی دلیل نہیں۔ اس لئے دیگر کلمہ گو فرقوں کو جہنمی بنانے سے گریز ہی امن کا راستہ ہوگا۔

یہ ذکر ہو چکا ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی والی اس حدیث کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ ط اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ o (الانعام:160) یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ ہو گئے، تیرا ان سے کچھ بھی تعلق نہیں ان کا معاملہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے پھر وہ اُن کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر چلنے والے گروہ یہ راستہ چھوڑ دیں گے۔ تب حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جاہلیت کے شرّ اور خرابیوں کے بعد اسلام کی خیر ہمیں نصیب ہوئی۔ کیا اب اس خیر کے بعد پھر کوئی شرّ آنیوالا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس میں دھواں اور دھندلاہٹ ہوگی۔ عرض کیا کیسا دھواں؟ فرمایا ایک ایسی قوم ہوگی جو میرا طریق چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے گی۔ پھر اس کے بعد آنیوالا شرّ جہنم کی دعوت دینے والے لوگ ہیں جو ان کی بات مانے گا اسے اس میں ڈال دیں گے۔

حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔ تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ یعنی تم مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل ہونا جن کا ایک امام ہو۔ عرض کیا اگر کوئی جماعت یا امام نہ ہو؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے کنارہ کشی کرنا خواہ درخت کی جڑیں بھی چبانی پڑیں یہاں تک کہ تجھے موت آجائے اور تو اسی حالت میں ہو۔ (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

تہتر فرقوں والی حدیث مذکور میں بھی رسول کریمؐ نے ''فرقہ ناجیہ'' کی نشانی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی میں فرمادیا کہ اس سے مراد میرا اور میرے صحابہ کا مذہب یا راستہ ہے۔ یعنی رسول اللہؐ اور آپؐ کے صحابہ نے جس طرح قرآنی تعلیم اور ارکانِ اسلام پر عمل کر دکھایا وہی نمونہ اس ناجی فرقہ کا بھی ہوگا۔

رسول اللہؐ کی سنت و اسوہ اور صحابہ کا طرزِ عمل کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ تاریخ کا ایسا روشن

باب ہے جس سے ہر ذی شعور مسلمان بچہ بھی واقف ہے۔ وہی کٹھن خاردار راہ جس پر چلتے ہوئے رسول اللہؐ اور صحابہ کرامؓ نے کفارِ مکہ کی سخت مخالفت اور رکاوٹوں کے باوجود کمال استقامت سے قرآن وسنت پر عملدرآمد کر دکھایا خصوصاً پاکستان میں جس کی عملی تصویر آج مخلص احمدی پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔

1۔ رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کلمہ توحید ورسالت کا اقرار کر کے بڑے عزم وہمت سے اس پر عمل پیرا رہے جبکہ ان کے مخالف کفارِ مکہ خود دین ابراہیمی کے دعویدار بن کر آپ ﷺ کو ’’صابی‘‘ یعنی نئے مذہب کے موجد گویا ناٹ مسلم قرار دیتے تھے۔

(بخاری کتاب التیمم باب من یقتل ببدر، معجم الکبیر لطبرانی جلد4ص179، کنز العمال جلد12ص450)

2۔ رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ پنج وقتہ نمازیں ادا کرتے تو کفار انہیں عبادت سے روکتے تھے۔ (سورۃ العلق:10تا11) مگر انہوں نے ماریں کھا کر بھی نمازیں ادا کیں۔

3۔ کلمہ گو مسلمانوں کو اذان سے بھی روکا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نماز کیلئے اذان دیتے تو کفار شور مچا کر انہیں مذاق کا نشانہ بناتے تھے (سورۃ المائدۃ 59:) بقول ابومحذورہ وہ خود اذان بلالؓ کی نقلیں اتارنے میں پیش پیش تھے۔ (طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد3ص234)

4۔ کلمہ گو مسلمانوں کا راستہ سراپا مظلومیت اور کفار قریش کی راہ مسلسل ظلم تھی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مکہ میں متواتر تیرہ سال تک مظالم کئے، تین سال تک ان کا بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں قید رکھا۔ انہیں مارا پیٹا، ان کی مذہبی آزادی سلب کی۔ پھر انہیں ناحق ان کے گھروں سے نکالا حتّٰی کہ ان کے قتل سے بھی باز نہ آئے۔ (سورۃ الحج: 40) مجبوراً 5 نبوی میں آپؐ کے صحابہ کو ملک حبشہ کی ایک عادل عیسائی حکومت میں ہجرت کر کے پناہ لینی پڑی۔

5۔ مکہ میں مسلمانوں کو تبلیغ کا بھی حق حاصل نہ تھا۔ حالانکہ مسلمانوں کیلئے فریضہ تبلیغ جہادِ کبیر کا درجہ رکھتا ہے۔ (سورۃ الفرقان: 53) مگر کفار قریش نے رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کی تبلیغ پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ مسلمانوں کی بات سننے کیلئے آنیوالوں کو بھی روکا جاتا اور جب رسول کریم ﷺ حج اور عرب کے میلوں پر اپنا پیغام پہنچانے جاتے تو ابولہب اور اس کے ساتھی شور مچا کر اس میں روک ڈالتے۔ مجبوراً آپ طائف تبلیغ کرنے گئے تو انہوں نے بھی مار مار کر لہولہان کر کے نکال دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3ص492)

6۔ مکہ میں کلمہ گو مسلمانوں کی دیگر عبادات پر بھی پابندی تھی۔ کفار انہیں قرآن کریم کی تلاوت

سے بھی منع کرتے۔ اور کہتے کہ جب وہ تلاوت قرآن کریں تو شور مچا دیا کرو۔ اس طرح تم غالب آسکتے ہو (سورۃ حم السجدہ: 27) حضرت ابوبکرؓ صبح نماز میں بآوازِ بلند قرآن پڑھتے تو کفار اس بہانہ سے منع کرتے کہ ہماری عورتوں بچوں پر اثر ہوجاتا ہے۔ بالآخر تلاوت کرنے کے اصرار پر حضرت ابوبکرؓ کو شہر مکہ چھوڑ دینے کی سزا سنائی گئی۔

(بخاری کتاب الکفالۃ باب جوار ابی بکر فی عہد النبیؐ)

7۔ تیرہ سال تک مسلمان قریش مکہ کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ 14 ویں سال کے دوسرے مہینے صفر کے آخر تک مکہ میں مقیم رہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جزء 2 صفحہ 465)

24 صفر بمطابق 7 ستمبر 622ء کو پہلے پہر سردارانِ قریش نے بقول علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری ''مکہ کی پارلیمان دارالندوہ میں'' رسول کریم ﷺ کے خلاف قید یا قتل کرنے یا مکہ سے نکال دینے کی قرارداد بالاتفاق منظور کی۔ (الرحیق المختوم اردو ترجمہ صفحہ 227) تو اسی شب باذن الٰہی آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ گھر سے نکل کر جانب جنوب مکہ سے تین میل پر غار ثور میں پناہ گزیں ہوگئے۔ چوتھے روز 28 صفر بمطابق 11 ستمبر آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مگر یہاں بھی دشمن نے تعاقب کیا۔ علامہ مبارکپوری نے بحوالہ رحمۃ للعالمینؐ مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری 27 صفر کو رسول اللہ ﷺ کے بغرض ہجرت مدینہ نکلنے کا ذکر کیا ہے (جو دراصل غار ثور سے نکلنے کی تاریخ ہے۔)

(التوفیقات الالہامیہ صفحہ 33)[90]

8۔ مدینہ کے کلمہ گو مسلمانوں کے فریضہ حج پر بھی پابندی تھی۔ قریش مکہ نے ہجرت نبویؐ کے بعد فتح مکہ ہونے تک آٹھ 8 سال کا عرصہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو بیت اللہ میں آکر عبادت کرنے سے روکا اور انہیں حج کرنے کی اجازت نہ دی۔

(بخاری کتاب المغازی باب ذکر النبیؐ من یقتل ببدر و غزوۃ الحدیبیہ)

9۔ مدینہ کے کلمہ گو مسلمانوں کی مالی قربانیوں پر بھی کفار مکہ کو سخت اعتراض تھا۔ رسول کریم ﷺ اور آپؐ کے صحابہ عمر بھر اپنے اموال بطور زکوۃ و صدقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے رہے۔ (سورۃ الصف: 12) جبکہ کفار ہمیشہ ان پر حملہ آور ہو کر ان کی محنت کی کمائی کو اپنے لئے حلال جان کر ان کے اموال لوٹنے کے درپے رہے۔ (سورۃ التوبہ: 13)

10۔قریش مکہ شہید کلمہ گو مسلمان شہداء کی نعشوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے۔جنگِ بدر میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے ناک کان کاٹ کران کی نعشوں کا مثلہ کر کے ان کی بے حرمتی کی گئی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ بدر)

کتنا پُر خطر مگر پُر استقامت تھا ہمارے نبی ﷺ اور صحابہؓ کا راستہ کہ جس پر چلنا آج بھی ناجی فرقہ کی سچائی کا نشان اور طرۂ امتیاز بن گیا۔مگر اس کے بالمقابل اس راستہ پر چلنے سے روکنے والے کفار قریش کا انسانیت سوز کردار بھی کتنا شرمناک اور بھیانک تھا۔جس کا سلسلہ آج بھی احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑنے اور ان کے گڑے مُردے اکھیڑنے کی صورت میں جاری ہے۔

یہ ہر دو واضح کردار آج بھی تقویٰ اور انصاف کی آنکھ سے بآسانی پہچانے جا سکتے ہیں کہ آج مسلمانوں کے موجود تمام فرقوں میں کونسی کلمہ گو جماعت کس ڈگر پر چل رہی ہے۔کون ظالم ہے اور کون مظلوم؟

اگر 7 ستمبر 1974ء تک کلمہ گو احمدیوں کے خلاف آئینی ترمیم سے پہلے ناجی فرقہ کی پہچان میں کوئی ابہام تھا بھی تو اس کے بعد یہ معاملہ روشن ہو چکا ہے، کیونکہ اسلام کے دعویدار تمام فرقوں نے مِل کر بھٹو حکومت کی سرپرستی میں کلمہ گو احمدی مسلمانوں کو قریش دارالندوہ کی طرح اپنی اسمبلی میں عین 7 ستمبر کی ہی تاریخ کو قانونی طور پر ''ناٹ مسلم'' قرار دے کر رہی سہی مشابہت بھی پوری کر دی۔اور یوں سب فرقوں نے اپنے عمل سے ناجی فرقہ کو اپنے سے ممتاز اور جدا کر دیا۔

اب رسول اللہؐ کی بیان فرمودہ ان علامات کی روشنی میں ناجی فرقہ کی تلاش ایک تقویٰ شعار مسلمان کا فرض ہے کہ مذکورہ بالا چند موٹی موٹی نشانیاں جماعت احمدیہ کے علاوہ آج کس فرقہ میں پوری ہوتی ہیں۔کیا کسی فرقہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی طرح مامور من اللہ مسیح و مہدی کا دعویدار واجب الاطاعت امام یا اس کا خلیفہ موجود ہے؟ تا کہ رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے مطابق ایک متلاشی حق ایسے کلمہ گو مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ ہو جائے۔

کیا آج دنیا کے نقشہ پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی اور ایسی جماعت ہے جس میں نظام خلافت کے تابع صحابہ جیسی اطاعت، وحدت کے ساتھ اعلیٰ اخلاق و کردار کے نمونے موجود ہوں؟ نہیں کوئی بھی تو نہیں۔بلکہ ان ڈیڑھ اینٹ کی مساجد بنانے والے نام نہاد علماء کے درمیان صرف ایک امام جماعت احمدیہ ہیں جن کی آواز پر ان کی بیعت کرنے والے اپنا تن من دھن سب قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، وہ ان کے

ایک اشارہ پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ان باہم دست وگریبان اور فتاویٰ تکفیر کا بازار گرم کرنے والے فرقوں کے منتشر ہجوم کے مابین باہم محبت والفت میں مربوط اس جماعت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں ایک احمدی کو کانٹا بھی چبھے تو سب عالم کے احمدی بے چین اور بے قرار ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور دست بدعا ہوتے ہیں اور یہی اس جماعت کی کامیابی کا راز ہے۔

کیا مظلوم احمدیوں کی طرح ایماندار، صداقت شعار، دعاگو، صابر وشاکر، عبادت گزار، تقویٰ شعار، دیانت دار، بااخلاق، صاحب کردار لوگ اس کثرت سے کسی اور فرقہ میں موجود ہیں جیسے صحابہؓ کی جماعت میں تھے یا آج صرف احمدی جماعت ہی اس کی علمبردار ہے، جس کے غیر بھی اعلانیہ معترف ہیں۔

کیا آج احمدیوں کی طرح کوئی اپنے مالوں اور جانوں کی قربانی راہ خدا میں کر رہا ہے جیسے صحابہؓ کرتے تھے؟ احمدیوں کی ان قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا کے 212 ممالک میں اشاعت دین ہو رہی ہے، خدا کے گھر تعمیر ہو رہے ہیں، قرآن کریم کے تراجم ساری دنیا میں شائع ہو رہے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعے ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

پھر یہ بھی تو دیکھو کہ کیا آج کلمہ گو احمدیوں کے سوا کسی اور فرقہ کو کلمہ طیبہ، اذان، نمازوں، قرآن پڑھنے، حج کرنے یا تبلیغ سے روکا جاتا اور انہیں مبتلائے آلام کیا جاتا ہے جیسے صحابہ رسول کو کیا جاتا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر ناجی کون ہے؟ کیا مذہب کے نام پر کلمہ گو احمدیوں کے علاوہ کسی سے بائیکاٹ، یا مار پیٹ، یا گھر بار سے نکالنے، مالوں سے محروم کرنے، قید یا قتل کرنے کا سلوک جاری ہے جن کو صحابہ کرام کی طرح عیسائی عادل حکومتوں میں پناہ لینے کی نوبت در پیش ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ناجی کون ہے؟

آج کون ظالم ہیں جو مظلوم احمدیوں کے مُردوں تک کی بے حرمتی کر کے انہیں دفن ہونے سے روکتے، ان کی قبروں کے کتبے توڑتے بلکہ قبریں اکھیڑ کر مردے نکالنے سے بھی باز نہیں آتے؟

کیا کلمہ، اذان، قرآن ونماز سے روکنے والے، مساجد ومینار گرانے والے، قبروں کی بے حرمتی کرنیوالے مسلمان رسول اللہؐ اور صحابہؓ کے نمونہ پر ہیں؟ جنہوں نے تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کا احترام سکھایا؟ (سورۃ الحج: 41)

آج کون احمدیوں کی عبادتگاہوں سے کلمہ کی توڑ پھوڑ اور ان کی قبریں مسمار کرنے کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے؟ حسب توفیق سب مسلمان فرقے یا احمدی فرقہ ناجیہ؟

اگر مذکورہ بالا صفات کا حامل کوئی اور ناجی فرقہ چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے تو پھر اس

میدان میں تنہا موجود جماعت احمدیہ ہی وہ ''فرقہ ناجیہ'' ہے جس کی عملی گواہی خدا کے رسول ﷺ اور صحابہ کے کردار نے دی اور آپؐ کے سچّے غلام چودہ سو سال سے دیتے چلے آئے۔ ان میں سے ایک نمایاں بزرگ اہلِ سنّت کے امام حضرت علامہ ملا علی قاریؒ (متوفی:1014ھ بمطابق 1606ء) تھے، جنہوں نے اللہ سے علم پا کر ناجی فرقہ کا نام ہی فرقہ احمدیہ بیان فرمایا تھا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح الجزء الاول صفحہ 381 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)[91]

حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی:1034ھ) نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ بات بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ہزار سال بعد ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے جس میں حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔

(مبدأ و معاد مترجم از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب صفحہ 205 مطبوعہ احمد برادرز پرنٹرز ناظم آباد کراچی)[92]

الغرض اس فرقہ بندی کے زمانے میں ''احمدؐ'' کے نام پر آنیوالے ''حَکَم'' مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے فرمایا:

> ''چنانچہ لکھا ہے کہ یہ امت بھی اسی قدر فرقے ہو جائیں گے جس قدر کہ یہود کے فرقے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کی تکذیب اور تکفیر کرے گا اور یہ سب لوگ عناد اور بغض باہمی میں ترقی کریں گے۔ اس وقت تک کہ مسیح موعود حَکَم ہو کر دنیا میں آوے۔ اور جب وہ حَکَم ہو کر آئے گا تو بغض اور شحناء کو دور کر دے گا۔۔۔ سو خدا نے مجھے حَکَم کر کے بھیجا ہے۔''

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 256-257 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:84

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ

برادر علامہ وحید الزماںؒ

ناشر: ضیاء احسن پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 84

وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ ۔

وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرماوے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔

فرمایا آپؐ نے پھر رکھ دیئے جاویں گے وہ دفتر ایک پلہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جاویں گے وہ دفتر اور بھاری ہو جاوے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقہ پرچہ ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید و اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گذاری اور چلہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیئے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے، شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا گنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پابزنجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رالعبصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا، نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جاوے قرض لیویں سود سے لاویں مگر طعام بدعت ضرور پکواویں۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلاویں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بھجوادیں چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللھم جنبنا من کلھا وارزقنا اتباع السنۃ وامتنا علیہا۔

بَابُ افْتِرَاقِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

باب افتراق امت کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوْ اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند، اور ہو جاوے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوویں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت

عکس حوالہ نمبر:84

هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔

تہتر مذہبوں پر، سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے، عرض کی صحابہؓ نے کہ وہ کون ہیں یارسولؐ اللہ فرمایا آپؐ نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ یعنی کتاب و سنت

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔

مترجم شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب و سنت پر اور جس پر گذرے ہیں جمہور صحابہؓ و تابعینؒ اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بینہم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب و سنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے انتہٰی اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے (یقظۃ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحاب النار) میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ ذٰلِكَ النُّوْرُ اهْتَدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو، یعنی جن و انس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی۔ اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم مراد ان سے جن و انس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو معبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی، اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین و تشرع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا (مرقات)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ أَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا

روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالےٰ کا حق بندوں پر، عرض میں نے کہ اللہ و رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے حق اللہ کا

عکس حوالہ نمبر:85

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"

الجزء الثامن والعشرون

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:85

ليأتين على أمّتي ما أتى على بني إسرائيل حذو النعل بالنعل حتّى إن كان منهم من أتى أمّه علانية ليكوننّ في أمّتي من يصنع ذلك ، و إنّ بني إسرائيل تفرّقت على ثنتين و سبعين ملّة ، و ستفترق أمّتي على ثلاث و سبعين ملّة ، كلّها في النّار إلاّ ملّة واحدة ، قالوا : من هي يا رسول الله ؟ قال : من كان على ما أنا عليه و أصحابي (١) .

و من صحيح الترمذيّ عن النّبي ﷺ أنّه قال : و الّذي نفسي بيده لتركبنّ سنن من كان قبلكم ـ و زاد رزين ـ حذو النعل بالنعل ، و القذّة بالقذّة ، حتّى إن كان فيهم من أتى أمّه يكون فيكم ، فلا أدري أتعبدون العجل أم لا ؟ (٢)

و من الصّحيحين ، عن أبي سعيد الخدري أنّ رسول الله ﷺ قال : لتتبّعنّ سنن من كان قبلكم شبراً بشبر ، و ذراعاً بذراع ، حتّى لو دخلوا جحر ضبّ لتبعتموهم قلنا : يا رسول الله اليهود و النّصارى قال: فمن (٣) ؟

و من صحيح البخاري عن أبي هريرة أنّ رسول الله ﷺ قال : لا تقوم السّاعة

---

(١) جامع الاصول ج ١٠ ص ٤٠٨

وفى حديث أخرجه الخوارزمى فى مناقبه الفصل ١٩ ص ٢٣١، والكركى فى نفحات اللاهوت ٨٦ عن على عليه السلام عن رسول الله ص : قال «... يا أبا الحسن ان أمة موسى افترقت على احدى وسبعين فرقة : فرقة ناجية والباقون فى النار، وان أمة عيسى افترقت على اثنتين وسبعين فرقة : فرقة ناجية والباقون فى النار، و ستفرق امتى على ثلاث وسبعين فرقة : فرقة ناجية والباقون فى النار، فقلت: يا رسول الله فما الناجية ؟ قال: المتمسك بما أنت وشيعتك وأصحابك ... الحديث. راجع تلخيص الشافى ج ٣ ص ٥ ذيله .

(٢) المصدر نفسه ص ٤٠٨ و ٤٠٩ وصدر الحديث: أبو واقد الليثى: أن رسول الله لما خرج الى غزوة حنين مر بشجرة للمشركين كانوا يعلقون عليها اسلحتهم يقال لها ذات انواط، فقالوا يا رسول الله اجعل لنا ذات انواط، كما لهم ذات انواط، فقال رسول الله : سبحان الله: هذا كما قال قوم موسى: «اجعل لنا الها كما لهم آلهة» الحديث.

(٣) جامع الاصول ج ١٠ ص ٤٠٩ وتراه فى مشكاة المصابيح ص ٤٥٨

ترجمہ: میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ دونوں کی مطابقت ایسے ہوگی جیسے ایک جوتے کی دوسرے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں سے بھی کوئی شخص ایسا کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک جماعت کے۔ صحابہ نے عرض کیا! وہ کون ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ اس طریق پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:86

من مطبوعات وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

مختصر سيرة الرسول ﷺ

تأليف الإمام الشيخ
محمد بن عبد الوهاب

أشرفت وكالة شؤون المطبوعات والنشر بالوزارة على إصداره
عام ١٤١٨ هـ

عکس حوالہ نمبر:86

ترجمہ

وقوله : «ستفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة»(١) .

فهذه المسألة أجل المسائل . فمن فهمها فهو الفقيه . ومن عمل بها فهو المسلم . فنسأل الله الكريم المنان أن يتفضل علينا وعليكم بفهمها والعمل بها .

. . . .

أما البيت الحرم : فإن إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام لما بنياه ، صارت ولايته في إسماعيل وذريته . ثم غلبهم عليه أخوالهم من جُرْهُم . ولم ينازعهم بنو إسماعيل ، لقرابتهم وإعظامهم للحرمة ، أن لا يكون بها قتال . ثم إن جرهم بغوا في مكة . وظلموا من دخلها ، فَرَّق أمرهم . فلما رأى ذلك بنو بكر بن عبد مناف بن كنانة ، وغبشان من خزاعة ، أجمعوا على جرهم فاقتتلوا ، فغلبهم بنو بكر وغبشان ونفوهم من مكة .

وكانت مكة في الجاهلية لا يقر فيها ظلم ، ولا يبغي فيها أحد إلا أخرج ، ولا يريدها ملك يستحل حرمتها إلا هلك .

ثم إن غبشان -من خزاعة- وليت البيت دون بني بكر . وقريش إذ ذاك حلول وصرم ، وبيوتات متفرقون في قومهم من بني كنانة . فوليت خزاعة البيت يتوارثون ذلك . حتى كان آخرهم حليل بن حبشة . فتزوج قُصَي ابن كلاب ابنته .

فلما عظم شرف قصي ، وكثر بنوه وماله : هلك حليل ، فرأى قصي أنه

---

(١) الحديث رواه الأربعة ، ورمز له في الجامع الصغير بالصحة .

ترجمہ: اور رسول اللہؐ کا ارشاد کہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔ یہ مسئلہ عام مسائل سے اہم اور بڑا ہے۔ جس نے اسے سمجھا وہ دانا ہے اور جو اس پر عمل کرے وہ صحیح مسلمان ہے۔

عکس حوالہ نمبر:87

Registered No. L. 4186

رمضان / شوال ۱۳۶۴

جلد ۲۷

عدد ۳، ۴

۱۹۴۵ء

ماہنامہ

ترجمان القرآن

علوم قرآنی و حقائق فرقانی کا ذخیرہ

تالیف

سید ابوالاعلیٰ مودودی

دفتر رسالہ "ترجمان القرآن"

دارالاسلام جمال پور - پٹھانکوٹ

قیمت سالانہ پانچ روپے

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

عکس حوالہ نمبر:87

طرح کی احادیث کو اپنے لیے دلیل ٹھیراتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے خدمتگاروں اور غلاموں کو برکت بخشتے تھے تو آخر یہی حق انہیں اپنے مریدوں اور عقیدت کیشوں کے لیے کیوں نہ حاصل ہو؟ ہمارے نزدیک تو اس طرح کے لوگ سخت فتنہ اور کبرنفس میں مبتلا ہیں۔ اور کسی محتاط اور خداترس آدمی کے لیے ہم یہ بات جائز نہیں سمجھتے کہ وہ اپنے ایمان کو اس طرح کی آزمائش میں ڈالے۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات کا جہاں تک ہمیں علم ہے، باوجود تمام خصائص تقدس کے حامل ہونے کے "درشن دینے اور برکت بانٹنے" سے سخت احتراز کرتے تھے، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جس طرز عمل سے آج ہمارے مشائخ سند پکڑتے ہیں اس کو اُن حضرات نے برأی العین مشاہدہ کیا تھا، اور قرآن ان کی نیکی اور تقوی پر گواہ تھا۔

"اجماع" اور "سواد اعظم" کی غلط تعبیریں

سوال:۔ ایک صاحب یہ حدیث بیان کرکے کہ "لا تجتمع امتی علی الضلالۃ" فرماتے ہیں کہ اجماع امت غلط بات پر نہیں ہوسکتا۔ پس جب علمائے ہند کی اکثریت جمیعۃ العلماء میں منجذب ہوکر فیصلہ کرچکی ہے کہ اس وقت کانگریس کے ساتھ ہی اشتراک عمل عین اسلام کے مطابق ہے تو یہ بھی غلط نہیں ہوسکتا۔ یہ صاحب اجماع امت سے مراد علمائے امت کا ہم خیال ہوجانا لیتے ہیں۔ براہ کرم اس حدیث شریف کے مفہوم اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

جواب:۔ "ان اللہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ" والی حدیث اور اسی طرح کی دوسری حدیثیں جو اتباع سواد اعظم یا جماعت سے متعلق وارد ہیں مسلم لیگ اور کانگریس کے حامیوں کے درمیان ایک عرصے سے نہایت بے دردانہ استعمال ہورہی ہیں۔ اور ان میں سے کسی خدا کے بندے کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ ان احادیث کے موقع و محل اور ان کے صحیح مفہوم پر غور کرلے۔ مسلم لیگ کے حامی کہتے ہیں کہ جب نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو ضلالت پر اکٹھا نہیں کرے گا، اور مسلمانوں کی اکثریت مسلم لیگ کے لیڈر اور مسلم لیگ کے نظریہ پر متفق ہوگئی ہے تو لازماً یہی راستہ ہدایت کا راستہ ہے اور جو مسلمان اس سے الگ ہیں وہ مفارق جماعت کے حکم میں داخل اور "من شذ شذ فی النار" کی وعید کے مستحق ہیں۔ اور کانگریسی حضرات کا استدلال وہی ہے جس کا اوپر حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ اسلام میں نہ اکثریت کا کسی بات پر متفق ہوجانا اس کے حق ہونے کی دلیل ہے، نہ اکثریت کا نام سواد اعظم ہے، نہ ہر بھیڑ جماعت کے حکم میں داخل ہے، اور نہ کسی مقام کے مولویوں کی کسی جماعت کا کسی رائے کو اختیار کرلینا اجماع ہے۔ ان ساری غلط فہمیوں سے تعرض کرنے کا یہ موقع نہیں ہے، البتہ مذکورہ بالا حدیث کا مطلب ہم بیان کیے دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث ترمذی میں ان الفاظ کے ساتھ وارد ہے "ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار"۔ (اللہ تعالیٰ میری امت کو یا یوں فرمایا کہ محمد کی امت کو ضلالت پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں پڑا۔) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس امت پر کوئی دور ایسا نہیں آئے گا کہ یہ پوری امت گمراہی میں پڑجائے، بلکہ اس میں ایک گروہ، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو، ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اور وہی جماعت ہے اور اللہ کا ہاتھ اس جماعت پر ہے اور جو اس جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا۔ اس مطلب کی تائید اس حدیث نبوی سے ہوتی ہے جو عبداللہ ابن عمرؓ سے ان الفاظ میں مروی ہے۔

عکس حوالہ نمبر:87

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ، قالوا من ھی یا رسول اللہ، قال ما انا علیہ واصحابی!

بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی جو سب کے سب جہنم میں پڑ جائیں گے، بجز ایک کے۔ لوگوں نے پوچھا کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے۔

احمد اور ابوداؤد کے یہاں یہی روایت کسی قدر مختلف الفاظ میں ہے اور ان میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہی فرقہ جو آپ کے اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوگا، جماعت ہے اور اسی کے اوپر اللہ کی رحمت کا ہاتھ ہے۔ عن معاویۃ ... ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ (معاویہؓ سے روایت ہے کہ بہتر فرقے جہنم میں ہوں گے، ایک جنت میں ہوگا اور وہی جماعت ہے)۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک زمانہ اس امت پر ایسا آئے گا جبکہ اس کے بڑے حصہ میں ضلالت کا اثر اسی طرح سرایت کر جائے گا جس طرح باؤلے کتے کے کاٹنے سے اس کا زہر آدمی کی رگ رگ میں سرایت کر جاتا ہے۔ صرف تھوڑے لوگ بچے رہیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے طریق پر ہوں گے، اور وہی لوگ جماعت کے حکم میں ہوں گے۔ بعینہ اسی مضمون کی ایک حدیث اور بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ...... (میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو لوگ انہیں چھوڑ دیں گے ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔)

ان احادیث کی روشنی میں زیر بحث حدیث کا مطلب یہ نکلا کہ یہ پوری امت کبھی گمراہ نہ ہوگی بلکہ ایک جماعت خواہ وہ کتنی ہی مختصر ہو، حق پر قائم رہے گی اور وہی جماعت ناجی ہے، اسی کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے، بقیہ سب جہنم میں پڑیں گے۔ ان احادیث سے یہ بھی بالکل واضح ہے کہ یہ گروہ کثرت میں نہ ہوگا، نہ اپنی کثرت کو اپنے برحق ہونے کی دلیل ٹھہرائے گا، بلکہ اس امت کے ۷۳ فرقوں میں سے ایک ہوگا اور اس معمورۂ دنیا میں ان کی حیثیت اجنبی اور بیگانہ لوگوں کی ہوگی، جیسا کہ فرمایا ہے "بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ، فطوبیٰ للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی" (اسلام غربت میں شروع ہوا اور اسی غربت میں پھر مبتلا ہوگا، پس مبارکباد ہے ان اجنبیوں کے لیے جو دوسروں کے بگاڑے ہوئے دین کی اصلاح کریں گے)

پس جو جماعت محض اپنی کثرت تعداد کی بنا پر اپنے آپ کو وہ جماعت قرار دے رہی ہے جس پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس سے علیحدہ ہونا جہنم میں داخل ہونے کے مرادف ہے، اس کے لیے تو اس حدیث میں امید کی کوئی کرن نہیں، کیونکہ اس حدیث میں اس جماعت کی دو علامتیں نمایاں طریقہ پر بیان کر دی گئی ہیں، ایک تو یہ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوگی، دوسری یہ کہ نہایت اقلیت میں ہوگی۔

رہے کانگریسی حضرات، تو ان کا استدلال بھی بالکل مہمل ہے۔ اول تو اس حدیث کا تعلق اجماع سے بالکل ہے ہی نہیں، جیسا کہ اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی مقام کے چند عالموں کا کسی راہ کو اختیار کر لینا وہ اجماع نہیں ہے جو شریعت میں معتبر ہے۔ شریعت میں معتبر اجماع وہ ہے جس پر مسلمانوں کا امیر اور ان کے ارباب حل و عقد متفق

عکس حوالہ نمبر:88

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبياء عليهم السلام، کتاب المناقب

مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:88

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۵۰۹، ویاتی فی الفتن ص۱۰۴۶۔

تحقيق وتشريح: الصادق في نفسه والمصدوق من عندا لله، غلمة بكسرا لغين جمع غلام جمع قلة.

یہاں اختصار ہے کتاب الفتن ص۱۰۴۶ ار میں ہے فقال مروان لعنة الله عليهم غلمةً (ان پر اللہ کی لعنت ہو نوجوان؟) ان شئت مروان کو خطاب ہے اور بعض روایت میں ہے ان شئتم ہے اس صورت میں خطاب مروان ومن کان معہ کو ہوگا۔ علامہ قسطلانی نقل کرتے ہیں ان ابا هريرةؓ كا ن يمشى فى السوق ويقول اللهم لاتدركنى سنة ستين ولا امارة الصبيان (قس) ۶۰ھ میں جب حضرت معاویہؓ کا انتقال ہوا تو یزید پھر بادشاہ ہوا اس کی شرارت وتباہی کے لئے حرہ کا واقعہ شاہد ہے نیز مروان بھی ان مفسدین میں داخل ہے واللہ اعلم۔

۳۶۰۴ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حدثني ابنُ جابرٍ حدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يقولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عن الخير وكُنْتُ أَسْأَلُهُ عن الشَّرِّ مخافَةَ ان يُدْرِكَنِي فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا في جاهِلِيَّةٍ وشَرٍّ فجاءَنَا اللّٰهُ بهٰذا الخَيْرِ فهَلْ بَعْدَ هٰذا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قال نعم قلتُ وَهَلْ بَعْدَ ذلكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قال نَعَمْ وفيهِ دَخَنٌ قلتُ وَمَا دَخَنُهُ قال قومٌ يَهْدُونَ بغيرِ هَدْيِي تعرِفُ منهُم وتُنْكِرُ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! فهَلْ بَعْدَ ذلك الخَيْرِ مِن شَرٍّ قال نَعَمْ دُعاةٌ الى ابْوابِ جهنّم مَنْ اجابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيها قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لنا فقال هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا ويتكلّمون بِالْسِنَتِنَا قلتُ فمَاتَامُرُنِي انْ اَدْرَكَنِي ذلكَ قال تَلْزَمُ جماعةَ المُسْلِمِيْنَ وامامَهُمْ قلتُ فانْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إمامٌ قال فَاعتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّها ولو انْ تعضَّ باصْلِ شجرَةٍ حتى يُدْرِكَكَ الموتُ وَاَنتَ عَلَىٰ ذٰلِكَ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق (یعنی اس فتنہ اور بدعات کے متعلق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونے والے ہیں) پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں پھنس نہ جاؤں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر (برائی) میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے (آپ کو بھیج کر) ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی، اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر (برائی) کا زمانہ آئے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا اس شر کے بعد خیر کا زمانہ آئے گا؟

عکس حوالہ نمبر:88

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن اس خیر میں دھواں ہوگا (یعنی اس میں کچھ برائی ملی ہوگی خالص خیر و نیکی نہ ہوگی) میں نے پوچھا وہ دھواں (دخن) کیا ہوگا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے (بدعات میں گرفتار ہوں گے) تم ان میں (خیر کو) پہچان لوگے اور ان کے بدعات کو ناپسند کروگے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے۔ جس نے اس کی بات سنی انہوں نے اس کو جہنم میں جھونک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے اوصاف بیان فرمادیجئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ (ظاہر میں) ہماری ہی قوم و مذہب (یعنی مسلمان) ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ میرے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو اگر چہ تمہیں اس کے لئے (جنگل کے) درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۰۹، ویاتی فی الفتن ص۱۰۴۹، واخرجہ مسلم فی کتاب الامارۃ والجماعۃ، ابن ماجہ فی الفتن۔

۳۳۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عن اسماعيلَ حدَّثني قَيْسٌ عن حُذيفة قال تعلَّم اصحابي الخيرَ وتعلَّمتُ الشرَّ. ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے (یعنی اور صحابہ نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے شر و برائی کے حالات دریافت کئے۔

مطابقۃ للترجمۃ ھذا طریق آخر من حدیث حذیفۃ۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۰۹،

۳۳۶۶ ﴿ حدثنا الحكمُ بنُ نافعٍ اخبرنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهريِّ اخبرني ابوسلمة بنُ عبد الرَّحمٰنِ انّ اباهُرَيْرة قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لاتقومُ السَّاعةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْواهُمَا وَاحِدَةٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کرلیں گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:89

مسند الإمام أحمد بن حنبل

(164 - 241 هـ)

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

مجموعة من علماء الحديث في مكتبة دار السلام

تحت إشراف

معالي الشيخ صالح بن عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم آل الشيخ

وزير الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

DARUSSALAM

دار السلام للنشر والتوزيع

عکس حوالہ نمبر:89

٢٣٤٢٤- حَدَّثَنَا (٥/٤٠٣) أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَهُ. (حديث صحيح، وهذا الإسناد وإن كان مرسلا جاء موصولا).

٢٣٤٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ صَخْرًا يُحَدِّثُ عَنْ سُبَيْعٍ، قَالَ: أَرْسَلُونِي مِنْ مَاهَ[1] إِلَى الْكُوفَةِ أَشْتَرِي الدَّوَابَّ، فَأَتَيْنَا الْكُنَاسَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ، قَالَ: فَأَمَّا صَاحِبِي، فَانْطَلَقَ إِلَى الدَّوَابِّ، وَأَمَّا أَنَا فَأَتَيْتُهُ، فَإِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: «السَّيْفُ» أَحْسَبُ _ أَبُو التَّيَّاحِ يَقُولُ: السَّيْفُ أَحْسَبُ _ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْهُ، وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ، فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرُبْ فِي الْأَرْضِ، وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ» قَالَ: قُلْتُ: فِيمَ يَجِيءُ بِهِ مَعَهُ؟ قَالَ: «بِنَهَرٍ _ أَوْ قَالَ: مَاءٍ _ وَنَارٍ، فَمَنْ دَخَلَ نَهَرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وِزْرُهُ، وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ»، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَوْ أَنْتَجْتَ فَرَسًا لَمْ تَرْكَبْ فُلُوَّهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». [راجع: ٢٣٢٥٠]. (حديث حسن دون قوله: «لو أنتجت فرسا لم تركب فلوها حتى تقوم الساعة»، وهذا إسناد ضعيف لجهالة صخر، وقد توبع).

نوٹ ↓

٢٣٤٢٦- قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي أَبُو بِشْرٍ فِي إِسْنَادٍ لَهُ عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ؟ قَالَ: «قُلُوبٌ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ». (لم يبين شعبة إسناده).

٢٣٤٢٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ بَدْرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ الضُّبَعِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ. وَقَالَ: «وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ» قَالَ: «وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ». (حديث حسن، وهذا إسناد ضعيف لجهالة صخر).

٢٣٤٢٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ صَخْرٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ الضُّبَعِيِّ، فَذَكَرَهُ وَقَالَ: «وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَأَكَلَ مَالَكَ» وَقَالَ: «وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ». (حديث حسن، وهذا إسناد ضعيف لجهالة صخر).

٢٣٤٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ زَمَانَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ، حَسَنُ الثَّغْرِ، يُعْرَفُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَ مَا تَعْرِفُهُ؟ فَقُلْتُ: لَا» فَقَالُوا: هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ _ قَالَ: فَقَعَدْتُ وَحَدَّثَ الْقَوْمَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ، جَاءَ الْإِسْلَامُ حِينَ جَاءَ، فَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهْمًا، فَكَانَ رِجَالٌ يَجِيئُونَ فَيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ، فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيَكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «السَّيْفُ» قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ هَذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ تَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَالْزَمْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ، مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ[2]: الضَّرْبُ. وَقَوْلُهُ: «فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: السَّيْفُ» كَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ. وَقَوْلُهُ «إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ» يَقُولُ: عَلَى قَذًى[3]. «وَهُدْنَةٌ» يَقُولُ: صُلْحٌ. وَقَوْلُهُ: «عَلَى دَخَنٍ» يَقُولُ: عَلَى ضَغَائِنَ _ قِيلَ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مِمَّنِ التَّفْسِيرُ؟ قَالَ: عَنْ قَتَادَةَ، زَعَمَ. (حديث حسن دون قوله: «ثم ينتج المهر فلا يركب حتى تقوم الساعة»، وهذا مخالف لحديث أبي هريرة وعائشة: من أن السيد المسيح يمكث في الأرض أربعين سنة بعد قتله للمسيح الدجال).

٢٣٤٣٠- (٥/٤٠٤) حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَقَالَ: «حُطَّ وِزْرُهُ». (حديث حسن، سبيع بن خالد توبع).

٢٣٤٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. (إسناده صحيح، م: ١٤٣).

٢٣٤٣٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا[4] بَكَّارٌ: حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنِ اسْتَجَابَ، فَحَيِيَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيِّتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ. (إسناده صحيح).

٢٣٤٣٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي غَزْوَةٍ يُقَالُ لَهَا: غَزْوَةُ الْخَشَبِ، وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. قَالَ: فَأَمَرَهُمْ حُذَيْفَةُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ هَاجَكُمْ هَيْجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الْقِتَالُ. قَالَ: فَصَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ، فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ. [انظر: ٢٣٤٥٤]. (حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف للرجل المبهم، لكن له طريق صحيحة).

٢٣٤٣٤- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَمَرَّ رَجُلٌ، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا يُبَلِّغُ الْأُمَرَاءَ الْأَحَادِيثَ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ». (إسناده صحيح، خ: ٦٠٥٦، م: ١٠٥).

(١) تحرف في (م) إلى: «ماء». (٢) تحرف في (م) إلى: «الدجال». (٣) قوله: «يقول على قذى» ليس في (م). (٤) أقحم في (م) هنا: «أبو».

ترجمہ: اگر اس وقت تو زمین میں خدا کا خلیفہ دیکھے تو اس کے ساتھ چمٹ جانا، خواہ تیرا جسم نوچ لیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔

عکس حوالہ نمبر:90

کتاب

التوفيقات الإلهامية

في مقارنة التواريخ الهجرية بالسنين الإفرنكية والقبطية

تأليف

اللواء المصري

محمد مختار باشا

عکس حوالہ نمبر:90

سنة ١ هجرية:	غاية فيضان النيل بمقياس الروضة		قيراط	ذراع
اوائل اشهرها		توافق سنة ٣٣٨ قبطية	توافق سنة ٦٢٢ افرنكية	توقيعات هجرية
محرم	الجمعة	٢٢ أبيب	١٦ يوليه	□ اول السنة الهجرية، على الصحيح، وكانت تسمى عند العرب بسنة الاذن.
صفر	الأحد	٢٢ مسرى	١٥ اغسطس	□ ١ توت ٣٣٩ = الأحد ٢٩ اغسطس سنة ٦٢٢ = ١٥ صفر سنة ١.
ربيع اول	الاثنين	١٦ توت ٣٣٩	١٣ سبتمبر	□ في ٨ منه(١) دخل النبي، صلى الله عليه وسلم، قباء، واقام بها الثلاث والاربع والخميس، واسس مسجد قباء، الذي نزل فيه [لمسجد اسس على التقوى](٢).
ربيع ثاني	الاربع	١٦ بابه	١٣ اكتوبر	□ فيه(٣) زيد في صلاة العصر ركعتين.
جماد اول	الخميس	١٥ هاتور	١١ نوفمبر	
جماد ثاني	السبت	١٥ كيهك	١١ ديسمبر	□ ١ يناير ٦٢٣ يوافق السبت ٦ طوبه سنة ٣٣٩ الموافق ٢٢ جماد الثاني سنة ١.
رجب	الأحد	١٤ طوبه	٩ يناير ٦٢٣	
شعبان	الثلاث	١٤ امشير	٨ فبراير	
رمضان	الاربع	١٣ برمهات	٩ مارس	□ فيه(٤) بنى النبي صلى الله عليه وسلم بعائشة، رضي الله عنها.
شوال	الجمعة	١٣ برموده	٨ ابريل	
ذو القعدة	السبت	١٢ بشنس	٧ مايو	□ فيه(٥) سير سعد بن ابي وقاص إلى الابواء.
ذو الحجة	الاثنين	١٢ بؤنه	٦ يونيه	□ فيها(٦) ولد امير المؤمنين عبد الله بن الزبير ابن العوام، واول شئ دخل في جوفه هو ريق النبي، صلى الله عليه وسلم.

(١) اي من ربيع الاول.
(٢) التوبة : ١٠٨.
(٣) اي في ربيع الثاني.
(٤) اي في رمضان.
(٥) اي في ذي القعدة.
(٦) اي في السنة الاولى للهجرة.

٣٣

مختار پاشا مصری کے کیلنڈر بالا میں یکم ربیع الاول کو 13 ستمبر 622ء تھی (یوں 24 صفر کو 7 ستمبر بنتی ہے)۔ رسول کریمؐ 24 سے 27 صفر تک غار ثور میں اور 28 صفر کو وہاں سے عازم مدینہ ہوئے۔ 8 ربیع الاول کو قباء پہنچے اور تین دن بعد مدینہ ورود فرمایا۔ یوں پارلیمان مکہ کی قرارداد کی طرح قومی اسمبلی پاکستان 1974ء کی ''احمدی ناٹ مسلم'' کی قرارداد ''7 ستمبر'' میں گہری مماثلت وسیع معنی رکھتی ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 91

مرقاة المفاتيح

للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ

شرح مشكاة المصابيح

للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ

تحقيق
الشيخ جمال عيتاني

تنبيه:
وضعنا متن المشكاة في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منها نص "مرقاة المفاتيح"، وألحقنا في آخر المجلد الحادي عشر كتاب "الإكمال في أسماء الرجال" وهو تراجم رجال المشكاة للعلامة التبريزي

الجزء الأول

المحتوى
كتاب الإيمان - كتاب العلم

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 91

رواه الترمذي.

١٧٢ - (٣٣) وفي رواية أحمد، وأبي داود، عن معاوية: «ثنتان وسبعون في النار، وواحدة في الجنّة، وهي

عليه مبالغة في مدحها وبياناً لباهر اتباعها حتى يخيل أنها عين ذلك المتبع، أو المراد بما الوصفية على حد ﴿ونفس ما سوّاها﴾ أي القادر العظيم الشأن سوّاها، فكذا هنا المراد هم المهتدون المتمسكون بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي فلا شك ولا ريب أنهم هم أهل السنة والجماعة. وقيل: التقدير أهلها من كان على ما أنا عليه وأصحابي من الاعتقاد والقول والفعل فإن ذلك يعرف بالإجماع، فما أجمع عليه علماء الإسلام فهو حق وما عداه باطل.

واعلم أن أصول البدع كما نقل في المواقف ثمانية: المعتزلة القائلون بأن العباد خالقو أعمالهم وبنفي الرؤية وبوجوب الثواب والعقاب وهم عشرون فرقة، والشيعة المفرطون في محبة عليّ كرم الله وجهه وهم اثنان وعشرون فرقة، والخوارج المفرطة المكفرة له رضي الله عنه ومن أذنب كبيرة وهم عشرون فرقة، والمرجئة القائلة بأنه لا يضر مع الإيمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة وهي خمس فرق، والنجارية الموافقة لأهل السنة في خلق الأفعال والمعتزلة في نفي الصفات وحدوث الكلام وهم ثلاث فرق، والجبرية القائلة بسلب الاختيار عن العباد فرقة واحدة، والمشبهة الذين يشبهون الحق بالخلق في الجسمية والحلول فرقة أيضاً، فتلك اثنان وسبعون فرقة كلهم في النار والفرقة الناجية هم أهل السنة البيضاء المحمدية والطريقة النقية الأحمدية، ولها ظاهر سُمي بالشريعة شرعة للعامة وباطن سُمي بالطريقة منهاجاً للخاصة وخلاصة خصت باسم الحقيقة معراجاً لأخص الخاصة؛ فالأول نصيب الأبدان من الخدمة، والثاني نصيب القلوب من العلم والمعرفة، والثالث نصيب الأرواح من المشاهدة والرؤية. قال القشيري: والشريعة أمر بالتزام العبودية، والحقيقة مشاهدة الربوبية فكل شريعة غير مؤيدة بالحقيقة فغير مقبول، وكل حقيقة غير مقيدة بالشريعة فغير محصول؛ فالشريعة قيام بما أمر. والحقيقة شهود لما قضي وقدر وأخفى وأظهر، والشريعة حقيقة من حيث إنها وجبت بأمره، والحقيقة شريعة أيضاً من حيث إن المعارف به سبحانه وجبت بأمره. ولله در من قال من أرباب الحال:

ألا فالزموا سنة الأنبياء * ألا فاحفظوا سيرة الأصفياء
ومن يبتدع بدعة لم يكرم * بوجدانه رتبة الأتقياء

(رواه الترمذي) أي عن ابن عمر وكذا.

١٧٢ - (وفي رواية أحمد) أي أحمد بن حنبل (وأبي داود عن معاوية) أي بعد قوله: «وإن هذه الأمة ستفترق على ثلاث وسبعين فرقة» (ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي

الحديث رقم ١٧٢: أخرجه أحمد في المسند ٤/ ١٠٢ وأبو داود ٥/ ٥ حديث رقم ٤٥٩٧.

ترجمہ: پس یہ بہتر فرقے ہیں، سب آگ میں ہوں گے اور فرقہ ناجیہ روشن سنت محمدیہ والے اور پاکیزہ طریقت احمدیہ والے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:92

إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا

الحمد للہ کہ رسالۂ شریفہ

مبدأ و معاد

مصنّف

امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ

مع اردو ترجمہ

از حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحب نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف عمدۃ السلوک، عمدۃ الفقہ وغیرہ

سنہ ۱۴۰۲ھ باہتمام سنہ ۱۹۸۲ء

ادارۂ مجدّدیہ - ناظم آباد ۳ - کراچی ۱۸

مطبوعہ احمد برادرس پرنٹرس - ناظم آباد ۲ - کراچی ۱۸

عکس حوالہ نمبر:92

فرمایا گیا اور ابنائے جنس کے درمیان ممتاز فرمایا گیا۔ یہ سب کچھ اللہ کے حبیبؐ کے صدقے اور اللہ کے رسولؐ کی برکت سے ہوا۔ آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر فاضل تر رحمتیں اور کامل تر سلامتیاں نازل ہوں۔

حقیقت کعبہ کے مقام میں حقیقتِ محمدی کا عروج

جاننا چاہئے کہ جس طرح کعبہ کی صورت چیزوں کی صورتوں کی مسجود ہے۔ اسی طرح حقیقتِ کعبہ اُن چیزوں کی حقیقتوں کی مسجود ہے۔ اور میں ایک عجیب بات کہتا ہوں، جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرورِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات و التسلیمات کے زمانۂ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقتِ محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ کے مقام میں (رسائی پاکر اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقتِ محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہو جائے گا۔ اور وہ ذاتِ "احد" جل سلطانہ کا مظہر بن جائے گی۔ اور دونوں مبارک نام (محمد و احمد) اس مسمّٰی (مجموعہ حقیقتِ محمدی وحقیقتِ کعبہ) میں متحقق ہو جائیں گے۔ اور حقیقتِ محمدی کا پہلا مقام (جہاں وہ اس سے پہلے تھی) خالی رہ جائے گا اور وہ اس وقت تک خالی ہی رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا

16۔مجدّ دینِ اُمّت کے بارہ میں پیشگوئی اوراس کا ظہور

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِھٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا.

(ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 255 مترجم ابوالعرفان محمد انور ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)[93]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس امت کے دین کو ازسرنو تازہ کر کے اس کی تجدید کرتے رہیں گے۔

تشریح: یہ حدیث ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں بیان کی ہے۔امام حاکم اور علاّمہ ابن حجر نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

شیعہ مسلک میں بھی یہ حدیث مسلّم ہے۔

(الفروع من الجامع الکافی جزء2 صفحہ 192 مطبع العالی نولکشور)[94]

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ ان میں خلیفے کھڑے کرتا رہے گا جس طرح پہلی قوموں میں خلفاء قائم کئے تا کہ وہ دین کو مضبوط کریں۔(النور:56) چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد تجدید دین کا ایک روحانی سلسلہ مجدّ دین امت کی شکل میں بھی ظاہر ہوا۔

اس حدیث کے مطابق رسول کریم ﷺ کے بعد تیرہ سو سال میں ہر صدی میں ایسے ائمہ علماء وفقہاء اور مفسرین ومحدثین پیدا ہوتے رہے جو دین کی خدمت پر کمر بستہ رہ کر اصلاح امت اور تجدید دین کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

جماعت احمدیہ ایسے تمام مجدّ دین امت کو برحق یقین کرتی ہے۔اہل سنّت کے مسلک کے مطابق ہم نہ صرف تیرہ صدیوں کے مسلمہ مجددین کی خدمات کے معترف ہیں بلکہ ان مجددین کے علاوہ بھی ان صدیوں میں جن بزرگان امت کا اپنا دعویٰ مجددیت ثابت نہیں مگر ان کی تجدید دین

ثابت و مسلّم ہے، ان کا بھی ہم انکار نہیں کرتے۔

امت محمدیہ کے مسلمہ معروف مجددین کی ایک فہرست درج ذیل ہے:۔

پہلی صدی: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (متوفی: 101ھ)

دوسری صدی: حضرت امام شافعی (متوفی: 204ھ)

تیسری صدی: حضرت ابوالحسن اشعریؒ (متوفی: 324ھ)

چوتھی صدی: حضرت امام قاضی ابوبکر باقلانیؒ (متوفی: 403ھ)

پانچویں صدی: حضرت امام غزالیؒ (متوفی: 505ھ)

چھٹی صدی: حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (متوفی: 561ھ)

ساتویں صدی: حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (متوفی: 633ھ)

آٹھویں صدی: حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (متوفی: 852ھ)

نویں صدی حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی: 911ھ)

دسویں صدی: حضرت امام محمد طاہر گجراتیؒ (متوفی: 986ھ)

گیارھویں صدی: حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی: 1034ھ)

بارھویں صدی: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی: 1176ھ)

تیرھویں صدی: حضرت سید احمد بریلوی شہیدؒ (متوفی: 1246ھ)

(حجج الکرامہ از مولوی محمد صدیق حسن خان صاحب صفحہ 127-129)

چودہویں صدی میں سوائے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ بانی جماعت احمدیہ کے کسی نے مجدد صدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ ہی وہ مجدد صدی اور مسیح و مہدی ہیں جن کے بارہ میں احادیث میں مذکور ہے کہ وہ سابقہ غلط طرز عمل ختم کرکے از سر نو اسلام کو تازہ کرے گا۔

(عقدالدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 287 مسجد حکمران المقدس ایران)[95]

پس تیرہ صدیوں کے مجددین امت تک اتفاق کے بعد جو لوگ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کا چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں مانتے، ہمارا ان سے سوال ہے کہ پھر چودہویں صدی کا مجدد کہاں ہے؟ اس اہم سوال کا جواب آج اور کوئی پیش نہیں کرسکتا کیونکہ چودہویں صدی کے مجدد ہونے کا اور کوئی دعویدار ہی میدان میں موجود نہیں۔ پس سلامتی اسی میں ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ

کو مجدد و مسیح موعود و مہدی تسلیم کرلیا جائے۔ جنہوں نے 1885ء میں خدا تعالیٰ سے علم پا کر مجدد وقت ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنی شہرۂ آفاق تصنیف براہین احمدیہ کے حوالہ سے واضح طور پر اعلان فرمایا کہ:

''کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہوکر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے۔ مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔''

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2 صفحہ 319-320 ایڈیشن 2008)

آپؑ نے 1907ء میں یہ واشگاف اعلان فرمایا:

''صلحائے اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے تیئیس سال گزر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعویٰ پر پچیس برس گزر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں اور میں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا۔ پس جب تک میرے اس دعویٰ کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 194 روحانی خزائن جلد22 صفحہ 201 ایڈیشن 2008)

پس بلاشبہ حضرت بانی جماعت احمدیہ ہی وہ مسیح ومہدی موعودؑ ہیں جن کے ذریعہ چودھویں صدی میں بھی مجدد دین امت کی پیشگوئی پوری ہوئی اور آپ کی تجدید دین کا سلسلہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے ذریعہ جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا اور خلفائے احمدیت تجدید دین کی خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

عکس حوالہ نمبر:93

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

سُنن ابی داؤد مترجم جلد سوم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر:93

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَلَاحِمِ (جنگوں کے احکام کا بیان)

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ (اس کا بیان جو صدی سے متعلق ذکر کیا گیا)

3740۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ

ابو علقمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر اس امت کے لیے ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا (یعنی وہ دینی معاملات میں درآنے والی غفلت اور بگاڑ کا خاتمہ کر کے نظریات دینیہ کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دین کو حیات نو عطا کرتا ہے اور نئے حالات کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ واللہ اعلم)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے عبد الرحمن بن شریح اسکندرانی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے شراحیل بن یزید سے تجاوز نہیں کیا۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ (ان روایات کا ذکر جو روم کی جنگوں سے متعلق ہیں)

3741۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ[1] فَيُكْرِمُ اللهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى

حسان بن عطیہ نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا، تو

1۔ دیگر نسخوں میں فَيَقْتَتِلُونَ ہے۔

عکس حوالہ نمبر:94

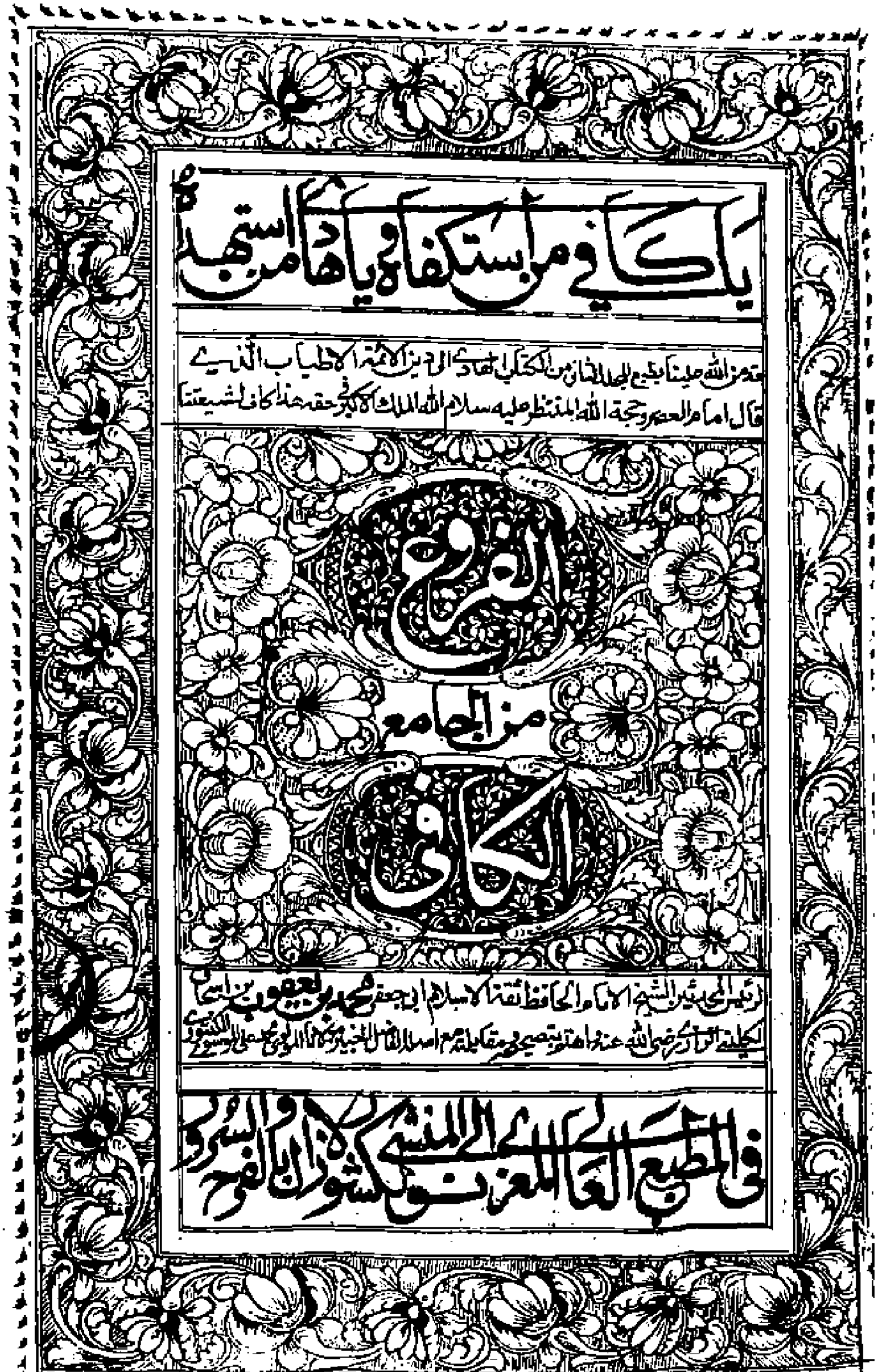

يا كافي من استكفاه ويا هادي من استهداه

تمنّ الله علينا بطبع المجلد الثاني من الكتاب الكافي الهادي الى دين الائمة الاطياب الذي
قال امام العصر وحجة الله المنتظر عليه سلام الله الملك الاكبر في حقه هذا كاف لشيعتنا

الفروع

من الجامع

الكافي

لرئيس المحدثين الشيخ الامام الحافظ ثقة الاسلام ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق
الكليني الرازي رضي الله عنه وقد اهتم بتصحيحه ومقابلته مع اصله الفاضل الخبير مولانا الحاج محمد علي الكنتوري

في المطبع العالي المعزز المنشي نولكشور ذي الفخر والسرور

عکس حوالہ نمبر:94

ترجمة المصنف

وهو الشيخ الحافظ الامام ابو جعفر محمد بن يعقوب بن اسحق الرازي الكليني ثقة الاسلام و شيخ المشائخ الاعلام ومروج المذهب في غيبة الامام عليه السلام ذكره اصحابنا والمخالفون واتفقوا على فضله وعظم منزلته قال الشيخ ابو جعفر الطوسي عليه الرحمة ان نفسه جليل القدر عارف بالاخبار وقال النجاشي والعلامة شيخ اصحابنا في وقته بالري ووجههم وكان اوثق الناس في الحديث واثبتهم وذكره المحقق في المعتبر في فضلاء اصحاب الحديث الذين اختار النقل عنهم من اشتهر فضله وعرف تقدمه في نقد الاخبار وصحة الاختيار وجودة الاعتبار وفي اجازة المحقق الكركي للشيخ احمد بن ابي جامع واعظم الاشياخ في تلك الطبقة يعني المتقدمة على الصدوق الشيخ الاجل جامع احاديث اهل البيت عليهم السلام محمد بن يعقوب صاحب كتاب الكافي في الحديث الذي لم يعمل للاصحاب مثله وقد تقدمه في نعت الكتاب بنحو ذلك الشهيد في اجازته لابن الخازن وفي اجازة الشهيد الثاني للشيخ حسين بن عبد الصمد والد شيخنا البهائي شيخ الطائفة ابو جعفر محمد بن يعقوب وفي الوجيزة وابن يعقوب ثقة الاسلام جزاه الله عن الاسلام واهله خير الجزاء وقد قال ابن الاثير من المخالفين في جامع الاصول ابو جعفر محمد بن يعقوب الرازي الفقيه الامام على مذهب اهل البيت عليهم السلام عالم في مذهبهم كبير فاضل عندهم مشهور وعده في حرف النون من كتاب النبوة من المجددين لمذهب الامامية على رأس المائة الثالثة وكذا الفاضل الطيبي في شرح المشكوة عده من المجددين وهذا اشارة الى الحديث المشهور المروي عن النبي صلى الله عليه وآله انه قال ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها ومن نظر كتاب الكافي الذي صنفه هذا الامام طاب ثراه وتدبر فيه تبين له صدق ذلك وعلم انه رحمه الله مصداق هذا الحديث فانه كتاب جليل عظيم النفع عديم النظير فائق على جميع كتب الحديث بحسن الترتيب وزيادة الضبط والتهذيب وجمعه للاصول والفروع واشتماله على اكثر الاخبار الواردة عن الائمة الاطهار وقد اتفق تصنيفه في الغيبة الصغرى بين اظهر السفراء في مدة عشرين سنة كما صرح به النجاشي وقيل ان هذا الكتاب عرض على القائم عليه السلام فاستحسنه وقد ضبطت اخباره في ستة عشر الفاً ومائة وتسعة وتسعين حديثاً (۱۶۱۹۹) كما وجد ذلك منقول من خط العلامة قدس سره وقال الشهيد في الذكرى ان ما في الكافي من الاحاديث يزيد على ما في الصحاح الست للجمهور وله غير الكافي كتاب الرد على القرامطة وكتاب تعبير الرؤيا وكتاب الرجال وكتاب رسائل الائمة وكتاب ما قيل في الائمة من الشعر وكانت وفاته رضي الله عنه في شهر شعبان من سنة تسع وعشرين وثلثمائة سنة تناثر النجوم قاله النجاشي والشيخ في كتاب الرجال

نصف ثانی

ترجمہ: یہ آنحضرت ﷺ کی اس مشہور حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اس امت کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

عکس حوالہ نمبر:95

عِقدُ الدُّرَر

فِي أَخبارِ المُنتَظَر (عج)

لِيُوسُفَ بنِ يَحيَى بنِ عَلِيِّ بنِ عَبدِ العَزِيزِ
المَقدِسِيِّ الشَّافِعِيِّ السُّلَمِيِّ

(مِن عُلَماءِ القَرنِ السَّابِعِ)

تحقيق
الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو

تعليق
علي نظري منفرد

عکس حوالہ نمبر:95

وعن أبي رُؤْبَة، قال: المَهْدِيُّ كأنّما يُلْعِقُ الْمَساكِينَ الزُّبْدَ.

أَخْرَجَه الحافظُ أبو عبدِاللّٰهِ نُعَيم بنُ حَمّاد في كتاب «الفِتَن»(١).

وعن عبدالله بن عطاء، قال: سألتُ أبا جعفرٍ محمَّد بن عليٍّ الْباقِرَ(٢) عليهما السَّلام، فقلتُ: إذا خرج المهْدِيُّ بأيِّ سِيرة يسيرُ؟ قال: يَهْدِمُ ما قبلَه، كما صنع رسولُ اللّٰهِ ﷺ، ويستأنِفُ الإسْلامَ جديداً.

ترجمہ

وعن محمَّد بن مُسْلِمٍ، قال: سمعتُ أبا جعفر عليه السَّلام، يقول: لو يعلمُ النّاسُ ما يصْنَعُ المَهْدِيُّ إذا خرج، لأَحبَّ أكثرُهم(٣) أن لا يَروْهُ(٤)، ممّا يقتُل مِن النّاسِ، أمَا إنّه لا يَبْدَأُ إلّا بقُرَيْش، فلا يأخذُ منها إلّا السَّيْفَ، ولا يُعْطِيها إلّا السَّيفَ، حتّى يقولَ كثيرٌ مِن النّاس: ما هذا مِن آلِ محمَّدٍ، لو كان مِن آلِ محمَّد ﷺ لَرَحِمَ.

وعن أبي عبدِاللّٰهِ الحسين بن عليٍّ عليهما السَّلام، أنّه قال: إذا خرج المهْدِيُّ عليه السَّلام، لم يكُنْ بينه وبين العرب وقُرَيْش إلّا السَّيْفُ، وما يستَعْجِلون بخُروجِ المهْدِيِّ! واللّٰهِ ما لِباسُه إلّا الْغَلِيظُ، ولا طَعامُه إلّا الشَّعِيرُ، وما هو إلّا السَّيْفُ، والموتُ(٥) تحتَ(٦) ظِلِّ السَّيْفِ.

---

(١) في باب سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه، الفتن، لوحة ٩٨.

(٢) سقط من: ب، ق.

(٣) في ب: «أكثركم».

(٤) في ب: «يراه».

(٥) سقط الواو من الأصل.

(٦) سقط من: ب.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؒ سے پوچھا کہ جب مہدی ظاہر ہوگا تو وہ کس سیرت اور طریق پر چلے گا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے سے پہلے کی بدرسوم کو مٹادے گا اور ازسرِنو حقیقی اسلام کو تازہ کرے گا۔

17۔خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے متعلق پیشگوئی

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَاءَ اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَاءَ اَنْ یَرْفَعَھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّةً فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَکَتَ.

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ہشتم صفحہ 116-117 مترجم مولانا محمد ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور)[96]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود رہے گی جب تک خدا چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوت ہوگی جب تک خدا چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ نعمت بھی اٹھا لے گا۔ پھر ایک طاقتور اور مضبوط بادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گا۔ پھر اسے بھی اٹھا لے گا اور ظالم و جابر حکومت کا زمانہ آئے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوت قائم ہوگی اس کے بعد حضور خاموش ہو گئے۔

تشریح: یہ حدیث ابوداؤد الطیالسی نے مسند ابوداؤد طیالسی، علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ، بیہقی نے دلائل النبوۃ اور طبرانی نے معجم الاوسط میں روایت کی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح مترجم جلد نہم صفحہ 869-870 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ ابن حجر ہیثمی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(اتحاف الجماعۃ الجزء الاول صفحہ 170. 171 مطبوعہ 1394ھ)[97]

یہ حدیث دراصل سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تفسیر ہے جس میں مسلمانوں سے خلافت کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مذکورہ حدیث میں مختلف

ادوار خلافت کے ساتھ اپنے معاً بعد تیس سالہ خلافت راشدہ کا بابرکت دور قائم ہونے کی بھی پیشگوئی فرمائی، جو خلفاء راشدین کے ذریعہ پوری ہوئی۔ (ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الخلافۃ)

خلافت راشدہ کے بعد آپؐ نے بعد ملوکیت کے مختلف ادوار کی پیشگوئی بھی فرمائی جو امّت پر آنے والے تھے۔(جس کی تفصیل اس حدیث میں مذکور ہے۔) اسی حدیث کے مطابق ایک لمبے وقفہ اور انقطاع کے بعد مسیح موعودؑ و امام مہدی کے ذریعہ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت کا آخری دور بھی جاری ہونا تھا۔

جیسا کہ علامہ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ میں اس حدیث کی تشریح میں تحریر فرمایا:

''اس خلافت سے مراد حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی علیہما السلام کا زمانہ ہے۔''

(مظاہر حق جدید شرح مشکوۃ شریف جلد چہارم صفحہ 822 دار الاشاعت کراچی)[98]

جس طرح پہلے زمانوں میں خلافت راشدہ اور ملوکیت کے مختلف ادوار کے بارہ میں یہ پیشگوئی پوری شان سے پوری ہوئی اسی طرح آخری دور خلافت علی منہاج النبوت میں بھی پوری ہو رہی ہے۔

منہاج کے معنے واضح راستہ کے ہوتے ہیں۔ خلافت علی منہاج النبوت سے مراد نبوت محمدیہ کی شریعت اور طریقت پر چلنے والی خلافت ہے۔ ان الفاظ میں یہ اشارہ تھا کہ وہ خلافت آزاد نہیں ہوگی بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہوگی۔ چنانچہ آج روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس خلافت کی دعویدار ہے۔ خلیفہ اللہ مہدی و مسیح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں پانچویں خلافت کا دور دورہ ہے اور انشاء اللہ خلافت احمدیہ کا یہ بابرکت سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اس آخری دورِ خلافت کے بعد رسول اللہؐ نے کسی اور دور کا ذکر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار فرمائی جس سے یہ استنباط بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری دور میں بالآخر امّت کو خلافت احمدیہ کی قدر کرنے کی توفیق دے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس خلافت سے منسلک جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ جس کے نتیجہ میں اس خلافت کا زمانہ قیامت تک لمبا کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔'' (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:96

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد ہشتم

مؤلف

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۸۲۵۸ تا حدیث نمبر: ۲۰۰۰۰

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 37355743-37224228-042

عکس حوالہ نمبر:96

کے عوض اپنا دین فروخت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

(۱۸۵۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهَا فَقَالَ سَأَقْضِي فِي ذَلِكَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ أَحْلَلْتِيهَا لَهُ ضَرَبْتُهُ مِائَةَ سَوْطٍ وَإِنْ لَمْ تَكُونِي أَحْلَلْتِيهَا لَهُ رَجَمْتُهُ [راجع: ۱۸۵۸۷].

(۱۸۵۹۵) حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس کی بیوی نے اپنی باندی سے فائدہ اٹھانا اپنے شوہر کے لئے حلال کر دیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نبی علیہ السلام والا فیصلہ ہی کروں گا، اگر اس کی بیوی نے اسے اپنی باندی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہوگی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر اجازت نہ دی ہو تو میں اسے رجم کر دوں گا، (معلوم ہوا کہ اس کی بیوی نے اجازت دے رکھی تھی اس لئے انہوں نے اسے سو کوڑے لگائے)۔

(۱۸۵۹۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا يَكُفُّ حَدِيثَهُ فَجَاءَ أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ فَقَالَ يَا بَشِيرُ بْنَ سَعْدٍ أَتَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأُمَرَاءِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهُ فَجَلَسَ أَبُو ثَعْلَبَةَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي صَحَابَتِهِ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عُمَرَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَأُدْخِلَ كِتَابِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ

(۱۸۵۹۶) حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، بشیر اپنی احادیث روک کر رکھتے تھے، ہماری مجلس میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ اے بشیر بن سعد! کیا امراء کے حوالے سے آپ کو نبی علیہ السلام کی حدیث یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ مجھے نبی علیہ السلام کا خطبہ یاد ہے، حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک اللہ کو منظور ہوگا تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی، پھر اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا، پھر طریقۂ نبوت پر گامزن خلافت ہوگی اور وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا، پھر کاٹ کھانے والی حکومت ہوگی، اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہو

عکس حوالہ نمبر:96

گا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، اس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک منظورِ خدا ہوگا، پھر جب اللہ چاہے گا وہ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر طریقۂ نبوت پر گامزن خلافت آ جائے گی پھر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔

راویٔ حدیث حبیب کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ مقرر ہوئے تو یزید بن نعمان ؓ ان کے مشیر بنے، میں نے یزید بن نعمان کو یاد دہانی کرانے کے لئے خط میں یہ حدیث لکھ کر بھیجی اور آخر میں لکھا کہ مجھے امید ہے کہ امیر المؤمنین کی حکومت کاٹ کھانے والی اور ظلم کی حکومت کے بعد آئی ہے، یزید بن نعمان نے میرا یہ خط امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا جسے پڑھ کر وہ بہت مسرور اور خوش ہوئے۔

(۱۸۵۹۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ السَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَأَنَا أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ [قال الترمذي: غريب. وقال الألباني: صحيح (ابو داود: ٣٦٧٦ و ٣٦٧٧، ابن ماجة: ٣٣٧٩، الترمذي: ١٨٧٢ و ١٨٧٣)]. [راجع: ١٨٥٤٠].

(۱۸۵۹۷) حضرت نعمان ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شراب کشمش کی بھی بنتی ہے، کھجور کی بھی، گندم کی بھی، جو کی بھی اور شہد کی بھی ہوتی ہے اور میں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(۱۸۵۹۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَبَهْزٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرَ رَجُلٌ بِأَرْضٍ تَنُوفَةٍ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي فَلَاةً فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا سِقَاؤُهُ وَطَعَامُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَلَمْ يَرَهَا فَعَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَهَا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَهَا ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَجُرُّ خِطَامَهَا فَمَا هُوَ بِأَشَدَّ بِهَا فَرَحًا مِنَ اللَّهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ قَالَ بَهْزٌ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ إِلَيْهِ قَالَ بَهْزٌ قَالَ حَمَّادٌ أَظُنُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه الدارمي (٢٧٣١) والطيالسي (٧٩٤). قال شعيب: صحيح لغيره. وهذا اسناد اختلف في رفعه ووقفه]. [انظر: ١٨٦١٣].

(۱۸۵۹۸) حضرت نعمان ؓ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ ایک آدمی کسی جنگل کے راستے سفر پر روانہ ہوا، راستے میں وہ ایک درخت کے نیچے قیلولہ کرے، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہو، وہ آدمی جب سو کر اٹھے تو اسے اپنی سواری نظر نہ آئے، وہ ایک بلند ٹیلے پر چڑھ کر دیکھے لیکن سواری نظر نہ آئے، پھر دوسرے ٹیلے پر چڑھے لیکن سواری نظر نہ آئے، پھر پیچھے مڑ کر دیکھے تو اچانک اسے اپنی سواری نظر آ جائے جو اپنی لگام گھسیٹتی چلی جا رہی ہو، تو وہ کتنا خوش ہوگا، لیکن اس کی یہ خوشی اللہ کی اس خوشی سے زیادہ نہیں ہوتی جب بندہ اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہے اور اللہ خوش ہوتا ہے۔

(۱۸۵۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ

عکس حوالہ نمبر:97

اتحـــاف الجمـــــــاعة

بمـــا جـــاء في الفتن والملاحـــم واشــراط الساعة

تأليف الفقيـــر الى الله تعالـــى

حمود بن عبد الله التويجرى

غفر الله له ولوالديـه ولجميع المسلميـــن

الجزء الاول

الطبعـــة الاولى عـــام ١٣٩٤ هـ

طبع على نفقة بعض المحسنين جزاهم الله خير الجزاء
وقف لله تعالى

حقوق الطبـــع محفوظـــة للمؤلف

عکس حوالہ نمبر:97

وقد رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما انه قال « سيكون على هذه الامة اثنا عشر خليفة ٠ أبو بكر الصديق اصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه عثمان بن عفان ذو النورين قتل مظلوما أوتي كفلين من الرحمة ملك الارض المقدسة معاوية وابنه ثم يكون السفاح ومنصور وجابر والامين وسلام وامير العصب لايرى مثله ولا يدرك مثله كلهم من بني كعب بن لوي فيهم رجل من قحطان منهم من لايكون الا يومين ومنهم من يقال له لتبايعنا أو لنقتلنك فان لم يبايعهم قتلوه »٠

« باب ما جاء في الخلافة والملك العضوض والجبرية »

عن حبيب بن سالم قال سمعت النعمان بن بشير رضي الله عنهما يقول كنا قعودا في المسجد وكان بشير رجلا يكف حديثه فجاء أبو ثعلبة الخشني رضي الله عنه فقال يابشير بن سعد اتحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في الامراء وكان حذيفة رضي الله عنه قاعدا مع بشير فقال حذيفة رضي الله عنه انا احفظ خطبته فجلس أبو ثعلبة فقال حذيفة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « تكون النبوة فيكم ماشاء الله أن تكون ثم يرفعها اذا شاء ان يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ماشاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فتكون ماشاء الله أن تكون ثم يرفعها اذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا جبرية فتكون ماشاء الله أن تكون ثم يرفعها اذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت » قال حبيب فلما قام عمر بن عبد العزيز وكان يزيد بن النعمان بن بشير في صحابته فكتبت اليه بهذا الحديث اذكره اياه فقلت اني لارجو أن يكون أمير المؤمنين — يعني عمر — بعد الملك العاض والجبرية فادخل كتابي على عمر بن عبدالعزيز فسر به واعجبه ٠ رواه الامام احمد وأبو داود الطيالسي

— ١٧٠ —

نیچے ↓

والبزار والطبراني في الاوسط ببعضه قال الهيثمي ورجاله ثقات ٠

ترجمہ: علامہ ہیثمی نے کہا کہ (اس روایت ''خلافت علیٰ منہاج النبوت'' کے) تمام راوی ثقہ ہیں۔ (صفحہ 171)

عکس حوالہ نمبر:98

جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹر ایڈیشن

زبان و بیان کے نئے اسلوب میں

مظاہر حق جدید

یعنی

شرح

مشکوٰۃ شریف اردو

جلد چہارم

از افادات

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و ترتیب جدید

مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند)

دار الاشاعت

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر:98

وجود اور اس کا نور اس وقت تک باقی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ (نبی کو اپنے پاس بلالینے کے ذریعہ) نبوت کو اٹھالے گا اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی اور وہ اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ (یعنی تیس سال تک) پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو بھی اٹھالے گا اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت کی حکومت قائم ہوگی (یعنی ایسے لوگوں کی بادشاہت کا زمانہ آئے گا جو آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کاٹیں گے جس طرح کتے کاٹتے ہیں، اور وہ بادشاہت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس بادشاہت کو بھی اس دنیا سے اٹھالیگا اس کے بعد قہر تکبر اور زور زبردستی والی بادشاہت کی حکومت قائم ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بادشاہت کو بھی اٹھالے گا، اس کے بعد پھر نبوت کے طریقہ پر (یعنی عدل وانصاف کو پورے طور پر جاری کرنے والی، خلافت قائم ہوگی (اور اس "خلافت" سے مراد حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی علیہما السلام کا زمانہ ہے) اتنا فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔"

حضرت حبیب ابن سالم نے (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں اور حضرت نعمان ابن بشیر کے آزاد کردہ غلام اور ان کے کاتب تھے، نیز ان سے حضرت قتادہؓ وغیرہ روایتیں نقل کرتے ہیں) بیان کیا کہ جب حضرت عمر ابن عبد العزیزؒ مقرر ہوئے (اور انہوں نے نبوت کے طریقہ پر حکومت قائم کی) تو میں نے اس حدیث کی طرف ان کی توجہ مبذول کرنے کے لئے یہ حدیث لکھ کر ان کے پاس بھیجی اور اپنے اس احساس کا اظہار کیا کہ مجھ کو امید ہے کہ آپ وہی امیر المؤمنین یعنی خلیفہ ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں کاٹ کھانے والی بادشاہت اور قہر وتکبر اور زور وزبردستی والی بادشاہت کے بعد آیا ہے۔

وہ یعنی عمر ابن عبد العزیزؒ اس بات سے بہت خوش ہوئے اور اس تشریح نے ان کو بہت مسرور کیا (یعنی اس بات کی امید وآرزو نے ان کو بھی بہت خوش کیا کہ حدیث میں جس آخری خلافت کا ذکر کیا گیا ہے شاید اس کا اطلاق میرے زمانہ خلافت ہی پر ہو) اس روایت کو امام احمدؒ نے (اپنی مسند میں) اور بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے۔

18۔خاص نشانات کا ظہور اور تیرھویں صدی

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِأَتَیْنِ.

(سنن ابن ماجہ اردو جلد سوم صفحہ 319 مترجم محمد قاسم امین مکتبۃ العلم لاہور)[99]

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاص نشانات وعلامات کا ظہور دوسو سال بعد ہوگا۔

تشریح: امام حاکم نے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دی ہے۔

اس دور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسو سال بعد خاص نشانات کے ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔مگر چونکہ ہجرت نبوی کے دوسو سال بعد ایسے خاص واقعات کے رونما ہونے کا کوئی نمایاں سلسلہ یا واقعہ نظر نہیں آتا جن پر یہ حدیث چسپاں کی جاسکے اس لئے حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ یہ بھی امکان ہے کہ اَلْمِأَتَیْنِ کے لفظ میں ''ال'' کی تخصیص سے مراد ہزار سال بعد دوسو سال ہوں اور مطلب یہ ہو کہ گویا بارہ سو سال بعد خاص نشانات کا ظہور ہوگا اور یہی زمانہ ظہور مسیح ومہدی اور دجال کا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد دہم صفحہ 177 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور)[100]

حضرت ملا علی قاری (متوفی: 1014ھ) کی اس بات کی تائید بعض اور روایات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی نازک حالت اور بگاڑ کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''اور ظہور آیات کے پے در پے ہوں گے گویا ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا، سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔''

(جامع ترمذی اردو جلد اول صفحہ 807 مترجم مولانا بدیع الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور)[101]

علامہ ابوالحسن السندی نے بھی ابن ماجہ میں اس حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے کہ اس حدیث

سے مراد تیرھویں صدی میں نشانات کا ظہور ہے۔ (حاشیہ السندی جلد 2 صفحہ 502 دار الجیل بیروت)

حافظ علامہ غلام حلیم صاحب، تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ 1303ھ میں فرماتے ہیں کہ بارہ سو سال بعد قیامت کی علامات اور بڑے نشانات کا ظہور ہوگا۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 275 مطبع منشی نولکشور لکھنو)[102]

واقعاتی شہادت کے مطابق بھی یہ خاص نشانات حیرت انگیز طور پر تیرہویں صدی ہجری میں پورے ہوئے جن میں خاص طور پر صلیب کا غلبہ، مغرب سے (علم کے) سورج کا طلوع ہونا، تیز رفتار جدید سواریوں کی ایجاد، اونٹوں وغیرہ کی سواری کا متروک ہو جانا، مسلمانوں کے زوال اور پستی کے عروج کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز عالمی جنگیں، کثرت زلازل، قحط، طاعون، دمدار ستارہ اور رمضان میں چاند سورج گرہن کے نشانات شامل ہیں۔

ان نشانات کا تفصیلی ذکر صفحہ 312 تا 317 میں آرہا ہے۔ یہاں دمدار ستارہ کا مختصر ذکر پیش ہے۔

دمدار ستارے جسامت میں چند سو میٹر سے 40 کلومیٹر تک کے ہوتے ہیں۔ جب یہ ستارے نظام شمسی سے گزرتے ہیں تو سورج کی شعاؤں کے اثر سے ان میں بخارات اور ذرات اٹھتے ہیں جو کہ ان کے گرد ایک روشن ہالہ بناتے ہیں۔ یہ ہالہ ایک دم کی صورت دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے انھیں دمدار ستارہ کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں دمدار ستارہ ایک سے زائد مرتبہ ظاہر ہوا۔ جبکہ 1882ء (بمطابق 1300ھ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مامور (مسیح و مہدی) ہونے کا پہلا الہام ہوا۔ تذکرہ صفحہ 35) میں ظاہر ہونے والے دمدار ستارہ کو Great September Comet of 1882 کہا جاتا ہے۔ یہ گزشتہ ہزار سال کا سب سے غیر معمولی Comet کہلاتا ہے۔

(The Great September Comet of 1882 by R.C Kapoor from Journal of Astronomical History and Heritage Page 353-354-365)[103]

ایک اور حدیث میں بھی مہدی کا زمانہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

''جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو ظاہر کرے گا۔'' (النجم الثاقب جلد نمبر 2 صفحہ 209 مطبع احمدی پٹنہ مغلپورہ)[104]

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی: 973ھ) نے الیواقیت و الجواھر (مطبوعہ مصر 1305ھ) میں امام مہدیؑ کے ظاہر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اُن کا سن پیدائش 255 سال

بعد از ایک ہزار سال لکھا ہے۔یعنی 1255 اُن کی ولادت کا زمانہ ہے۔

(الیواقیت والجواہر الجزء الاول صفحہ 562 دار احیاء التراث العربی بیروت)[105]

شیعہ مسلک کی معتبر کتاب نور الابصار میں علامہ مومن بن حسن شبلنجی (متوفی:1308ھ) نے لکھا ہے کہ علامہ شعرانی کے مطابق مسیح و مہدی کی پیدائش کا سال 1255ھ ہے۔ (نور الابصار صفحه 398 دار المعرفة بیروت لبنان)[106]

رسول اللہؐ کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق پے در پے ان نشانات کے ظہور کا جو یکجائی منظر بارہ سو سال بعد تیرہویں صدی میں نظر آتا ہے اس کا عشر عشیر بھی آپؐ کے دو سو سال بعد کے زمانہ میں کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ان زبردست واقعاتی شہادتوں اور نشانات کے جلو میں دورِ حاضر کے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام 1250ھ میں پیدا ہوئے اور بعمر چالیس برس 1290ھ میں الہام الٰہی سے مشرف ہوئے۔آپؑ نے مجدد وقت اور مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اس حدیث ''دو سو سال بعد خاص نشانات'' پر توجہ کے نتیجہ میں آپ پر کھولا گیا کہ اس حدیث کا ایک منشا یہ ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعودؑ کا ظہور ہوگا۔اور کشفی طور پر آپ پر ظاہر کیا گیا کہ آپ کے نام غلام احمد قادیانی کے اعداد حروف پورے تیرہ سو بنتے ہیں اور اس وقت تمام دنیا میں اس نام کا اور کوئی شخص موجود نہیں اور توجہ دلائی گئی کہ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا جس کی پہلے سے یہی تاریخ نام میں مقرر کر دی گئی تھی۔

(ملخص از ازالہ اوہام صفحہ 186 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190 ایڈیشن 2008)

''غلام احمد قادیانی'' کے اعداد بحساب جمل:

غ	ل	ا	م	ا	ح	م	د	ق	ا	د	ی	ا	ن	ی	میزان
1000	30	1	40	1	8	40	4	100	1	4	10	1	50	10	1300

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعودؑ کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا اور حدیث الآیات بعد المائتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی۔سو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور اور مخاطب فرمایا۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:99

سنن ابن ماجہ شریف مترجم

جلد سوم

تألیف

حافظ أبی عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان
7231788-7211788

عکس حوالہ نمبر:99

فُراتُ الْقَزَّازُ عَنْ عامِرِ بْنِ واثِلَةَ اَبِی الطُّفَیْلِ الْکِنَانِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ اَبِیْ سَرِیْحَةَ قَالَ اَطَّلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ نَتَذَاکَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ آیَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ وَ خُرُوْجُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ ثَلَاثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ اَبْیَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ تَبِیْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَ تَقِیْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا.

فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دجال' دھواں' دابۃ الارض کا نکلنا' خروج یاجوج وماجوج' خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور تین (نشانیاں) زمین کا (مختلف جہت میں) دھنسا ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ دسویں نشانی آگ ہے جو عدن کے نشیب ابین سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر ارض محشر کی طرف لے جائے گی دن اور رات میں جب لوگ آرام کی خاطر ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۴۰۵۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَالدَّجَّالَ وَخُوَیْصَّةَ اَحَدِکُمْ وَاَمْرَ الْعَامَّةِ.

۴۰۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کرلو سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دھواں اور دابۃ الارض اور دجال ہر ایک کی خاص آفت (موت) اور عام آفت (طاعون و باء وغیرہ)۔

۴۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْآیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ.

۴۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں دو سو سال کے بعد ہی ظاہر ہوں گی (جب بھی ہوں دو صدی سے قبل کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی)۔

۴۰۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمَّتِیْ عَلٰی خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً اَهْلُ بِرٍّ وَ تَقْوٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَ مِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَرَاحُمٍ وَ تَوَاصُلٍ ثُمَّ الَّذِیْنَ

۴۰۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے' ان کے بعد ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

عکس حوالہ نمبر:100

مرقاۃ المفاتیح اردو

للعلامۃ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ھجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد دہم

مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

عکس حوالہ نمبر:100

❶ اسلام کو شان و شوکت حاصل ہونے کے وقت سے ہے۔

❷ حضور علیہ السلام کی وفات سے اس کی ابتداء مراد ہے۔

❸ یہ بھی احتمال ہے کہ "المائتین" میں الف لام عہد کیلئے ہو، اور "مائتین" سے مراد ہزار سال کے بعد دوسو سال ہوں۔ اور یہ وہ وقت ہوگا، جب قیامت کی چھوٹی نشانیاں ظاہر ہوچکی ہونگی اور امام مہدی کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور، اور دوسری پے در پے علامات مثلاً مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، دابۃ الارض کے نکلنے، اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا زمانہ قریب ہو چکا ہوگا۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں "الآیات بعد المائتین" مبتدا خبر ہیں (اور مضاف محذوف ہے) ای "تتابع الآیات بعد المائتین" ہے، (یعنی قیامت کی نشانیوں کا پے در پے ظاہر ہونا دوسو/۲۰۰ سالوں کے بعد ہوگا۔) اور اس کی تائید گذشتہ حدیث کے جملے "و آیات تتابع کنظام قطع سلکه فتتابع" سے ہورہی ہے۔ بظاہر دوسو/۲۰۰ سالوں کا اعتبار اس حدیث کے بیان کے بعد سے ہے (انتھی) اور عقل مند لوگوں کیلئے اس توجیہ کا غیر واضح ہونا پوشیدہ نہیں۔

تخریج: اسی طرح حاکم نے مستدرک حاکم میں بھی نقل کیا ہے۔

۵۴۶۱ : وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَ تْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔

رَوَاهُ احمد وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اخرجه الترمذي في السنن ٤٦٠/٤ حديث رقم ٢٢٦٩ وابن ماجه في السنن ١٣٦٧/٢ حديث رقم ٤٠٨٤ والبيهقي في دلائل النبوة ٥١٦/٦

ترجمہ: "حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب ایسے سیاہ جھنڈوں کو دیکھو جو خراسان کی جانب آئے ہوں تو تم ان کا استقبال کرنا" کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے"۔ اس روایت کو امام احمدؒ نے اور دلائل النبوۃ میں بیہقی نے نقل کیا ہے"۔

تشریح: قوله: اذا رايتم...... فاتوها:

رأيتم: اس سے عام خطاب مقصود ہے اور "رؤیة" سے رؤیت بصری مراد ہے۔

ممکن ہے کہ "سواد" خراسان کی جانب سے آنے والے مسلمانوں کے لشکروں کی کثرت سے کنایہ ہو، بظاہر یہ حارث اور منصور کے لشکر ہونگے۔

فاتوها: ضمیر منصوب "الرایات" کی طرف راجع ہے، یعنی ان جھنڈوں کی طرف متوجہ ہو جانا اور ان کے حاملین کا استقبال کرنا اور ان لشکروں کے امیر کا حکم قبول کرنا۔

قوله: فان فيها خليفة الله المهدي:

عکس حوالہ نمبر:101

وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زمان علامہ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ

برادر علامہ وحید الزماںؒ

ناشر ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور پاکستان

عکس حوالہ نمبر:101

صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا أَوْ مَسْخًا۔

اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودھری قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کی جاوے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیئے جاویں شراب اور پہنے جاویں ریشمی کپڑے اور رکھے جاویں گانے والی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرایا جاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لیے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا۔ اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق ان کا اور چودھری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جاوے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے۔ اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جاوے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو۔ پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے۔ اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلد ہی جلد ہی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے

عکس حوالہ نمبر:102

قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا

الحمد للہ علی احسانہ کہ دریں ایام فرخندہ فرجام کتاب لا جواب اعجاز انتساب فضائل و کرامت نصاب در کشف حال شیعہ و بیان اصول ماخذ امامیہ و دیگر حالات ایشان مشہور بہ

تحفہ اثنا عشریہ

۱۳۰۲

مصنفہ عالم با عمل فاضل اکمل حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض دہلوی
قدس سرہ [illegible]

در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ بہ نقش [illegible] انطباع پذیرفت

عکس حوالہ نمبر:102

کہ ظہرت الآیات بعد المائتین یکہزار و دوصد از ہجرت می باید بلکہ بعد ازان علامات قیامت شروع خواہد

ونیز مخالفین او می گویند کہ مہدی سر صد خواہد بیاید نہ در اوساط آن و قریب بخروج عیسی بن مریم خواہد بود و نہ لباس

انسان و اما ابر سایہ خواہد کرد و نہ سرداب سرمن رای و نجف او حرم شریف مکہ است نہ سرمن رای و دعوی امامت

چہل سال خواہد کرد و نہ در حالت متعدد و در آوان شیخوخت پس اگر در علامات و امارات مذکورہ خلاف کردہ

برآید و در وقتی از اوقات مردم را در رنگ علما و مشائخ دعوت بدین و احکام شریعت بکند و خوارق عادات و

معجزات بنماید یقین است کہ کسی متوجہ حال او نخواہد بود لا اقل شیعہ کہ بدل و جان خواہان این معنی اند و انتظار این

مرا می خواہند و نیز او را خبر رسیدہ باشد کہ باقر یہ دعوی میکنند کہ مہدی موعود باقر است و ناووسیہ دعوی میکنند

کہ مہدی موعود جعفر صادق است و ممطورہ میگویند کہ موسی بن جعفر است و این دعاوی در تمام امت شائع و ذائع شدہ و ہیچ

کس دنبال یکی ازین بزرگواران بابت مہدویت نیفتاد و وقتی را یندا و را چرا می ترسانیدند و سید محمد جونپوری در

ہندوستان بیانگ بلند ادعای مہدویت نمود و جماعہ کثیر از افاغنہ دکن و راجپوتانہ خود را مہدوی لقب کردہ اتباع

او کردند و ہیچکس اینہا را قتل و سیاست نکرد خصوصا در تمام الف از ہجرت خیر البشر کہ در عراقین و خراسان تسلط

صفویہ سعداء و در دکن سلاطین بہمنیہ و عادل شاہیہ کہ در نہایت مرتبہ غلو تشیع داشتند بہم رسیدند و در ہند و

سند و بنگالہ زمان عہد کہ سلطنت جہانگیر پادشاہ بود و نورجہان بیگم و اقارب او در معنی سلطنت می کردند و ہمراہ

مردم عراق و خراسان بودند و نیز او امراو صوبہ داران در ہمین مذہب غلو تمام داشتند آنوقت را ہیچ از جہت داد

و خروج نفرمود و اولیاء خود را محض بنا بر توہم از خاقانان ماوراء النہر و قیاصرہ روم از فائدہ و ولایت محروم

داشت فاما چہ ضرر بود کہ اول الطریق نظر در بخارا و سمرقند یا در اسلامبول ظہور نماید کہ خوف این مردم

باشد این ہمہ اقطار و جمیع ممالک شیعہ چہ بروی تنگی می کرد و آنچہ شریف مرتضی ذکر کردہ کہ در ابتدا امر اولیاء خود

ظاہر و از اعداء خود مستتر بود و چون امر ملتبس شد از دشمن و دوست پنہان شد تا دوستان نادان خبر

او را فاش نکنند و موجب غلا نیدن دشمنان نشوند کلامیست کہ ناواقفان فن تاریخ را بآن فریب توان داد

و واقفان این فن استہزا و تمسخر می نمایند ہیچ یک از مورخین در تاریخ خود ننوشتہ کہ جاعہ در طلب محمد بن

الحسن العسکری جاسوسی کردہ و درون خانہا در آمدہ باشند یا حرف تلاش ایشان دران زمان در بغداد

و سرمن رای بزبان خلائق افتادہ باشد یا خلیفہ و امرا و ملوک آن عصر را این دغدغہ بخاطر رسیدہ باشد

غیر از علماء اثنا عشریہ کہ در مقام توجیہ غیبت آن بزرگ این احتمالات موہومہ ذکر میکنند کسے واقف

این امر نیست بلکہ تا حال از روی تواریخ ایشہم بثبوت نرسیدہ کہ در خانہ امام حسن عسکری صبی چنین و

چنان پیدا شدہ و آنرا مردم مہدی موعود دانستہ در پی ایذا و قتل او افتادند حاشا و کلا و معہذا غیبت

ترجمہ: ایک ہزار دوسو سال ہجرت پر گزرنے کے بعد علامات قیامت شروع ہوں گی۔

عکس حوالہ نمبر:103

Journal of Astronomical History and Heritage, 23(2), 353–374 (2020).

COMET TALES FROM INDIA: THE GREAT SEPTEMBER COMET OF 1882 (C/1882 R1)

R.C. Kapoor
Indian Institute of Astrophysics, Koramangala, Bengaluru 560034, India.
E-mails: rckapoor@outlook.com and rck@iiap.res.in

Abstract: This paper brings together India-centric accounts of the Great Comet that appeared in 1882. It grew to be the most magnificent one seen since the Great Comet of 1843, and was observed from throughout the Indian Subcontinent. The comet of 1882 has been variously designated as the Great September Comet, 1882 II, 1882b and C/1882 R1. We look into the observations of the comet made in India by persons of diverse backgrounds, namely, by Norman Pogson, Major G. Strahan, Dr Mahendralal Sircar, A.V. Narsinga Rao, James Burrell Smith and J. Philaire, from different locations. The Madras Observatory observations stand out with Norman Pogson noting the pre-perihelion dual nature of the nucleus before it was reported elsewhere.

Keywords: Comet Tales from India, Great September Comet of 1882, Comet C/1882 R1, Madras Observatory, George Strahan, Norman Pogson, Narsinga Rao, Mahendralal Sircar, James Burrell Smith

1 INTRODUCTION

Although the subject of comets has received space in a few old Indian astronomy texts, the description remains confined only to their morphology and the ominous implications. Nowhere is there an allusion as to a specific comet or even a hint that some real time observations were made. Varāhamihira (CE 485–587) has in the *Brhat Samhitā* (CE 505) a chapter '*Ketuchāra*' that is about *ketus* (comets), some of which, he says, are terrestrial and some celestial. Ironically, there are no real-time comets here. Cross-checking with Kronk's (1999) *Cometography* (Volume 1), 33 comets appeared during Varāhamihira's lifetime. He may not have observed them all but he could not have missed ones like Comet 1P/Halley that visited in CE 530. There is no commentary on it from any other quarters in India either. We find *déjà vu* in the *Adbhutasāgara* by the King Ballāl Sena of the Sena Dynasty who commenced its composition in CE 1168 (and it was completed by his son Lakshmanasena). The *Adbhutasāgara* mirrors the *Brhat Samhitā* in its treatment of *ketus*, with nothing on any of the comets in the times of the Senas, e.g., the Comet 1P/Halley in CE 1145, etc. The observations of comets from India that figure in the historical accounts, with however fleeting a reference, can be traced back to the sixteenth century only when stray references begin to appear in literary works and the chronicles, and later in the travelogues and even in the scientific literature (see Kapoor, 2018a).[1]

There are several published accounts of comet observations made in India since the seventeenth century that have some scientific merit. In this paper I provide India-centric stories relating to the very interesting comet that appeared in the year 1882. This was a bright daytime comet that became famous as the 'Great September Comet' (see Figure 1) and turned out to be the most spectacular ever since the Great Comet of 1843. This comet has been previously designated 1882 II and 1882b, and is now known as C/1882 R1. It was followed extensively from throughout the world, but observations of it from India were only reported by relatively few people, many of them astronomers. Full details of the international observations are to be found in the books by Vsekhsvyatskii (1964: 265–267) and Kronk (2003: 503–516).

The Great September Comet was observed in India, by a few astronomers with telescopes, from different locations. Incidentally, two other comets were seen that same year. One of these, designated C/1882 F1, also was observed at Madras Observatory. This comet was discovered in the constellation of Hercules by C.S. Wells of Albany, USA, on 18.37 March and was last observed on 16.75 August; it passed perihelion on 11.0296 June (Kronk, 2003: 496–503). In his Administration Report of the Madras Observatory for the year 1882 Pogson (1883) mentions observing this comet on four mornings in June 1882. No other information is given. In fact, in just one line, he writes of the observations having been made of two comets, namely C/1882 F1 (Wells) and C/1882 R1 (the Great September Comet). About the latter, Pogson (1883: 1) wrote: "… and the great Comet, long so conspicuous to the naked eye, was also observed on thirteen mornings in September and October."

Before we describe observations of the Great September Comet of 1882 from India, it is desirable to provide a brief description of Madras Observatory and the equipment there, particularly during Norman Pogson's Directorship.

عکس حوالہ نمبر:103

Figure 1: The Great September Comet, imaged on 07 November 1882 by Sir David Gill at the Royal Observatory, Cape of Good Hope, South Africa (http://www.saao.ac.za/fileadmin/template/gallery/1882Com200.jpghttp://www.saao.ac.za/public-info/pictures/comet/).

عظیم الشان دمدار ستارہ 1882 The Great September Comet کا منظر۔تاریخ تصویر 7 نومبر 1882 از
Sir David Gill۔مقام Royal Observatory, Cape of Good Hope. South Africa

عکس حوالہ نمبر:103

R.C. Kapoor — Indian Observations of the Great Comet of 1882

Figure 12: "The Great Comet of 1882, seen from India" (reproduced by permission of the Royal Astronomical Society/Science Photo Library https://www.sciencephoto.com/media/147351/view).

The Great September عظیم الشان دمدار ستارہ سے The Kabini Bridge Nanjangud India
(Journal of Astronomical History and Heritage 2020 :بشکریہ) کا منظر۔ Comet 1882

عکس حوالہ نمبر:104

النجم الثاقب

الدين الواصب

عکس حوالہ نمبر:104

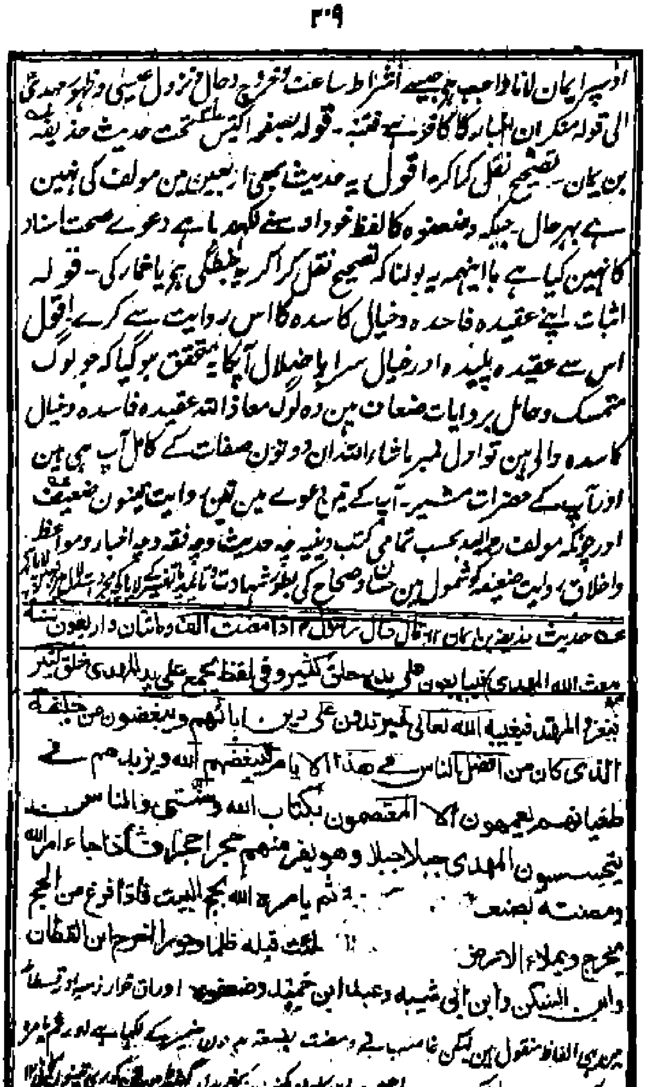

٣٠٩

اور سپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت خروج دجال و نزول عیسیٰ و ظہور مہدیٔ
الیٰ قولہ منکر ان اخبار کا کافر ہے فتنہ۔ قولہ بصفحہ اکتیس تحت حدیث حذیفہ
بن یمان تصحیح نقل کیا۔ اقول یہ حدیث بھی اربعین میں مولف کی نہیں
ہے بہر حال جبکہ موضوعہ کا لفظ خود اسنے لکھ دیا ہے دعوے صحت اسناد
کا نہیں کیا ہے باایں ہمہ یہ بولنا کہ تصحیح نقل کر اگر یہ غلطی ہے یا غاری کی۔ قولہ
اثبات اپنے عقیدہ فاسدہ و خیال کاسدہ کا اس روایت سے کرے۔ اقول
اس سے عقیدہ پلید و اور خیال سراپا ضلال آپکا یہ متحقق ہو گیا کہ جو لوگ
متمسک و قائل بروایات ضعاف ہیں وہ لوگ معاذ اللہ عقیدہ فاسدہ و خیال
کاسدہ والے ہیں تو اول نمبر ماشاء اللہ ان دونوں صفات کے کامل آپ ہی ہیں
اور آپکے حضرات مشیر۔ آپ کے تیرہ دعوے میں تینوں روایت تینوں ضعیف
اور چونکہ مولف رحمۃ اللہ علیہ حسب تمامی کتب دینیہ مع حدیث و مع فقہ و مع اخبار و مواعظ
و اخلاق روایت ضعیفہ کو شمول میں حسان و صحاح کی بطور شہادت تائید تنبیہ کے لایا ہے ...

ع حدیث حذیفہ بن یمان ۱۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضت الف و مائتان و اربعون سنۃ
یبعث اللہ المہدی فیبایعون علی یدیہ خلق کثیر و فی لفظ یجمع علی ید المہدی خلق کثیر

ینزع المہدی فیغیبہ اللہ تعالیٰ ... علی دین اباءھم و یبغضون من خلیفۃ
الذی کان من افضل الناس فی ھذا ۱۲ الا یا مر ... یبغضھم اللہ و یزید ھم فی
طغیانھم یعمھون الا المتعصمون بکتاب اللہ و سنتی ... الناس
یتجسسون المہدی جیلا جیلا و ھو یفر منھم حجرا حجرا ... اذا جاء امر اللہ
و مضت لہ ... ثم یامرہ اللہ بحج البیت فاذا فرغ من الحج
... قبلہ ظلما و جورا ...

یخرج دیملاء الارض
وابن ... ابن ابی شیبہ و عبد ابن حمید و ضعفوہ ...

یہ روایت اللہ منقول ہیں لیکن ...

اللہ کو ... امر اللہ کہا ...

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدیؑ کو ظاہر فرمائے گا اور ایک خلقِ کثیر ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی۔ (یاد رہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحبؑ کا سنِ ولادت 1250ھ ہے۔ چالیس سال کی عمر میں آپؑ الہامِ الٰہی سے مشرف ہو چکے تھے۔ 23 مارچ 1889ء میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کا آغاز ہوا اور آپ کی زندگی میں لاکھوں لوگوں نے آپ کی بیعت کی۔)

عکس حوالہ نمبر:105

اليواقيت والجواهر
في بيان عقائد الأكابر

وبأسفله

الكبريت الأحمر

في بيان علوم الشيخ الأكبر

محيي الدين بن العربي المتوفى سنة (٦٣٨هـ)

وهو منتخب من كتاب لواقح الأنوار القدسية
المختصر من الفتوحات المكية

تأليف
الشيخ عبد الوهاب بن أحمد بن علي الشعراني المصري الحنفي
(ت ٩٧٣هـ)

طبعة جديدة مصححة ومخرجة الآيات القرآنية الكريمة

الجزء الأول

دار إحياء التراث العربي   مؤسسة التاريخ العربي
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:105

فسدت نلها نصف يوم يعني من أيام الرب المشار إليها بقوله تعالى: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ٤٧] قال بعض العارفين وأول الألف محسوب من وفاة علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه آخر الخلفاء فإن تلك المدة كانت من جملة أيام نبوة رسول الله ﷺ ورسالته، فمهد الله تعالى بالخلفاء الأربعة البلاد مراده ﷺ أن بالألف قوة سلطان شريعته إلى انتهاء الألف ثم تأخذ في ابتداء الاضمحلال إلى أن يصير الدين غريباً كما بدأ وذلك الاضمحلال يكون بدايته من مضي ثلاثين سنة في القرن الحادي عشر فهناك يترقب خروج المهدي عليه السلام وهو من أولاد الإمام حسن العسكري ومولده عليه السلام ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وهو باقٍ إلى أن يجتمع بعيسى بن مريم عليه السلام فيكون عمره إلى وقتنا هذا وهو سنة ثمان وخمسين وتسعمائة، سبعمائة سنة وست سنين هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل عل بركة الرطل بمصر المحروسة على الإمام المهدي حين اجتمع به ووافقه على ذلك شيخنا سيدي علي الخواص رحمهما الله تعالى. وعبارة الشيخ محيي الدين في الباب السادس والستين وثلثمائة من «الفتوحات»: واعلموا أنه لا بد من خروج المهدي عليه السلام لكن لا يخرج حتى تمتلىء الأرض جوراً وظلماً فيملؤها قسطاً وعدلاً ولو لم يكن من الدنيا إلا يوم واحد طول الله تعالى ذلك اليوم حتى يلي ذلك الخليفة وهو من عترة رسول الله ﷺ من ولد فاطمة رضي الله عنها جده الحسين بن علي بن أبي طالب ووالده حسن العسكري ابن الإمام علي النقي بالنون ابن محمد التقي بالتاء ابن الإمام علي الرضا ابن الإمام موسى الكاظم ابن الإمام جعفر الصادق ابن الإمام محمد الباقر ابن الإمام زين العابدين علي ابن الإمام الحسين ابن الامام علي بن أبي طالب رضي الله عنه يواطىء اسمه اسم رسول الله ﷺ يبايعه المسلمون بين الركن والمقام يشبه رسول الله ﷺ في الخلق بفتح الخاء وينزل عنه في الخلق بضمها إذ لا يكون أحد مثل رسول الله ﷺ في أخلاقه والله تعالى يقول: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝٤﴾ [القلم: ٤]. هو أجلى الجبهة أقنى الأنف أسعد الناس به أهل الكوفة يقسم المال بالسوية ويعدل في الرعية يأتيه

الحكم هذه مسألة حارت فيها العقول وما ورد فيها منقول وقال: لا نقل نحن إياه لقوله: ﴿فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ﴾ [التوبة: ٦] فأنت الترجمان، والمتكلم الرحمٰن فقيده كلام الله بالأمكنة بكونه في المصاحف والألسنة يقول القارىء قال الله. ثم إنه يتلو الحروف ظروف والصفة غير الموصوف عند أهل الكشف والشهود وهو عين المقصود فإذا نطقت فاشهد بمن تنطق التنزيه تحديد فلا تقل بالتجريد وقال في حديث: اشتمني ابن آدم من اشتكى إلى غير مشتكي فقد حال عن الطريق وعرج عن مناهج التحقيق ولولا اقتدار العبد على دفع الأذى ما شكا الحق إليه ذا فالخلق مشتكي الحق والحق مشتكي الخلق ومن شكا إلى جنسه فما شكا إلا إلى نفسه. وقال من ذل لله فقد أشبه الفروع ومن تكبر فقد أشبه الأصول فالرجوع إلى الفروع

ترجمہ: دین کی کمزوری کے اس دور کا آغاز 1130 کے بعد ہوگا۔ اس وقت مہدیؑ کے خروج کا انتظار کیا جائیگا۔ اور وہ امام حسن عسکریؑ کی اولاد سے ہوں گے۔ اور ان کی پیدائش کا وقت بعد ایک ہزار 255 سال، شعبان کی درمیانی رات ہے۔

عکس حوالہ نمبر:106

نور الأبصار

في مناقب آل بيت المختار

تأليف

الشيخ مؤمن الشبلنجي

حققه

محمود طعمه حلبي

مكتبة أسامة بن زيد
حلب - أفيول - سوريا

دار المعرفة
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:106

فأنت لهذا الأمر قدماً معين كذلك قال الله أنت خليفتي

قال وفي كتاب (جامع الفنون) في مبحث الجبال: جبل رضوى هو من المدينة على سبع مراحل وهو جبل منيف ذو شعاب وأودية وهو أخضر يرى من بعيد وبه أشجار ومياه زعم الكيسانية أن محمد بن الحنفية رضي الله عنه حي وهو مقيم به وأنه بين أسدين يحفظانه وعنده عينان نضاختان تجريان بماء وعسل وأنه يعود بعد الغيبة ويملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وهو المهدي المنتظر فإنما عوقب بهذا الحبس لخروجه إلى عبد الملك وقيل إلى يزيد بن معاوية قال: وكان السيد الحميري على هذا المذهب وهو القائل:

ألا قل للوصي فدتك نفسي أطلت بذلك الجبل المقاما

وهذه كلها أقوال فاسدة وبضائع كاسدة ليس بها فائدة فإن محمد بن الحنفية رضي الله عنه توفي بالمدينة المنورة وقيل: بالطائف كما تقدم وإنما الخليفة المنتظر هو محمد بن عبد الله المهدي والقائم في آخر الزمان وهو يولد بالمدينة المنورة لأنه من أهلها كما أخبر به وبعلاماته النبي ﷺ الذي لاينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى.

تتمة في الكلام على أخبار المهدي: واعلم أنهم اختلفوا فيه هل هو من ولد الحسن السبط رضي الله عنهما وهو ما رواه أبو داود في سننه وذهب إليه المناوي في (كبيره): وكأن سره تركه الخلافة لله عز وجل شفقة على الأمة أو من ولد الحسين السبط رضي الله عنه قال بعضهم وهو الصحيح: واسمه أحمد أو محمد بن عبد الله قال القطب الشعراني في (اليواقيت والجواهر): المهدي من ولد الإمام الحسن العسكري بن الحسين **ومولده ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين بعد الألف** وهو باق إلى أن يجتمع بعيسى ابن مريم عليه السلام هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل على بركة الرطل بمصر المحروسة ووافقه على ذلك سيدي علي الخواص.

صفته: شاب أكحل العينين أزج[1] الحاجبين أقنى الأنف كث اللحية على

(١) زج الحاجب زججاً: دق في طول وتقوس.

ترجمہ: اس (مہدی) کی پیدائش 15 شعبان 1255 کو ہوگی۔

19۔قیامت سے پہلے دس نشانات

عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِطَّلَعَ النَّبِيُّ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ؟ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشَرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ وَ ثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 1053 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور)[107]

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بن اسید الغفاری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم باہم گفتگو میں مصروف تھے۔آپؐ نے فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو۔ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔آپؐ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تم دس نشان دیکھ لو۔آپؐ نے دخان، دجال، دابہ، مغرب سے سورج کے طلوع، نزول عیسیٰ بن مریم، یاجوج ماجوج اور تین خسوف مشرق و مغرب اور جزیرۃ العرب میں بیان فرمائے اور آخر میں (دسویں چیز) ایک آگ بیان فرمائی جو یمن سے ظاہر ہوگی اور لوگوں کو ان کے اکٹھا ہونے کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔

تشریح: امام حاکم نے یہ حدیث صحیح قرار دی ہے۔

(مستدرک حاکم مترجم جلد ششم صفحہ 526 شبیر برادرز لاہور)

اس حدیث کی ایک دوسری روایت میں قیامت سے قبل ظاہر ہونے والے ان نو نشانات کی ترتیب مختلف بیان کی گئی ہے اسی طرح ایک اور روایت میں دجال کے ساتھ دسویں نشانی یاجوج ماجوج ہے۔ اس جگہ یہ نشانات اس طبعی اور واقعاتی ترتیب سے بیان کئے جائیں گے جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تیرھویں صدی میں ظاہر فرمائے۔

(i)۔ مسیح موعودؑ کا ظہور مرکزی نشانی ہے۔ باقی تمام نشانیاں گویا اس کے گرد گھومتی ہیں، جن کا کمال شان کے ساتھ اس زمانے میں پورا ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ مسیح موعودؑ کے ظہور کی نشانی بھی پوری ہو چکی ہے جس کا دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ بانی جماعت احمدیہ تیرھویں صدی میں کر کے تمام نشان اپنے حق میں پیش بھی فرما چکے ہیں۔

دوسری اور تیسری نشانی دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور ہے جس سے ترقی یافتہ مغربی اقوام اور بالخصوص مسیحی قوم کے دنیوی اور دینی علماء مراد ہیں جن کی مذہبی اور دینی شکست دلائل کے میدان میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ مقدر تھی۔ سو اسلام کے بطل جلیل حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہ دونوں نشان بھی بڑی شان سے پورے ہو چکے ہیں۔ جس کی تفصیل الگ عنوان کے تحت کتاب ہذا کے صفحہ 349 تا 385 پر دی جا چکی ہے۔

چوتھی نشانی مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مغرب سے سورج کا طلوع ہونا تھا جس کے ظاہری معنے نظام عالم درہم برہم ہوئے بغیر پورے نہیں ہو سکتے۔ دراصل اس محاورہ کا ایک مطلب یہ تھا کہ یورپ سے علم کا سورج چڑھے گا جس سے دنیا روشنی پائے گی۔ دوسرے معنے کے لحاظ سے مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہونا بھی ہو سکتا ہے، جس کا گہرا تعلق مغربی اقوام کی مذہبی و دینی شکست سے بھی ہے کیونکہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے غلبہ کا سلسلہ مغرب میں شروع ہونا تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس کے یہ معنے سمجھائے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

> ”آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے سے مراد جیسا کہ ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مغربی ممالک آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔“

(ملخص از ازالہ اوہام صفحہ 515 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-377 ایڈیشن 2008)

اسی طرح فرمایا:

> ”خدا نے میرے ذریعہ اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا۔۔۔ پھر مغرب سے طلوع کیا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 167 روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 253 ایڈیشن 2008)

آج سے سو سال قبل شاید کوئی اس حقیقت سے انکار کر دیتا جب مغرب میں احمدیت کا آغاز ہو رہا تھا لیکن

آج مغربی ممالک میں یہ نشان جس شان سے ظاہر اور پورا ہو رہا ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں ہی برطانیہ، آئرلینڈ، کینیڈا، امریکہ، جرمنی، فرانس، بیلجیئم، سوئٹزرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک وغیرہ ممالک میں مضبوط جماعتیں قائم ہیں، جہاں مبلغین سلسلہ اشاعت اسلام کی توفیق پا رہے ہیں۔ اور مغرب سے اسلام کا سورج چڑھ رہا ہے۔ جبکہ فن لینڈ، آسٹریا، اسپین، مراکش جیسے ممالک میں بھی اس کی شعاعیں پہنچ رہی ہیں۔

پانچویں نشانی دخان ہے جس کے معنی دھوئیں کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دخان سے عرب میں ظاہر ہونے والے قحط کا نشان مراد لیا گیا تھا۔

(صحیح بخاری اردو جلد ششم صفحہ 381 مترجم مولانا محمد آزاد مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)[108]

آخری زمانہ کی نشانیوں میں بائیبل میں بھی کال پڑنے کی خبر تھی جو اس زمانہ میں پوری ہوئی۔ اس کے علاوہ دخان کے ظاہری معنی کے لحاظ سے دھوئیں کا نشان بھی اس زمانہ میں مختلف شکلوں میں پورا ہو چکا ہے۔ ایٹم بم کے دھوئیں کی شکل میں بھی اور جدید مشینوں، سواریوں اور کارخانوں کے ایندھن کے جلنے سے پیدا ہونے والے دھوئیں کی صورت میں بھی۔ جس کے نتیجہ میں فضائی آلودگی (Pollution) آج کے دور کا ایک خوفناک مسئلہ بن چکی ہے۔

چھٹی نشانی ''دابّة'' بیان ہوئی ہے جس کے معنی جانور یا کیڑے کے ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل: 83) اور جب ان پر فرمان صادق آجائے گا تو ہم ان کے لئے سطح زمین سے ایک جاندار نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا (اس وجہ سے) کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے تھے۔

حضرت نواس بن سمعانؓ کی روایت میں مسیح موعودؑ کی تشریف آوری اور ان کے محصور ہو جانے کے وقت مخالفین کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرنے کا ذکر ہے جس سے وہ کثرت سے ہلاک ہوں گے۔ (صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 1081 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور)[109]

علامہ تورپشتی (متوفی 630ھ) نے بھی اس کیڑے سے طاعون کا کیڑا مراد لیا ہے۔

(عقائد مجدّدیہ الصراط السوی ترجمہ عقائد تورپشتی صفحہ 225۔ تاجر کتب منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)[110]

شیعہ روایات میں بھی امام مہدی کے زمانہ کی نشانی سرخ موت (یعنی تلوار سے) اور سفید موت

سے طاعون سے بیان کی گئی ہے۔ (بحار الانوار جلد 12 صفحہ 96 محفوظ بک ایجنسی کراچی) [111]

رسول اللہؐ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی کی صداقت کے لئے چاند اور سورج گرہن کا نشان رمضان کی خاص تاریخوں میں ظاہر ہوا تو حضرت بانی جماعت احمدیہ کو بتایا گیا کہ اگر لوگوں نے اس نشان سے فائدہ نہ اٹھایا تو ان پر ایک عام عذاب نازل ہوگا۔ پھر 1898ء میں آپؑ نے خواب میں دیکھا کہ کچھ فرشتے پنجاب کے مختلف مقامات پر سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور آپ کو بتایا گیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ آپ کو عالم کشف میں ایک کیڑا دکھایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے۔ اس کا نام دابۃ الارض اس لئے رکھا گیا کہ زمین کے کیڑوں سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ کیڑا بطور سزا اس وقت نکلے گا جب مسلمان اور ان کے علماء زمین کی طرف جھک کر خود دابۃ الارض یعنی زمینی کیڑے بن جائیں گے۔ (نزول المسیح صفحہ 39 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 416 تا 421 ایڈیشن 2008)

چنانچہ پیشگوئی کے مطابق یہ دابۃ الارض طاعون کا کیڑا ظاہر ہوا۔ ہندوستان میں بمبئی سے طاعون کا آغاز ہوا مگر جیسا کہ حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمایا تھا کہ پنجاب میں بہت سخت طاعون پڑے گی بعد میں ایسا ہی ظہور میں آیا اور ایک غیر معمولی طویل دورہ طاعون کا ہوا جس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک ہفتہ میں تیس تیس ہزار اموات ہوئیں اور ایک سال میں کئی لاکھ آدمی مر گئے اور ہر سال طاعون میں شدت آتی چلی گئی۔

(انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا زیر لفظ پلیگ جلد 17 صفحہ 991 ایڈیشن 1951ء) [112]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''جو نشانیاں زمانہ مہدی معہود کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھیں جیسا کہ اُس کے زمانہ میں کسوف خسوف رمضان میں ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا یہ تمام شہادتیں میرے لئے ظہور میں آ گئیں اور اس وقت تک چودھویں صدی کا بھی میں نے چہارم حصہ پالیا۔ یہ اس قدر دلائل اور شواہد ہیں کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو میں بھی سما نہیں سکتے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 329 ایڈیشن 2008)

لاکھوں آدمیوں نے یہ قہری نشان دیکھ کر حضرت مرزا صاحب کو مسیح و مہدی موعود قبول کیا۔ اس نشان کی عجیب علامت یہ تھی کہ اس وقت تک طاعون کا زور نہیں ٹوٹا جب تک خود حضرت بانی جماعت

احمدیہؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس کا اعلان نہ فرما دیا۔

ساتویں سے نویں نشانی اس حدیث میں مذکور تین نشانات ہیں جس کا تعلق مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب میں خسف سے ہے۔ خسف کے معنی زمین میں دھنس جانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی قارون کے اپنے گھر سمیت زمین میں دھنس جانے کے لئے یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ گویا حدیث میں ان خوفناک زلازل کی طرف اشارہ ہے جن کا سلسلہ مشرق و مغرب پر محیط ہو گا اور قیامت سے قبل خاص طور پر مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے تھے۔ بعض اور احادیث میں بھی امام مہدی کی بشارت کے ساتھ زلازل کی خبر بھی دی گئی ہے۔

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد 3 صفحہ 270 دار الاضواء بیروت) 113

انجیل میں بھی مسیح کی بعثت ثانی کے وقت بڑے بڑے بھونچال آنے کا ذکر ہے۔

(متی باب 24 آیت 7 کتاب مقدس صفحہ 38 پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور) 114

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد دنیا کو متنبّہ کیا کہ:

''خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 256 ایڈیشن 2008)

جہاں تک عرب دنیا کا تعلق ہے آٹھویں صدی ہجری میں مدینہ منورہ میں ایک سخت زلزلہ آیا جس کے بعد لاوے سے ایسی آگ بھڑکی کہ جمعرات کی رات سے جمعہ کی صبح تک بھڑکتی رہی۔

(فتح الباری جزء 13 صفحہ 99 دار السلام ریاض) 115

1891ء میں مشرقی دنیا کے ایک ملک جاپان میں زلزلہ سے آٹھ ہزار اموات ہوئیں اور ایک لاکھ 97 ہزار مکانات تباہ ہوئے۔ 1897ء میں آسام ہندوستان میں سخت ہولناک زلزلہ آیا۔ 1902ء میں ویسٹ انڈیز میں ہیبت ناک زلزلہ سے چالیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 1905ء میں کانگڑہ کے زلزلے میں 20 ہزار اموات ہوئیں اور چھ لاکھ مربع میل تک جھٹکے محسوس کئے گئے۔ 1906ء میں مغربی دنیا کے ملک سان فرانسسکو امریکہ میں زلزلہ سے ایک ہزار افراد

ہلاک ہوئے اور 20 کروڑ ڈالر کی جائیداد تباہ ہوئی۔

(بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ 221 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 231۔ الحکم 10 مارچ 1906 صفحہ 1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بجا طور پر دنیا کو متوجہ کیا کہ:

''بحالت مجموعی تاریخ میں دیکھا جائے تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر محیط ہو گیا ہو، کبھی نظر نہیں آتا۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 8 ایڈیشن 1988)

چنانچہ یہ حقیقت غیروں نے بھی تسلیم کی، کانگڑہ کے زلزلہ کا ذکر کرتے ہوئے پیسہ اخبار نے لکھا:

''جب سے مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے تب سے ایسے اثرات وبائی امراض اور زلزلے آنے لگے ہیں اس سے پیشتر ایک صدی کی تاریخ کو بغور دیکھا جاوے تو اس صدی میں کسی ایک صدمے کا آنا معلوم نہیں ہوتا۔''

(پیسہ اخبار یکم مئی 1905ء)

دسویں نشانی قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والا دسواں نشان وہ آگ بیان کی گئی ہے جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے حشر کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک ایسی آگ ہوگی جو عدن (یمن کا شہر) کی تہہ سے نکلے گی جو لوگوں کو حشر کی طرف ہانکے گی جو چیونٹیوں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی جمع کر دے گی۔ اپنی ہولناک علامات کے لحاظ سے یہ وہ آخری نشانی معلوم ہوتی ہے جو قیامت سے قبل ظاہر ہوگی چنانچہ حضرت ملا علی القاریؒ نے لکھا ہے کہ اس میں بڑے حشر (قیامت) کی طرف اشارہ ہے جہاں کفار کو ہانک کر لے جایا جائے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد دہم صفحہ 187 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور)[116]

اس لئے پہلی نو نشانیوں کے پورا ہو جانے کے بعد قرب قیامت اور یوم حشر کی آخری نشانی کی طرف بسرعت سفر کرتے ہوئے دنیا کو خدا کا خوف اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس مہدی برحق کو قبول کر لینا چاہیئے پہلے اس سے کہ قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا ہو۔

یمن کے شہر عدن کے جغرافیہ میں خاموش آتش فشاں پہاڑوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(اردو دائرہ المعارف الاسلامیہ جلد 13 صفحہ 8 دانش گاہ پنجاب لاہور)[117]

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نار یمن کا تعلق کس سے ہے اور دنیا کی آخری تباہی کا آغاز کہاں سے ہونے والا ہے!!!

عکس حوالہ نمبر:107

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

لِلْاِمَامِ اَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ الْقُشَیْرِیِّ النَّیْسَابُوْرِیِّ رحمہ اللہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبویؐ کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر:107

باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة

۷۲۸۵ - حدثنا ابو خیثمة زهیر بن حرب و اسحٰق بن ابراهیم و ابن ابی عمر المکی واللفظ لزهیر قال اسحٰق اخبرنا و قال الآخران حدثنا سفیان بن عیینة عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری قال اطلع النبی ﷺ علینا و نحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة و طلوع الشمس من مغربها و نزول عیسی ابن مریم ﷺ و یاجوج وماجوج و ثلاثة خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزیرة العرب و آخر ذلك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم

۷۲۸۶ : حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری حدثنا ابی حدثنا شعبة عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن ابی سریحة حذیفة بن اسید قال کان النبی فی غرفة و نحن اسفل منه فاطلع الینا فقال ما تذکرون قلنا الساعة قال ان الساعة لا تکون حتی تکون عشر آیات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف فی جزیرة العرب والدخان والدجال و دابة الارض و یاجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نار تخرج من قعر عدن ترحل الناس قال شعبة و حدثنی عبد العزیز بن رفیع عن ابی الطفیل عن ابی سریحة مثل ذلك لا یذکر النبی و قال احدهما فی العاشرة نزول عیسی ابن مریم و قال الآخر و ریح تلقی الناس فی البحر۔

باب : قیامت سے پہلے کی علامات کے بیان میں

۷۲۸۵ : حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا : تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا : ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا : وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لو گے۔ پھر دھوئیں' دجال' دابۃ الارض' سورج کے مغرب سے طلوع ہونے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے اور یاجوج و ماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے 'ایک دھنسا مشرق میں اور ایک دھنسا مغرب میں اور ایک دھنسا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔

۷۲۸۶ : حضرت ابو سریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک کمرہ میں تھے اور ہم آپ سے نیچے تھے۔ پس آپ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا : تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا : قیامت کا۔ آپ نے فرمایا : قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہو جائیں گی۔ مشرق میں دھنسا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسا اور ایک دھنسا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور دھواں' دجال' دابۃ الارض' یاجوج ماجوج' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ دوسری سند ذکر کی ہے۔ اس سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت

عکس حوالہ نمبر:108

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار السلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر:108

۱۱) میں لوگوں سے مراد مکہ والے ہوں گے۔ گویا یہ ایک پیشین گوئی تھی کما یدل علیہ قولہ فارتقب جو پوری ہوئی۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس میں ۵۹ آیات اور تین رکوع ہیں۔

١- باب ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ قَالَ قَتَادَةُ (فَارْتَقِبْ) فَانْتَظِرْ.

باب آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر

یعنی "پس آپ انتظار کریں اس دن کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو"۔ قتادہ نے فرمایا کہ فارتقب ای فانتظر یعنی انتظار کیجئے۔

٤٨٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَضَى خَمْسٌ: الدُّخَانُ، وَالرُّومُ، وَالْقَمَرُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ. [راجع: ١٠٠٧]

(۴۸۲۰) ہم سے عبدان نے بیان کیا' ان سے ابو حمزہ نے' ان سے اعمش نے' ان سے مسلم نے' ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گزر چکی ہیں "الدخان" (دھواں)' الروم (غلبہ روم) القمر (چاند کا ٹکڑے ہونا) البطشہ (پکڑ) اور اللزام (ہلاکت اور قید)

٢- باب قوله ﴿يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

باب آیت ﴿یغشی الناس ھذا عذاب الیم﴾ کی تفسیر

یعنی "ان سب لوگوں پر چھا جائے گا' یہ ایک عذاب دردناک ہو گا۔"

٤٨٢١- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقِ اللهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ ((لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ))، فَاسْتَسْقَى، فَسُقُوا،

(۴۸۲۱) ہم سے یحییٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا' ان سے اعمش نے' ان سے مسلم نے' ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ (قحط) اس لئے پڑا تھا کہ قریش جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ نے ان کے لئے ایسے قحط کی بد دعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھویں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تو آپ انتظار کریں اس روز کا جب آسمان کی طرف نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہو گا"۔ بیان کیا کہ پھر ایک صاحب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قبیلہ مضر کے لئے بارش کی دعا کیجئے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا' مضر کے حق میں دعا کے لئے کہتے ہو' تم

عکس حوالہ نمبر:109

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مُسلم شریف مُترجم

مع مُختصر شرح

لِلْاِمَامِ اَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ الْقُشَیْرِیِّ النَّیسَابُوْرِیِّ رحمہ اللہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبویؐ کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مُترجم: مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

عکس حوالہ نمبر:109

خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبيّ الله عيسى و اصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبيّ الله عيسى عليه السلام و اصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم و نتنهم فيرغب نبيّ الله عيسى عليه السلام و اصحابه الى الله فيرسل الله طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكنّ منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك و ردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة و يستظلون بقحفها و يبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس و اللقحة من البقر لتكفي القبيلة و اللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن و كل مسلم و يبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة۔

کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اُٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (دجال کو) طلب کریں گے۔ اسے باب لد پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق! میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لیے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبری پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لیے بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے لیے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہو گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا۔ وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب یک لخت مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اُٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرف صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا:

عکس حوالہ نمبر:110

سلسلہ تصوف نمبر ۱۷۱

اردو ترجمہ کتاب

عقائدِ مجدّدیہ

المسمّٰی بہ

الصراط السوی ترجمہ عقائدِ تورپشتی

مُصنفہ

جناب علامہ شہاب الدین تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۶۶۳

مترجمہ و مرتبہ

علامہ زماں فاضل دوراں مقبول ایزد سبحان مولانا مولوی اختر محمد خاں صاحب رامپوری حنفی
قادری نقشبندی مجددی خلیفہ مجاز قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقبول الثقلین
مولانا مولوی احمد حسین خاں صاحب امروہی حیدرآبادی نقشبندی مجددی ام الفیض الحنفی و المجلی

اللہ والیکی قومی دکان مالک

ملک چنن الدین خلف الرشید ملک فضل الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زیاں - بازار کشمیری لاہور

نے بصرفِ زرِ کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت کے ساتھ چھپوائی

Price Rs. 2-10-0—

عکس حوالہ نمبر:110

خروج یاجوج و ماجوج

بعد نزول عیسٰیؑ و ہلاکت دجال اور اس کے تابعین کے خروج یاجوج و ماجوج ہوگا۔ اور یہ نسل بنی آدم سے دو قسم کے لوگ ہیں۔ جن کی تعداد کی کوئی حد نہیں۔ ان کی زیادتی سے روئے زمین کا کوئی حصہ بلکہ کوہ و دامن تک خالی نہ ہوگا۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ مراد فتح یاجوج و ماجوج سے ان کی دیوار کا کھلنا ہے جس میں وہ محصور ہیں اور جس کو ذوالقرنین نے اس لئے بنایا تھا۔ کہ خلق خدا اس کے فساد و فتنہ سے محفوظ ہے۔ یاجوج و ماجوج کی اصل حقیقت یہی ہے۔ اس کے خلاف تاویل کرنا گمراہی و ضلالت ہے۔ یاجوج و ماجوج کے خروج کے وقت حضرت عیسٰی علیہ السلام مومنین کے ہمراہ کوہ طور میں متحصن ہونگے۔ جب وقت آپ کو ان کے فساد کی خبر پہنچے گی۔ تو آپ اور آپ کے ہمراہی جملہ اہل ایمان یاجوج و ماجوج کی ہلاکت کے لئے جناب باری میں دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بہ برکت دعائے عیسٰی اور ان کے ہمراہیوں کے سب کو عارضہ طاعون میں فنا کریگا۔ طاعون ایک مرض ہے جس میں مریض کو شدت کا بخار چڑھتا ہے۔ اور اکثر وقت بن گوشت زیر بغل اور بن ران میں سے کسی ایک جگہ یا سب جگہ گلٹیاں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ مرض نہایت مہلک لاعلاج اور خلق خدا پر ایک عام مصیبت ہے اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ (آمین)۔

مغرب سے طلوع آفتاب

اشراط ساعت میں سے ایک بڑی شرط آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے اور مراد اس آیت سے یہی ہے۔ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ کیا یہ لوگ اس

عکس حوالہ نمبر:111

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

درحالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزماں علیہ السلام

★

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر: 111

۹۶

(۴۱) چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابنِ ولید نے ابنِ اَبان سے، اُنھوں نے اہوازی سے، اُنھوں نے نضر سے، نضر نے یحییٰ حلبی سے، اُنھوں نے حکم الخیّاط سے، اُنھوں نے محمّد بن ہمام سے، اُنھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ ؑ: " اٰیتَانِ بین یدی ھٰذا الامر خسوف القمر لخمس وخسوف الشّمس لخمسۃ عشرۃ ولم یکن ذالکَ مُنذ ھبطَ آدم علیہ السّلام اِلی الارض و عندَ ذالکَ سقط حساب المنجّمین "

آپؑ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گہن اور جب سے حضرت آدم علیہ السّلام زمین پر اُترے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجّمین کا سارا حساب غلط ہو جائے گا۔)

(اکمال الدین)

(۴۲) ظہور سے قبل سرخ وسفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ اہوازی نے صفوان سے، صفوان نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے، اُنھوں نے سلیمان بن خالد سے کی ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا: کہ:

قالؑ: " قدّام القائمؑ موتَانِ: مَوتُ اَحمَر وَمَوتُ اَبیَض حتّیٰ یذھب مِنْ کُلّ سَبعَۃ خمسۃ فَالموتُ الاَحمَر السَّیف، والموت الابیض الطاعون "

آپؑ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السّلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موت سرخ، اور سفید موت، اور ان میں سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائینگے۔ سُرخ موت تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)

(اکمال الدین)

(۴۳) پانچ ماہِ رمضان کو سورج گہن ہوگا

ابنِ متوکّل نے سعد آبادی سے، اُنھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، اور اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

عکس حوالہ نمبر:112

ENCYCLOPÆDIA BRITANNICA

A New Survey of Universal Knowledge

Volume 17

P to PLANTING OF TREES

ENCYCLOPÆDIA BRITANNICA, LTD

CHICAGO · LONDON · TORONTO

عکس حوالہ نمبر: 112

tritus of gold-bearing rocks. Other metals, *e.g.*, tin, are similarly deposited. The gold of the placers consists of grains called "gold-dust" and larger pieces, rounded by attrition, called "nuggets." The placer of an ancient stream may be deep-lying because covered since its formation with other deposits or even lava. (*See* GOLD: *Mining and Metallurgy.*)

PLAGIARISM, an appropriation or copying from the work of another, in literature or art, and the passing off of the same as original. The Lat. *plagiarius* meant a kidnapper, stealer or abductor of a slave or child, though it is also used in the modern sense by Martial (I. 53, 9). (*See* COPYRIGHT.)

PLAGIOCLASE, an important group of rock-forming minerals constituting an isomorphous series between albite felspar and anorthite felspar. The intermediate members are soda-lime felspar which in their crystallographical, optical and other physical properties vary progressively between the two extremes, albite (Ab) $NaAlSi_3O_8$, and anorthite (An) $CaAlSi_2O_8$. The name plagioclase is derived from the Gr. πλάγιος, "oblique," and κλᾶν, "to break," in allusion to the oblique angle between the cleavages. Names are applied to members of the plagioclase group falling between certain arbitrary composition limits, those now commonly adopted being albite (Ab_{100}–Ab_{90}), oligoclase (Ab_{90}–Ab_{70}), andesine (Ab_{70}–Ab_{50}), labradorite (Ab_{50}–Ab_{30}), bytownite (Ab_{30}–Ab_{10}), anorthite (Ab_{10}–An_{100}). The pure end members are practically unknown in nature. All the plagioclases crystallize in the triclinic system, and as members of an isomorphous series show closely similar crystallographic constants. They possess a perfect cleavage parallel to the basal pinacoid (001) and a less pronounced cleavage parallel to the pinacoid (010), the angle between the two cleavages varying progressively from 86° 24′ in albite to 85° 50′ in anorthite. The molecular volumes are closely similar (Ab 100·1) (An 101·5). The habit of well-formed crystals is usually tabular on the plane 010, sometimes flattened parallel to 001 or, as in microlitic plagioclases of volcanic rocks, elongated in the direction of the edge 001:010. Twinning is a very important character of the plagioclases, being almost invariably present and affording a ready means of distinguishing them from other felspars. The chief twin laws are the Carlsbad, albite and pericline; the latter two, being commonly polysynthetic, give rise to numerous thin lamellae, which are the cause of the fine striations seen on cleavage planes, and of the banded character visible in thin sections of the minerals examined in polarized light.

With the exception of the sodic end member (albite), which, owing to the high viscosity of its melts, is with difficulty crystallized, the plagioclases are readily prepared from dry melts of the component oxides. They show a continuous melting curve, the intermediate members exhibiting a melting interval. The temperatures of beginning of melting (solidus) have been determined in the laboratory for compositions ranging from pure An to Ab_3An_1, and of completion of melting (liquidus) for a range An to Ab_3-An_1. These data are shown below.

Composition	*Temperature of beginning of melting (solidus)*	*Temperature of completion of melting (liquidus)*
Albite ($Ab_{98}An_2$)	1,100°C	—
Oligoclase (Ab_3An_1)	1,175°C	1,362°C
Andesine (Ab_2An_1)	1,205°C	1,394°C
Andesine-Labradorite (Ab_1An_1)	1,287°C	1,450°C
Labradorite (Ab_1An_2)	1,372°C	1,490°C
Bytownite (Ab_1An_3)	1,465°C	1,521°C
Anorthite (An_{100})	1,550°C	1,550°C

The density and mean refractive index of the plagioclase felspars vary progressively, the extremes being albite, $D = 2{\cdot}605, \mu = 1{\cdot}530$; anorthite, $D = 2{\cdot}765, \mu = 1{\cdot}587$.

Since the plagioclases are of great importance in petrology much detailed study of their optical properties has been undertaken, so that it is now possible to determine by simple examination of thin slices of these minerals the exact chemical composition and crystallographic orientation of the selected section. For this purpose, the chief determinations are the refractive indices, and the optical extinctions of oriented sections, principally on cleavage flakes (001 and 010), sections cut perpendicular to the optic axes and bisectrices, and especially those perpendicular to the plane of albite twinning (010) in multiple-twinned crystals. Other optical determinations are available for discriminating the various members of the group.

BIBLIOGRAPHY.—For a detailed summary of the optical characters, and their employment in the recognition of the quantitative composition of the felspars, the following should be consulted: H. Rosenbusch, *Mikroskopische Physiographie der Mineralien und Gesteine* (Band i., Zweite Hälfte, 5 Auflage, revised by O. Mügge, 1927); L. Duparc and M. Reinhard, "La Détermination des Plagioclases" (*Mem. Soc. Phys. Hist. Nat. Genève*, xl., 1924, fasc. 1.); A. N. Winchell, *Elements of Optical Mineralogy* (pt. 2, 1927, pp. 277–341). For a recent preliminary X-ray study of the plagioclase felspars, reference may also be made to E. Schiebold, *Fortschritte der Mineralogie, Kristallographie und Petrographie* (Band xii., 1927, pp. 78–82). A more detailed account of the occurrence of the various members is given under ALBITE, OLIGOCLASE, ANDESINE, LABRADORITE, BYTOWNITE, ANORTHITE. *See* also FELSPAR. (C. E. T.)

PLAGUE, in medicine, a term formerly given to any epidemic disease causing a great mortality, but now confined to a specific infectious fever caused by *b. pestis*.

History to 1880.—The first historical notice of the plague is contained in a fragment of the physician Rufus of Ephesus, who lived in the time of Trajan, preserved in the *Collections of Oribasius*[1]. Rufus speaks of the buboes called pestilential as being specially fatal and as being found chiefly in Libya, Egypt and Syria. This passage shows the antiquity of the plague in northern Africa, which for centuries was considered as its home. It is not till the 6th century of our era, that we find bubonic plague in Europe, as a part of the great cycle of pestilence, which lasted fifty years, and spread over the whole Roman world, beginning in maritime towns and radiating inland. In another direction it extended from Egypt along the north coast of Africa. Whether the numerous pestilences recorded in the 7th century were the plague cannot now be said; but it is possible the pestilences in England chronicled by Bede in the years 664, 672, 679 and 683 may have been of this disease, especially as in 690 *pestis inguinaria* is again recorded in Rome.

In the great cycle of epidemics in the 14th century known as the Black Death, some at least were bubonic plague. The mortality of the black death was, as is well known, enormous. It is estimated in various parts of Europe at two-thirds or three-fourths of the population in the first pestilence, in England even higher; but some countries were much less severely affected. Hecker calculates that one-fourth of the population of Europe, or 25 millions of persons, died in the whole of the epidemics.

The Great Plague of London.—The great plague of 1664–1665 must not be regarded as an isolated phenomenon. Plague had recurred frequently in all parts of Europe in the 15th, 16th and 17th centuries. Nevertheless in London the preceding years had been unusually free from plague, and it was not mentioned in the bills of mortality till in the autumn of 1664 (Nov. 2) a few isolated cases were observed in Westminster and a few occurred in the following winter, which was very severe. About May 1665 the disease again became noticeable and spread, but somewhat slowly. Boghurst, a contemporary doctor, notices that it crept down Holborn and took six months to travel from the western suburbs to the eastern through the city. The mortality rapidly rose from 43 in May to 590 in June, 6,137 in July, 17,036 in August, 31,159 in September, after which it began to decline. The total number of deaths from plague in that year, according to the bills of mortality, was 68,596, in a population estimated at 460,000, out of whom two-thirds are supposed to have fled to escape the contagion. This number is likely to be underestimated, since of the 6,432 recorded deaths from spotted fever many were probably really from plague, though not declared so to avoid painful restrictions. In December there was a sudden fall in the mortality which continued through the winter; but in 1666 nearly 2,000 deaths are recorded.

According to some authorities, the plague was imported into London by bales of merchandise from Holland, which came originally from the Levant; according to others it was introduced

[1]Lib. xliv. cap. 17—*Oeuvres de Oribase*, ed. Bussemaker and Daremberg (Paris, 1851), iii. 607.

ترجمہ: اس وباء سے 25 ملین لوگ ہلاک ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر:113

كشف الغمة

في

معرفة الائمة

تأليف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣ هج

الجزء الثالث

دار الأضواء

بيروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر:113

ابن عوف قال : قال رسول الله ﷺ : ليبعثن الله من عترتي رجلا افرق الثنايا اجلى الجبهة ، يملاء الارض عدلا يفيض المال فيضاً .

الرابع عشر ، في ذكر المهدي وهو امام صالح ، باسناده عن ابي امامة رضي الله عنه قال : خطبنا رسول الله ﷺ وذكر الدجال ، وقال : فتنفي المدينة الخبث كما ينفي الكير خبث الحديد ، ويدعى ذلك اليوم يوم الخلاص فقالت أم شريك : فاين العرب يومئذ يارسول‌الله ؟ قال : هم يومئذ قليل وجلهم ببيت ـ المقدس ، امامهم المهدي رجل صالح .

الخامس عشر ، في ذكر المهدي وان الله يبعثه غياثاً للناس ، وباسناده عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ، ان رسول الله ﷺ قال : يخرج المهدي في امتي يبعثه الله غياثاً للناس ، تنعم الامة وتعيش الماشية ، وتخرج الارض نباتها ويعطى المال صحاحا .

السادس عشر ، في قوله ﷺ على رأسه غمامة ، وبأسناده عن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ يخرج المهدي وعلى رأسه غمامة ، فيها مناد ينادي هذا المهدي خليفة الله فاتبعوه .

السابع عشر ، في قوله ﷺ على رأسه ملك ، وباسناده عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال :قال رسول الله ﷺ : يخرج المهدي وعلى رأسه ملك ينادي هذا المهدي فاتبعوه .

الثامن عشر ، في بشارة النبي ﷺ : امته بالمهدي ، وباسناده عن ابي سعيد الخدري قال : قال رسول الله ﷺ : ابشركم بالمهدي ، يبعث في أمتي على اختلاف من الناس وزلازل ، فيملأ الارض قسطاً وعدلا كما ملئت ظلماً وجوراً ، يرضى عنه ساكن السماء وساكن الارض ، يقسم المال صحاحا فقال له رجل : وما صحاحا ؟ قال : السوية بين الناس .

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”میں تمھیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں۔ وہ میری امت میں لوگوں کے اختلاف اور زلازل کے وقت مبعوث ہوگا۔“

عکس حوالہ نمبر:114

کِتابِ مُقدّس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

(عہدِ عتیق اور عہدِ جدید)

اُردُو زبان کا یہ ترجمہ اصلی متن کے مطابق مُستند ہے

پاکستان بائبل سوسائٹی

انارکلی، لاہور۔ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:114

اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتا ہے! کتنی بار مَیں
نے چاہا کہ جس طرح مُرغی اپنے بچّوں کو پروں تلے جمع کر لیتی
ہے اُسی طرح مَیں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لُوں مگر تُم نے نہ
چاہا!○ (۳۸) دیکھو تُمہارا گھر تُمہارے لِئے وِیران چھوڑا جاتا
ہے○ (۳۹) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اب سے مُجھے پھر
ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مُبارک ہے وہ جو
خُداوند کے نام سے آتا ہے○

یِسُوع یروشلیم کی بربادی کی بات کرتا ہے
(مرقس ۱۳:۱-۲؛ لُوقا ۲۱:۵-۶)

۲۴ (۱) اور یِسُوع ہَیکل سے نِکل کر جا رہا تھا کہ اُس کے شاگرد
اُس کے پاس آئے تاکہ اُسے ہَیکل کی عِمارتیں دِکھائیں○
(۲) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کیا تُم اِن سب چیزوں کو
نہیں دیکھتے؟ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ یہاں کسی پتّھر پر
پتّھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا○

مُصیبتیں اور ایذائیں (مرقس ۱۳:۳-۱۳؛ لُوقا ۲۱:۷-۱۹)

(۳) اور جب وہ زَیتُون کے پہاڑ پر بَیٹھا تھا اُس کے
شاگردوں نے الگ اُس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ
باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دُنیا کے آخر ہونے کا
نِشان کیا ہوگا؟○
(۴) یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبردار! کوئی
تُم کو گُمراہ نہ کر دے○ (۵) کیونکہ بُہتیرے میرے نام سے
آئیں گے اور کہیں گے مَیں مسیح ہُوں اور بُہت سے لوگوں کو
گُمراہ کریں گے○ (۶) اور تُم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنو
گے۔ خبردار! گھبرا نہ جانا! کیونکہ اِن باتوں کا واقِع ہونا ضرُور
ہے لیکن اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا○ (۷) کیونکہ قَوم پر قَوم اور
سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے
اور بھونچال آئیں گے○ (۸) لیکن یہ سب باتیں مُصیبتوں کا
شرُوع ہی ہوں گی○

(۹) اُس وقت لوگ تُم کو اِیذا دینے کے لِئے پکڑوائیں
گے اور تُم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطِر سب قَومیں تُم
سے عداوت رکھیں گی○ (۱۰) اور اُس وقت بُہتیرے ٹھوکر
کھائیں گے اور ایک دُوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک
دُوسرے سے عداوت رکھیں گے○ (۱۱) اور بُہت سے جُھوٹے
نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بُہتیروں کو گُمراہ کریں گے○
(۱۲) اور بے دِینی کے بڑھ جانے سے بُہتیروں کی مُحبّت ٹھنڈی
پڑ جائے گی○ (۱۳) مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے
گا○ (۱۴) اور بادشاہی کی اِس خُوشخبری کی مُنادی تمام دُنیا میں
ہوگی تاکہ سب قَوموں کے لِئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا○

اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز
(مرقس ۱۳:۱۴-۲۳؛ لُوقا ۲۱:۲۰-۲۴)

(۱۵) پس جب تُم اُس اُجاڑنے والی مکرُوہ چیز کو جس
کا ذِکر دانی ایل نبی کی معرفت ہُوا۔ مُقدّس مقام میں کھڑا ہُوا
دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے)○ (۱۶) تو جو یہُودیہ میں ہوں وہ
پہاڑوں پر بھاگ جائیں○ (۱۷) جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا
اسباب لینے کو نیچے نہ اُترے○ (۱۸) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا
کپڑا لینے کو پیچھے نہ لَوٹے○ (۱۹) مگر افسوس اُن پر جو اُن دِنوں
میں حامِلہ ہوں اور جو دُودھ پلاتی ہوں!○ (۲۰) پس دُعا کرو کہ
تُم کو جاڑوں میں یا سبت کے دِن بھاگنا نہ پڑے○ (۲۱) کیونکہ اُس
وقت اَیسی بڑی مُصیبت ہوگی کہ دُنیا کے شرُوع سے نہ اب تک
ہُوئی نہ کبھی ہوگی○ (۲۲) اور اگر وہ دِن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر
نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطِر وہ دِن گھٹائے جائیں گے○
(۲۳) اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں
ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا○ (۲۴) کیونکہ جُھوٹے مسیح اور
جُھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اَیسے بڑے نِشان اور
عجیب کام دِکھائیں گے کہ اگر مُمکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گُمراہ
کر لیں○ (۲۵) دیکھو مَیں نے پہلے ہی تُم سے کہہ دیا ہے○

عکس حوالہ نمبر:115

فتح الباري

شرح

صحيح البخاري

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ

الجزء الثالث عشر

الأحاديث : ٧٠٤٨ ـ ٧٥٦٣

كتاب : الفتن - الأحكام - التمني - أخبار الآحاد

الاعتصام بالسنة - التوحيد

طبعة جديدة منقحة ومقابلة على طبعة بولاق

والطبعة الأنصارية والطبعة السلفية التي عني بإخراجها

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز رحمه الله

وقام بإكمال التعليقات بتكليف وإشراف من سماحته

تلميذه علي بن عبد العزيز الشبل حفظه الله

ورقم كتبها وأبوابها وأحاديثها

الأستاذ محمد فؤاد عبد الباقي رحمه الله

دار السلام

الرياض

عکس حوالہ نمبر:115

«أخبرني أبو هريرةَ أن رسولَ اللّهِ ﷺ قال: **لا تقوم الساعةُ حتى تخرجَ نارٌ من أرضِ الحجازِ تُضيءُ أعناقَ الإبلِ ببُصْرَى**».

٧١١٩ـ **حدَّثنا** عبدُ اللّهِ بنُ سعيد الكِنديُّ حدَّثنا عُقبةُ بن خالدٍ حدَّثنا عُبَيدُ اللّهِ عن خُبَيبِ بن عبد الرحمن عن جدِّه حفصِ بن عاصمٍ «عن أبي هريرةَ قال: قال رسولُ اللّهِ ﷺ: **يُوشِكُ الفُراتُ أن يَحسِرَ عن كنزٍ من ذهبٍ، فمَن حَضَرَه فلا يأخُذْ منه شيئاً**». قال عُقبة: وحدَّثنا عُبَيدُ اللّهِ حدَّثنا[1] أبو الزِّنادِ عنِ الأعرجِ «عن أبي هريرةَ عن النبي ﷺ.. مثله». إلا أنه قال: «**يَحسرُ عن جبلٍ من ذَهب**».

قوله: (باب خروج النار) أي من أرض الحجاز، ذكر فيه ثلاثة أحاديث: الأول:

قوله: (وقال أنس قال النبي ﷺ: «**أول أشراط الساعة نار تحشر الناس من المشرق إلى المغرب**) وتقدم في أواخر «باب الهجرة» في قصة إسلام عبد الله بن سلام موصولاً من طريق حميد عن أنس ولفظه «**وأما أول أشراط الساعة فنار تحشرهم من المشرق إلى المغرب**» ووصله في «أحاديث الأنبياء» من وجه آخر عن حميد بلفظ «**نار تحشر الناس**» والمراد بالأشراط العلامات التي يعقبها قيام الساعة، وتقدم في «باب الحشر» من كتاب الرقاق صفة حشر النار لهم. الحديث الثاني:

قوله: (عن الزهري قال سعيد بن المسيب) في رواية أبي نعيم في «المستخرج» «عن سعيد بن المسيب».

قوله: (حتى تخرج نار من أرض الحجاز) قال القرطبي في «التذكرة»: قد خرجت نار بالحجاز بالمدينة، وكان بدؤها زلزلة عظيمة في ليلة الأربعاء بعد العتمة الثالث من جمادى الآخرة سنة أربع وخمسين وستمائة واستمرت إلى ضحى النهار يوم الجمعة فسكنت، وظهرت النار بقريظة بطرف الحرة ترى في صورة البلد العظيم عليها سور محيط عليه شراريف وأبراج ومآذن، وترى رجال يقودونها، لا تمر على جبل إلا دكته وأذابته، ويخرج من مجموع ذلك مثل النهر أحمر وأزرق له دوي كدوي الرعد يأخذ الصخور بين يديه وينتهي إلى محط الركب العراقي، واجتمع من ذلك ردم صار كالجبل العظيم، فانتهت النار إلى قرب المدينة، ومع ذلك فكان يأتي المدينة نسيم بارد، وشوهد لهذه النار غليان كغليان البحر، وقال لي بعض أصحابنا: رأيتها صاعدة في الهواء من نحو خمسة أيام، وسمعت أنها رؤيت من مكة ومن جبال بصرى. وقال النووي: تواتر العلم بخروج هذه النار عند جميع أهل الشام. وقال أبو شامة في «ذيل الروضتين»: وردت في أوائل شعبان سنة أربع وخمسين كتب من المدينة الشريفة فيها شرح أمر عظيم حدث بها فيه تصديق لما في الصحيحين، فذكر هذا الحديث، قال: فأخبرني بعض من أثق به ممن شاهدها أنه بلغه أنه كتب بتيماء على ضوئها الكتب، فمن الكتب. فذكر نحو

(١) في نسخة «ق»: قال حدثنا.

ترجمہ: قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حجاز کے شہر مدینہ میں آگ نکلی۔ اس کا آغاز ایک زلزلہ عظیمہ سے بروز بدھ بعد عشاء جمادی الآخر 754ھ میں ہوا۔ اور یہ جمعہ کے دن چاشت کے وقت تک رہی، پھر بجھ گئی۔

عکس حوالہ نمبر:116

مرقاۃ المفاتیح اردو

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ہجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد دہم

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر:116

مذکورہ بالا حدیث اور بخاری کی اس حدیث: "ان اول اشراط الساعة نار تخرج من المشرق الی لمغرب" (قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہوگی جو مشرق سے مغرب کی طرف نکلے گی) میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اس حدیث میں جو اس نشانی کو آخری نشانی کہنا مذکورہ بالا نشانیوں کے اعتبار سے ہے اور بخاری کی روایت میں آگ کو جو پہلی نشانی کہا، اس اعتبار سے ہے کہ آگ قیامت کی ان نشانیوں میں سے جن کے بعد دنیا کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، سب سے پہلی نشانی ہوگی، بلکہ اس کے ختم ہوتے ہی صور پھونکا جائے گا، بخلاف اُن نشانیوں کے جن کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے، کہ ان میں سے ہر نشانی کے بعد دنیا کی چیزیں باقی رہیں گی۔ بعض محققین علماء نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

تطرد: بمعنی تسوق (ہانکے گی) اور فاعل کی ضمیر کا مرجع "النار" ہے۔

محشر: شین کو مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔ بمعنی **مجمع و موقف** (جمع ہونے کی جگہ کھڑا ہونیکی جگہ)۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ "محشر" سے مراد ملک شام ہے، کیونکہ ایک صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حشر ملک شام میں ہوگا لیکن بظاہر مراد یہ ہے کہ اس آگ کی ابتداء ملک شام سے ہوگی یا ملک شام کی زمین اس قدر وسیع کر دی جائے گی، کہ پورے عالم کے لوگ اس میں سما جائیں گے۔

قوله: نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر:

"قعر عدن" سے مراد اس زمین کی آخری حد ہے۔ "عدن" غیر منصرف ہے "لقعة" کی تاویل میں ہونے کے اعتبار سے۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ "وموضع" کی تاویل میں ہونے کے اعتبار سے منصرف ہے۔ مشارق میں لکھا ہے: کہ "عدن" یمن کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ قاموس میں لکھا ہے، عدن دال کی حرکت کے ساتھ یمن کا ایک جزیرہ ہے۔

قوله: وریح تلقی الناس فی البحر:

ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اس دوسری روایت میں الناس (لوگوں) سے مراد "کفار" ہیں، اور ان کی آگ کے ساتھ ایسی تیز ہوا بھی ہوگی کہ جس کے اثر سے تیزی کے ساتھ یہ لوگ سمندر میں گر جائیں گے، اور وہیں سمندر ان کفار کے حشر کی جگہ ہوگی یا فجار کا ٹھکانہ ہوگا، جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے، کہ سمندر آگ بن جائے گا، اور اسی کو قرآن کریم کی اس آیت: ﴿ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴾ [التکویر:٦] "اور جب دریا بھڑ کائے جاویں گے" میں بیان کیا گیا ہے، بخلاف مؤمنین کے کہ ان کے لئے جو آگ نکلے گی، وہ بمنزلہ کوڑے کے صرف ڈرانے اور ان لوگوں کو موقف اعظم میدان حشر کی طرف ہانکنے کیلئے ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تخریج: ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۵۴۶۵ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ اَحَدِکُمْ.

(رواہ مسلم)

عکس حوالہ نمبر: 117

اردو

دائرۂ معارفِ اسلامیہ

زیر اہتمام

دانش گاہ پنجاب، لاہور

جلد ۱۳

(عجم .... علم)

(۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء)

طبع بار دوم
۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

عکس حوالہ نمبر:117

شے کی زبردستی علیحدگی بھی سلب کہلاتی ہے ؛ (۳) سلب کے اپنے ہی مفہوم میں جتنے نفی کے جن کا ماخذ نفی لاحقہ (اے) ہے۔ ہم کسی شے کو غیر مساوی (unequal) کہتے ہیں کیونکہ اس میں "مساوی پن" نہیں ہوتا (گو قدرتی طور پر ہونا چاہیے) اور غیر مرئی کہتے ہیں کیونکہ اس میں رنگ نہیں ہوتا یا بہت ہلکا رنگ ہوتا ہے۔ اور نفی لاحقہ سے مراد یہ ہو سکتی ہے "کسی شے کا بہت تھوڑی مقدار میں ہونا"، مثلاً بے ثمر (agonos) ، یعنی ثمر کا نہایت ہی ابتدائی شکل میں ہونا یا اس سے مراد "آسانی سے نہیں" یا "اچھی طرح نہیں" ہو سکتی ہے ، مثلاً کٹنے کے ناقابل ہونا (uncuttable) اس لفظ کا مطلب نہ کاٹا جانا نہیں بلکہ ایسی چیز جو آسانی سے یا اچھی طرح کاٹی نہ جا سکے۔ نیز نفی لاحقہ سے مراد کسی سے مکمل محرومیت بھی ہے۔ یک چشم کو اندھا نہیں کہیں گے، بلکہ اندھا وہ ہوتا ہے جو دونوں آنکھوں سے نہ دیکھ سکے۔ ہر آدمی اچھا یا برا یا اخلاق یا بد اخلاق نہیں ہوتا ، کیونکہ ان میں درمیانی حالت بھی ہوتی ہے۔

(سی۔ اے۔ قادر)

⊛ * عَدَن : [جمہوریۂ جنوبی یمن کا دارالحکومت اور بندرگاہ، جو عرب کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ اس کی آبادی ۱۹۷۰ء میں تقریباً ڈھائی لاکھ تھی]۔ عدن (تب اکادی زبان: اِدِنُو edinu بمعنی نیم صحرائی علاقہ Steppe) کا زیادہ صحیح نام عَدَن اَبْیَن ہے (عدنِ لاعۃ اور آلمعدن سے امتیاز کرنے کے لیے، جو اَبْیَن اَلْفَقَلِی کے ایک شعر میں آتے ہیں ، دیکھیے یاقوت، ۳: ۶۲۱ Kay ؛ ۱۹۲۲ MM ؛ ۲ : ۱۴۸۸)، یا مضبوط جنگی استحکامات کی بنا پر قصر عدن، جو پلینوس (Pliny) کا Athene ؛ Philostorgius کا Adane ، Periplus کے Eudaemon Arabia ، بطلمیوس کا Arabia Emporium (دیکھیے Pauly-Wissowa : تکملہ ، ۳ : ۹) اور غالباً یہی تورات کا عدن (کتاب حزقی ایل ۲۷ : ۲۳) ہے۔ اس جگہ کے دیگر ناموں کے لیے دیکھیے المقدسی، ص ۸۵ ، BGA ، ۳ ، ص ۱۰۱ (= Lofgren : Arab. Texte ، ۱ : ۲۹) .

جزیرہ نمائے عدن دراصل ایک ساری بجھا ہوا آتش فشاں پہاڑ شمشان (عوامی زبان میں شمشام) ہے، جو قدیم زمانے میں آلعُرّ ، یعنی پہاڑ (قر عدن) کہلاتا تھا۔ یہ ۱۷۷۰ فٹ (تقریباً ۵۴۰ میٹر) اونچا ہے۔ اس کی مشرقی سمت جزیرۂ صیرہ کے بالمقابل پہاڑی سلسلے میں ایک کھلی جگہ ہے؛ اسی جگہ شہر کا بیشتر حصہ آباد ہے اور بعض بستیاں سمندر تک جاتی ہیں۔ عدن کسی زمانے میں جزیرہ نما نہیں اور تنگ خاکنائے ابھی تک کامل مد کے وقت قریب قریب ڈوب جاتی ہے۔ اس نقص کی تلافی ایک پل "المنکسر" کے ذریعے کر دی گئی تھی، جسے ایرانیوں نے بنوایا تھا (تب "خور مکسر"، جو خاکنائے کے مغرب میں ہے)۔ بڑے آتش فشاں پہاڑ کے علاوہ کئی چھوٹے چھوٹے ٹیلے بھی ہیں، مثلاً جبل صیرہ، حقات، مرزق (جس میں ایک بڑا روشنی کا مینار ہے) اور جبل حدید (خاکنائے کے مغرب میں)۔ پرانی بندرگاہ شہر کے حساب سے مشرقی جانب تھی، جسے جنوب مشرقی ہوا (اَزْیب) سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک سنگین پشتہ (شُمْنَہ) بنا دیا گیا تھا۔ آج کل عدن کی اہمیت اس کی [موجودہ اور] نہایت عمدہ بندرگاہ کی مرہون منت ہے؛ یہ ایک وسیع اور خوب محفوظ کھاڑی ہے، جو جزیرہ نمائے عدن اور جزیرہ نمائے "عدن اصغر" کے درمیان واقع ہے؛ اس میں مُزَلقم ("Sugarloaf Peak") اور احسان ("Ass's Ears") کے پہاڑ ہیں۔ بنلیر

20۔ ثریّا کی بلندی سے ایمان واپس لانے والا مسیح و مہدیؑ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا قَرَأَ : وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ، قَالَ رَجُلٌ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَہٗ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ.

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 760 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور) [118 الف]

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے آیت وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ.... الخ کی تلاوت فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض دوسرے لوگوں میں مبعوث فرمائے گا۔ ان کو بھی آپؐ کتاب وحکمت سکھائیں گے اور پاک کریں گے جن کا زمانہ صحابہ کے بعد ہے۔ اس پر ایک شخص نے سوال کیا کہ اے خدا کے رسولؐ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس سائل نے دو تین مرتبہ یہ بات پوچھی۔ حضرت ابوھریرۃؓ کہتے ہیں ہمارے درمیان سلمان فارسیؓ موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا، پھر فرمایا اگر ایمان ثریا (ستارہ) کے پاس بھی چلا گیا تو ان لوگوں (یعنی قوم سلمانؓ) میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک مرد یا کچھ لوگ ایمان کو واپس لائیں گے۔

(صحیح بخاری اردو جلد 2 صفحہ 723 مترجم علامہ وحید الزماں حذیفہ اکیڈمی لاہور) [118 ب]

تشریح: یہ مشہور ترین حدیث مُسلم، ترمذی اور نسائی میں بھی موجود ہے۔ شیعہ مسلک کا بھی اس حدیث پر مکمل اتفاق ہے۔ اس حدیث سے حسب ذیل نکات کا علم ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آمد یا بعثت کا زمانہ وہ ہوگا جب ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا اور اسلام پر عمل باقی نہ رہے گا۔

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دوسری بعثت ایک ایسے شخص کے رنگ میں ہوگی جو عربی نہیں عجمی ہوگا اور سلمانؓ فارسی کی قوم سے ہوگا وہی سلمانؓ فارسی جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سلمانؓ ہم اہل بیت میں سے ہے۔

(مستدرک حاکم اردو جلد 5 صفحہ 417 شبیر برادرز لاہور)[119]

3- رسول اللہؐ کی اس دوسری بعثت کی غرض اور مقصد ایمان کا قیام، اسلام کا احیاءِ نو اور غلبہ دین حق ہے۔

4- دیگر احادیث میں اسلام کی حالت زار کے وقت اس کے احیاءِ نو کے لئے آنے والے مسیحا کو مثیل ابن مریم اور مہدی کے لقب سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ سورۃ جمعہ میں اسی مسیح اور مہدی کی بعثت کا ذکر ہے جس کی آمد نبی کریمؐ کی کامل محبت اور اتباع کے باعث حضورؐ ہی کی آمد قرار دی گئی ہے۔ آنحضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں اس پر ایمان لاکر قبول کرنا گویا خود محمد مصطفیٰؐ پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔

عجیب تر بات یہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ سوائے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے امت میں سے کسی نے نہیں کیا۔ بعض لوگ از خود حضرت امام ابوحنیفہؒ یا امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کو اس حدیث کا مصداق قرار دے دیتے ہیں۔ مگر اوّل تو خود ان بزرگان کا دعویٰ نہ ہونا مدعی سست گواہ چست والی بات ہے۔

دوسری ان بزرگوں کا زمانہ دوسری اور تیسری صدی ہے جن کو نبی کریمؐ نے خیر القرون یعنی بہترین زمانہ قرار دیا۔ جب کہ رجل فارس کی آمد ایمان اٹھ جانے کے بعد خراب زمانہ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اس لئے پہلی صدی ہجری میں فارسی قوم کے قبولِ اسلام پر یہ حدیث چسپاں نہیں ہوسکتی۔ اس کے بالمقابل یہ علامت جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کھل کر پوری ہوچکی ہے اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت بانی سلسلہ جماعت احمدیہؑ کے شدید مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کے فارسی الاصل ہونے کی گواہی دی ہے۔

(اشاعۃ السنہ از مولوی محمد حسین بٹالوی بابت جون جولائی اگست 1884ء صفحہ 193)[120]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس حدیث کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا:

''براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے اور بتصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں ہے۔''

آپ نے بڑی تحدّی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس وحی کو خدا کا کلام قرار دیتے ہوئے مفتری پر خدا کی لعنت ڈالی اور انکار کرنے والے کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے جسے آج تک کسی نے قبول کرنے کی جرأت نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سرِ نو ایمان قائم کرنے والے، قرآن کو آسمان سے واپس لانے کی عظیم الشان خدمت انجام دینے والے رجلِ فارس کو ہی مسیح موعود قرار دیا ہے اور اس کے حق میں یہ منطقی دلیل دی ہے کہ اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ رجلِ فارسی مسیح موعودؑ سے افضل ہے کیونکہ مسیح کا کام صرف دجّال کو قتل کرنا لکھا ہے جو محض دفع شرّ ہے اور مدارِ نجات نہیں جب کہ رجل فارسی کا کام مؤمن کامل بنانا ہے جو افاضۂ خیر ہے اور زیادہ بھاری دینی خدمت ہے مزید یہ کہ جسے آسمان کی بلندی سے ایمان لانے کی طاقت ہے وہ زمین کا شرّ کیوں دور نہیں کرسکتا لہٰذا یہی رجلِ فارسی ہی مسیح موعودؑ ہے اور اس کے مصداق وحی الٰہی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔

(ملخص تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 501 تا 503 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:118

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

لِلْاِمَامِ اَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ الْقُشَیْرِیِّ النَّیْسَابُوْرِیِّ رحمہ اللہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبویؐ کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

عکس حوالہ نمبر:118

الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

تھی (آپ ﷺ نے فرمایا) قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا کہ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا (یعنی مختار بن ابی عبید ثقفی) اور ظالم میں تیرے علاوہ کسی کو نہیں سمجھتی۔ راوی کہتے ہیں کہ حجاج (یہ سن کر) اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اسماء ؓ کو کوئی جواب نہیں دیا۔

١١٤٨ : باب فَضْلِ فَارِسَ

باب : فارس والوں کی فضیلت کے بیان میں

٦٤٩٧ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ.

٦٤٩٧ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تو پھر بھی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : فارس کی اولاد میں سے کوئی آدمی اُسے لے لیتا۔

٦٤٩٨ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ : ﴿ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ [الجمعة : ٣] قَالَ (رَجُلٌ) مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

٦٤٩٨ : حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی تو جب آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی : ﴿ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ یعنی : "پاک ہے وہ ذات کہ جس نے عرب اور دوسری قوموں کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجا" اُن لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول! (یہ عرب کے علاوہ دوسرے لوگوں سے کون مراد ہیں؟) نبی ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ اُس آدمی نے آپ سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ (پھر) پوچھا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں حضرت سلمان فارسی ؓ بھی تھے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت سلمان ؓ پر رکھا اور فرمایا : اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ وہاں تک پہنچ جاتے۔

عکس حوالہ نمبر:118ب

صحیح البخاری مترجم

٢

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزماںؒ

حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر ۲ الفضل مارکیٹ ۱۷ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:118ب

۸۷۱- بَاب قَوْلُهُ

(وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ *

۲۰۰۲- حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ (وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ابْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

باب

واخرین منهم لما یلحقوابهم کی تفسیر حضرت عمرؓ نے بجائے فاسعوا الی ذکر الله کے فامضوا الی ذکر الله پڑھا ہے۔

۲۰۰۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ کو سے سلیمان بن بلالؒ نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ ﷺ پر سورہ جمعہ اتری جب اس آیت پر پہنچے واخرین منهم لما یلحقوابهم تو میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب نہ دیا میں نے تین بار یہی پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا۔ پھر فرمایا اگر ایمان (ثریا) پروین ستارے پر ہوتا۔ زمین سے اتنا اونچا تب بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے کئی آدمی اس تک پہنچ جاتے۔ یا یوں فرمایا ایک آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جاتا۔

۲۰۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز دراوردی نے کہا مجھ سے کو ثور بن زید دیلی نے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے کہ آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جاتے۔

۸۷۲- بَاب

(وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا) *

۲۰۰۴- حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) *

باب

واذارأوا تجارة کی تفسیر

۲۰۰۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد اور ابوسفیان طلحہ بن نافع سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جمعہ کے دن غلہ کا ایک قافلہ (مدینہ میں) آن پہنچا اس وقت ہم آنحضرت ﷺ کے پاس (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ ادھر چل دیئے صرف بارہ آدمی آپ ﷺ کے پاس رہ گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ واذ راوا تجاره اولهوا انفضوا الیها.

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ *

۸۷۳- بَاب قَوْلُهُ

(إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ) إِلَى (لَكَاذِبُونَ) *

۲۰۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ ابْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ

سورہ منافقون کی تفسیر

باب

اذاجاءك المنافقون قالو نشهد انك لرسول الله اخیر آیت کاذبون تک کی تفسیر۔

۲۰۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں تھا۔ میں نے عبداللہ بن ابی (منافق) کو یہ کہتے سنا لوگو! تم ایسا کرو پیغمبر ﷺ کے پاس جو لوگ (مہاجرین) ہیں۔ ان کو خرچ کے لیے نہ دو وہ خود پیغمبر ﷺ (صاحب) کو چھوڑ کر اس کے پاس سے الگ ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم اس لڑائی سے لوٹ کر مدینہ پہنچے

عکس حوالہ نمبر:119

المستدرك

على الصحيحين

جلد 5

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

عکس حوالہ نمبر:119

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6538 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قریش کا ایک خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ فرماتے ہیں: جب میں نے وہ خط رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا تو میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، میں کبھی بھی اُن لوگوں کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا اور کسی کے سفیر کو اپنے پاس نہیں روک سکتا، اس لئے تم واپس ان لوگوں میں جاؤ، اگر وہاں جا کر بھی تمہارے جذبات یہی رہے تو لوٹ آنا، آپ فرماتے ہیں: میں اپنی قوم میں لوٹ کر گیا، اس کے بعد دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوگیا[1]

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6539 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِاللّٰهِ كَانَ وَلَاؤُهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

✦✦ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ ان کی ولاء رسول اللہ ﷺ کے لئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا ''سلمان میرے گھر کا ہی ایک فرد ہے۔

6540 – أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا شِهَابٌ، قَالَ: مَاتَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ

✦✦ شہاب کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۷ ہجری کو ہوا۔

6541 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَا: ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَّ الْخَنْدَقَ عَامَ حَرْبِ الْأَحْزَابِ حَتَّى بَلَغَ الْمَذَاحِجَ، فَقَطَعَ لِكُلِّ عَشَرَةٍ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا فَاحْتَجَّ الْمُهَاجِرُونَ سَلْمَانُ مِنَّا، وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: سَلْمَانُ مِنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] (اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف ہے، مسند امام احمد بن حنبل میں اس حدیث میں ولا احبس البرد کی بجائے ولا احبس البرد کے الفاظ ہیں، مسند امام احمد بن حنبل حدیث نمبر ۲۳۸۵۷) اور سنن ابی داؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں، سنن ابی داؤد جلد ۲، صفحہ ۸۲، حدیث نمبر ۲۷۵۸) سنن نسائی (حدیث نمبر ۸۶۲۱) میں بھی ''ولا احبس البرد'' کے ہی الفاظ ہیں۔ شرح معانی الآثار (حدیث نمبر ۵۴۴۸) میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ المستدرک میں کتابت کی کوئی غلطی موجود ہے، اور اصل لفظ ''لا اخیس'' نہیں بلکہ ''لا احبس'' ہے۔ شفیق)

6539: المعجم الكبير للطبراني – من اسمه سهل' سلمان الفارسي يكنى ابا عبد الله رضي الله عنه – حديث: 5905

عکس حوالہ نمبر:120

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۶ و ۷ و ۸ جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ نبوی مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابوں و رئیسوں سے سالانہ سے گورنمنٹ اور عام اغنیا سے ؎ متوسط الحال لوگوں سے ؏ کم وسعت لوگوں سے ۱۲ ؎ بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کریں دعاءِ خیر

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہئے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص فیض الحق نامی پست قامت پیوستہ ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہروں میں ہمارا رشتہ برادری جتا کر ہمارے نام جعلی خطوط دکہا کر لوگوں کو دہوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگوں سے وصول کرتا رہا جسکے انسداد کیلئے اشاعۃ السنہ سنہ کے نمبر ۳ ٹہ کے معمولی اشتہار میں مجملاً بلا ذکر نام اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار میں اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل نہ ہو۔ اب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگوں کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگوں سے ہمارا نام لیکر قرض اُٹہایا اور ادا نہیں کیا کسی سے کچہہ مال بیچنے لیا تو واپس نہیں دیا بہت جگہ ہمارے نام کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی فہرستیں چندہ بنا مسجد دکہا کر روپیہ وصول کرنا چاہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید دیکر وصول کر لیا۔ **لہذا** محض حسبۃً للہ لوگوں کے اموال و حقوق کی حفاظت کی نظر سے بہ تصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچیں۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ میں نہ آجاویں بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتا کر ہمارا خط دکہا کر جو کوئی کسی سے کچہہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اوسکا اعتبار نہ کریں اور یہہ سمجہہ رکہیں کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہماری عادت نہیں۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا مقررہ اشخاص کے نہ ہوگا۔ جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص مقررہ کسی کے ہاتہہ میں دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

عکس حوالہ نمبر:120

روحانی سلسلہ کے قایم ہونیکی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایسے وقت مین جبکہ اس سلسلہ کا نام ونشان نہین۔

اس **عبارت** نے تو ہمارے بیانات کی پوری تائید کردی اور مخالفین کی **تہمتون** کی **جڑہ کاٹ** ڈالی اُسکے اس جملہ نے کہ اس منصب خلافت سے (جسکا اس پیشگوئی مین مولف کو وعدہ دیا گیا ہے) خلافت ظاہری جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہین اور نہ وہ بجز قریش کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلم ہو سکتی ہے بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے" صاف تصریح کردی ہے کہ مولف کو ظاہری حکومت وسلطنت اسلامی کا ہرگز دعوی نہین اور نہ وہ اس دعوی کو بحکم شریعت اپنے لئے جائز سمجہتا ہے کیونکہ وہ قریش سے مخصوص ہے اور مولف قریشی نہین فارسی الاصل ہے (چنانچہ صفحہ ۲۴۲ وغیرہ کتاب اسپر شاہد ہے) لو بس جہگڑا ختم ہوا اور خوب فیصلہ ہو گیا کہ مولف کی نسبت جو دعوی پولٹیکل سرداری کا (جو اسلام مین خلافت کہلاتی ہے) تجویز کیا گیا ہے یہہ بحکم اسلام اور خود مولف کی کلام کے امکان سے خارج ہے نہ اُسنے یہہ دعوی کیا نہ آیندہ کرسکتا ہے نہ اوسکا مذہب اس دعوی کی اجازت دیتا ہے۔

بالآخر ہم اسقدر کہنے سے باز نہین رہ سکتے کہ اگر یہہ معاملہ **گورنمنٹ** تک پہنچتا تو یقین تہا کہ ہماری زیرک اور دانشمند گورنمنٹ ایسے مفسدون کو (جنہون نے بحق ایسے شریف خاندانی کے جو ایک معزز نیکنام وخیر خواہ سرکار کا بیٹا ہے اور خود بھی سرکار کا دلی خیر خواہ وشکر گذار و دعاگو ہے اور درویشی وغربت سے زندگی بسر کرتا ہے ایسا مفسدانہ افترا کیا اور بہت لوگون کے دلون کو آزار پہنچایا ہے) سخت سزا دیتی۔

اور ہم یہہ بہی امید رکہتے ہین کہ گورنمنٹ ایسے خیر خواہ و وفادار خاندان کو (جسکی جان نثاری اور وفاداری کا وہ نازک وقتون مین تجربہ کرچکی ہے) کبہی نہ بہولیگی اور یونہی ہو اوسکی قدر ومنزلت کو بڑہائیگی

قدیمان خود را بیفزائے قدر
کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

21۔دجّال کی قوّت وشوکت اور خر دجّال کی حقیقت

عَنِ ابْنِ عُمَرؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ... مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَہٗ ، اَنْذَرَہٗ نُوْحٌ وَّالنَّبِیُّوْنَ مِنْ بَعْدِہٖ وَاِنَّہٗ یَخْرُجُ فِیْکُمْ فَمَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مِنْ شَانِہٖ فَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْکُمْ ... اِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَ اِنَّہٗ اَعْوَرُعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ.

(صحیح بخاری اردو جلد 2 صفحہ 523 حذیفہ اکیڈمی لاہور)[121]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ہر نبی نے ہی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔نوح علیہ السلام اور ان کے بعد نبیوں نے اس سے ڈرایا اور وہ (دجال) تمہارے اندر ضرور ظاہر ہوگا۔اور اس کی جو حالت وکیفیت اب تم پر مخفی ہے وہ اس وقت مخفی نہیں رہے گی۔۔۔تمہارا رب یک چشم نہیں ہے اور وہ (دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ کا ڈیلا ابھرا ہوا ہے۔

تشریح: دجال کے بارہ میں روایات بخاری کے علاوہ صحیح مسلم، ابوداؤد، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں بھی موجود ہیں۔بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ دجال اپنے ساتھ جنت اور آگ کی مثل یعنی ان سے ملتی جلتی چیز لے کر آئے گا لیکن جسے وہ جنت کہے گا دراصل وہ آگ ہوگی۔

(نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 426 مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[122]

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی روایت ہے کہ دجال کے بارے میں نبی اکرمﷺ سے مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا اور حضور اکرمﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ اس سے تمہیں کیا ضرر پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ اس سے خوف ہے اس لئے کہ) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

(نصر الباری جلد دوازدہم صفحہ 438 مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[123]

حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہوگا۔

(نصر الباری جلد دوازدہم صفحہ 442 مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[124]

دراصل ان احادیث صحیحہ میں دجال کی وہ علامات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں جن کے نظارے مختلف مکاشفات میں آپؐ کو کروائے گئے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں ایک دفعہ سورج گرہن کے موقع پر جب آپؐ نے صلوۃ کسوف پڑھائی تو اس کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا! کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں نے نہیں دیکھا۔ مگر اس جگہ نماز میں کھڑے ہوئے میں نے اسے دیکھ لیا ہے یہاں تک کہ جنت وجہنم کو بھی دیکھا اور مجھے وحی کی گئی کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے، دجال کی آزمائش کی طرح یا فرمایا دجال کے فتنہ کے قریب یا برابر۔

(بخاری کتاب الکسوف باب نساء مع الرجال فی الکسوف)

دراصل دجال سے مراد مغربی عیسائی اقوام اور خصوصاً ان کے پادری ہیں جن کے نمائندہ کے طور پر ایک شخص آپؐ کو دکھایا گیا۔ مذکورہ بالا حدیث میں دائیں آنکھ سے کانا ہونے میں دجال کے باطنی حلیہ یا دینی کمزوری اور عیب کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کانی، انگور کی طرح موٹی ابھری ہوئی اور بائیں آنکھ ستارہ کی طرح روشن ہوگی۔

(المصنف لا بن ابی شیبہ جلد 21 صفحہ 194 دار قرطبة بیروت)[125]

اس سے مراد دراصل دین کی آنکھ سے محرومی اور دنیا کی آنکھ کا تیز ہونا ہے۔ گویا وہ مذہب اور روحانیت سے بے بہرہ ہوگا جب کہ اس کی دنیاوی عقل بہت تیز ہوگی۔ دجال کے مذہبی تشخص اور مشرکانہ عقائد کی طرف اشارہ اس مثال سے ظاہر ہے جو نبی کریمؐ نے اسے خزاعہ قبیلہ کے ایک مُشرک عبدُ العُزّٰی بن قطن سے مشابہ دیکھا اور دجال کی پیشانی پر ''ک۔ف۔ر'' یعنی کفر کے الفاظ سے مراد دجال کے کفریہ عقائد اور اعمال ہیں جو اس کے کفر پر کھلی دلیل ہوں گے۔

حضرت تمیمؓ داری کی مشہور حدیث میں ذکر ہے کہ انہوں نے ایک مغربی جزیرے میں دجّال کو ایک گرجا میں مقیّد دیکھا۔ (صحیح مسلم اردو جلد ششم صفحہ 459-460 نعمانی کتب خانہ لاہور)[126]

اس سے بھی ظاہر ہے کہ مغربی عیسائی اقوام اور ان کے پادری ہی دجّال ہیں جن کا تعلق جزیرہ نما انگلستان سے ہو یا ویٹیکن روم کے گرجے سے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم کے ایک نمائندہ فرد کے طور پر دکھائے گئے اور جن کے بارہ میں احادیث میں بیان فرمودہ تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں مثلاً یہ کہ وہ زمین میں اس بارش کی تیزی سے چلے گا جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو۔ اور ہر طرف فتنہ و فساد برپا کرے گا۔ اور اس کے حکم پر بارش برسے گی اور زمین کھیتی اگائے گی اور اپنے خزانے نکال باہر

کرے گی۔ اور جسے چاہے گا قتل کرے گا اور جسے چاہے گا زندہ کرے گا۔

(ملاحظہ ہو کتاب ہذا صفحہ 390۔ حوالہ نمبر 134)

دجال کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کا دریا ہوگا۔

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 693 مترجم محمد محی الدین جہانگیر شبیر برادرز لاہور)[127]

ان پیشگوئیوں اور استعارات کا مطلب یہ تھا کہ دجّال اپنی خصوصیات اور کارگزاریوں سے خدا کے کاموں پر ہاتھ ڈالے گا اور کوشش کرے گا کہ بارش برسانا، پانی بکثرت پیدا کرنا اور پانی خشک کر دینا وغیرہ تمام نظام طبعی پر تصرف تام اور کامل غلبہ اس کے ہاتھ آ جائے۔

(مفہوم از تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 120 ایڈیشن 2008)

جنت و دوزخ پر دجّال کے اقتدار کی تشریح حضرت علّامہ ابن حجر نے بھی یہ کی ہے کہ وہ انعام و اکرام اور سزا پر قادر ہوگا جو اس کی اطاعت کرے گا اس پر انعام و اکرام کر کے گویا وہ اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا جس کے نتیجہ میں وہ لوگ اخروی عذاب کا مورد ٹھہریں گے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ اس کی دنیا کو جہنم بنادے گا مگر ایسے لوگ اخروی جنت کے وارث ہوں گے۔

(فتح الباری الجزء الثالث والعشرون صفحه 201 الرسالةا لعالمية)[128]

روٹی اور پانی کے پہاڑ دجال کے ساتھ ہونے سے مراد ایک تو ان طاقتور مغربی قوموں کا کل دنیا پر اقتصادی و معاشی اقتدار و غلبہ ہے دوسرے ان مغربی اقوام کی ایجاد کردہ سواریوں ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز کی طرف اشارہ ہے جن میں دوران سفر خوراک وغیرہ کے جملہ سامان مہیا ہوتے ہیں۔ دجّال کی یہ ایجادات اور سواریاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف میں دیکھ کر ان کی جو تصویر کشی فرمائی ہے وہ صاف طور پر دور حاضر کی جدید سواریوں کاروں، لاریوں، ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور بحری جہاز کا نقشہ پیش کرتی ہیں اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ کی صداقت پر زندہ گواہ ہیں نیز یہ علامات دجال کی بھی واضح تعیین کر دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستّر باع کا فاصلہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ اردو جلد سوم صفحہ 41 مترجم مولانا عبدالحکیم خاں اردو بازار لاہور)[129]

اب یہ علامت واضح طور پر ریل گاڑی پر چسپاں ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری روایت میں ہوائی جہاز کی طرف اشارہ ہے۔

دجّال کی غیر معمولی قوت و طاقت کے اظہار کے طور پر اس کی حیرت انگیز ایجادات کی تیز رفتاری کا ذکر بھی احادیث میں موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا۔ اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے ایک میں درخت، پھل اور پانی ہوگا اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی۔ کہے گا یہ جنت ہے یہ جہنم۔

(کنزالعمال جلد 7 حصہ چہاردہم صفحہ 463 دارالاشاعت کراچی) [130]

پھر بحری جہازوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال کا گدھا سمندر میں گھس جائے گا اور بادلوں کو چھوئے گا (اور اپنی تیزی میں) سورج کے غروب پر بھی سبقت لے جائے گا۔

(المصنف ابن ابی شیبه جلد 21صفحه 225دار قرطبة بیروت) [131]

بعض سفر دجال کی سواری سات دن میں طے کرے گی اور اس کے ساتھ دو پہاڑ ہوں گے ایک میں پھل اور پانی وغیرہ کھانے پینے کا سامان اور دوسرے میں دھواں اور آگ ہوگی۔

(کنزالعمال۔ ملاحظہ ہو حوالہ 131)

اس دور کے بعض علماء نے ریل گاڑی سے دجال کا وہ گدھا مراد لیا ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ (ہدیہ مہدویہ صفحہ 89-90 مطبع نظام کانپور) [132]

دجّال کی سواری کی یہی علامات شیعہ کتب میں بھی موجود ہیں نیز لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں ایسی سواریوں پر سواری کی جائیگی جو ذوات الفروج یعنی سوراخ والی یعنی روزن اور کھڑکیوں والی اور ذوات السروج یعنی زین والی سواریاں اور سیٹوں (Seats) والی گاڑیاں ہوں گی اور بعض نے زین کسے ہوئے گھوڑے اور کاریں مراد لی ہیں۔

(بحارالانوار مترجم جلد 12 صفحہ 82-83 محفوظ بک ایجنسی کراچی) [133]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجّال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا اُن کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔''

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:121

مترجم

صحیح البخاری

۲

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزمانؒ

حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر ۲ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:121

۱۵۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَنْفِرْ *

۱۵۲۱۔ ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے۔ انہوں نے کہا ام المومنین صفیہ کو عین حجۃ الوداع میں حیض آگیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا اس کی وجہ سے ہم رکے رہیں گے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو مکہ کو لوٹ کر طواف الزیارۃ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے (ہمارے ساتھ) کوچ کرے طواف الوداع کی ضرورت نہیں)۔

۱۵۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۵۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا ان سے ان کے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ ہم لوگوں میں (زندہ) تھے ہم کو نہیں معلوم تھا حجۃ الوداع کے کیا معنی۔ خیر آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اس کی ثنا بیان کی پھر مسیح الدجال کا خوب لمباذکر کیا۔ فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ یہاں تک کہ حضرت نوح اور ان کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا۔ آپ نے فرمایا وہ (قیامت کے قریب) ضرور نکلے گا اگر تم کو اور کوئی دلیل (اس کے جھوٹے ہونے کی) نہ معلوم ہو تو بھی یہ دلیل کافی ہے کہ وہ (مردود) کانا ہوگا۔ تمہارا پروردگار (جل شانہ) کانا نہیں ہے وہ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا انگور۔ سن لو! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خون اور مال حرام کیے ہیں جیسے اس دن کو حرام کیا (یعنی عرفہ کے دن کو) اس شہر میں اس مہینے میں۔ دیکھو! میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچادیا۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو۔ تین بار یہی فرمایا دیکھو تمہاری خرابی یا تم پر افسوس یوں نہ کرنا میرے بعد اسلام سے پھر کر کافر ہو جاؤ۔ مسلمان کی گردن مارنے لگو۔

۱۵۲۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى *

۱۵۲۳۔ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق سبیعی نے کہا مجھ سے زید بن ارقم نے۔ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ایک ہی حج کیا یعنی حجۃ الوداع۔ اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔ ابواسحاق نے کہا آپ ﷺ نے ایک حج اس وقت بھی کیا جب مکہ میں تھے۔ (مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی)۔

۱۵۲٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۵۲۴۔ ہم سے حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا لوگوں کو خاموش کر۔ (تاکہ میری بات سنیں)۔ پھر فرمایا لوگو میرے بعد ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ۔

۱۵۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا جس حال پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے۔ دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں پے در پے تین مہینے حرام ہیں۔ ذیقعد ذی حجہ

عکس حوالہ نمبر:122

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۳۴۵، بہادرآباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:122

رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی النّاسِ فاثنی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھلُہٗ ثمّ ذَکَرَ الدَّجّالَ فقالَ اِنّی لاُنذِرُکُمُوہُ وَمَا مِن نَبِیٍّ اِلاّ اَنذَرَ قَومَہٗ لَقَدْ اَنذَرَ نُوحٌ قومَہٗ وَلٰکِنّی اَقُولُ لَکُمْ فِیہِ قولاً لَمْ یَقُلہُ نَبِیٌّ لِقَومِہٖ تَعلَمُونَ اَنّہٗ اَعوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیسَ بِاَعوَرَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں (خطبہ سنانے کے لئے) کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد وثنا بیان کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا میں تمہیں دجال (کے فتنے) سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (وہ ذات مقدس ہر عیب سے پاک ہے تعالیٰ شانہٗ)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "لقد انذر نوح قومہ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۷۰، ومرّ الحدیث ص۴۳۰، ویاتی الحدیث ص۴۸۹، وص۶۳۲، وص۹۱۲، وص۱۰۵۵، وص۱۱۰۱۔

۳۱۱۴﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَیمٍ حدثنا شَیبانُ عن یَحییٰ عن اَبِی سَلَمَۃَ سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلاَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیثًا عَنِ الدَّجّالِ مَاحَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَومَہٗ اِنّہٗ اَعوَرُ وَاِنّہٗ یَجِیءُ مَعَہٗ بِتِمثَالِ الجَنّۃِ وَالنّارِ فالّتِی یقولُ اِنّھا الجَنّۃُ ھِیَ النّارُ وَاِنّی اُنذِرُکُم بِہٖ کَمَا اَنذَرَ بِہٖ نُوحٌ قَومَہٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں بیان کی ہے کہ وہ (دجال) کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثال لائے گا جسے وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ. "کما انذر بہ نوح قومہ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۷۰۔

۳۱۱۵﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ حَدَّثَنَا عبدُ الوَاحِدِ بنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا الاَعمَشُ عن اَبِی صالِحٍ عن اَبِی سَعِیدٍ قالَ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَجِیءُ نُوحٌ وَاُمَّتُہٗ فیقولُ اللّٰہُ ھَلْ بَلَّغْتَ فیقولُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ فیقولُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فیقولونَ لاَمَاجَاءَنَا مِنْ نَبِیٍّ فیقولُ لِنُوحٍ مَنْ یَشْھَدُ لَکَ فیقولُ محمّدٌ وَاُمَّتُہٗ فَنَشْھَدُ اَنّہٗ قَدْ بَلَّغَ وَھُوَ قولُہٗ

عکس حوالہ نمبر: 123

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوازدہم | پارہ: ۲۷-۲۹ | باب: ۳۵۰۷-۳۷۶۶ | حدیث: ۶۱۹۵-۶۶۷۰

كتاب الأيمان والنذور، كتاب كفارات الأيمان، كتاب الفرائض، كتاب الحدود كتاب المحاربين من اهل الكفر والرّدّة، كتاب الديات، كتاب استتابة المعاندين والمرتدّين وقتالهم، كتاب الاكراه، كتاب الحِيَل، كتاب التعبير، كتاب الفتن

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:123

پ ۲۹/ کتاب الفتن/ باب: دجال کا بیان/ حدیث: (۶۶۵۷)

شعبہ ما سأل احد النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن الدّجّال اکثر ما سألتہ وانّہ قال لی ما یضرّک منہ قلت لانّھم یقولون انّ معہ جبل خبز ونھر ماء قال ھو اھون علی اللّٰہ من ذلک۔

ترجمہ قیس بن ابی حازم نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے تمہیں کیا ضرر پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ اس سے خوف ہے اس لئے کہ) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اس کے باوجود کہ اس کے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی تب بھی اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ لوگ اس کو خدا سمجھیں کیونکہ وہ کانا اور عیب دار ہوگا اور اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے۔ اور اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر اہل ایمان پہچان لیں گے کہ یہ جعلی مردود ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۵۵ والحدیث اخرجہ مسلم وابن ماجۃ فی الفتن (قس)

تشریح اس حدیث میں ہے ان معہ جبل خبز الخ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے معہ جبال من خبز ولحم ونھر ماء (مسلم ثانی، ص:۴۰۳)

یہاں دجال سے مراد وہ بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا یہ دجال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہوگا ایک طرف اللہ تعالیٰ اسے خرق عادت پر قدرت عطا فرمائے گا یہاں تک کہ قتل کر کے زندہ کرے گا، بارش برسائے گا، کھیتی اگائے گا عجیب عجیب شعبدے دکھلائے گا خدائی کا دعویٰ کرے گا جس سے کچھ کچے ایمان والے اس کے پھندے میں پھنس جائیں گے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ ایسی علامات ونشانیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی جو اس کے کذاب ہونے کی بین دلیل ہوں گی۔ مثلاً کانا ہونا، اس کی پیشانی پر ک، ف، ر، کا لکھا ہونا وغیرہ اگر اس بدبخت کو طاقت ہوتی تو اپنی پیشانی سے کفر مٹا دیتا، اپنی آنکھیں درست کر لیتا۔

۶۶۵۷ حدّثنا موسی بن اسماعیل حدّثنا وھیب حدّثنا ایّوب عن نافع عن ابن عمر اُراہ عن النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال اعور عین الیمنی کانّھا عنبۃ طافیۃ۔

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے امام بخاریؒ کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کانا دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا گویا کہ وہ ابھرا ہوا انگور ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

عکس حوالہ نمبر:124

۶۶۶۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۵ تا ص:۱۰۵۶ مر الحديث ص:۱۱۵، ص:۳۲۲، ص:۹۴۲، ص:۹۴۳۔

۶۶۶۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی حقیقت میں آگ ہے۔

"قال ابو مسعود الخ" حضرت ابو مسعود بدری انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶۔ ومر الحديث ص:۴۹۰۔

۶۶۶۵﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے (کانا دجال) سے ڈرایا سن لو کہ وہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶ ويأتي ص:۱۱۰۱۔ مسلم و ترمذى فى الفتن.

عکس حوالہ نمبر:125

المُصَنَّف

لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥هـ

رضي الله عنه

حققه وقوم نصوصه وخرج أحاديثه

محمد عوامة

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

شركة دار القبلة　مؤسسة علوم القرآن

عکس حوالہ نمبر:125

بُيِّن لي ما لم يبيَّن لأحد قبلي، إنه أعور، وإن الله ليس بأعور، وإنه أعور عين اليمنى، لا حدقةَ له، جاحظةٌ، والأخرى كأنها كوكب دريّ، وإنه يتبعه من كل قوم يَدْعونه بلسانهم إلهاً».

٣٨٦٢١ ـ حدثنا يزيد بن هارون قال: أخبرنا ابن عون، عن مجاهد قال: ذكروه ـ يعني: الدجال ـ عند ابن عباس، قال: مكتوب بين عينيه: ك ف ر، قال: فقال ابن عباس، لمْ أسمعه يقول ذلك، ولكنه قال: «أما إبراهيم فانظُروا إلى صاحبكم ـ قال يزيد: يعني النبيَّ صلى الله عليه وسلم ـ وأما موسى فرجل آدمُ جعدٌ طُوَال، كأنه من رجال شَنُوءة، على

طريق موسى بن عُبيدة الربذي، عن يزيد الرقاشي، عن أنس مرفوعاً، وقال: الربذي ضعيف، وشيخه أضعف منه.

وأما رواية ٣٠٠٠ نبي: فساق ابن كثير إسناده بها إلى أنس أيضاً، وقال: «غريب من هذا الوجه وإسناده لا بأس به، رجاله كلهم معروفون إلا أحمد بن طارق فإني لا أعرفه بعدالة ولا جرح».

وأما رواية الألف، أو الألف ألف: فتقدم الكلام عليهما.

وأقول في خلاصة ذلك ما قلته في التعليق على «مجالس ابن ناصر الدين» ص٥٦: إنه يمكن تحسين الحديث في هذا العدد بمجموع طرقه. والله أعلم.

٣٨٦٢١ ـ رواه أحمد ١: ٢٧٧ بمثل إسناد المصنف.

ورواه البخاري (١٥٥٥) وتنظر أطرافه، ومسلم ١: ١٥٣ (٢٧٠) من طريق ابن أبي عدي، عن ابن عون، به.

وقوله «قال: مكتوب بين عينيه»: فاعل «قال» هو قائل غير معيَّن من الحاضرين. قاله النووي في «شرحه» ٢: ٢٣٠.

وقوله صلى الله عليه وسلم «مخطوم بخُلْبة»: أي: زمام الجمل من ليف.

ترجمہ: میرے لئے دجال کے متعلق جو ظاہر کیا گیا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے ظاہر نہیں کیا گیا۔ وہ (دجال) کانا ہے اور اللہ کانا نہیں ہے۔ اور دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے جس کی پتلی نہیں ہے اور وہ ابھری ہوئی ہوگی۔ اور دوسری آنکھ ایسی ہے کہ گویا وہ ایک روشن ستارہ ہے۔

عکس حوالہ نمبر:126

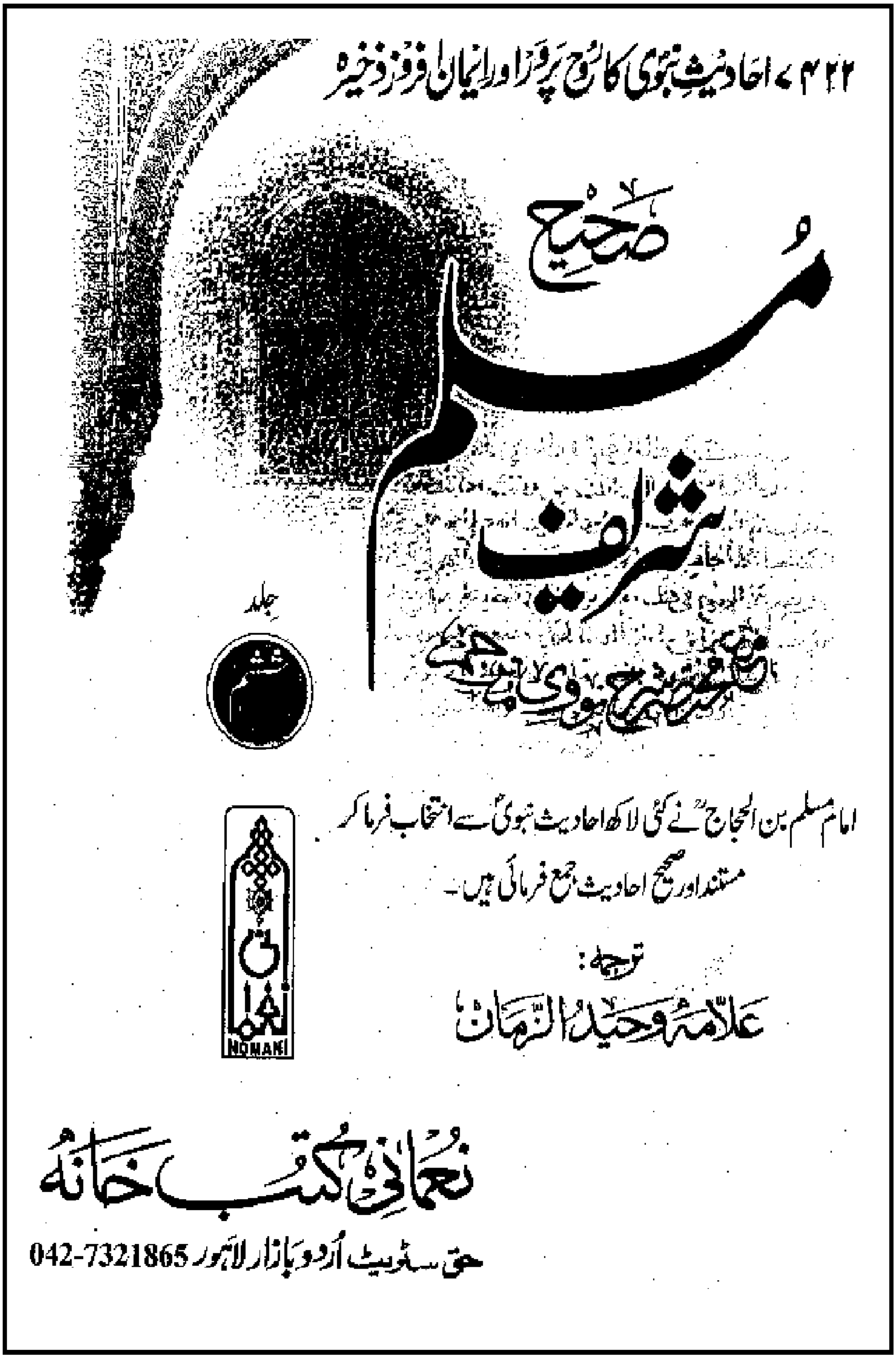
۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ﷺ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر:126

سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ)) قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا

طرف نکلی اور میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے۔ سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا)۔ پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پھر جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے۔ تو لوگوں نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا

ؔ کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنھوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی۔ حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ خدا اس کے شر سے بچے مسلمانوں کو بچاوے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

عکس حوالہ نمبر:126

رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا

آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آلگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ جانتے تھے اس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے ہم نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اس کا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انھوں نے کہا وہ

عکس حوالہ نمبر:127

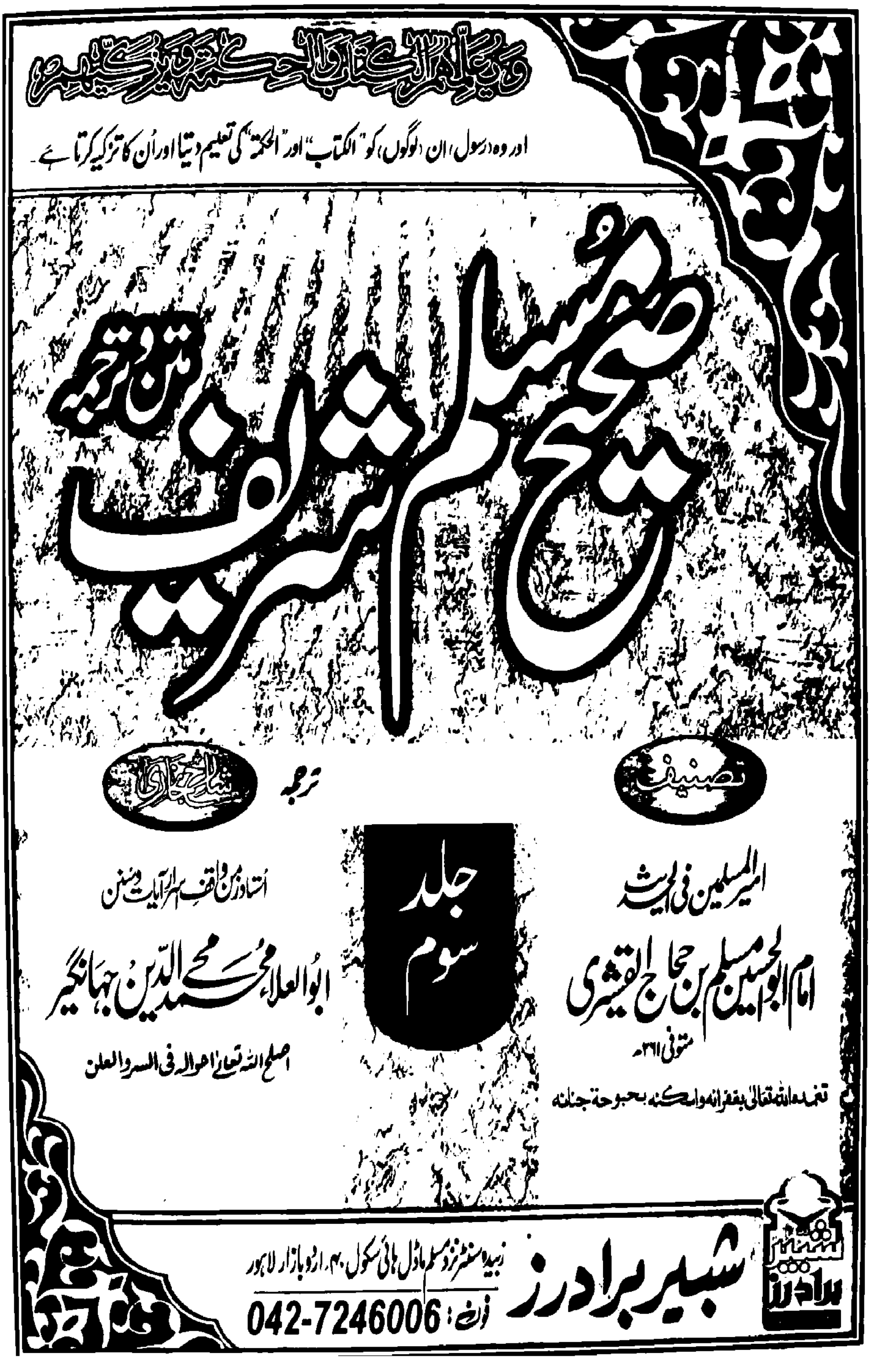

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ

اور وہ (رسول) ان (لوگوں) کو "الکتاب" اور "الحکمۃ" کی تعلیم دیتا اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے۔

صحیح مُسلم شریف

متن و ترجمہ

تصنیف

امیر المسلمین فی الحدیث

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری

متوفی ۲۶۱ھ

تغمدہ اللہ تعالیٰ بغفرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ

جلد سوم

ترجمہ

اُستاذ من واقف اسرار آیات و سنن

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

اصلح اللہ تعالیٰ احوالہ فی السر والعلن

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

عکس حوالہ نمبر:127

سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُصِيبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں جتنے زیادہ سوالات میں نے کئے ہیں اتنے کسی اور نے نہیں کئے آپ نے یہ فرمایا تھا تم اس کی وجہ سے کیوں پریشان ہو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ہمراہ خوراک اور دریا ہوں گے آپ نے فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا۔

7246- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَعَهُ جِبَالٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّنَهَرٌ مِّنْ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں جتنے سوالات میں نے کئے ہیں۔ اتنے کسی اور نے نہیں کئے (راوی نے دریافت کیا) آپ کا سوال کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا میں نے دریافت کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ دجال کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کا دریا ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا۔

7247- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ فَقَالَ لِيْ أَيْ بُنَيَّ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے راوی سے کہا) اے میرے بیٹے!

7248- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهِ تَقُوْلُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَّا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ أَمْرًا عَظِيْمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُوْنُ وَيَكُوْنُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ أُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلٰى وَجْهِ

حدیث 7245- بخاری (3159) ابوداؤد (4316) ترمذی (2234) ابن ماجہ (4071) احمد (4804) ابن حبان (6778) مستدرک (8508) ابویعلیٰ (725) معجم کبیر (6445)

عکس حوالہ نمبر:128

فتح الباري

بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

أشرف على تحقيق الكتاب وراجعه

شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

حقق هذا الجزء وخرجه وعلق عليه

عادل مرشد أحمد برهوم

شارك في تخريج نصوصه

هيثم عبد الغفور

الجزء الثالث والعشرون

الرسالة العالمية

عکس حوالہ نمبر:128

كتاب الفتن باب ٢٦ / ح ٧١٣١ ٢٠١

والطَّبَرانيّ (٦٤٤٥): «معه واديان: أحدُهما جَنَّةٌ والآخر نارٌ، فنارُه جَنَّةٌ وجَنَّتُه نار»، وفي حديث أبي أُمامةَ عندَ ابن ماجَهْ (٤٠٧٧): «وإنَّ من فِتْنته أنَّ معه جَنّة وناراً، فناره جَنّة وجَنّته نار، فمَن ابتُلِيَ بناره فليَستَغِثْ بالله ولْيَقرأْ فواتحَ الكهف، فتكون عليه بَرْداً وسَلاماً».

قوله: «فنارُه ماءٌ بارد، وماؤُه نار» زاد محمَّد بن جعفر في روايته: «فلا تَهلِكوا»، وفي رواية أبي مالك: «فإنْ أدرَكَه أحد فلْيأْتِ النَّهرَ الذي يراه ناراً، ولْيُغمِض ثمَّ لْيُطَأْطِئْ رأسه فيشرب»، وفي رواية شُعَيب بن صَفْوان: «فمَن أدرَكَ ذلك منكم فلْيَقَعْ في الذي يراه ناراً، فإنّه ماءٌ عَذْب طيِّب»، وكذا في رواية أبي عَوَانة، وفي حديث أبي سَلَمة عن أبي هريرة: «وإنّه يَجيء معه مِثْلُ الجنَّة والنار، فالتي يقول: إنّها الجنّة، هي النار» أخرجه أحمد[1]، وهذا كلّه يَرجِع إلى اختلاف المَرْئيِّ بالنِّسبةِ إلى الرّائي، فإمّا أن يكون الدَّجّال ساحراً، فيُخيِّل الشَّيءَ بصورةِ عَكسِه، وإمّا أن يجعل الله باطنَ الجنَّة التي يُسَخِّرها الدَّجّال ناراً وباطنَ النار جَنّة، وهذا الرَّاجح، وإمّا أن يكون ذلك كِنايةً عن النِّعْمة والرَّحْمة بالجنَّة، وعن المِحْنة والنِّقْمة بالنار، فمَن أطاعَه فأنعَمَ عليه بجَنَّتِه يؤُولُ أمرُه إلى دخول نار الآخرة، وبالعَكْس، ويحتمل أن يكون ذلك من جملة المِحْنة والفِتْنة، فيَرَى الناظرُ إلى ذلك من دَهْشَته النارَ فيَظنُّها جَنَّة، وبالعَكْس.

الحديث التاسع:

٧١٣١- حدَّثنا سليمانُ بنُ حَرْب، حدَّثنا شُعْبةُ، عن قَتَادةَ، عن أنسٍ ﷺ، قال: قال النبيُّ ﷺ: «ما بُعِثَ نبيٌّ إلّا أنذَرَ أمَّتَه الأعورَ الكذَّابَ، ألَا إنَّه أعورُ، وإنَّ رَبَّكم ليس بأعوَرَ، وإنَّ بينَ عَينَيهِ مكتوبٌ: كافرٌ».

[طرفه في: ٧٤٠٨]

قوله: «عن قَتَادةَ، عن أنس» يأتي في التَّوحيد (٧٤٠٨) عن حَفْص بن عمر عن شُعْبة: أخبرنا قَتَادةُ سمعتُ أنساً.

(١) كذا وقع للحافظ رحمه الله عزوه لأحمد، وهو ذهولٌ شديد، إذ لَيس هو فيه وإنما قد سلف عند البخاري برقم (٣٣٣٨)، وهو عند مسلم أيضاً برقم (٢٩٣٦).

نوٹ

ترجمہ: علامہ ابن حجر شارح بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یا تو دجال جادوگر ہوگا جو کسی چیز کا تصور اصل کے برعکس کروائے گا۔اللہ تعالیٰ اس جنت کے اندرونی حصہ کو جس پر دجال کا قبضہ ہوگا۔آگ میں اور آگ اندرونے کو جنت میں تبدیل کر دے گا اور یہ تاویل زیادہ وزنی ہے۔یا یہ بات جنت کی نعمتوں اور رحمت ،آگ کی مشقت اور سزا کے کنایہ کے طور پر بیان کی گئی ہے۔پس جو دجال کی اطاعت کرے گا اس پر وہ جنت کا انعام کرے گا مگر اس کا انجام آخرت کی آگ میں داخل ہونا ہوگا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا اسے بالآخر جنت نصیب ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر:129

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا

(ترجمہ کنزالایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اُردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸- اُردو بازار، لاہور ۲

عکس حوالہ نمبر:129

مَعَهُمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسماء کیا ہے؟ عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل نکال دیئے۔ فرمایا کہ کیسے نکل سکتے ہیں جبکہ میں موجود ہوں اور اس سے جھگڑنے والا میں ہوں۔ اور میرے بعد میرا رب ہر ایمان والے کا محافظ ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور روٹیاں پکانے نہیں پاتے کہ بھوک تنگ کرنے لگتی ہے تو اس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ وہی کفایت کرے گا جو آسمان والوں کو تسبیح و تقدیس کے ذریعے کفایت کرتا ہے۔
(احمد)

تیسری فصل

٥٢٥٦ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق اتنا کسی نے نہیں پوچھا جتنا میں نے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ عرض گزار ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔
(متفق علیہ)

٥٢٥٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کا بیان

پہلی فصل

٥٢٥٨ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر صحابہ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے، یہاں تک کہ اسے پایا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلوں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد ان دنوں بلوغ کے قریب

عکس حوالہ نمبر:130

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

جلد ۷

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

دارالاشاعت

عکس حوالہ نمبر:130

تو وہ اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جہنم ہوگی اور جسے اپنی جہنم میں داخل کرے گا وہ جنت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین بھیجے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اس کے ساتھ امتحان ہے اور فتنہ وہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش ہو جائے گی جو لوگوں کو نظر آئے گی ایک شخص کو قتل کرے گا زندہ کرے گا یہی کچھ لوگوں کو نظر آئے گا جس سے لوگ اس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

لوگوں سے کہے گا: لوگو! کیا یہ رب کا کام نہیں؟ مومن لوگ شام میں دخان نامی پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں گے وہاں ان کا محاصرہ کرے گا انہیں سخت محنت ومشقت میں ڈالے گا پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے وہ سحری کے قریب آواز دیں گے: لوگو! تمہیں اس جھوٹے خبیث کی طرف جانے سے کیا چیز روکتی ہے؟ یہ لوگ کہیں گے یہ کسی جن کی آواز ہے، جب وہاں پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

پھر نماز قائم ہوگی ان سے کہا جائے گا: روح اللہ! آپ آگے ہوں، وہ فرمائیں گے تمہارا امام آگے ہو اور وہ نماز پڑھائے، جب فجر کی نماز پڑھ چکے گا تو اس (دجال) کی طرف نکلیں گے اللہ کا دشمن جب انہیں دیکھے گا تو یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے چلیں گے اور اسے قتل کر دیں گے یہاں تک کہ شجر وحجر پکاریں گے: روح اللہ! یہ یہودی ہے آپ اس کے پیروکاروں میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، ابو یعلی، حاکم، ضیاء عن جابر

٣٨٨٢٠　دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا یہاں تک کہ وہ کوفہ آئے گا اور اس کے ساتھ مدینہ طوسمین اور قزوین کی ایک ایک قوم ہوگی کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قزوین کون سی قوم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے آخر میں ایک قوم ہوگی جو دنیا سے بے رغبت ہو کر دین کے لئے نکلے گی اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایک قوم کو شرک سے ایمان کی طرف لائے گا۔

الخطيب في فضائل قزوين والرافع عن ابن عباس

٣٨٨٢١　دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار جولاہے (بے وقوف) ہوں گے ان کا سب سے عقلمند آگے آگے دیہات دیہات کہتا ہوگا۔

الديلمي عن علي

٣٨٨٢٢　دجال خراسان نامی زمین سے نکلے گا جو قوم اس کی پیروی کرے گی ان کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

ابن جرير في تهذيبه عن ابي بكر

٣٨٨٢٣　دجال مشرق کی جانب اصبہان نامی زمین سے نکلے گا وہ ایسی قوم ہوگی جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

طبراني في الكبير عن عمران بن حصين

٣٨٨٢٤　دجال اصبہان کی جانب سے نکلے گا۔ طبرانی عن عمران ابن حصین

٣٨٨٢٥　کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے نکلے گا، پیدائشی طور پر اس کی آنکھ نہ ہوگی اور دوسری چمکتے ستارے جیسی ہوگی، خون آلود ہوگی، وہ دھوپ میں کوئی چیز بھونے گا پرندے پکڑ لے گا تین چیخیں مارے گا جنہیں مشرق ومغرب والے سنیں گے اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے ایک میں درخت، پھل اور پانی ہوگا، اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی، کہے گا: یہ جنت ہے یہ جہنم۔ حاکم ج۴ ص۵۲۸ وابن عساكر عن ابن عمرو

٣٨٨٢٦　کانا دجال اصبہان کے یہودیوں سے ظاہر ہوگا، اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور دوسری جیسے ستارہ۔

سمويه، حاكم عن ابن عمر عن حذيفة

٣٨٨٢٧　تمہارے باقی لوگ نہر اردن پر دجال سے جنگ کریں گے تم لوگ مشرقی جانب اور وہ مغربی جانب ہوں گے۔

ابن سعد عن نهيك بن صريم السكوني

٣٨٨٢٨　میری امت میں ایک گروہ ہوگا جو اللہ اور قرآن کا انکار کریں گے جب کہ انہیں اس کا علم وشعور نہیں ہوگا جیسے یہود ونصاریٰ نے کفر کیا پھر تقدیر کا اقرار کریں اور کچھ انکار کریں گے وہ کہیں گے: بھلائی اللہ کی طرف سے اور شر ابلیس کی طرف سے ہے اسی عقیدہ پر قرآن پڑھیں گے ایمان ومعرفت کے بعد قرآن کا انکار کریں گے میری امت ان سے دشمنی، بغض اور جدال پائے گی۔ وہ لوگ اس امت کے بے

عکس حوالہ نمبر:131

المصنف

لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي
المولود سنة ١٥٩هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥هـ
رضي الله عنه

حققه وقوم نصوصه وخرج أحاديثه
محمد عوامة

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

مؤسسة علوم القرآن شركة دار القبلة

عکس حوالہ نمبر:131

ثم على أثر ذلك القبضُ». وأشار بيده.

قال: ثم شهدت له خطبة أخرى قال: فذكر هذا الحديث ما قدَّم كلمة ولا أخرَّها.

٣٨٦٦٩ ـ حدثنا زيد بن الحباب قال: أخبرني معاوية بن صالح قال: أخبرني ربيعة بن يزيد الدمشقي، عن عبد الله بن عامر اليَحْصُبي: أنه سمع معاوية بن أبي سفيان يقول: منِ التبست عليه الأمور فلا يتبعنَّ مُشاقاً، ولا أعور العين. يعني: الدجال.

٣٧٥١٥ **٣٨٦٧٠** ـ حدثنا زيد ين الحباب، قال: أخبرنا حماد بن سلمة، عن عليّ بن زيد بن جُدعان، عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «**الدجال يخوض البحار إلى ركبتيه، ويتناول السحاب، ويسبق**

١٤: ١٥٣ **الشمس إلى مغربها، وفي جبهته قرن يخرج منه الحيات، وقد صُوِّر في جسده السلاح كلُّه، حتى ذكر السيف والرمح والدَّرَق**» قال: قلت: وما الدَّرَق؟ قال: «الترس».

ترجمہ

٣٨٦٧٠ ـ «يخرج منه الحيات»: من كتاب ابن كثير، وفي النسخ: يخرص منه الحيات!.

وهذا من مراسيل الحسن، وتقدم القول فيها برقم (٧١٤)، وفي علي بن زيد كلام أيضاً، وتقدم القول فيه برقم (٥٢).

وقد رواه ابن كثير في «النهاية» ١: ١٤٢ عن شيخه الذهبي، بسنده إلى أبي سلمة التَّبوذكي، عن حماد بن سلمة، به، وقال: قال شيخنا: «هذا من مراسيل الحسن وهي ضعيفة». واقتصر السيوطي في «الدر المنثور» ٥: ٣٥٥ على عزوه إلى المصنِّف فقط.

ترجمہ: دجال سمندروں میں اپنے گھٹنوں تک داخل ہوگا اور بادلوں کو چھوئے گا۔اور (اپنی تیزی میں) سورج کے غروب کے سفر پر بھی سبقت لے جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر:132

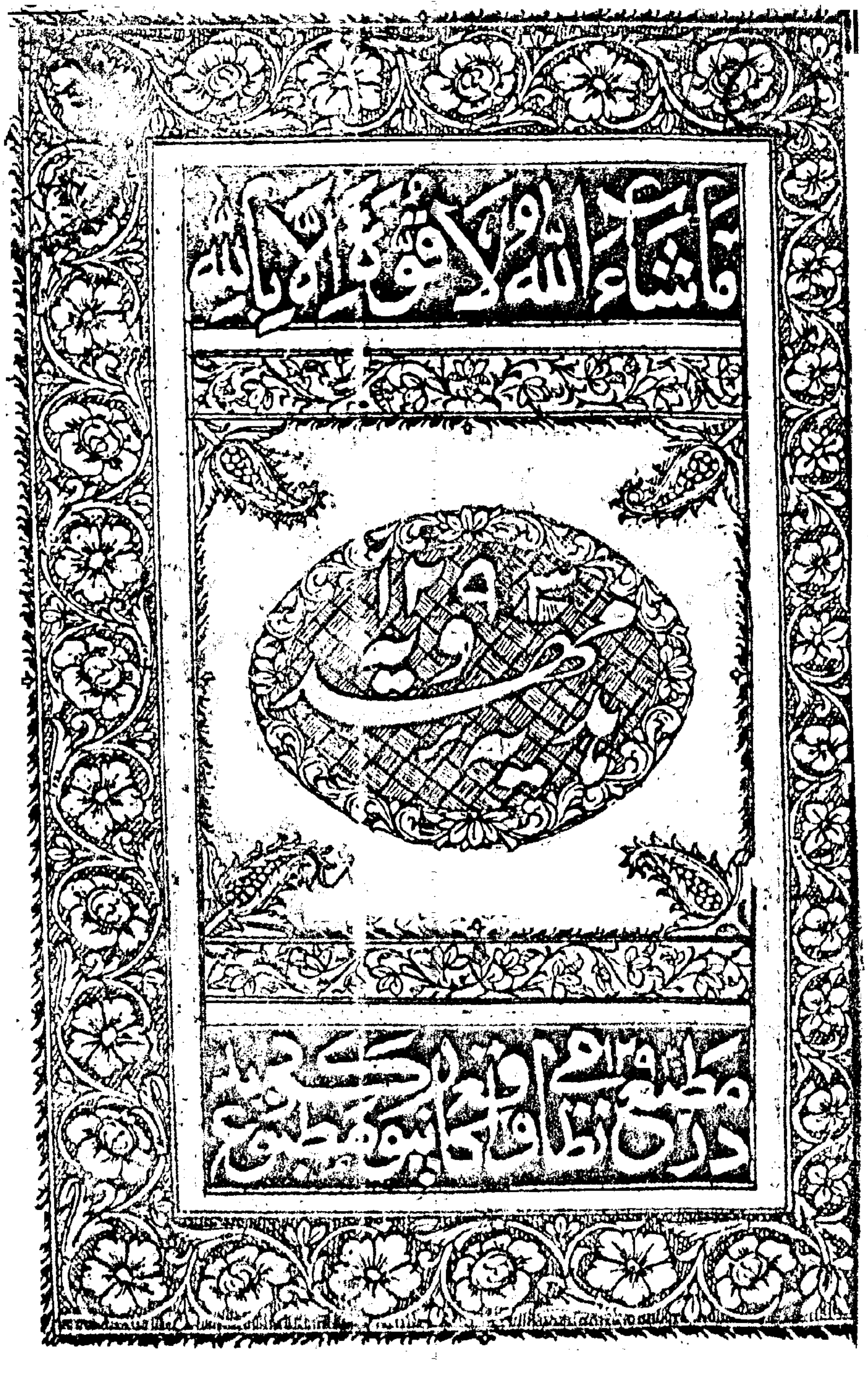

عکس حوالہ نمبر:132

۸۹

از احادیث صحیحہ بلکہ قرآن مجید میں واقع ہی کہ علم قیامت کا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسیکو خلائق علوی و سفلی میں سے
حاصل نہیں چنانچہ فرمایا کہ یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ
پس اس مقدمے میں حضرت اور دوسرے لوگ برابر ہیں چنانچہ خود فرمایا کہ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ
مِنَ السَّائِلِ اور اہل کتاب کو تعین ایام ماضیہ میں اختلاف ہی اہل اسلام سے صاحب تقویم التاریخ
اہل شام سے صاحب تاریخ بیت المقدس نے تحقیق کی ہی کہ ولادت باسعادت آنحضرت کی ہبوط آدم
علیہ السلام سے بعد چھ ہزار ایک سو تریسٹھ برس کی ہی لیکن سات ہزار برس سے متجاوز ہونگے واللہ اعلم کہ اور کتنے باقی
ہیں اور قیامت کب ہی کہ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ انتہی اب معلوم ہوا
کہ حدیث حکیم ترمذی میں لفظ منذ یوم خلقت الی یوم افنیت کا مدرج فی الحدیث ہی کہ کسی آدمی نے
اپنے فہم کے موافق لفظ مثل الدنیا کو تفسیر کے واسطے اضافہ کر دیا۔ اور مسلم کتابی کی عبارت میں یہ عبارت
کہ قیامت ساتویں ہزار میں مقرر کی وہی مسلم کتابی کی رائے ہی کسی کتاب آسمانی یا کسی پیغمبر سے منقول
نہیں ہی اسواسطے کہ نص قرآنی کے مخالف ہی اور درج کلام راوی اور کمی و بیشی الفاظ کی اس حدیث میں
کچھ عجب نہیں ہی اسواسطے الفاظ حدیث کے محققین کے نزدیک مخلوط و غیر محفوظ ہیں چنانچہ سراج
شرح جامع صغیر میں لکھا ہی کہ الدنیا سبعة ایام من ایام الاخرة اسکو دیلمی نے مسند فردوس
میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ حدیث ضعیف ہی اور الدنیا سبعة الاف سنة انا
فی اٰخرها الفًا کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے دلائل میں ضحاک بن زمل جہنی سے باسناد واہی
روایت کیا ہی اور سخاوی نے کہا کہ اس حدیث میں کچھ شک نہیں ہی اور الفاظ اسکے مصنوعہ اور ملفق ہیں
ہوئے ہیں اور حق یہ ہی کہ اسکی حقیقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہی اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے
کہا ہی کہ الفاظ اسکے موضوع ہیں انتہی **فائدہ** بیان اس امر میں کہ دیلوے یعنی گاڑی دخانی بھی
علامت قرب دجال کی ہی مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ کوئی شہر ایسا نہیں ہی کہ اوسمیں دجال کا گذر نہ ہو مگر مکہ اور مدینہ کہ اسکی راہوں پر فرشتے
متعین ہونگے کہ نگہبانی کرینگے اور یہ بھی روایت کی کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار آدمی اوسکے ہمراہ ہونگے
اور یہ بھی بعض روایات میں آیا ہی کہ ہمراہ اوسکے تودہ روٹیوں کا اور پانی اور آگ ہوگی کہ موافقین کو
روٹی اور پانی سے نوازیگا اور منافقین کو آگ میں ڈالے گا لیکن آگ اوسکی مومنین کے حق میں پانی ہو جاویگی

عکس حوالہ نمبر:133

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزماں علیہ السلام

★

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر:133

۸۲

وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ السُّرُوجَ - وَتَشَبَّهَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَالرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ، وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ وَشَهِدَ الْآخَرُ قَضَاءً لِذِمَامٍ بِغَيْرِ حَقٍّ عَرَفَهُ وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَآثَرُوا عَمَلَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ، وَلَبِسُوا جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ، وَقُلُوبُهُمْ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفِ وَأَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ الوحا الوحا، الْعَجَلَ الْعَجَلَ، خَيْرُ الْمَسَاكِنِ يَوْمَئِذٍ بَيْتُ الْمَقْدِسِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَنَّى أَحَدُهُمْ أَنَّهُ مِنْ سُكَّانِهِ

یعنی : (جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کردیں گے، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے، سود کھانے لگیں گے، رشوت لینے لگیں گے مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے سفیہوں و بدعقلوں (بیوقوفوں) کو عامل وحاکم بنانے لگیں گے عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں گے قطع رحم کرنے لگیں گے، اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

جب حلم اور بُردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا، ظلم پر فخر کیا جائے گا، اُمراء فسق وفجور میں مبتلا ہوں گے، وزراء ظالم ہوں گے، علماء وعرفاء خائن ہوں گے، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہیاں دی جانے لگیں گی، فسق وفجور، کذب وبہتان، گناہان وسرکشیاں بالعلان ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مزیّن کیا جائے گا، مسجدیں آراستہ و پیراستہ کی جائیں گی، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے، شریر لوگوں کو مکرّم سمجھا جائے گا، صفوں میں بڑی بھیڑ بھاڑ ہوگی، لوگوں کی خواہشات مختلف ہوں گی، عہد وپیمان توڑ دیے جائیں گے، وقت موعود قریب ہوگا۔

تحصیلِ دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونگی فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور اُن ہی کی بات سنی جائے گی، قوم کے سردار

عکس حوالہ نمبر:133

۸۳

رذیل لوگ ہوں گے، شر و فساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا
جھوٹے کو سچا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا
آلات سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا، اس امت کے آخرین، اولین کو برا
کہیں گے، عورتیں زین کسے ہوئے گھوڑوں (کاروں) پر سوار ہوں گی۔
عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر اُن) سے
مشابہ ہوں گے۔ فقہاء کا تفقہ غیر دین کے لیے ہوگا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت
(کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی، بھیڑیے (صفت انسانوں) کے جسموں پر
گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار
اور صبر (ایلوے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت اُمید رکھو اور سمجھو
کہ اب خروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت
سکونت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ
آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی
سکونت اختیار کرتا۔
پھر اصبغ بن نباتہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے: یا امیر المومنین! یہ دجّال کون ہے؟
آپ نے فرمایا: سنو!

"اَلَا اِنَّ الدَّجَّالَ صَائِدُ بنِ الصَّیدِ فَالشَّقِیُّ مَنْ صَدَّقَهُ وَالسَّعِیدُ مَنْ کَذَّبَهُ، یَخْرُجُ مِنْ بَلْدَةٍ یُقَالُ لَهَا اِصْبَهَانُ مِنْ قَرْیَةٍ تُعْرَفُ بِالْیَهُودِیَّةِ عَیْنُهُ الْیُمْنیٰ مَمْسُوحَةٌ وَالْاُخْریٰ فِی جَبْهَتِهِ تُضِیْءُ کَاَنَّهَا کَوْکَبُ الصُّبْحِ، فِیهَا عَلَقَةٌ کَاَنَّهَا مَمْزُوجَةُ الدَّمِ بَیْنَ عَیْنَیْهِ مَکْتُوبٌ (کافر) یَقْرَاُهُ کُلُّ کَاتِبٍ وَاُمِّیٍّ۔
یَخُوضُ الْبِحَارَ وَتَسِیرُ مَعَهُ الشَّمْسُ بَیْنَ یَدَیْهِ جَبَلٌ مِنْ دُخَانٍ وَخَلْفَهُ جَبَلٌ اَبْیَضُ یَرَی النَّاسُ اَنَّهُ طَعَامٌ، یَخْرُجُ فِی قَحْطٍ شَدِیدٍ، تَحْتَهُ حِمَارٌ اَقْمَرُ خُطْوَةُ حِمَارِهِ مِیلٌ، تُطْوٰی لَهُ الْاَرْضُ مَنْهَلًا مَنْهَلًا وَلَا یَمُرُّ بِمَاءٍ اِلَّا غَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

22۔ دجّال و یاجوج ماجوج پر مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کا علمی و روحانی غلبہ

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانٍؓ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم الدَّجَالَ ...... (فَقَالَ) اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ...... قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْ بَرَتْهُ الرِّيْحُ ...... فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ...... فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ...... فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ ...... الخ

(صحیح مسلم اردو جلد ششم صفحہ 448 تا 451 مترجم علامہ وحید الزمان، نعمانی کتب خانہ لاہور)[134]

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اسے گھنگھریالے بالوں والے ایک تنومند نوجوان کی صورت میں عبدالعزّٰی بن قطن سے مشابہ دیکھا۔ تم میں سے جو اسے پائے وہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ وہ کس تیزی سے زمین میں چلے گا۔ فرمایا اس بادل کی طرح جسے ہوا اُڑا کر لے جائے۔

اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریمؑ کو مبعوث فرمائے گا اور وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لائیں گے...... پھر مسیح موعودؑ دجال کی تلاش میں نکلیں گے یہاں تک کہ وہ اسے بابِ لُدّ پر پکڑیں گے اور اسے قتل کریں گے...... دریں اثناء اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو وحی فرمائے گا کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں کہ آج کسی کو ان سے جنگ کی طاقت نہیں پس میرے بندوں کو طور پہاڑ کی طرف لے جا اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو کھڑا کرے گا اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

تشریح: امام مسلم نے اس حدیث کی صحت کی بناء پر اسے اپنی صحیح میں جگہ دی۔

یہاں اس طویل روایت نواس بن سمعان کے بعض حصے منتخب کئے گئے ہیں جو دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مکاشفات پر مشتمل ہیں جن میں آخری زمانہ کے سب سے بڑے فتنہ دجال و یاجوج ماجوج اور اس کے قلع قمع کرنے والے مسیح موعودؑ سے متعلق نظارے آپؐ کو کرائے گئے۔ روایت دیلمی کے پہلے لفظ ''اُرِیْـــتُ'' میں یہ وضاحت ہے کہ یہ تمام نظارے رؤیا کی صورت میں کروائے گئے۔ (فردوس الاخبار الجزء الاول صفحہ486 دار الکتاب العربی)[135]

رسول کریم ﷺ کی اس رؤیا کے بعض حصے تعبیر طلب ہیں۔ البتہ ان پیشگوئیوں میں ایک اہم پیشگوئی مسیح موعودؑ کے مقام ظہور کی تھی کہ وہ دمشق کے مشرق میں آئے جو ظاہری رنگ میں بھی پوری ہوئی اور مسیحیت و مہدویت کے دعویدار حضرت مرزا صاحب کا مقام ظہور قادیان کا قصبہ پیشگوئی کے مطابق دمشق سے عین مشرق میں اسی عرض بلد پر واقع ہے۔

سفید مینار سے جو بعض لوگ دمشق کی جامع مسجد کا مشرقی مینارہ مراد لیتے ہیں، یہ ظاہری طور پر اس لئے مراد نہیں ہوسکتا کہ مینار تو آٹھویں صدی ہجری میں تعمیر ہوا اور رسول کریمؐ کے زمانہ میں نہ تو مینار کی تعمیر کا رواج تھا نہ ہی ایسا کوئی مینار موجود تھا۔

(تاریخ ابن کثیر جلد 14 صفحہ 215 نفیس اکیڈمی کراچی)[136]

اس لئے اس کی تعبیر لازم ہے اور سفید مینار کے پاس اترنے کی تعبیر جو خود زمانے نے کھول دی، یہ ہے کہ مسیح موعودؑ کے لئے ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل کی سہولتوں کے باعث اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچا کر اس کے نور سے منور کرنا آسان ہوجائے گا اور اس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی۔

اسی طرح حدیث میں مسیح کے دو زرد چادریں اوڑھنے کا جو ذکر ہے اس کی تعبیر دو بیماریوں سے

ہے۔ (تفسیر الاحلام صفحہ 682 دار الکتب العلمیة بیروت)[137]

اس میں یہ اشارہ تھا کہ دو بیماریوں کے باوجود مسیح موعودؑ کا عظیم الشان اسلامی خدمات کی توفیق پانا اس کے منجانب اللہ ہونے کا نشان ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی دوران سر اور ذیابیطس کی دو بیماریوں کے باوجود اسلام کے دفاع اور تائید میں اسّی سے زائد تصانیف واقعی ایک عظیم الشان اور قابل قدر خدمت ہے۔

دو فرشتوں پر ہاتھ رکھنے سے مراد فرشتہ خصلت انسانوں کی مدد اور تعاون ہے جو مسیح موعودؑ کو حاصل ہونا تھا جیسا کہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں فرشتوں کی بجائے دو مَرد حضرات کے کندھوں پر مسیح موعود کے ہاتھ رکھنے کا ذکر موجود ہے۔

(نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 528 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[138]

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے واقعی حضرت مرزا صاحب کو ایسے اعوان و انصار بھی عطا فرمائے جو واقعی فرشتہ خصلت تھے۔

جہاں تک دجّال کے لفظ کا تعلق ہے ''دجل'' کے لغوی معنی کسی چیز کو ڈھانکنے اور ملمع سازی کے ہیں۔ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے کو بھی دجّال کہتے ہیں اور اپنی کثرت کی وجہ سے ساری زمین پر پھیل جانے والے اور سامان تجارت سے روئے زمین کو ڈھانک لینے والے گروہ کو بھی دجّال کہا گیا ہے۔ (مصباح اللغات زیر لفظ دجال مکتبۃ قدوسیہ لاہور)[139]

یہ تمام صفات عیسائی قوم کے دینی اور دنیوی علماء میں بدرجہ اتم موجود ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کو خدا بنانے کے سب سے بڑے جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور دجّال ان مغربی اقوام کا مذہبی نام ہے جب کہ سیاسی قوت و طاقت کے اعتبار سے انہیں یاجوج ماجوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یاجوج ماجوج کے الفاظ ''اَجِیج'' سے مُشتقّ ہیں جو آگ کے شعلہ مارنے یا بھڑکنے کو کہتے ہیں۔

(مفردات القرآن اردو جلد اول صفحہ 37 ناشر شیخ شمس الحق لاہور)[140]

گویا ان قوموں کے نام میں ہی ایک اشارہ آگ کو مسخر کرنے اور بڑی مہارت سے آگ سے کام لینے کی طرف تھا اور دوسرا اشارہ ان قوموں کی ناری سرشت کی طرف تھا کہ یہ متکبر قومیں انتہائی تیز اور چالاکی و ہوشیاری میں طاق ہوں گی۔ احادیث میں ایک طرف ان اقوام یاجوج ماجوج کے غلبہ کا ذکر ہے دوسری طرف دجّال کا، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک ہی قوم کے دو صفاتی نام ہیں۔ ورنہ جب دنیا پر پہلے ایک قوم قابض ہوگی تو دوسری کا غلبہ کہاں ہوگا؟ یاجوج ماجوج کے فساد

برپا کرنے کا سورہ کہف کے آخر میں ذکر ہے اور اس حدیث میں دجال کے فساد برپا کرنے کا بیان ہے جس کے فتنہ سے بچنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنے کے لئے امت کو ہدایت فرمائی۔ ابتدائی آیات میں خاص طور پر ان لوگوں کو انذار کرنے کا ذکر ہے جنہوں نے خدا کا بیٹا قرار دیا ہے نیز عیسائیت کے باطل عقائد الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ کا ردّ ہے جس سے کھل جاتا ہے کہ دجّال سے مراد عیسائی قوم ہی ہے جس کا علمی وعملی مقابلہ کرنے کے لئے سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو دراصل عیسائیت کے بنیادی عقائد الوہیت وتثلیث اور کفارہ کی تردید پر مشتمل ہے۔

سورۃ فاتحہ میں جن ضالّین سے بچنے کی دعا مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عیسائی مذہب کے لوگ مراد لئے۔ یہی وہ دجّال ہے جس کا ذکر سورۃ کہف کی آخری آیات 103 تا106 میں اس طرح ہے کہ انہوں نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے مگر تمام تر کوششیں دنیا کی خاطر وقف ہیں اور اپنی مادی وصنعتی ترقی پر نازاں ہیں۔ انہیں طاقتور ترقی یافتہ اقوام سلطنت روس وغیرہ کو بائبل میں جوج (یعنی یاجوج) کے لقب سے یاد کیا گیا ہے اور اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ بھی اس مغرب کی سرزمین کے باشندے ہیں۔

(حزقیل باب 38 آیت 1 تا 4 کتاب مقدس صفحہ 1051 پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور)[141]

اور یہ قدیمی نام آج تک مغربی اقوام اپنے لئے استعمال کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتیں، گلڈ ھال لندن میں نصب یاجوج ماجوج کے مجسمے اس کی کافی شہادت ہیں۔ جن کو دوبارہ ایستادہ کرنے کی تقریب پر 1951ء میں چرچل نے یاجوج کو روس اور ماجوج کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا نشان قرار دیا تھا۔ (لندن ٹائم 10 نومبر 1951ء)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے دجال کو شرور کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج دجّالی روح کی بھی ترقی یافتہ شکل ہوگی جس سے شرّ اتنا عام ہوگا کہ نظام عالم درھم برھم ہوجائے گا۔ (خیر کثیر صفحہ 250 مترجم مولانا عبدالرحیم دارالاشاعت کراچی)[142]

تعبیر رؤیا کی کتابوں میں قتل دجال کی تعبیر کا فراور بدعتی کی ہلاکت سے کی گئی ہے۔

(معجم تفسیر الاحلام صفحہ382 مکتبۃا لصفاء)[143]

اس حدیث میں بَـابِ لُـدّ کے پاس دجال کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔لُـدّ کے معنی عربی میں بحث کرنے والے کے ہیں۔ (مصباح اللغات زیر لفظ لُدّ مکتبہ قدوسیہ لاہور)[144]

جیسا کہ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَام(البقرۃ: 205) کے معنی بہت زیادہ بحث کرنے والے اور جھگڑالو کے ہیں۔یعنی پس اس سے مراد دجالی عقائد باطلہ کا توڑ اور علمی و عقلی لحاظ سے مذہبی بحث کے بعد دلائل کے ساتھ اس پر فتح حاصل کرنا ہے۔مسیح کا یہی کام احادیث میں بالفاظ دیگر کسر صلیب کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے۔

رہا یہ سوال کہ احادیث سے دجال کے زمانہ ظہور کی کوئی تعیین بھی ہوتی ہے یا نہیں؟اس بارہ میں رسول کریم ﷺ نے یہ صراحت فرمائی کہ دجال کو مسیح موعودؑ کے وقت میں عروج حاصل ہوگا اور بالآخر وہ مسیح موعود اور ان کی دعاؤں اور دلائل سے گھائل ہوگا۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

تاہم احادیث میں دجال کے ظاہر ہونے کے بعد تدریجی ارتقاء کے بارہ میں یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کے بعد بالآخر اپنے عروج کو پہنچے گا۔چنانچہ دجال کے کھل کر سامنے آجانے کا ایک زمانہ فتح قسطنطنیہ سے وابستہ کرتے ہوئے رسول کریمؐ نے فرمایا:''وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ'' یعنی فتح قسطنطنیہ کے وقت ظہور دجال ہوگا۔(ترمذی ابواب الفتن۔سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب فی امارات الملاحمہ)

اسی طرح حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ: ہم دجال کو نکلتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ روم یعنی قسطنطنیہ کی فتح ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ۔ابن ماجہ کتاب الفتن باب الملاحم)

ظہور دجال کے بارہ میں یہ پیشگوئی بھی فتح قسطنطنیہ کے وقت بڑی شان سے پوری ہوئی۔قسطنطنیہ دنیا میں اپنے زمانہ کی طاقت ور عیسائی رومی سلطنت (Eastern Roman Empire) کا پایہ تخت تھا۔جس کی حکومت یورپ سے ایشیاء تک وسیع تھی۔قسطنطنیہ کی فتح کو رسول اللہ ﷺ کا خروج دجال سے جوڑنا بھی اس کی حقیقت واضح کرتا ہے۔جسکی تفصیل یہ ہے کہ 29 مئی 1453ء کو سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو اس کے بعد شکست خوردہ عیسائیت میں حسد و انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔انہوں نے اپنی کھوئی ہوئی ریاست دوبارہ حاصل کرنے کیلئے دجل اور مکر کا ہر منصوبہ بنایا،جس کا آغاز مقدس رومن سلطنت(Holy

(Roman Empire) کے پہلے حکمران Maximilion(1459-1519) سے ہو گیا۔

دراصل فتح قسطنطنیہ کے بعد رومی عیسائی حکومت کے مذہبی زوال کے ساتھ یورپ کے معاشی زوال کا بھی آغاز ہو گیا تھا کیونکہ قسطنطنیہ جو یورپ کی چین اور ایشیا سے ہونے والی تجارت کی شاہراہ کے بند ہو جانے سے معاشی بحران میں لوٹ مار کے نتیجہ میں جرائم بڑھ گئے۔

ادھر یورپ کے کٹر عیسائیوں کو یہ خوف لاحق ہوا کہ اسلامی فتوحات کے نتیجہ میں ان کے مذہب کی حیثیت ہی ختم ہو کر نہ رہ جائے۔ اس لیے یورپ کو مذہب اور تجارت کی خاطر نئی دنیاؤں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس دوران ایک اطالوی جہاز ران کرسٹوفر کولمبس نے سمندری راستے سے چین، جاپان وغیرہ تک پہنچنے کے لئے نیا راستہ ڈھونڈنے کے نظریہ کے ساتھ سپین کی ملکہ ازابیلا سے مدد کی درخواست کی کہ نئی سرزمینوں کی یہ تلاش معاشی ترقی کے علاوہ زوال پذیر عیسائیت پھیلانے کا بھی موجب ہوگی۔ یہی وہ مقاصد تھے جو فتح قسطنطنیہ کے بعد عیسائی پادریوں کو امریکہ کے بعد ہندوستان لے جانے کا بھی موجب ہوئے۔

چنانچہ 1600ء میں ملکہ الزبتھ اول کے عہد میں عیسائی انگریز ہندوستان میں تجارت کے لئے ایسٹ انڈیا کمپنی کے روپ میں آئے اور ہزاروں عیسائی مشنری ایسٹ انڈیا کمپنی کی معیت میں لائے تھے۔ جنہوں نے عیسائیت کی تعلیمات (الوہیت مسیح، تثلیث اور کفارہ) کا پرچار کیا۔ الغرض 18 ویں اور 19 ویں صدی کے دوران پروٹسٹنٹ عیسائی مشنریوں نے ہندوستانی معاشرے میں مغربی تعلیم کو فروغ دیا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انہی عیسائیوں اور ان کے پادریوں کو دجال کا مثیل قرار دیا ہے جو آخری زمانہ میں گرجا سے نکل کر مشرق و مغرب میں پھیل گئے۔ آپؑ نے فرمایا:

''انھوں نے ایک موہومی اور فرضی مسیح اپنی نظر کے سامنے رکھا ہوا ہے جو بقول اُن کے زندہ ہے اور خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ سو حضرت مسیح ابن مریمؑ نے خدائی کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ یہ لوگ خود اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔۔۔ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبوں کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کی طرح محیط ہو گئے ہیں۔۔۔ مسیح دجال کی کوئی بھی ایسی علامت نہیں جو ان میں نہ پائی جائے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362-363 ایڈیشن 2008)

دجال کی ظاہری علامات میں ایک آنکھ سے کانا اور ماتھے پر ''ک۔ف۔ر'' لکھا ہونے جیسی علامت تو مشہور عام ہے۔حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اس کشفی نظارہ پر مبنی پیشگوئی کو استعارہ پر محمول کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی رُو سے یوں وضاحت فرمائی:

''قرآن شریف۔۔۔عیسائیت کے فتنہ کو وہ بہت بڑا بیان کرتا ہے جو اسلام کے تمام اصول کا دشمن ہے اور کہتا ہے کہ قریب ہے کہ اُس سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اسی فرقہ کو خدا کے کلام کا محرّف مبدّل ٹھہراتا ہے اور جس فعل میں مفہوم دجل درج ہے وہ فعل اسی فرقہ کی طرف منسوب کرتا ہے اور سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ عیسائیت کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگیں جیسا کہ وَلَا الضَّآلِّین کے معنی تمام مفسرین نے یہی کئے ہیں۔پس قرآن شریف کے اِس فیصلہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جس فتنہ سے حدیثوں میں ڈرایا گیا ہے وہ صلیبی فتنہ ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جب تھوڑے سے دجل کی کارروائی سے انسان دجال کہلا سکتا ہے تو جس فرقہ نے تمام شریعت اور تعلیم کو بدل دیا ہے کیا وجہ کہ وہ دجّال نہیں کہلا سکتا؟ اور جبکہ خدا تعالیٰ نے عیسائیوں کے دجل کی خود گواہی دی ہے تو کیا وجہ کہ وہ دجال کے نام سے موسوم نہ ہوں؟۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 497 ایڈیشن 2008)

''صحیح بخاری میں جس فتنہ کا نام فتنہءصلیب رکھا ہے اور مسیح موعود کو صلیب کا توڑنے والا قرار دیا ہے صحیح مسلم میں اسی فتنہ کا نام فتنہءدجّال رکھا ہے اور کسرِ صلیب کو بطور قتل دجّال قرار دیا ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 496 ایڈیشن 2008)

''دجّال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں۔ایک یہ کہ دجّال اُس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔دوسری یہ کہ دجّال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 326 ایڈیشن 2008)

''دجّال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے ایک مُدّت تک گرجا میں قید رہا ہے اور اپنے دجّالی تصرّفات سے رُکا رہا ہے مگر اب آخری زمانہ میں اس نے قید سے پوری رہائی پائی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 44-45 ایڈیشن 2008)

پس فتح قسطنطنیہ کے بعد رہائی پا کر ظاہر ہونیوالا یہی وہ دجالی گروہ ہے جس نے پندرھویں صدی عیسوی (بمطابق نویں صدی ہجری) میں خروج کیا اور تین صدیوں میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے

بالآخر انیسویں صدی عیسوی بمطابق تیرہویں صدی ہجری میں ساری دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً پوری قوت سے یکدفعہ اسلام پر حملہ آور ہوگئے۔اور انیسویں صدی اس دجالی گروہ کے عروج کا زمانہ تھا۔یہی وہ دجال ہے جس کے مقابلہ کے لئے رسول کریم ﷺ نے مسیح موعودؑ کی خبر دی تھی۔حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ ہی وہ مسیح موعودؑ ہیں۔جنہوں نے فرمایا:

''جب تیرہویں صدی کچھ نصف سے زیادہ گزر گئی تو یکدفعہ اس دجالی گروہ کا خروج ہوا اور پھر ترقی ہوتی گئی۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 364 ایڈیشن 2008)

زیر تشریح حدیث کے آخر میں ذکر تھا کہ اللہ تعالیٰ مسیح کے زمانہ میں ایسے طاقتور بندے (یاجوج ماجوج) ظاہر کرے گا کہ کسی کو ان کے ساتھ جنگ کی طاقت نہ ہوگی۔اور مسیح موعود کو حکم ہوگا کہ تو ان سے جنگ نہ کر بلکہ میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے آ۔یاجوج ماجوج سے مراد انہی مغربی قوموں کی سیاسی طاقت ہے جبکہ دجال سے مراد ان کی مذہبی طاقت تھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''سو میں دیکھتا ہوں کہ یہی حکم مجھے ہوا ہے۔اب واضح ہو کہ ان بندوں سے مراد یورپ کی طاقتیں ہیں جو تمام دنیا میں پھیلتی جاتی ہیں اور طور سے مراد تجلیات حقہ کا مقام ہے جس میں انوار و برکات اور عظیم الشان معجزات ہیں۔ہیبت ناک آیات صادر ہوتی ہیں۔۔۔اور خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے مسیح موعودؑ جب آئیگا تو وہ ان زبردست طاقتور سے جنگ نہیں کرے گا بلکہ دین اسلام کو زمین پر پھیلانے کے لئے وہی چمکتے ہوئے نور اس پر ظاہر ہوں گے جو موسیٰ نبی پر کوہ طور میں ظاہر ہوئے تھے۔پس طور سے مراد چمکدار تجلیات الٰہیہ ہیں جو معجزات اور کرامات اور خرق عادت کے طور پر ظہور میں آرہے ہیں اور آئیں گے اور دنیا دیکھے گی کہ وہ چمک کس طرح سطح دنیا پر محیط ہو جائے گی۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 397-398 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:134

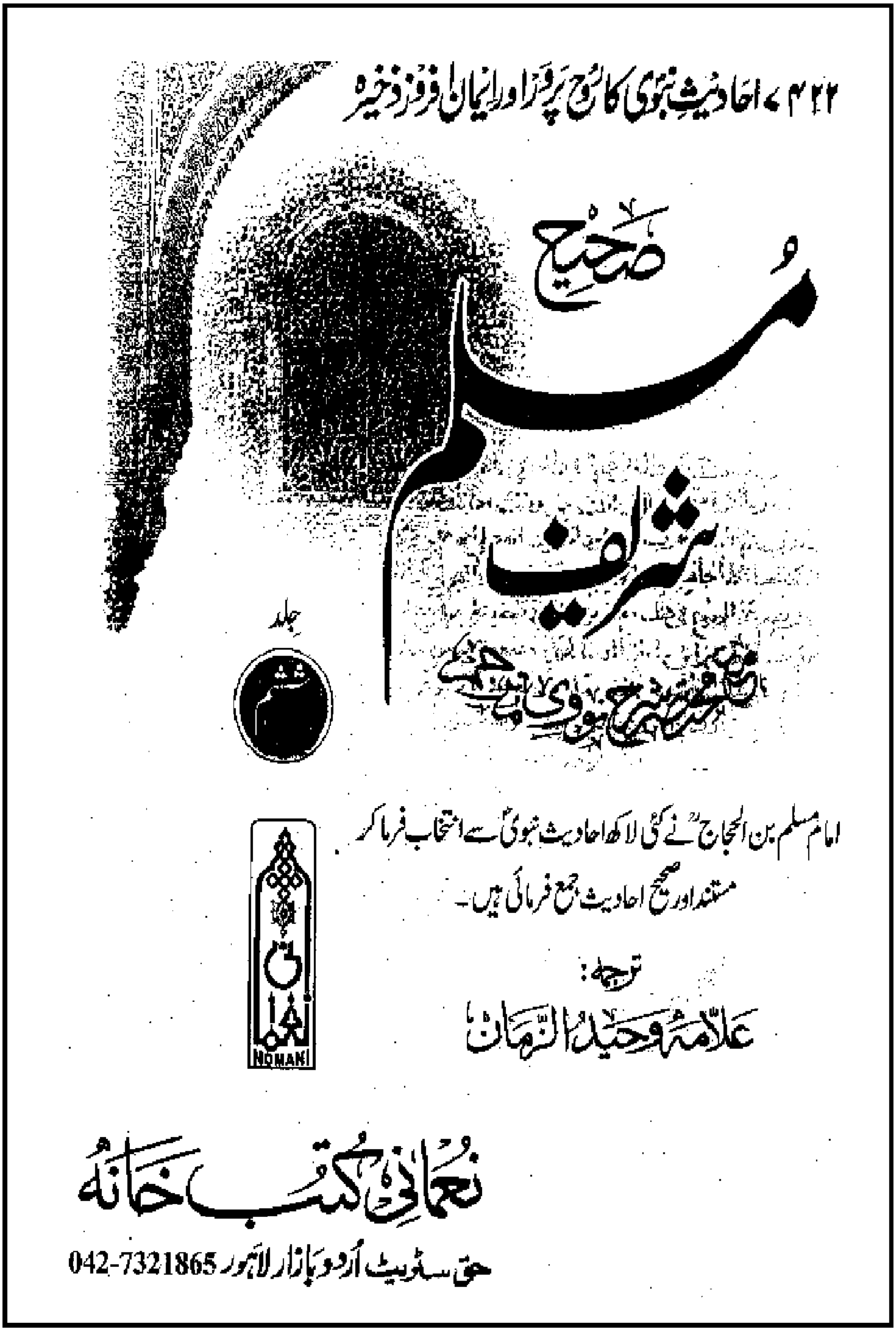
۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمے

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر:134

تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ.

۷۳۷۱- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ ((لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۷۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ)).

۷۳۷۳- عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ ((غَيْرُ الدَّجَّالِ

بھی یہ حدیث سنی ہے۔

۷۳۷۱- ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہؓ اور ابومسعودؓ دونوں جمع ہوئے۔ حذیفہ نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا ابومسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی؟ وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی۔ پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۷۳۷۳- نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

(۷۳۷۳) ☆ دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا تعالیٰ طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا تابع جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:134

أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ ((لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ

یارسول اللہؐ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس میں لڑائیوں کا)۔ اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پاوے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے خدا کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یارسول اللہؐ وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔ اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہؐ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ

عکس حوالہ نمبر:134

وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی)۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو ایک قوم کے پاس آوے گا تو ان کو کفر کی طرف بلاوے گا۔ وہ اس پر ایمان لاویں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برساوے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگاوے گی۔ تو شام کو گورو (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلاوے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو نوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰؑ اپنا سر جھکاویں گے تو پسینہ ٹپکے گا

عکس حوالہ نمبر:134

إِلَى اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))۔

اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰؑ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پاویں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلاویں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

عکس حوالہ نمبر:135

کتاب

فردوس الأخبار

بمأثور الخطاب المخرّج على كتاب الشهاب

تأليف

الحافظ شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي

ومعه

تسديد القوس للحافظ ابن حجر العسقلاني

مسند الفردوس لأبي منصور شهردار بن شيرويه الديلمي

قدّم له وحققه وخرّج أحاديثه

فوّاز أحمد الزمرلي محمد المعتصم بالله البغدادي

الجزء الأول

الناشر

دار الكتاب العربي

عکس حوالہ نمبر:135

[١٦٢١] أبو هريرة:

أُريتُ جعفرَ بن أبي طالب مَلَكاً يطير مع الملائكة في الجنّة بجناحين.

[١٦٢٢] جابر:

أُريت الأنبياء عليهم السلام فأنا شبيه إبراهيم عليه السلام.

[١٦٢٣] أبو سعيد:

أُريتُ في منامي رجلاً من أهْلِ بيتي دعا إلى الله وعمل صالحاً وغَيَّر المنكر وأنكر الجور فصُلب فعلى صالبه لعنة الله.

[١٦٢٤] النواس بن سمعان:

أُريتُ ابن مريم يخرج عند المنارة البيضاء شرقي دِمَشق واضعا يده على أجنحة ملكين بين ريطيتين ممسوحتين عليه السكينة.

نیچے ←

[١٦٢١] ت. ق: «الترمذي وأبو يعلى عن أبي هريرة». الترمذي في المناقب ولفظه «رأيت» قال: هذا حديث غريب من حديث أبي هريرة إلا من حديث عبد الله بن جعفر وقد ضعفه - يحيى بن معين وغيره» ٦٥٤/٥ وقال: صحيح وتعقبه الذهبي بأن فيه والد علي بن المديني - يعني عبد الله بن جعفر - واهٍ. فقال ابن حجر في الفتح في اسناده ضعف لكن له شاهد من حديث علي عند ابن سعد وعن أبي هريرة رفعه: مرّبي جعفر الليلة... خرجه الترمذي والحاكم بإسناد على شرط مسلم فيض ٩/٤. المستدرك ٢٠٩/٣.

[١٦٢٢] ت. ق: «الطبراني في الأوسط عن جابر». رواه الطبراني في الأوسط عن شيخه مقدم بن داود وهو ضعيف مجمع ٨/ ٢٠١ قلت هو مقدام بن داود الرُّعيني كما في الميزان قال النسائي: ليس بثقة وقال ابن يونس وغيره تكلموا فيه ٤/ ١٧٦.

[١٦٢٣] ت. ق: «أبو سعيد».

[١٦٢٤] ت. ق: «الطبراني عن النواس بن سمعان». مسلم عن النواس بن سمعان في الفتن باب ذكر الدجال وصفته ١٩٨/٨ مطولاً ولفظه بين مهرودتين وبزيادة «إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدَّر منه جمان كاللؤلؤ. ورواه بهذا اللفظ الترمذي في الفتن ٥١٢/٤ وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وابن ماجة ١٣٥٧/٢ وأحمد ١٨٢/٤ وروى الطبراني عن أوسْ بن أوس: ينزل عيسى بن مريم عند المنارة البيضاء في دمشق قال الهيثمي: ورجاله ثقات ٢٠٥/٨.

٤٨٦

ترجمہ: مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ابن مریم دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس ظاہر ہوگا، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے، اس پر سکینت ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر:136

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَايَةُ وَالنِّهَايَة

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۴

یہ جلد ۶۹۸ھ سے ۷۶۷ھ تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کی عظیم سلطنتوں کو زوال آچکا تھا۔ دین کی ترویج کے لیے علامہ ابن تیمیہ کی کاوشیں اس کے علاوہ جلیل القدر علماء، خطباء اور قضاۃ کا تذکرہ ہے۔ اسکندریہ پر فرنگیوں کے قابض ہونے کے واقعات بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

تصنیف ● عَلّامَہ حَافِظ اَبُوالفِدَا عِمَادُالدِّیْن اِبْنِ کَثِیْر (۷۰۱ھ-۷۷۴ھ)

ترجمہ ● مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار، کراچی

عکس حوالہ نمبر:136

درازیٔ عمر کے اسے کم سمجھنے سے فائدہ اٹھایا' آپ کی عمر ۸۰ سال تھی' آپ نے اسے نماز و تلاوت میں بسر کیا اور شیخ آپ سے حسن سلوک کرتے اور آپ کی بات مانتے تھے' اور چونکہ وہ طبعًا اور شرعًا آپ سے محبت رکھتی تھی' اس لیے آپ اس کی مخالفت نہیں کرتے تھے' اللہ اس پر رحم فرمائے' اور اس کی روح کو پاک کرے اور رحمت سے اس کے ٹھکانے کو منور فرمائے۔ آمین۔

اور ۲۱/ جمادی الاوّل کو بدھ کے روز' شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی نے قاضی برہان الدین الزرعی کی بجائے' قاسیون کے دامن میں شیخ ابوعمرو کے مدرسہ میں البحتری کی تدریس کے بارے میں درس دیا اور آپ کے پاس مقادسہ اور کبار حنابلہ حاضر ہوئے اور اس روز کثرتِ بارش اور کیچڑ کی وجہ سے اہل شہر حاضر نہ ہو سکے اور رمضان کے آخری عشرہ میں جامع اموی کے شرقی مینار کی تعمیر مکمل ہو گئی' اور لوگوں نے اس کی تعمیر اور مضبوطی کو اچھا خیال کیا' اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اسلام میں اس کی مانند مینار تعمیر نہیں ہوا' وللہ الحمد۔ اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ وہ شرقی منارہ ہے۔ جس کا ذکر حضرت نواس بن سمعان کی حدیث میں دمشق کے مشرق میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سفید منارہ پر اترنے کے بارے میں ہوا ہے' اور شاید بعض رواۃ سے حدیث کا لفظ الٹ بیان ہو گیا ہے اور وہ صرف دمشق کا شرقی منارہ ہے' اور یہ منارہ شرقیہ کے نام سے مشہور ہے' کیونکہ یہ غربی منارہ کے مقابلہ پر ہے' واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اور ماہِ شوال کے آخر میں منگل کے روز دار السعادۃ کے دار العدل میں ایک مجلس منعقد ہوئی اور میں بھی اس روز اس میں حاضر ہوا اور حسب دستور قضاۃ و اعیان بھی حاضر ہوئے اور اس روز عثمان الدکا کی کو بھی حاضر کیا گیا' اللہ اس کا برا کرے اور اس پر بڑے بڑے افعال کا دعویٰ کیا گیا' جو حلاج اور ابن ابی الندا فر السلقمانی سے بھی منقول نہیں ہیں اور اس پر دعویٔ الوہیت کی دلیل قائم کی گئی ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اور کچھ دیگر باتیں بھی ہیں جو انبیاء کی تنقیص اور الباجریقیہ اور اتحادیہ وغیرہ ارباب ریب سے مخالطت رکھنے سے تعلق رکھتی ہیں' ان پر اللہ کی لعنت ہو' اور اس نے مجلس میں قاضی حنبلی کی بے ادبی کی' جو مالکیہ کے نزدیک اس کی تکفیر کو متضمن ہے' اس نے دعویٰ کیا کہ اسے بعض گواہوں پر اعتراضات ہیں' پس اسے بیڑیاں اور طوق ڈال کر اور بری حالت میں قید خانے کی طرف واپس کر دیا گیا اور اللہ نے اس پر اپنی قوت اور طاقت سے قابو پا لیا' اور جب ۲۱/ ذوالقعدہ کو منگل کا دن آیا تو اس نے عثمان الدکا کی مذکور کو دار السعادۃ میں حاضر کیا اور اسے امراء اور قضاۃ کے سامنے کھڑا کیا اور اس سے گواہوں کے متعلق اعتراضات دریافت کیے گئے' تو وہ بات نہ کر سکا اور کسی اعتراض کی طاقت نہ پا سکا اور اس امر سے عاجز آ گیا' پس اس پر حکم لگایا گیا اور قاضی مالکی سے اس پر حکم لگانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور رسول کریم ﷺ پر درود پڑھا' پھر حکم دیا خواہ یہ توبہ کرے' یا اس کا خون بہا دیا جائے' پس مذکورہ شخص کو پکڑا گیا اور دمشق کے سوق الخیل میں اسے قتل کر دیا گیا اور اعلان کیا گیا' یہ اس شخص کی جزا ہے جو اتحادیہ کے مذہب کو اختیار کرتا ہے اور دار السعادۃ میں یہ ایک جشن کا دن تھا' اور بہت سے اعیان و مشائخ حاضر تھے' اور ہمارے شیخ حافظ جمال الدین المزی اور حافظ شمس الدین الذہبی بھی حاضر تھے' ان دونوں نے بھی قضیہ کے بارے میں بہت گفتگو کی اور بات چیت میں اس کی زندقت کی گواہی دی' اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے بھائی شیخ زین الدین نے بھی یہی کہا اور تینوں قضاۃ' مالکی' حنفی اور حنبلی نے باہر نکل کر مجلس میں اس پر حکم نافذ کیا اور مذکورہ شخص کے قتل میں حاضر ہوئے اور میں بھی اس ساری

عکس حوالہ نمبر: 137

تفسير الأحلام

من كلام الأئمة الأعلام

محمد بن سيرين - البخاري - ابن حجر

ويليه

تفسير أحلام المرأة

إعداد

الشيخ علي أحمد عبد العال الطهطاوي
رئيس جمعية أهل القرآن والسنة

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:137

يؤثر الشرَّ على الخير، وقيل: هو رجل غاشٌ، خائنٌ، وقيل: رجلٌ صاحب خصومةٍ، فإن رأى من كان يريد التزويج أنَّه يعمل عمل الصَّفَّارين، دلَّت رؤياه على حسن خلق المرأة على أنَّه تكون لسنةٍ؛ لأنَّ للصُّفْر صوتاً.

قال عبد الغني النابلسي:

ومن رأى الصفر يضرب على السندان وقع في خصومة.

قال ابن سيرين:

الصُّفر، والنَّحاس: مالٌ من قبل النصارى، واليهود، فمَنْ رأى أنَّه يذيب صُفراً، فإنَّه يخاصم في أمورٍ من متاع الدُّنيا، ويدلُّ أيضاً على كلام السُّوء والبهتان. ومَن رأى في يده شيئاً منه؛ فليحذر أناساً يعادونه، وليتَّق الله ربَّه في دينه؛ لأن الله تعالى يقول: ﴿مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُۥ خُوَارٌ﴾[الأعراف: ١٤٨]. لم يكن ذهباً، ولا فضَّةً، وإنما كان نحاساً. ومَن رأى صُفراً، أو نُحاساً؛ فإنَّه يُرمى بكذبٍ، أو بهتانٍ، أو يُشتم.

قال عبد الغني النابلسي:

والصفر رجل مفتخر بمتاع الدنيا، ومن ضرب به فإنه طالب متاع.

= الصُّفْر، وهو النُّحاس الأصفر.

قال ابن سيرين:

الصُّفرة: دالة على الأسقام، والأفزاع، والهموم.

قال عبد الغني النابلسي:

صفرة اللون: من رأى في المنام أن لون وجهه أصفر ناله مرض، وقيل: من رأى أن وجهه أصفر فاقع فإنه يكون وجيهاً في الآخرة ويكون من المقربين، وصفرة الوجه في المنام تدل على الذل والحسد، وقد تكون الصفرة في الوجه دليلاً على النفاق، وقيل: صفرة الوجه تدل على العبادة والتهجد بالليل، وربما دلت الصفرة على العشق والمحبة، وصفرة اللون تدل على الخشوع والمراقبة، وربما دل الاصفرار على الخوف، ومن رأى وجهه أبيض وجسده أصفر فإن علانيته خير من سريرته، وإن كان جسده أبيض ووجهه أصفر فإن سريرته خير من علانيته، واصفرار الوجه والجسد معاً يدلان على المرض، وصفرة الوجه دليل على حزن يصيب صاحب الرؤيا، والصفرة في الثياب كلها مرض وضعف لصاحب الثوب إلا في ثوب خز أو حرير أو جبة ديباج فإنه يكون فساد دين.

ترجمہ: لباس کی زردی سے بیماری اور لباس پہننے والے کی کمزوری مراد ہے۔

عکس حوالہ نمبر:138

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم　پارہ: ۱۱-۱۵　باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸　حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبیاء علیهم السلام، کتاب المناقب

ناشر　مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:138

۳۲۰۹ ﴿حدَّثنا محمّدُ بنُ كَثِيرٍ حدَّثنا اِسرائيلُ اَخبرَنا عثمانُ بنُ المُغيرةِ عن مجاهدٍ عن ابنِ عُمَرَ قالَ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم رَاَيتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَاِبرَاهِيمَ فَاَمَّا عِيسٰى فَاَحمَرُ جَعدٌ عَرِيضُ الصَّدرِ وَاَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبطٌ كَاَنَّهُ مِن رِجَالِ الزُّطِّ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ گھونگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں دراز قامت اور سیدھے بال والے تھے جیسے کوئی قبیلہ زُط کا فرد ہو۔

زُط: سوداں کا ایک قبیلہ، یا ہنود کا، جہاں کے لوگ لمبے قد کے دبلے پتلے ہوتے ہیں، غالباً یہ جاٹ کا معرب ہے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى ذكر لفظ عيسٰى عليه الصلوة والسلام.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۸۹۔

۳۲۱۰ ﴿حدَّثنا اِبراهيمُ بنُ المُنذِرِ حدَّثنا اَبو ضَمرَةَ حدَّثنا مُوسٰى عن نافعٍ قالَ قالَ عبدُاللهِ ذَكَرَ النبيُّ ﷺ يَومًا بَينَ ظَهرَانَيِ النَّاسِ المَسِيحَ الدَّجَّالَ فقالَ اِنَّ اللهَ لَيسَ بِاَعوَرَ اَلا اِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ اَعوَرُ العَينِ اليُمنٰى كَاَنَّ عَينَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَاَرَانِي اللَّيلَةَ عِندَ الكَعبَةِ فِى المَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَاَحسَنِ مَاتَرىٰ مِن اُدمِ الرِّجَالِ تَضرِبُ لِمَّتُهُ بَينَ مَنكِبَيهِ رَجِلُ الشَّعرِ يَقطُرُ رَاسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيهِ عَلٰى مَنكِبَي رَجُلَينِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالبَيتِ فقلتُ مَن هٰذا فقالوا المَسِيحُ ابنُ مَريَمَ ثُمَّ رَاَيتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعدًا قَطَطًا اَعوَرَ عَينِ اليُمنٰى كَاَشبَهِ مَن رَاَيتُ بِابنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيهِ عَلٰى مَنكِبَي رَجُلٍ يَطُوفُ بِالبَيتِ فقلتُ مَن هٰذا فقالوا المَسِيحُ الدَّجَّالُ تابَعَهُ عُبَيدُ اللهِ عن نافعٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے درمیان دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے (اسلئے اس کا خدائی کا دعویٰ بداہۃً غلط ہوگا) اسکی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی، اور میں نے رات خواب میں کعبہ کے پاس ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل وصورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین جسکے زلف کاندھوں تک سیدھے بال تھے اسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم (عیسیٰ علیہ السلام ہیں) پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا سخت گھونگھریالے بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ابن قطن کے بہت مشابہ وہ اپنے دونوں

عکس حوالہ نمبر:139

مصباح اللغات

مکمّل عربی اُردو ڈکشنری

پچاس ہزار سے زیادہ عربی الفاظ کا بہترین مجموعہ

مرتّبہ

ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی

استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:139

الدِّفع- نرم زمین-
دَفَق(ن) دَفْقًا- الماءَ: گرانا-
الدَّئِيمَة- چوہا-
دَثَّن تَدْثِينًا- الطائرُ: درخت میں گھونسلہ بنانا- پھدکنا-
الدَّثِينَة- دفینہ-
الدَّثَة- تھوڑا پانی-
دَجَّ(ض) دَجِيجًا و دَجَجَانًا- القومُ: آہستہ چلنا ـــــ البيتُ: چھت ٹپکنا- (ـــــ دجًّا) السِترَ: لٹکانا-
دَجَّجَهُ- ہتھیار بند کرنا- دَجَّجَتِ السَّمَاءُ: ابر آلود ہونا-
تَدَجَّجَ- ہتھیار بند ہونا- اور کہا جاتا ہے "تَدَجَّجَ فِيْ شِكَّتِهِ" وہ پوری طرح ہتھیار بند ہو گیا-
الدَّاجُ- فا- (مثل لفظ الحَاجُّ کے مفرد و جمع ہے) خادم اور بوجھ اٹھانے والوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے- اس لئے کہ وہ آہستہ چلتے ہیں- ج دَاجُّوْن و دَاجَّة-
الدُّجَّة- سخت تاریکی-
الدجاج- (بتثلیث الدال و الفتح اعلٰی) مرغی- مرغ (پالتو و جنگلی) الدَّجَاجُ الهِنْدِي: ایک بڑا پرندہ ہے جس کو ملک شام میں دجاج حبش اور مصر میں دجاج رومی کہتے ہیں-
واحد (دَجَاجَة) ج دُجج- الدَّجَاجَة: دھاگے کی انٹی- عیال-
الدُّجُج- سخت تاریکی- سیاہ پہاڑ-
الدَّجُوجِي و الدَّيْجُوج- تاریک رات- ج دَيَاجِيج-
الدُّجَاجِي- مرغیوں کا بیچنے والا- اَسْوَدُ دُجَاجِي: سخت سیاہ-
المُدَجِّج و المُدَجَّج- پوری طرح سے ہتھیار بند "دَجَّجَتِ السَّمَاءُ" سے ماخوذ ہے اور تشبیہًا سیہی پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے-
الدَّجْجَان- ماں کے پیچھے پیچھے پھرنے والا شیر خوار بچہ- مؤنث دَجْجَانَة-
الدَّجْوب- غلہ کی بوری جس کو عورتیں سفر میں ساتھ رکھتی ہیں-

دَجْدَجَ و تَدَجْدَجَ- اللَّيْلُ: تاریک ہونا-
دَجِر (س) دَجَرًا- حیران ہونا- مدہوش ہونا- صفت (دَجِر و دَجْرَان) ج دَجْرى و دَجَارى-
دَاجَرَ مُدَاجَرَةً- بھاگنا-
الدِّجْرَان- تھونی- وہ لکڑی جو بیل چڑھانے کے لئے لگائی جائے- واحد (دِجْرَانَةٌ)
الدُّجْر- ایک وہ چیز جس میں سوراخ دار لوہا لگا ہوا ہوتا ہے اور اس میں سے بونے کے وقت غلہ گراتے ہیں-
الدُّجْر- بتثلیث الدال و الکسر افصح و الدُّجْر- لوبیا-
الدَّيْجُوْر- تاریکی- خاکستری رنگ کی سیاہی مائل مٹی- ج دَيَاجِيْر و دَيَاجِر-
دَجَلَ (ن) دَجْلًا- جھوٹ بولنا (ـــــ و دَجَّلَ) البَعِيْرَ: اونٹ پر قطران ملنا ـــــ بالمَكَانِ: ٹھہرنا- مقیم ہونا- و (دَجَّلَ) الشيءَ: ڈھانپنا ـــــ الإِنَاءَ: سونے کے پانی سے ملمع کرنا ـــــ الأرْضَ: گوبر ڈالنا-
الدَّجَال- گوبر-
الدَّجَّال- بڑا جھوٹا- نام ایک شخص کا جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا- ج دَجَّالُوْن و دَجَاجِلَة-
الدَّجَّال- سونے کا پانی-
الدَّجَّالَة- ساتھیوں کا بڑا گروہ جو زمین پر چھا جائے-
الدَّجِيْل و الدَّجَالَة- قطران (دیکھئے لفظ القطران)
دِجْلَة- عراق کا مشہور دریا- لفظ کے لحاظ سے مؤنث ہے اور نہر کی تاویل سے مذکر اور کبھی اس پر الف لام بھی داخل ہوتا ہے- کہا جاتا ہے "الدِّجْلَة"
دَجَمَ(ن) دَجْمًا- اللَّيْلُ: تاریک ہونا-
دَجِم(س) و دُجِمَ دَجْمًا- غمگین ہونا-
الدَّجْم- مِنَ الشيءِ: قسم-
الدُّجْم- عشق کے بے تابیاں- کہا جاتا ہے "اَخَذَتْهُ دُجْمُ العِشْقِ" اس کو عشق کی بے تابیوں نے گھیر لیا-
الدُّجْمَة- تاریکی ج دُجَم-
الدُّجْمَة- کلمہ- کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْتُ لَهُ دُجْمَةً" میں نے اس سے ایک کلمہ نہیں سنا-
الدِّجْمَة- یار دوست- ج دِجَم-
غَدِيْرٌ (دَيْجَمٌ) لہریں مارنے والا تالاب-
دَجَنَ (ن) دَجْنًا و دُجُوْنًا- اليَوْمُ: بادل و بارش والا ہونا ـــــ اللَّيْلُ: سیاہ ہونا- صفت (اَدْجَن) مؤنث (دَجْنَاء) ج دُجْن-
دَجَنَ(ن) دُجُوْنًا- بالمَكَانِ: اقامت کرنا- الحَمَامُ و غَيْرُهُ: پالتو ہونا- صفت (دَاجِن) مؤنث (دَاجِنٌ و دَاجِنَةٌ) ج دَوَاجِن- کہا جاتا ہے "دَجَنُوْا فِيْ لُؤْمِهِمْ" کمینہ پن ان کی گھٹی میں پڑ گیا-
اَدْجَنَ- القَوْمُ: بارش میں داخل ہونا- ـــــ السَّمَاءُ: لگاتار برسنا ـــــ المَطَرُ اَو الحُمّٰى: ہمیشہ رہنا ـــــ اللَّيْلُ: تاریک ہونا-
دَاجَنَهُ مُدَاجَنَةً- نمائشی رواداری برتنا-
اِدْجَوْجَنَ- اليَوْمُ: بارش والا ہونا-
الدَّجْن- مص- بہت بارش- گھٹا ٹوپ بادل ج دُجُوْن و دِجَان و دُجُوْن و اَدْجَان- کہا جاتا ہے "يَوْمُ دَجْنٍ و يَوْمٌ دَجْنٌ" بہت بارش کا دن- عَلٰى هٰذا القياس- لَيْلَةُ دَجْنٍ و لَيْلَةٌ دَجْنٌ-
الدُّجْنَة- تاریکی- ج دُجَن و دُجُنَات- و الدُّجْنَة فِي اَلْوَانِ الابل- بدترین سیاہی-
الدُّجُنَّة و الدِّجَنَّة و الدِّجِنَّة- تاریکی- بہت بارش والا گھٹا ٹوپ بادل- ج دُجُنَّات- کہا جاتا ہے "يَوْمُ دُجُنَّةٍ و يَوْمٌ دُجُنَّةٌ" بہت بارش کا دن و عَلٰى هٰذَا القِيَاسِ "لَيْلَةُ دُجُنَّةٍ و لَيْلَةٌ دُجُنَّةٌ" تاریک رات-
الاَدْجَن- تاریک-
لَيْلَةٌ (مِدْجَان) تاریک رات-
الدَّاجِنَة و المُدْجِنَة- مِنَ السَّحَابِ: بہت بارش والا بادل-
دَجَا (ن) دَجْوًا و دُجُوًّا- اللَّيْلُ: تاریک ہونا- صفت (دَاجٍ) مؤنث دَاجِيَة-
الثوبُ: کشادہ ہونا-
دَاجٰى مُدَاجَاةً ـــــ ہ: نمائشی رواداری برتنا-
اَدْجٰى اِدْجَاءً و تَدَجّٰى تَدَجِّيًا و اِدْجَوْجٰى

عکس حوالہ نمبر: 140

مفردات القرآن (اردو)

جلد اول

تصنیف

امام راغب اصفہانی

ترجمہ و حواشی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہٗ فیروزپوری

شیخ شمس الحق

۲۳۸ کشمیر بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور

عکس حوالہ نمبر:140

ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:(۲)

(۲) اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ ❶ کہ نیکی وہ ہے جس پر طبیعت مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جس کے متعلق دل میں تردد ہو۔ یاد رہے کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے البر والاثم کی تفسیر نہیں بیان کی ہے بلکہ ان کے احکام بیان فرمائے ہیں۔

اور آیت کریمہ: ﴿مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ﴾ (۶۸-۱۲) میں اثیم بمعنی آثم آتا ہے اور آیت: ﴿یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (۵-۶۲) (کہ وہ گناہ اور ظلم میں جلدی کر رہے ہیں) کی تفسیر میں بعض نے کہا ہے کہ آثم سے آیت: ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ﴾ (۵-۴۴) کے مضمون کی طرف اشارہ ہے (یعنی عدم الحکم بما انزل اللّٰہ کفر) اور عُدْوَان سے آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (۵-۴۵) کے مفہوم کی طرف اشارہ (یعنی عدم الحکم بما انزل اللّٰہ ظلم) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ لفظ اثم عدوان سے عام ہے۔

ا ج ج

اَلْاُجَاجُ کے معنی سخت کھاری اور گرم پانی کے ہیں قرآن پاک میں ہے: ﴿ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ﴾ (۲۵-۵۳) ایک کا پانی نہایت شیریں اور دوسرے کا سخت گرم ہے۔ یہ (اُجاج) اجیج النار (شعلہ نار یا اس کی شدید تپش اور حرارت) وَاَجَّجْتُھَا وَقَدْ اَجَّجْتُ۔ میں نے آگ بھڑکائی چنانچہ وہ بھڑک اٹھی (وغیرہ محاورات) سے مشتق ہے۔

اِئْتَجَّ النَّھَارُ۔ دن گرم ہوگیا۔ اسی (اَجَّ) سے ﴿یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ﴾ (۱۸-۹۴)(۲۱-۹۶) ہے ان کے کثرت اضطراب کی وجہ سے مشتعل آگ یا موجزن اور متلاطم پانی کے ساتھ تشبیہ دے کر یاجوج ماجوج کہا گیا ہے۔

اَجَّ الظَّلِیْمُ اَجِیْجًا۔ شتر مرغ نہایت سرعت رفتار سے چلا۔ یہ محاورہ اشتعال نار کے ساتھ تشبیہ دے کر بولا جاتا ہے۔

ا ج ر

اَلْاَجْرُ وَالْاُجْرَۃُ کے معنی جزائے عمل کے ہیں خواہ وہ بدلہ دنیوی ہو یا اخروی۔ چنانچہ فرمایا: ﴿اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ﴾ (۱۱-۲۹) میرا اجر تو خدا کے ذمے ہے۔ ﴿وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ (۲۹-۲۷) اور ان کو دنیا میں بھی ان کا صلہ عنایت کیا اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔ ﴿وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (۱۲-۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے ......ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔

اَلْاُجْرَۃُ (مزدوری) یہ لفظ خاص کر دنیوی بدلہ پر بولا جاتا ہے۔ اَجْرٌ کی جمع اُجُوْرٌ ہے اور آیت کریمہ: ﴿وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ﴾ (۴-۲۵) اور ان کے مہر بھی

❶ کلمۃ من حدیث وابصۃ الاسدی انظر (حم، طب، فی الدلائل عنہ حب) ذکرہ فی کنز العمال ۳: ۲۱۸۴، ۲۱۵۸ وبمعناہ روایۃ واصلۃ ۲۱۷۷، ۲۱۸۲ وذکرہ الغزالی فی الاحیاء فی مواضع ۳/ ۴۳ بتخریج العراقی.

عکس حوالہ نمبر:141

کِتابِ مُقدّس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

(عہدِ عتیق اور عہد جدید)

اُردو زبان کا یہ تُرجمہ اصلی مَتن کے مُطابِق مُستند ہے

پاکستان بائبل سوسائٹی

انارکلی، لاہور۔ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:141

نے اپنے بندہ یعقُوب کو دِیا جس میں تُمہارے باپ دادا بستے
تھے بسیں گے اور وہ اور اُن کی اَولاد اور اُن کی اَولاد کی اَولاد
ہمیشہ تک اُس میں سکُونت کریں گے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ
کے لِئے اُن کا فرمانروا ہوگا ۞ (۲۶) اور مَیں اُن کے ساتھ
سلامتی کا عہد باندھوں گا جو اُن کے ساتھ ابدی عہد ہوگا اور مَیں
اُن کو بساؤں گا اور فراوانی بخشُوں گا اور اُن کے درمیان اپنے
مقدِس کو ہمیشہ کے لِئے قائم کرُوں گا ۞ (۲۷) میرا خیمہ بھی اُن کے
ساتھ ہوگا۔ مَیں اُن کا خُدا ہُوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے ۞
(۲۸) اور جب میرا مَقدِس ہمیشہ کے لِئے اُن کے درمیان رہے
گا تو قَومیں جانیں گی کہ مَیں خُداوند اِسرائیل کو مُقدّس کرتا ہُوں ۞

جُوج خُداوند کا آلہء کار

۳۸ (۱) اور خُداوند کا کلام مُجھ پر نازِل ہُوا ۞ (۲) کہ اَے
آدم زاد جُوج کی طرف جو ماجُوج کی سرزمین کا ہے اور روش
اور مسک اور تُوبل کا فرمانروا ہے مُتوجہ ہو اور اُس کے خِلاف
نبُوّت کر ۞ (۳) اور کہہ خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ دیکھ اَے
جُوج روش اور مسک اور تُوبل کے فرمانروا مَیں تیرا مُخالِف
ہُوں ۞ (۴) اور مَیں تُجھے پھرا دُوں گا اور تیرے جبڑوں میں
آنکڑے ڈال کر تُجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں
کو جو سب کے سب مُسلّح لشکر ہیں جو پھریاں اور سِپریں لِئے
ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نِکالُوں گا ۞ (۵) اور اُن
کے ساتھ فارس اور کُوش اور فُوط جو سب کے سب سِپر بردار
اور خود پوش ہیں ۞ (۶) جُمر اور اُس کا تمام لشکر اور شِمال کی دُور
اطراف کے اہلِ تُجرمہ اور اُن کا تمام لشکر یعنی بُہت سے لوگ
جو تیرے ساتھ ہیں ۞ (۷) تُو تیار ہو اور اپنے لِئے تیاری کر۔ تُو
اور تیری تمام جماعت جو تیرے پاس فراہم ہُوئی ہے اور تُو اُن
کا پیشوا ہو ۞ (۸) اور بُہت دِنوں کے بعد تُو یاد کِیا جائے گا اور
آخری برسوں میں اُس سرزمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چُھڑائی
گئی ہے اور جس کے لوگ بُہت سی قَوموں کے درمیان سے
فراہم کِئے گئے ہیں اِسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدِیم سے وِیران
تھے چڑھ آئے گا۔ لیکن وہ تمام اَقوام سے آزاد ہے اور وہ سب
کے سب امن و امان سے سکُونت کریں گے ۞ (۹) تُو چڑھائی
کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا۔ تُو بادل کی مانِند زمین کو
چُھپائے گا۔ تُو اور تیرا تمام لشکر اور بُہت سے لوگ تیرے ساتھ ۞
(۱۰) خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ اُس وقت یُوں ہوگا
کہ بُہت سے مضمُون تیرے دِل میں آئیں گے اور تُو ایک بُرا
منصُوبہ باندھے گا ۞ (۱۱) اور تُو کہے گا کہ مَیں دیہات کی سرزمین
پر حملہ کرُوں گا مَیں اُن پر حملہ کرُوں گا جو راحت و آرام سے
بستے ہیں۔ جِن کی نہ فصِیل ہے نہ اڑبنگے اور نہ پھاٹک ہیں ۞
(۱۲) تاکہ تُو لُوٹے اور مال کو چِھین لے اور اُن وِیرانوں پر جو
اب آباد ہیں اور اُن لوگوں پر جو تمام قَوموں میں سے فراہم
ہُوئے ہیں جو مویشی اور مال کے مالِک ہیں اور زمین کی ناف
پر بستے ہیں اپنا ہاتھ چلائے ۞ (۱۳) سبا اور ددان اور ترسیس
کے سَوداگر اور اُن کے تمام جوان شیرِ ببر تُجھ سے پُوچھیں گے
کیا تُو غارت کرنے آیا ہے؟ کیا تُو نے اپنا غول اِس لِئے جمع کِیا
ہے کہ مال چِھین لے اور چاندی سونا لُوٹے اور مویشی اور مال
لے جائے اور بڑی غنیمت حاصِل کرے؟ ۞
(۱۴) اِس لِئے اَے آدم زاد نبُوّت کر اور جُوج سے کہہ
خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ جب میری اُمّت اِسرائیل امن
سے بسے گی کیا تُجھے خبر نہ ہوگی؟ ۞ (۱۵) اور تُو اپنی جگہ سے شِمال
کی دُور اطراف سے آئے گا تُو اور بُہت سے لوگ تیرے
ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی
فَوج اور بھاری لشکر ۞ (۱۶) تُو میری اُمّت اِسرائیل کے مُقابلہ
کو نِکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چُھپا لے گا۔ یہ آخری
دِنوں میں ہوگا اور مَیں تُجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا تاکہ
قَومیں مُجھے جانیں جس وقت مَیں اَے جُوج اُن کی آنکھوں
کے سامنے تُجھ سے اپنی تقدِیس کراؤں ۞ (۱۷) خُداوند خُدا

عکس حوالہ نمبر:142

خیر کثیر

تالیف
حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ
متوفی ۱۱۷۶ھ

مترجم
مولانا عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل
پروفیسر عربی اسلامیہ کالج پشاور

دارالاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

عکس حوالہ نمبر:142

۲۵۰

زمین کو عدل وانصاف کے ساتھ بھر دے گا۔ (جس طرح کہ وہ ظلم اور بے راہ روی سے بھر گئی تھی)۔ اس حالت میں دجال سے نہیں رہا جائے گا اور وہ گوشۂ عزلت سے نکل کر دعوی الوہیت کرے گا۔ زمین میں فساد مچاتا پھرے گا اور ہر طرح سے لوگوں کو گمراہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہوگا جب اس کی یہ دوڑ دھوپ انتہا تک پہنچ جائے گی تو اسم پاک عیسوی اس کے مٹانے پر متوجہ ہوگا۔ اس تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے شرور کیلئے بمنزلہ محاق کے تھے (محاق چاند کی اس حالت کا نام ہے جبکہ اسکی روشنی نور آفتاب میں محو ہوجاتی ہے۔ حالت ۲۷ - ۲۸ قمری تاریخ کو پیش آتی ہے) اور دجال ان ہی شرور کا مجسم ہے اسم جامع محمدی سے اس کو مزید تقویت حاصل ہو گی، اور حضرت عیسیٰ نازل ہو کر دجال کو قتل کر دیں گے۔ اور زمین پر حکومت کر کے اسم جامع کا حق ادا کریں گے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد دجال کی روح جو مجموعۂ شرور کی وحدت تھی یاجوج ماجوج کی شکل میں ظہور کرے گی جس کے آثار پھر عیسیٰ علیہ السلام کی توجہ سے محو ہوجائیں گے۔ لیکن جب عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں گے تو لوگ پھر برائیوں میں منہمک ہوجائیں گے، دجال کی روح مطروح ان میں سرایت کر جائیگی اور اس کا نتیجہ شر مستطیر ہوگا جو تمام روئے زمین پر چھا جائیگا، جس کا ظلم زبان اور زبان قلم سے بیان نہیں ہو سکتا۔ اسی حالت میں قیامت کا ظہور ہوگا جس سے تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا اور کوئی چیز موجودہ نظم ونسق پر باقی نہیں رہیگی

عکس حوالہ نمبر:143

مُعْجَمُ
تفسير الأحلام

تأليف

محمد بن سيرين
(ت: ١١٠هـ)

عبد الغني النابلسي
(ت: ١١٤٣هـ)

رتّبه معجميًّا وأعدّه
باسل البريدي

مكتبة الصفاء
أبوظبي

اليمامة
دمشق - بيروت

عکس حوالہ نمبر:143

يهدران في منزله؛ فإنه صاحب بلايا وفجور، وقيل: الدَّجاجة، وريشُها مالٌ نافع.

فإن رأى أنَّه ذبح دجاجةً، أو ديكاً من قفاه؛ فإنَّه ينكح مملوكاً في دبره.

قال عبد الغني النابلسي: ومن رأى أنه ذبح دجاجة سوداء تزوج عذراء أو افتضها. وقد تكون الدجاجة امرأة تربي الأيتام، وتسعى لهم لأجل الصدقات تنبش الكنسات، وهي ذات نفع.

والدجاج نساء ذليلات مهينات، والرقادة ذات نشاط وأصالة، والزبلية دنيئة الأصل وفروخها ولد من الزنى، وربما دلت الدجاجة على ذات الأولاد ودخولها على المريض عافية، وكذلك الفروج. وآذان الدجاجة شر ونكد أو موت، وربما دل دخول ذلك للسليم على إنذار بمرض يحتاج فيه إلى ذلك، وربما دل دخولها أو ملكها على زوال الهموم والأنكاد والأفراح والتظاهر بالرفاهية والنعم. والفروج ولد أو ملبوس مفرج، أو فرج لمن هو في شدة. ومن رأى الدجاج في بيته كثيراً لا يحصى عددها فهي رئاسة وغنى، ويذهب خوفه وتقبل دولته.

دجاجي: تدل رؤيته في المنام: على تفريج الهموم والأحزان، وعلى نخاس الجواري والمماليك، وربما دلت رؤيته على الشفاء من الأمراض.

قال ابن سيرين:

الدَّجال: إنسانٌ مخادعٌ يفتن الناس.

فإن قُتِلَ الدَّجَّالُ؛ هَلَكَ كافرٌ، أو مبتدع، وقد يقوم عليه قائم، أو يقدم عليه إمامٌ عادل.

وأمَّا خروج الدَّجال؛ فدالٌّ على مفتونٍ متبوع يدعو إلى بدعةٍ تظهر وتقوم.

قال عبد الغني النابلسي:

دجال: هو في المنام سلطان مخادع جائر، لا يفي بما يقول، وله أتباع أردياء، وخروج الدجال في المنام: يدل على تسلط العدو، وانتشاره في الأرض ما يظهر منه من السفك والفساد والفتنة. وإن كان الرائي مسافراً: قطع عليه الطريق، ويدل على فتح مدينة من مدائن الكفر، وتدل رؤيته على السحر والكذب، وعلى العاهة لمن صحبه في المنام، أو انتقل في صفته، وظهور الدجال في المنام ربما دل على صلاح حال اليهود ليهلكهم الله تعالى

ترجمہ: دجال سے مراد دھوکے باز انسان جو لوگوں میں فتنہ ڈالتا ہے۔ دجال کی ہلاکت سے مراد کافر یا بدعتی کی ہلاکت مراد ہے۔

عکس حوالہ نمبر:144

مِصباحُ اللُّغات

مکمّل عربی اُردو ڈکشنری

پچاس ہزار سے زیادہ عربی الفاظ کا بہترین مجموعہ

مرتّبہ

ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی
استاذِ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:144

داخل مت ہو ان دو دوستوں کے حق میں بولتے ہیں جن کے درمیان کوئی فساد نہ کرا سکے۔
اللَّحْيَان۔ لمبی داڑھی والا۔ مؤنث لَحْيَانَة۔
اللِّحْيَة۔ داڑھی۔ ج لِحىً و لُحىً اور نسبت کیلئے لَحَوِيٌّ۔ لِحْيَةُ الْحِمَار: پرسیاوشاں (نام ایک دوا کا) لِحْيَةُ التَّيْسِ: نام ایک نباتات کا جس کے پتے گندنا کے پتے کے مانند ہوتے ہیں لیکن اس سے بلند ہوتے ہیں۔
اللِّخْيَان۔ تھوڑا پانی۔ سیلاب کے بنائے ہوئے گڑھے۔ واحد لِخْيَانَة۔
الاَلْحى و اللِّحْيَانِيّ۔ لمبی یا بڑی داڑھی والا۔
لَخَّهُ (ن) لَخًّا طمانچہ مارنا۔ لَخَّ الْخَبَر: پوری خبر معلوم کرنا — فِي الْكَلَامِ: مشتبہ اور سربستہ بات کہنا — هُ بِالطِّيب: خوشبو لگانا — فِي الْجَبَلِ: پہاڑ میں پیچھا کرنا — فِي الْحَفْر: کھودنے میں جھکنا۔
لَخَّتْ لَخًّا و لَخِيخًا و لَخِخَت (س) لَخَخًا عَيْنُه: زیادہ آنسو اور موٹی پلکوں والا ہونا۔ صفت لَخِخَة۔
اِلْتَخَّ الْاَمْرُ: خلط ملط ہونا۔ کہا جاتا ہے "اِلْتَخَّ عَلَيْهِمُ الْاَمْرُ" معاملہ ان کے اوپر خلط ملط ہو گیا۔
العُشْبُ: گھنی و گنجان ہونا۔
تَلَاخَّ الْوَادِي: تنگ وادی ہونا اور درختوں سے بھری ہوئی ہونا۔
وَادٍ لَاخٌّ تنگ اور گنجان درختوں والی وادی۔
اللَّخَّة۔ ناک۔ اِمْرَأَةٌ لَخَّةٌ: گندی بدبودار عورت۔ اَصْلٌ لَخُوخٌ۔ عیب دار اصل۔
سَكْرَانُ مُلْتَخٌّ۔ بدمست۔ ہوش و حواس زائل شدہ وَادٍ مُلْتَخٌّ: بہت اور گنجان درختوں والی وادی۔
لَخَبَهُ (ف ن) لَخْبًا و لَاخَبَهُ مُلَاخَبَةً طمانچہ مارنا — الْجَارِيَةَ: جماع کرنا۔
اللَّخْب۔ گوگل کا درخت۔ واحد لَخْبَةٌ۔
المُلَخَّب۔ طمانچہ مارا ہوا۔ جھگڑوں میں پھنسا ہوا۔
اللَّخَج۔ آنکھ کی بری کیچڑ۔
اللَّخَز۔ تیز چھری۔

لَخِصَ (س) لَخَصًا۔ اوپر کے موٹے پپوٹے والا ہونا۔ لَخِصَتْ عَيْنُهُ: آنکھ کے اردگرد کا متورم ہونا۔ شخص کی صفت اَلْخَص: آنکھ کی صفت۔ لَخْصَاء۔ ج لُخْصٌ۔
لَخَّصَ الكَلَامَ: مختصر کرنا۔ خلاصہ کرنا۔ کھول کر بیان کرنا اور کہا جاتا ہے "لَخِّصْ لِي خَبَرَك" مجھ سے اپنی خبر کو تھوڑا تھوڑا بیان کرو۔
الشَّيْءَ: خالص لینا۔
اللَّخَص۔ مص۔ خلقتاً۔ آنکھ کے پپوٹے کی موٹائی۔
اللَّخَصَة۔ آنکھ کے اندر کا گوشت۔ ج لِخاص۔
الاَلْخَص۔ ظاہر۔ مختصر۔
ضَرْعٌ لَخِصٌ۔ زیادہ گوشت والا تھن جس سے دودھ مشکل سے نکلے۔ وَرَجُلٌ لَخِصٌ: اوپر کے موٹے پپوٹے والا مرد۔ اور کہا جاتا ہے "جُفْنٌ لَخِص" موٹا پپوٹا۔
المُلَخَّص۔ مفر کہا جاتا ہے "هٰذَا مُلَخَّصُ مَا قَالُوْهُ" یہ لوگوں کے قول کا خلاصہ ہے۔
لَخَفَهُ (ف) لَخْفًا۔ زور سے مارنا۔
اللَّخْف۔ مص۔ پتلے جھاگ۔
اللَّخْفَة۔ سفید باریک پتھر ج لِخَاف۔
لَخَمَهُ (ن) لَخْمًا طمانچہ مارنا — لَخْمُ الشَّيْءِ: کاٹنا۔
لَخَمَ (ف) لَخْمًا الرَّجُلُ: پر گوشت چہرے والا ہونا۔
لَاخَمَهُ لِخَامًا و مُلَاخَمَةً۔ باہم طمانچہ بازی کرنا۔
اللَّخْمَة۔ سستی۔ افسردہ دلی۔
رَجُلٌ لُخَمَة و لَخْمَة۔ افسردہ دل مرد۔ لئیم۔
اللُّخَمَة۔ سخت زمین میں دشوار گزار جگہ۔
اللَّخَام۔ ہڈیاں۔
لَخِنَ (س) لَخَنًا۔ بدبودار ہونا — الرَّجُلُ: فحش کلامی کرنا۔ بن ران وغیرہ میں بدبو ہونا۔ صفت اَلْخَن۔ مؤنث لَخْنَاء۔ ج لُخْن۔
لَخَّنَهُ۔ یا ابن اللخناء کہنا۔
اللَّخَن۔ مص غیر مختون بچے کے قلفہ کی سپیدی۔
لَخَاهُ يَلْخُوْهُ لَخْوًا۔ ناک میں دوائی چڑھانا۔

لَخَاهُ يَلْخِيْهِ لَخْيًا و اَلْخَاهُ۔ مال دینا۔ ناک میں دوائی چڑھانا۔ حلق میں دوا ٹپکانا۔
لَخِيَ يَلْخَى لَخًى۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ بکواس کرنا۔
لَاخَى لِخَاءً و مُلَاخَاةً۔ الرَّجُلَ: دوستی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ باہم نرمی برتنا — فُلَانًا عَلٰى فُلَانٍ اکسانا۔ بھڑکانا — بِهٖ: چغل خوری کرنا۔
اِلْتَخَى اِلْتِخَاءً۔ الصَّبِيُّ: ترکردہ روٹی کھانا اسم لَخَاء ہے۔
اللَّخَا و اللَّخْي و اللَّخَاء و المِلْخَى۔ جس سے ناک میں دوا چڑھائی جائے۔
الاَلْخَى۔ ہرزہ سرا۔ بکواس کرنے والا (— واللِّخَى مِنَ الْجِمَالِ) جس کا ایک گھٹنا دوسرے سے بڑا ہو۔
اللَّخْوَاءُ۔ الاَلْخَى کا مؤنث۔ عقاب کہ اس کی چونچ کے اوپر کا حصہ نیچے سے بڑا ہو۔
لَدَّ (ن) لَدًّا و لَادَّ لِدَادًا و مُلَادَّةً و اَلَدَّ الرَّجُلَ: سخت جھگڑا کرنا اور غالب ہونا۔ لَدَّهُ عَنِ الشَّيْءِ: منع کرنا۔ لَادَّ عَنْهُ: مدافعت کرنا۔
لَدَّ (ن) لَدًّا و لُدُدًا و اَلَدَّ الرَّجُلَ: منہ کے کنارے سے دوا پلانا۔ لَدًّا لِلَّدُوْدَ: منہ کے کنارے سے پلائی جانے والی دوا تیار کرنا۔
اَلَدَّهُ: سخت جھگڑالو پانا۔ اَلَدَّ بِهٖ: ٹالنا۔ کہا جاتا ہے اَلْدَدْتُ بِهٖ: میں نے اس سے جھگڑا کرنے میں سختی کی۔
لَدَّ (س) لَدَدًا۔ بہت جھگڑالو ہونا۔ صفت اَلَدُّ۔ کہا جاتا ہے "هُوَ اَلَدُّ بَيِّنُ اللَّدَدِ" یعنی وہ بہت ہی سخت جھگڑالو ہے۔
لَدَّدَهُ۔ حیران کرنا۔ لَدَّدَ بِهٖ: بدنام کرنا۔
تَلَدَّدَ۔ متحیر ہونا۔ دائیں بائیں دیکھنا۔ فِي الْمَكَانِ: ٹھہرنا۔
اِلْتَدَّ۔ منہ کے کنارے سے دوا پینا۔
عَنِ الشَّيْءِ: مائل ہونا۔ ٹیڑھا ہونا۔
اللَّدُّ۔ مص۔ بورا۔
اللَّدَدُ۔ مص۔ سخت جھگڑالو۔
اللَّدُّ و اللَّادُّ و اللَّدُود و اللَّدِيْد۔ ج اَلِدَّة و الاَلَدّ۔ مؤنث لَدَّاءُ۔ ج لِدَاد و لُدٌّ۔ و

23۔امام مہدیؑ کے لئے چاند اور سورج کی آسمانی گواہی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.

(سنن الدار قطنی الجزء الثانی صفحہ 51دار الکتب العلمیۃ بیروت)[145]

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر (حضرت امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی 13) کو گرہن ہوگا اور سورج کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی 28) کو گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

تشریح: دارقطنی کے علاوہ یہ حدیث علامہ قرطبی نے تذکرہ میں، علامہ سیوطی نے الحاوی میں، علامہ ابن حجر ہیثمی نے القول المختصر میں بیان کی ہے۔ان کے علاوہ متعدد علماءِ سلف اہل سنت و تشیع نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث قرآن شریف کی سورۃ القیامۃ کی ان آیات کی تفسیر ہے جن میں آخری زمانہ کے آثار و علامات کے بیان میں چاند اور سورج کے گرہن کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا: وَ خَسَفَ الْقَمَرُ o وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ o (القیامہ:9-10) یعنی جب چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند دونوں کو (خسوف کی حالت میں) جمع کر دیا جائے گا۔

(اعلام الحدیث الجزء الاول صفحہ 611-612احیاء التراث مکۃ المکرمۃ)[146]

اس حدیث میں امام مہدی کی صداقت کے اس عظیم الشان نشان کی مزید تفصیل ہے جس کے

ظہور سے قبل دنیا اس کی شدت سے منتظر تھی۔ یہ نشان عین چودھویں صدی کے سر پر رمضان 1311ھ بمطابق 1894ء میں ظاہر ہوا۔ چاند گرہن رمضان المبارک کی (13، 14، 15) تاریخوں میں سے پہلی تاریخ 13 کو بمطابق 23 مارچ اور سورج گرہن رمضان کی تاریخوں (27، 28، 29) میں سے درمیانی تاریخ 28 رمضان بمطابق 6 اپریل کو ہوا۔

(i۔سول اینڈ ملٹری گزٹ 7 اپریل 1894ء ii۔سراج الاخبار 11 جون 1894ء۔
iii۔THE PIONEER MAIL 29 مارچ 1894 صفحہ 8 iv۔THE PIONEER MAIL 12 اپریل 1894 صفحہ 12
v۔MOORE,S AUSTRALIAN ALMANAC صفحہ 2 vi۔L'ILLUSTRATION میگزین 1897) [147]

شیعہ احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ نشان اہل بیت اور ان کے محبان میں اس قدر معروف و مشہور تھا کہ بعض مواقع پر امام محمد باقر نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی تاریخیں سہواً یا غلط فہمی سے الٹ بیان فرمادیں یعنی سورج گرہن کا مہینہ کے وسط میں اور چاند گرہن کا مہینہ کے آخر میں ذکر کیا تو سامعین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ (شاید ایسے نہیں) بلکہ سورج گرہن مہینہ کے آخر میں اور چاند گرہن مہینہ کے وسط میں ہوگا۔

(بحارالانوار مترجم جلد 12 صفحہ 110 محفوظ بک ایجنسی کراچی) [148]

بعض لوگ اس نشان کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اس کی تاریخوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چاند گرہن حدیث کے ظاہری الفاظ کے مطابق یکم رمضان اور سورج گرہن 15 رمضان کو گرہن لگنا چاہیئے تھا، یہ اعتراض نہ صرف قرآن شریف بلکہ قانون قدرت پر بھی ہے جس کے مطابق چاند سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی کیونکہ یہ سب سیارے اپنے مقررہ مستقل مدار پر گردش میں ہیں۔(یٰسٓ:41) اور سنت الٰہی کے مطابق چاند گرہن تیرہ سے پندرہ اور سورج گرہن ستائیس سے انتیس کو ہوتا چلا آیا ہے۔

جہاں تک ظاہری الفاظ کا تعلق ہے پہلی کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جب کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمر کو گرہن لگنے کا ذکر فرمایا ہے۔ پس تاریخوں کا مسئلہ بھی ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اس نشان کے خاص تاریخوں میں ظاہر فرما کر حل کر دیا۔ اور خدا کی فعلی شہادت اس کے حق میں گواہ بن گئی۔ اس نشان کے پورا ہو جانے کے بعد اس حدیث کی صحت پر بودے اعتراضوں کی کوئی بھی حیثیت نہیں کیونکہ پیشگوئی اپنی سچائی خود ظاہر کر چکی ہے۔

بعض لوگ اس پیشگوئی کے مقررہ تاریخوں میں ظاہر ہو جانے کے باوجود اس حدیث کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا سوال اٹھاتے ہیں۔ اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ روایت اہل بیت رسول کے معزز فرد اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے سے بیان ہوئی ہے اور ائمہ اہل بیت سے ان کی صداقت اور وجاہت و مرتبت کی وجہ سے سند کا تقاضا نہیں کیا جاتا تھا۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اہل بیت کے بلا سند اقوال رسول اللہؐ کی طرف منسوب کر دیئے جاتے تھے۔ خود حضرت امام محمد باقر سے جب ان کی بلا سند حدیث کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے ہمیشہ کے لئے اپنی روایات کے متعلق یہ پختہ اصول بیان فرما دیا کہ میں جب کوئی حدیث بیان کرتا ہوں اور ساتھ اس کی سند بیان نہیں کرتا تو اس کی سند اس طرح ہوتی ہے کہ بیان کیا مجھ سے میرے پدر بزرگوار (علی زین العابدین) نے اور ان سے میرے جدِّ نامدار امام حسین علیہ السلام نے اور ان سے ان کے جدِّ امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپؐ سے جبریل علیہ السلام نے بیان کیا اور ان سے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔ (بحار الانوار مترجم جلد 4 صفحہ 71 محفوظ بک ایجنسی کراچی)[149]

پس حضرت امام محمد باقر کی بلا سند روایات کا مطالعہ بھی ان کے سند سے متعلق اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق کرنا لازم ہے۔

مزید برآں یہ حدیث تو ایک غیبی امر پر مشتمل تھی پھر امام محمد باقر اپنے پاس سے کوئی پیشگوئی از خود کیسے گھڑ سکتے تھے اور پیشگوئی بھی ایسی جو تیرہ سو برس بعد منّ وعَنْ پوری ہو جائے ایسی کھلی کھلی غیب کی بات بتلانا بجز نبی کے کسی کا کام نہیں۔

پس بلا شبہ یہ ایک حیرت انگیز نشان ہے جو تیرہ صدیوں میں کبھی کسی مدّعی مہدویّت کے حق میں ظاہر ہوا نہ کسی دعویدار نے اسے پیش کیا۔ حضرت مرزا صاحب کس شان اور تحدّی سے فرماتے ہیں:

> "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔۔۔ میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے۔ کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرتؐ نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 33 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 143 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:145

سنن الدارقطني

تأليف

الإمام الحافظ علي بن عمر الدارقطني

المتوفى سنة ٣٨٥هـ

علق عليه وخرج أحاديثه

مجدي بن منصور بن سيد الشورى

ألحقنا الفهارس العلمية العامة في آخر المجلد الثاني

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 145

١٧٧٤ - **حدثنا** أبو بكر النيسابوريّ ، ثنا أحمد بن سعيد بن إبراهيم الزهريّ ، ثنا سعيد بن حفص خال النفيليّ ، ثنا موسى بن أعين ، عن إسحاق بن راشد ، عن الزهريّ ، عن عروة ، عن عائشة : « أن رسول الله ﷺ كان يصلي في كسوف الشمس والقمر أربع ركعات وأربع سجدات ، وقرأ في الركعة الأولى بالعنكبوت أو الروم ، وفي الثانية بياسين »(١) .

١٧٧٥ - **حدثنا** ابن أبي الثلج ، ثنا محمد بن سنان القزاز ، ثنا بكار بن يونس أبو يونس الرام، ثنا حميد ، عن الحسن ، عن أبي بكرة قال: كسفت الشمس في عهد رسول الله ، ، فقال : « إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ » الحديث ، وقال فيه : « وَلَكِنَّ اللهَ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِن خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ ، فَإِذَا كُسِفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا »(٢) .

١٧٧٦ - **حدثنا** ابن أبي داود ، ثنا عيسى بن شاذان ، ثنا محمد بن محبوب البنانيّ ، ثنا (٦٤)
محمد بن دينار الطاحيّ ، عن يونس ، عن الحسن ، عن أبي بكرة قال : قال رسول الله ﷺ : « إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ »(٣) ، تابعه نوح بن قيس ، عن يونس بن عبيد .

١٧٧٧ - **حدثنا** أبو سعيد الأصطخريّ ، ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ، ثنا عبيد بن يعيش، ثنا يونس بن بكير ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن محمد بن عليّ قال : « إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس في النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض »(٤) .

١٧٧٨ - **حدثنا** ابن أبي داود ، ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سلمة قالا : نا ابن وهب ، عن عمرو بن الحارث ، أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عمر ، عن رسول الله ﷺ قال: « إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا »(٥) . (٦٥)

* * *

ترجمہ: ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان جب سے دنیا بنی ہے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند کو (چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو جبکہ سورج کو (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانے دن کو گرہن لگے گا۔ اور یہ نشان جب سے دنیا بنی ہے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر:146

المملكة العربية السعودية
جامعة أم القرى
معهد البحوث العلمية وإحياء التراث الإسلامي
مركز إحياء التراث الإسلامي
مكة المكرمة

من التراث الإسلامي

أعلام الحديث

في

شرح صحيح البخاري

للإمام أبي سليمان حمد بن محمد الخطابي

٣١٩هـ - ٣٨٨هـ

تحقيق ودراسة

الدكتور محمد بن سعد بن عبد الرحمن آل سعود

الجزء الأول

عکس حوالہ نمبر:146

وسَلَّم أنَّ الذى كانوا يَتوَهَّمُونه من ذَلِك باطلٌ ، وأن خُسوفَ الشَّمس والقَمَر آيتان من آياتِ الله تعالَى يُرِيهما خَلقَه ليَعلَمُوا أنَّهما خَلقانِ مُسَخَّران لله عزَّ وجل ليس لَهُما سُلْطان/ في غَيْرِهما ، ولا قُدرةٌ على الدَّفعِ عن أنفُسِهما . وأنَّهما لا يستَحِقَّان أن يُعْبَدا ، فَيُتَّخذا إلَهَيْن ، ٩٨ ب
وهو معنَى قَولِه عَزَّ وجلَّ : ﴿ومِنْ آياتِه اللَّيلُ والنَّهارُ والشَّمسُ والقَمَر﴾ لاتَسْجُدُوا للشَّمْسِ ولا لِلْقَمَر واسْجدُوا لِلَّه الذَى خَلَقَهُنَّ إن كُنتمُ إيَّاه تَعْبُدُون﴾ [(١)] ، وأَمَر عند كُسوفِها أن يُفزَع إلى الصَّلاةِ والسُّجودِ لله الذى يستَحِقُّ العِبادَةَ والسُّجُودَ دُونَهما ، إبطالاً لقَوْل الجُهَّال الذين يَعْبدُونَهما ، وإفساداً لِمَذاهِبِهم في عبادَتِهما ، والله أعلَم . وقد يُحتَمَل أن يَكُونَ المَعْنى في الأمر بالصَّلاةِ عند الكُسُوف الفَزَعَ إلى الله عزَّ وجَلَّ ، والتَّضَرُّعَ له في دَفْعِ الضَّررِ والآفاتِ التي تَتَوهَّمُها الأنفُس ، وتَتَحدَّث بها الخَواطِرُ تَحْقيقاً لإضافَةِ الحَوادِثِ كُلِّهَا إلى الله تعالى ، ونَفْياً لها عن الشَّمْسِ والقَمَرِ ، وإبطالاً لأحكامِها والله أعلم .

وقد قِيلَ فيه وَجهٌ ثالِث : وهو أنَّهما آيتَان من آياتِ الله الدَّالَّة على قُربِ زَمانِ السَّاعة وأمارَتَان من أماراتِها وأشراطِها المُتقدِّمة لها كَما قد قال مُخبِراً عن خُسُوفِهما في القيامة : ﴿فإذا بَرِقَ البَصَرُ وخَسَفَ القَمَرُ وجُمِعَ الشَّمسُ والقَمرُ﴾ [(٢)] وقد يَكُون ذَلِك أيضاً أنه يُخَوِّف بهما

(١) سورة فصلت : الآية ٣٧ .
(٢) سورة القيامة : الآيات ٧ ـ ٩ .

ترجمہ: اس بارے میں ایک تیسرا پہلو بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ یہ دونوں (چاند اور سورج گرہن) اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے دو نشان اور زمانہ قیامت کے قریب ہونے پر دلیل ہیں۔ اور یہ دو نشانیاں قیامت کی ان علامات اور نشانیوں میں سے ہیں جو اس (قیامت) سے پہلے ظاہر ہوں گی جیسا کہ قیامت کے قریب چاند و سورج گرہن کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: **فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ**۔ اور بعض دفعہ یہ نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو خوف دلانے کے لئے بھی ہوتے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:146

الناسَ لِيَفزعُوا إلى التَّوبَة والاستِغْفار من الزَّلَل والخَطايا ، ودَليلُ ذلِك قَولُه عَزَّ وجلَّ : ﴿وما نُرسِل بالآياتِ إلا تَخْويفاً﴾ [1] . ويُؤكِّد ذَلك حَديثُ أبي بَكْرة .

(١) سورة الإسراء : الآية «٥٩» .

ترجمہ: تاکہ وہ اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی وجہ سے گھبرا کر توبہ اور استغفار کی طرف مائل ہوں اور اس بات کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: وَمَا نُرسِلُ بِالْآيَاتِ اِلَّا تَخوِيفاً (بنی اسرائیل : 60) یعنی ہم نشانات صرف اس لئے بھیجتے ہیں تا کہ خوف پیدا ہو جائے۔“

عکس حوالہ نمبر: 147-i

THE CIVIL AND MILITARY GAZETTE.

LAHORE :—APRIL 7, 1894.

LORD ROSEBERY'S PROSPECTS.

Tact is no doubt a very useful gift; but it is quite possible for a statesman to have too much of it. Indeed it is probable that the possession is more pleasant to the owner than useful to his party or conducive to his continuance in power. This is the rock from which Lord Rosebery must steer warily if he is to avoid shipwreck. For tact is the art of making people think that you agree with them more completely than is really the case, or that you sympathise with their claims and wishes more than it is quite discreet to say, or that you esteem and like them better than you really do. And very probably at first the man who produces these impressions does gain the good wishes and the support of many who would otherwise not have spoken for him, or voted for him. Yet the strength given to a statesman by such methods as these is for the most part only temporary. For, however much the man in power may desire to conciliate others, he must act sooner or later, and he is sure to do more or less than is expected of him. It is of the essence of tact to smooth objections without confuting opinions, or removing prejudices, and to obtain support by raising expectations that are never fulfilled. Besides a great portion of the efforts of the man of tact are devoted to making people imagine that he is personally much more inclined to agree with them, or to like them than is in fact the case. By degrees the expectations raised are disappointed, as it is impossible to conceal his true feeling, especially if that feeling is one of indifference or contempt. Thus he is gradually surrounded by a number of men who are disappointed, and a still larger and more dangerous company of those who are secretly of opinion that they have been slighted or insulted.

The really great man has little need of tact. He leads by force of character and, which is perhaps much the same thing, by strength of will, and he gathers round him a following who are attracted and subdued by that gift of personal influence which is so powerful and so difficult to define. We mean such an influence as John Henry Newman exercised at Oxford or, in a greater sphere, Mr. Gladstone exercised in politics. In the case of the late Prime Minister this force was marvallously exhibited. We have been told, and our own experience confirms the fact, that it was impossible to resist the magic of his eloquence, or the charm of his company, and that opponents often felt it difficult to retain a mental attitude of opposition and criticism while they listened to the speeches which were not so much with which Mr. Gladstone was wont to advocate their cause. An Ministry of making things pleasant all round will not last long, and if Lord Rosebery depended on the gifts and talents of soft-speech and judicious compromise, which are so useful to an Arbitrator, they would scarcely be found sufficient to sustain even the most superior person in the office of Prime Minister. Events move quickly, men come and go with wonderful rapidity, and it is not impossible that a Minister, of whom all men say all kinds of good things should fall into an irrecoverable position of respectable mediocrity—some even now predict that Lord Rosebery is more likely to end his career as a Duke than as Premier.

BY THE WAY.

Sir Dennis Fitzpatrick will give a dinner party on Tuesday, the 10th, "to meet Sir Meredyth and Lady Plowden."

Sir Dennis Fitzpatrick has accepted a nazar of Rs. 250, presented by His Highness the Raja of Faridkot as a thanksgiving for His Honour's lucky escape in his late tonga accident. The money has been divided between the Mayo Hospital and the Lahore Poor House.

The Maharaja of Benares will call on the Lieutenant-Governor at 4-30 P. M., on the 9th instant, and His Honour will pay a return visit at 9 A. M. on the 10th. His Highness will stop in the Kapurthala House. The visits will be public ones with the usual ceremonies.

The eclipse was perfectly observed at Lahore yesterday between 7-30 and 9-30 A.M. While it lasted the sunlight was so much reduced as to remind one of the pleasant sunshine only of an English summer's day.

The orders of the Deputy Commissioner at Thanesar, issued at the suggestion of the Sanitary Commissioner, prohibiting all new arrivals from entering the town for the purpose of taking up their abode there, is, of course, causing some inconvenience to those who had previously arranged to put up with their friends and relations, and others who are said to have hired houses for the occasion; but obviously it is undesirable to overcrowd the city, the space in which is but limited.

It is admitted that this year's is the largest gathering that has ever taken place at the Eclipse Fair. It is curious to note the excess of women over men at the fair, quite three to one. There is the usual gathering of beggars and *fakirs* of all descriptions, exhibiting the sacred cow with additional horns, legs, pieces of flesh &c. projecting from various parts of the animal's body. These exhibitors seem to be doing a good business judging from the number of pice and silver pieces that are continually pouring in. The Brahmins, too, are having an excellent time of it; as the offerings made are both large and rich. Not a few of the contributors to the latter are petty Chiefs

ترجمہ: کل لاہور میں صبح 7:30 سے 9:30 تک واضح طور پر سورج گرہن کا مشاہدہ کیا گیا۔ اس دوران سورج کی محدود شعاؤں کے باعث موسم، مغربی ممالک کے موسم گرما کے خوشگوار دنوں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ 7 اپریل 1894

عکس حوالہ نمبر: ii-147

سراج الاخبار　　۱۱ جون ۱۸۹۴ء　　۶

چاند گرہن بجائے پہلی رات کے 13 رمضان کو اور سورج گرہن بجائے 15 کے 28 کو ہوا ہے۔ سراج الاخبار 11 جون 1894

عکس حوالہ نمبر: 147-iii

8　　THE PIONEER MAIL　　[March 29, 1894

The troops at Kajuri Kach, Jandola and in the Khyber are to be uniformed half-yearly.

Intimation has been received from the home authorities that a hired steamer conveying [illegible] troops will arrive at Bombay on the 1st April, and that the *Malabar* will now arrive at that port on the 5th instead of the 2nd April. Owing to her late arrival at Bombay the *Serapis* will now leave on the 27th instant.

THE "SUNDAY TIMES" LIBEL CASE.

CALCUTTA, 21ST MARCH

In the Police Court yesterday, Mr. Marsden, Chief Presidency Magistrate, passed sentence upon Donald Malcolm Gasper, of the *Sunday Times*, who had pleaded guilty to having defamed in that paper Messrs Paul and Robert Knight, of the *Statesman*. Mr. Marsden, in the course of his judgment, said: It is difficult to conceive a more scurrilous paragraph, and it is most necessary that persons like the accused should be taught that such calumnies cannot be published with impunity. Doubtless nothing that the accused could publish in a newspaper of such a low and scurrilous class as the *Sunday Times* appears to be, (I am speaking from the one copy before me) could in any way injure the reputation of these gentlemen of the complainants' position either in the eyes of their friends or of the public. But I consider that the complainants are deserving of the thanks of the public for their action in this matter. The accused was perfectly well aware that the wicked and calumnious statement he was publishing could not be other, to say the least of it, than a source of very great annoyance to the complainants, and proof of how untrue and absolutely without foundation those statements are, is that no attempt has been made to justify them, or even to show that they contained one atom of truth. Such statements appearing in a newspaper are degrading to the honourable profession of journalism, offensive to the public at large, and exceedingly painful to the individuals about whom they are made, and I have no hesitation in saying that a person who could insert them in a newspaper that was under his control is quite unfit to fill the responsible position of a printer and publisher. It was impossible to contend that the accused believed he was performing a public duty. The liberty allowed to the press has been, and is, most jealously guarded, but in this instance that liberty has been allowed to degenerate into license of a most [illegible] and demoralising kind. I should not be doing my duty were I not to inflict a substantial punishment in this case. I have considered the matter very carefully since the last hearing of the case, and the sentence of the court is that the accused shall undergo three months' simple imprisonment.

Mr Orr asked the Magistrate to grant an application against James Carmichael, the charge against him being exactly the same as the one against Donald Gasper, Carmichael being charged as the writer of the paragraph complained of. The application was granted.

THE ABOR FIELD FORCE.

SADIYA, 24TH MARCH

The Abor expeditionary force broke up to-day (23rd March). Captain Maxwell in breaking up the force issued the following order:—Captain Maxwell wishes to thank all ranks for their conduct during the expedition. During the space of less than two months ten villages have been taken and destroyed, nine stockades have been captured, many Abors have been killed and much property destroyed, and the Abors have been taught a severe lesson which they have long deserved, that neither in the open nor jungle nor behind stockades can they stand against our troops. The force has lost during the expedition eighteen men and twenty-three followers killed, one British officer, twenty-five men and nineteen followers wounded. Captain Maxwell much deplores the massacre at Bordak, caused by trusting to the promises of the Meuuio and Padu Abors, who had been kindly treated, and their villages spared. During the time the expedition lasted there has been constant fighting with unvaried success, and for many days the force suffered much hardship and discomfort by the persistent wet weather and the failure of rations. The marches in the hills were long and very tiring and the duties severe. The officer commanding much regrets the failure to reach Damro, simply owing to the failure of rations; but very valuable information has been gained, and if it is necessary for Government to send another force ever, the information gained will enable another expedition to reach Damro without any difficulty. The medical arrangements have been admirable, and Captain Maxwell begs to thank Surgeon-Lieutenant Birdwood for his constant care and attention to the sick and wounded. The fact of not one single wounded man dying (though many were hit by poisoned arrows) speaks volumes for the skill and attention bestowed. The guns under Lieutenant East (and after he was wounded Sergeant [illegible]) have been of the greatest assistance, and have been excellently served. In conclusion, Captain Maxwell begs to thank each individual officer and man, British and native, for their conduct during the expedition, and for the uncomplaining and cheerful manner all discomforts have been borne.

The missing men, who are supposed to have been cut up while escaping down the river in boats, are one subadar of the Naga Hills Police, three sepoys of the 44th Gurkha Regiment, one compounder, and three private servants.

THE BUDGET.

BOMBAY, 23RD MARCH

The *Bombay Gazette* says.—The situation is somewhat more favourable than was anticipated. It is satisfactory that the Opium Commission costs less than was expected. The expenditure thereon should be defrayed by the anti-opiumists, whose misrepresentations led to its appointment. The legislation of June last alone prevented the rupee following silver to [illegible], the price of silver. The Finance Minister has so often been told that silver has touched the bottom and has yet seen it sink lower, that he hesitates to believe that [illegible] has been reached even at 27d. He does not agree with those who think that if the Government were to open the mints the country would benefit by enhancing the value of silver. He rightly considers that the value of the metal can only be raised by the actual absorption of a considerable share of the world's supply of silver, and holds that if the opening of the mints is to enhance the value of silver, it can do so only by a process which involves the depreciation of the value of the rupee, whence it seems to him that no enhancement in the value of silver by the reopening of the mints could be of any advantage to us,—a fact which is indeed self-evident. Had the rupee fallen to 10¼d in the first week of the present month, four or five crores would have been added to the present deficit, and it is as well to bear in mind that India would have had to bear at least four crores additional taxation. That would certainly have been a disaster, and a disaster of the greatest magnitude, equivalent to the addition of a hundred crores to the public debt. The Finance Minister points out to those who believe that the only way out of the difficulty is bi-metallism that they are several steps nearer its realisation now. The rest of the world has ceased to rely on India's consent to bear the main portion of the burden of silver depreciation. That is really the one element of hope in the present situation.

THE TARIFF BILL

A CAWNPORE SUGGESTION

CAWNPORE, 21ST MARCH

The Cawnpore Chamber of Commerce has telegraphed to the Government regarding the Tariff Bill, as follows:—

"In connection with your telegram of the 5th instant, and that from this Chamber, dated the 8th current, I am directed to address you regarding the non-levy of duty on dhoties, chudders, puggrees, kummerbunds and the like, under the Customs Act as recently amended. These commodities are as essentially wearing apparel (constituting as they do completed articles of attire, ready for use) as are coats, trousers, waistcoats, dresses or under clothing, and as such, whether made of cotton or any other material, are clearly liable to duty. If the executive at the ports admit these goods free, they would appear to be overlooking the fact that provision is made in the Indian Tariff Bill, 1894, for the levy of Customs duty on the above staples, viz., schedule four 'other articles unmanufactured and manufactured,' para. 14, 'apparel.' Under these circumstances my Committee trust that Government may be good enough to issue the necessary instructions to the Collectors of Customs at the various ports, in order that their procedure may conform with the law. The course now followed obviously involves serious detriment to the financial and general interests of the country."

PROTEST FROM MADRAS

MADRAS, 21ST MARCH

The public meeting at the Town Hall, convened last evening by the Sheriff, on a requisition bearing more than 200 signatures, to protest against the exemption of cotton goods and yarns from import duty, was largely attended. Raja Sir Savalay Ramaswamy Mudeliar was voted to the chair, and after reading telegrams and letters from various parts of the Presidency conveying resolutions passed by public meetings held in those places stated the object of the present meeting. Mr. H. G. Arbuthnot then, in an eloquent and able speech, moved the following resolution:—"That this meeting, while it is of opinion that the present financial crisis could have been averted by a readjustment of home charges and by legitimate reductions in different branches of expenditure, Military and Civil, in India, protest strongly against the policy and principle of the Tariff Act, by which imports of cotton goods and yarns have been exempted from duty, while almost all other imports have been subjected to it." Mr Eardley Norton seconded this, and Mr. [illegible] Chetty, Mr. [illegible] Orr and Mr. D. Leighton supported the resolution, which was carried unanimously.

RUNNING AMOK

POONA, 21ST MARCH

Information has reached Army Headquarters here that a sowar of the 7th Bombay Lancers ran amok yesterday at [illegible], and shot four men. One ressaldar, one sowar, and one syce have been killed, and one man seriously wounded.

THE WESTERN PRESIDENCY

POONA, 21ST MARCH

Private [illegible], 2nd Battalion King's Own Lancashire Light Infantry, committed suicide this evening in the regimental hospital by cutting his throat with a razor. He was admitted into hospital early in the afternoon, as he was suffering from slight fever, and soon fell asleep. He suddenly woke up, seized a razor, cut his throat, and died within a few minutes. This makes the fourth case of throat-cutting in this battalion within two months.

BOMBAY, 21ST MARCH

The Governor leaves here on the 31st, visiting Kolhapur for the installation of a native Chief, before proceeding to Mahableshwar.

24TH MARCH

The Bombay Chamber of Commerce having represented to the Government of India the injustice of levying import duty on produce grown in British India but sent via Marmagoa, the following telegram has been received from Mr. Westland:—"Your telegram of the 19th. Following sent to Government of Bombay:—Government of India sanctions proposal to authorise Customs officers at Castle Rock and Bombay by executive orders to pass free of import duty goods proved to be in transit from Bombay by steamer to Marmagoa and thence by rail to British territory, and vice versa, subject to any specific restrictions in force affecting particular classes of goods."

The troopship *Euphrates* arrived on Friday night from Portsmouth, carrying details:—61 officers, 17 ladies, 11 officers' children, 1221 rank and file, 27 soldiers' wives, and 36 children. A stoker fell overboard 60 miles from Bombay, and was drowned.

THE SHAN STATES.

RANGOON, 23RD MARCH

Mr. Saunders, officiating Superintendent of the Northern Shan States, is now touring in Mangloon, the country invaded by Saw Maha in 1892. Mr. Graham, Assistant Political Officer, North Hsenwi, is engaged in settling the disputes between Shans and Kachins in that State. He and his column have been out over a month and have met with no opposition. The revenue is being paid quietly.

THE ECLIPSE OF THE MOON.

AGRA, 22ND MARCH.

A partial eclipse of the moon was observed here about seven o'clock yesterday evening, but owing to heavy clouds, which culminated in a thunderstorm and rain, the moon was only visible for a short time.

SIR GEORGE WHITE'S TOUR.

LUCKNOW, 21ST MARCH

The Commander-in-Chief arrived at Lucknow by special train yesterday morning, and witnessed a parade of the troops in garrison, over three thousand strong, at 7 o'clock. The troops, under the command of General Sir Robert Low, Commanding the Oudh District, were drawn up in two lines. The first line consisted of the Royal Irish Regiment, the Oudh Volunteer Rifles, the 7th Bengal Infantry, the 9th Gurkha Rifles and the East Lancashire Regiment, and the second line consisted of "K" Battery, R. H. A., the 2nd Field Battery, R. A., the 16th Lancers, the 7th Bengal Cavalry and the Oudh Light Horse. A salute of 17 guns was fired by "K" Battery as the Commander-in-Chief rode on to the ground, after which the division marched past and the parade was concluded by an advance in review order. After the parade His Excellency inspected the

ترجمہ: چاند گرہن: آگرہ 22 مارچ 1894ء۔ یہاں کل شام سات بجے کے قریب چاند کا جزوی گرہن دیکھا گیا، لیکن بھاری بادلوں کی وجہ سے جو کہ گرج چمک کے ساتھ طوفان اور بارش پر منتج ہوئے، چاند صرف تھوڑی دیر کے لیے نظر آیا۔

دی پائینیر میل 29 مارچ 1894ء صفحہ 8

عکس حوالہ نمبر: iv-147

THE ECLIPSE OF THE SUN

AGRA, 6TH APRIL.

The eclipse of the sun was visible here this morning for some hours. The sun was only partially obscured.

RAIPUR, C. P., 6TH APRIL.

A three-quarter eclipse of the sun was visible here this morning.

SHILLONG, 6TH APRIL.

The eclipse of the sun was clearly visible here from 7-17 till 10 [illegible] Madras time.

BENARES, 6TH APRIL.

The eclipse to-day attracted thousands from far and near. From about 7.30, the period of first contact, till 9.45, the Ghats [illegible] the ghats were a seething mass of bathers but the greatest order prevailed. Mr. Pr[illegible], the District Superintendent of Police, personally supervised the arrangements and no loss of life was reported. A few light fleecy clouds were about, but they did not obstruct the view of the eclipse which was visible throughout.

LAHORE, 6TH APRIL.

The eclipse was perfectly observed at Lahore to-day between 7.30 and 9.30 A.M.

THE CENTRAL PROVINCES

سورج گرہن۔ آگرہ 6 اپریل: سورج گرہن آج صبح یہاں نظر آیا۔ کچھ گھنٹوں کے لیے سورج صرف جزوی طور پر دھندلا ہوا تھا۔

رائے پور 6 اپریل: آج صبح یہاں سورج کا تین چوتھائی گرہن نظر آیا۔

شیلانگ 6 اپریل سورج گرہن یہاں 7:17 سے 10 بجے (مدراس ٹائم) تک واضح طور پر دیکھا گیا۔

بنارس 6 اپریل: آج سورج گرہن نے دور اور نزدیک سے ہزاروں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ آغاز 7:30 سے لے کر اختتام 9:45 تک گھاٹ پر لوگوں کا ہجوم تھا، مگر کوئی بدنظمی نہیں ہوئی۔ مسٹر پرنس ضلعی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ذاتی طور پر انتظامات کی نگرانی کی اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ہلکے ہلکے بادل قریب تھے لیکن انہوں نے سورج گرہن کے نظارے میں رکاوٹ نہیں ڈالی جو پوری جگہ دکھائی دے رہا تھا۔

لاہور 6 اپریل: لاہور میں آج صبح 7:30 سے 9:30 بجے تک سورج گرہن مکمل طور پر دیکھا گیا۔

دی پائینیر میل

12 اپریل 1894 صفحہ 12

عکس حوالہ نمبر: v-147

MOORE'S

AUSTRALIAN

ALMANAC

AND

COUNTRY DIRECTORY,

FOR THE YEAR

1894

FORTY-THIRD YEAR OF PUBLICATION.

Sydney:
J. J. MOORE AND CO., 558½ GEORGE STREET.

عکس حوالہ نمبر: v-147

AUSTRALIAN SEASONS—1894.

The Sun enters Aries—	Autumn commences	...	March 21st, 1 a.m.
,, ,, Cancer—	Winter ,,	...	June 21st, 9 p.m.
,, ,, Libra—	Spring ,,	...	Sept. 23rd, 11 a.m.
,, ,, Capricorn—	Summer ,,	...	Dec. 22nd, 6 a.m.

ECLIPSES—1894.

In the Year 1894 there will be two Eclipses of the Sun and two of the Moon.

I.—A Partial Eclipse of the Moon, March 21st and 22nd, visible in New South Wales :—

First contact with the shadow ...	March 21st, 11h. 31m. p.m.
Middle of the Eclipse ...	,, 22nd, 0h. 25m. a.m.
Last contact with the shadow ...	,, 22nd, 1h. 20m. a.m.

Magnitude of the Eclipse (Moon's diameter 1), 0·244.

The Moon will pass the meridian of Sydney just before the greatest obscuration.

II.—An Annular Eclipse of the Sun, April 6th, invisible in New South Wales.

III.—A Partial Eclipse of the Moon, September 15th, invisible in New South Wales.

IV.—A Total Eclipse of the Sun, September 29th, visible as a partial Eclipse in New South Wales :—

Begins on the Earth generally ...	September 29th, 1h. 6m. p.m.
Ends on the Earth generally ...	,, 29th, 6h. 22m. p.m.

LATITUDES AND LONGITUDES OF AUSTRALIA.

PLACES.	SOUTH LATITUDE			EAST LONGITUDE			LONG. IN TIME EAST OF GREENWICH.		
	°	′	″	°	′	″	h.	m.	s.
Sydney Observatory ...	33	51	41	151	12	50	10	1	51
Brisbane ...	27	25	0	153	5	0	10	12	20
Pt. Essington, N. Australia	11	22	0	132	14	0	8	48	52
Melbourne ...	37	29	23.5	144	59	0	9	39	56
Adelaide, S.A....	34	45	0	138	25	50	9	13	14
Hobart, Tasmania ...	42	53	35	147	28	0	9	49	52
Perth, West Australia....	31	29	0	115	46	43	7	43	7

The difference in time in each of the above cases is in advance of London time. Taking 12 o'clock noon as London time, it will be 10·4 p.m. at Sydney the same day.

نوٹ

ترجمہ: NEW SOUTH WALES میں جزوی چاند گرہن 21,22 مارچ (1894) کو دیکھا گیا۔ آغاز گرہن: 21 مارچ 11:30pm۔ گرہن کا درمیانی وقت: 22 مارچ 12:25am۔ اختتام گرہن: 22 مارچ 1:20am۔ گرہن کی شدت: 0.244۔ گرہن سے پہلے چاند Meridian of Sydney سے گزرے گا۔ مُورز آسٹریلین المانک صفحہ 2

عکس حوالہ نمبر:vi-147

Johansen. Nansen. Scott-Hansen.

OBSERVING THE ECLIPSE OF THE SUN. 6 APRIL, 1894.

(From a Photograph.)

Nansen's Fram Expedition کے ارکان سورج گرہن 6 اپریل 1894 کا مشاہدہ کرتے ہوئے۔ L'Illustration میگزین 1897

عکس حوالہ نمبر:148

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی　مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر:148

۱۱۰

(۶۷) پندرہ رمضان کو سورج گہن اور آخری تاریخوں میں چاند گہن

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے بدر بن خلیل ازدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"ایتان تکونان قبل القائم لم یکونا منذ ھبط آدم علیہ السلام الی الارض تنکشف الشمس فی النصف من شھر رمضان والقمر فی آخرہ"

فقال الرجل: یاابن رسول اللہ تنکشف الشمس فی آخر الشھر والقمر فی النصف؟

فقال ابوجعفرؑ: انی لاعلم بما تقول ولکنھما ایتان لم یکونا منذ ھبط آدم علیہ السلام"

"قبل ظہور امام قائمؑ دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر وارد ہونے سے لیکر اُس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوئی ہونگی۔ ایک تو پندرہ ماہِ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اُسی کی آخری تاریخ میں چاند گہن کا ہونا۔"

یہ سنکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اُترنے سے لیکر اُس وقت تک کبھی رونما نہ ہوئی ہوں گی۔"

(غیبۃ طوسیؒ، ارشاد، غیبۃ نعمانی، کافی)

(۶۸) فرج کی مجملاً علامت

فضل نے ابن اسباط سے، اُنھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے اُنھوں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج وکشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمھیں مجملاً بتادوں یا تفصیل کے ساتھ؟

عکس حوالہ نمبر:149

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۴

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی

عکس حوالہ نمبر:149

۷۱

کبھی ہماری امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ہمیشہ خرچ عطیہ اور لباس میں کچھ نہ کچھ عنایت فرمایا اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ تمہارے آنے سے پہلے ہی ہم نے یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑا تھا۔

(الارشاد صـ ۲۸۴)

مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ صفحہ ۳۲۷ میں بھی عمرو اور عبید اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

کتاب الارشاد میں سلیمان بن قرم سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام تیں پانچ چھ سو سے ہزار درہم تک عطا فرمایا کرتے تھے اور کسی وقت بھی اپنے بھائیوں غرض مندوں اور اپنی ذات سے امید و آرزو رکھنے والوں کو عطا کرنے سے رنجیدہ و ملول نہیں ہوئے۔ (الارشاد صـ ۲۸۴)

یہی روایت مناقب ابن شہر آشوب (جلد ۳ صفحہ ۳۳۷) میں ہزار درہم کے الفاظ تک بیان کی گئی ہے۔

(۵) ——— کتاب الارشاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ سے آپ کی حدیث مرسل بلا حوالہ سند کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں اور اس کی سند کو بیان نہیں کرتا تو اس کی سند اسی طرح ہوتی ہے کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے بیان کیا اور ان سے میرے جد نامدار امام حسین علیہ السلام نے اور ان سے ان کے جد امجد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ سے جبرئیل امین نے بیان کیا اور ان سے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔

حضرت امام نے فرمایا کہ ہم پر لوگوں کا معاملہ بڑی مصیبت ہے کہ ہم انہیں حق کی طرف بلاتے ہیں تو وہ جواب نہیں دیتے اور ہماری آواز پر لبیک نہیں کہتے اگر ہم انہیں چھوڑ دیں تو ہمارے علاوہ کسی دوسرے سے ہدایت نہیں پا سکتے آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہم سے کیوں بغض رکھتے ہیں اور ہم میں کیوں عیب نکالتے ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں شجر نبوت اور علم و حکمت کی کان اور معدن ہیں ہم وہ جگہ ہیں جہاں فرشتوں کا نزول ہوا اور وحی اتری۔ (الارشاد صـ ۲۸۴)

(۶) ═══ امام وارث علوم انبیاء ہیں

مناقب ابن شہر آشوب میں مسند ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ راوی کہتا ہے جب بھی میں نے کسی مسئلہ میں جابر جعفی سے کچھ دریافت کیا تو انہوں نے اس کے بارے میں حدیث پیش کی اور جب وہ امام محمد باقر علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تو یوں کہتے تھے کہ مجھ سے وصی الاوصیاء اور وارث علوم انبیاء نے یہ بیان فرمایا ہے۔

ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں امام محمد باقر علیہ السلام کی شان میں اس طرح کے الفاظ کہے ہیں کہ وہ امام حافظ ذاکر خاشع صابر حضرت ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۳ صـ ۱۸۰)

24۔امام مہدیؑ پر ایمان واجب

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّاؓ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّؐ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِؐ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ.

(سنن ابوداؤد اردو جلد چہارم صفحہ 290 مترجم ابوعمار عمر اعتقاد پبلشنگ ہاوس نئی دہلی) [150]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ماوراء النّہر سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو حارث حرّاث کے نام سے پکارا جائے گا اس کے مقدمۃ الجیش کے سردار کو ''منصور'' کہا جائے گا۔ وہ آل محمدؐ کے لئے مضبوطی کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح قریش (میں سے اسلام قبول کرنے والوں) کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی حاصل ہوئی ہر مؤمن پر اس کی مدد و نصرت واجب ہے یا آپؐ نے فرمایا کہ اسے قبول کرنا لازم ہوگا۔

تشریح: یہ حدیث علاّمہ بغوی نے مصابیح السنہ میں عمدہ سند کے ساتھ بیان کی۔ نیز نسائی اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔ شیعہ مکتب فکر نے بھی یہ حدیث قبول کی ہے۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 174 حکمران المقدس ایران)

اس حدیث میں ماوراء النہر (یعنی دریائے جیحون کے ورے سمرقند و بخارا) فارس کے علاقہ سے ایک ایسے شخص کے ظہور کا ذکر ہے جس کا لقب ''حارث حرّاث'' یا حارث بن حرّاث ہوگا۔ حارث کے لغوی معنی کاشتکار کے ہیں۔ جس میں اس شخص کے ذاتی اور آبائی پیشہ کاشتکاری کی طرف اشارہ ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ معزز زمیندار خاندان سے ہوگا۔

اس معزز فارسی الاصل زمیندار کا آل محمدؐ سے کیا تعلق ہے۔ اس بارہ میں اسی حدیث میں ایک اشارہ یہ پایا جاتا ہے کہ اس شخص کی سرزمین ماوراء النہر یعنی سمرقند و بخارا کے علاقے بتائے گئے ہیں جو درحقیقت فارس کے علاقے تھے۔ دوسری طرف بخاری کی حدیث میں ثریا ستارے سے ایمان لا کر قائم

کرنے والے کو بھی اہل فارس میں سے بتایا گیا ہے۔

دوسرا قرینہ اس موعود شخص کی تعین کیلئے اس حدیث میں یُمَکِّنُ کے الفاظ ہیں یعنی وہ شخص دین محمدؐ کی مضبوطی کے سامان کرے گا۔ یہی الفاظ قرآن شریف کی آیت استخلاف میں خلفاء اسلام کی علامت کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔ فرمایا: وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ (النور: 56) کہ اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ ان کے دین کو مضبوطی بخشے گا۔ پس اس حدیث میں امت میں آنے والے مسیح و مہدی کا علاقہ اور کام بیان فرما کر اس کی تائید و نصرت واجب قرار دی گئی ہے۔

تیسرے اسی آیت استخلاف کے آخر میں یہ بھی مذکور ہے کہ اس خلیفہ برحق کا جو انکار کرے وہ فاسق ہوگا۔ یہ حدیث بھی اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ اس شخص موعود کی مدد کرنا واجب اور قبول کرنا لازم ہے۔

حضرت ملّا علی قاریؒ نے بھی اس حدیث کی تشریح میں یہ نہایت اہم نکتہ اٹھایا ہے کہ حدیث کے الفاظ ''ہر مؤمن کے لئے اس کی مدد کرنا یا اسے قبول کرنا واجب ہوگا'' سے کوئی عام شخص مراد نہیں لیا جا سکتا بلکہ یہ قرینہ اس شخص کے امام مہدی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد دہم صفحہ 174 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور) [151]

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج تک سمرقند کے کسی معزز زمیندار نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مدعی مسیح و مہدی ہیں جن کا وطن سمرقند تھا۔ آپ کے آباء شہنشاہ بابر کے زمانہ میں وہاں سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور پنجاب میں کئی دیہات بطور جاگیر آپ کے خاندان کو ملے تھے۔ اس لحاظ سے آپ کا خاندان ایک معزز زمیندار خاندان تھا۔ حضرت مرزا صاحب کی یہ وہ ذاتی و خاندانی علامت تھی جو اس حدیث میں ''حارث'' کے الفاظ میں بیان ہوئی۔

پس حارث بھی دراصل مہدی کا صفاتی نام ہے۔ اس لفظ میں معنوی لحاظ سے یہ روحانی اشارہ بھی تھا کہ وہ ''حارث'' ایمانی چشمہ کے ذریعہ قوم کے پودوں کی آبیاری کرے گا اور ان کے مرجھائے ہوئے دل تازہ کرے گا۔ (ازالہ اوہام صفحہ 106 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 153 حاشیہ ایڈیشن 2008)

حارث کے روحانی لشکر کے سردار کے لقب ''منصور'' سے مراد حضرت مرزا صاحب کے خلفاء میں سے کوئی ایک خاص تائید یافتہ خلیفہ بھی ہوسکتا ہے۔ عمومی طور پر اس میں آپ کے ہر خلیفہ کے خدا سے تائید یافتہ ہونے کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے جیسا کہ آیتِ استخلاف میں تمام خلفاء سے تمکنت کے وعدہ کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اور یہ بات حقائق و واقعات کے بھی عین مطابق ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 150

سُنن ابُو داوُد (اُردو)

کتاب الطب · کتاب الأدب

جلد چہارم

تالیف
امام ابُو داوُد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و فوائد
فضیلۃ الشیخ ابُو عمار عُمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج
حافظ ابُو طاہر زُبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظرثانی، تنقیح و اضافہ
حافظ صلاح الدین یُوسف حفظہ اللہ

جدید عصری مسائل
پروفیسر محمد سعید یحییٰ حفظہ اللہ

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس پرائیویٹ لمیٹڈ
۳۰۹۵، سرسید احمد روڈ دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

عکس حوالہ نمبر:150

٤٢٩٠- (أ) قالَ أبُو دَاوُد: وَحُدِّثْتُ عن هَارُونَ بنِ المُغِيرَةِ قالَ: حَدَّثَنا عَمْرُو ابنُ أبِي قَيْسٍ عن شُعَيْبِ بنِ خَالِدٍ، عن أبي إسْحَاقَ قالَ: قالَ عَلِيٌّ - رَضِيَ الله عَنْهُ - وَنظَرَ إلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فقالَ: إنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى باسْمِ نَبِيِّكُم ﷺ يُشْبِهُهُ في الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ في الْخَلْقِ. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً: يَمْلأُ الأرْضَ عَدْلًا.

۴۲۹۰-سیدنا علی ؓ نے بیان کیا......اور اس اثنا میں انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن ؓ کی طرف دیکھا......فرمایا کہ میرا یہ فرزند سید (اور سردار) ہے جیسے کہ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا ہے......اور اس کی نسل سے ایک آدمی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہم نام ہوگا، وہ اخلاق میں ان ہی کے مشابہ ہوگا مگر شکل میں مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر قصہ بیان کیا کہ......وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

٤٢٩٠- (ب) وقالَ هَارُونُ: حدثنا عَمْرُو بنُ أبي قَيْسٍ عن مُطَرِّفِ بنِ طَرِيفٍ، عن أبي الْحَسَنِ، عن هِلَالِ بنِ عَمْرٍو قالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْهُ يَقُولُ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ يُوَطِّئُ أوْ يُمَكِّنُ لآلِ مُحمَّدٍ، كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ الله ﷺ، وَجَبَ عَلى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ» أوْ قالَ: «إجَابَتُهُ».

۴۲۹۰-سیدنا علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جسے حارث بن حراث کہا جاتا ہوگا۔ اس کے آگے ایک شخص ہوگا جسے منصور بولتے ہوں گے وہ آل محمد کو مقام دے گا جیسے کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جگہ دی تھی۔ ہر مسلمان پر اس کی نصرت یا فرمایا اس کی بات کو قبول کرنا واجب ہوگا۔''

٤٢٩٠-أ- تخريج: [إسناده ضعيف] * أبوإسحاق عنعن إن صح السند إليه، وأبوداود لم يذكر من حدثه.

٤٢٩٠-ب- تخريج: [إسناده ضعيف] * أبوالحسن وهلال بن عمرو مجهولان.

عکس حوالہ نمبر:151

مرقاۃ المفاتیح اردو

للعلامۃ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری هجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد دہم

مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور
فون: 042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر:151

قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ.

(رواہ ابو داود)

اخرجه ابو داؤد في المسند ٤٧٧/٤ حديث رقم ٤٢٩٠۔

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ماوراء النہر (کے کسی شہر میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کو حارث حراث کے نام دیا جائے گا' دستے کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا' وہ حارث' آل محمد ﷺ کو جگہ یا ٹھکانہ دے گا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش کے لوگوں نے ٹھکانہ دیا تھا (پس) ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ اس شخص کی موافقت ونصرت کرے یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ) اس شخص کی اطاعت کرے''۔ (ابوداؤد)

تشریح: قوله: يخرج رجل من وراء النهر...... يقال له منصور:

حراث براء کی تشدید کے ساتھ صفت ہے، بمعنی زراع (کھیتی کرنے والا۔)

علی مقدمته: (مضاف محذوف ہے) ''علی مقدمة جيشه'' ہے، (اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر۔)

منصور: اس شخص کا نام ہوگا، یا صفت ہوگی۔ بعض کا کہنا ہے، کہ منصور سے مراد ابو منصور ماتریدیؒ ہیں ایک مشہور جلیل القدر امام ہیں اور عقائد میں حنفیہ کے اصول کا مدار ان ہی پر ہے، لیکن اس حدیث کو اس باب میں ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزید یہ کہ اس باب کا عنوان ''اشراط الساعة'' ہے، اور ''قیامت کی علامات'' امام مہدیؑ کے نزول کے علاوہ دوسری علامات کو بھی شامل ہیں۔ خواجہ عبید اللہ سمرقندی نقشبندی فرماتے ہیں کہ منصور ہی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ لیکن اس جیسی بات یا تو کسی نقلی دلیل سے کہی جاسکتی ہے، یا کشف کی بنیاد پر کہی گئی ہے۔

قوله: يوطن أو يمكن...... لرسول الله ﷺ:

یوطن: ''توطین'' کا اصل معنی ہے ''کسی کو کوئی ٹھکانہ یا مکان دینا''

او یمکن: ''او''، راوی کی طرف سے شک کیلئے ہے اور اسی سے یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الذين ان مكناهم في الارض﴾ [الحج: ٤١]: ''اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو'' یا یہ۔ ''او'' واؤ کے معنی میں ہے، یعنی وہ شخص محمد ﷺ کی آل کو مال، خزانوں اور ہتھیار کی صورت میں اسباب مہیا کرے گا۔ اور اپنے لشکر کے ذریعے حکومت وخلافت کو قوی، مضبوط اور مستحکم بنائے گا۔

لآلِ محمد: آلِ محمد سے عمومی طور پر حضور علیہ السلام کی تمام ذریت مراد ہے، اور خصوصی طور پر امام مہدی مراد ہیں۔ یا لفظ ''آل'' زائد ہے، یعنی ''محمد'' مہدی مراد ہے۔

کما مکنت قریش: ''ما'' مصدریہ ہے ای: ''کتمكين قريش''. (قریش کے ٹھکانہ دینے کی طرح)

25۔ مسیح و مہدیؑ کو رسول اللہؐ کا سلام

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرِئْہُ مِنِّی السَّلَامَ.

(مستدرک حاکم جلد 6 صفحہ 724 شبیر برادرز لاہور)[152]

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو عیسیٰ بن مریم کو پائے وہ اسے میرا سلام پہنچائے۔

تشریح: امام حاکم نے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دی ہے۔شیعہ مسلک میں تو امام مہدی کو سلام پہنچانے کا یہ طریق بھی بیان ہے۔حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ:

''جب تمہاری ملاقات ہمارے امام قائم (مہدی) سے ہو تو ان الفاظ میں ان کو سلام کرنا السلام علیکم! اے اہل بیت نبوت اور علم کی کان اور رسالت کے مقام۔'' (بحارالانوار جلد 12 صفحہ 336 محفوظ بک ایجنسی کراچی)[153]

اس حدیث سے آخری زمانے میں آنے والے مثیل مسیح و مہدی کے مقام اور اسے قبول کرنے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جس کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے کہ لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی کہ عیسیٰ ابن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان)

اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس محبوب مہدی کو محبت بھرا سلام بھجوا کر اپنی امت کو یہ پیغام دیا کہ وہ آنیوالا میرا پیارا مسیح اور مہدی ہے اس کی قدر کرنا۔ ہاں! وہی مہدی جس کی سچائی کے نشان کے طور پر چاند سورج گرہن کے آسمانی گواہوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہؐ نے ''ہمارے مہدی'' کے الفاظ میں اپنی محبت اور پیار کا اظہار فرمایا۔ایک اور موقع پر رسول اللہؐ نے فرمایا:۔اِنَّ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَہُ نَبِیٌّ....اَلَا خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ... کہ یقیناً عیسیٰ بن مریم کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔۔۔سنو میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا تو اسے میرا اسلام دینا۔ (المعجم الصغیر صفحہ 501-502 شبیر برادرز لاہور)[154]

سلامتی کے اس پیغام میں یہ اشارہ بھی تھا کہ ہمیشہ کی طرح اس مامور زمانہ سے بھی مخالفت اور لعنت وملامت کا سلوک ہوگا مگر اپنے سچے امتیوں سے رسول کریمؐ نے سلامتی کے پیغام کی توقع رکھتے ہوئے انہیں اس مسیح موعود کے ماننے اور قبول کرنے کی تاکید کی۔ تاہم چونکہ محض سلامتی کا پیغام پہنچانے کی ادھوری اطاعت باعث فضیلت ہونے کے باوجود موجب نجات نہیں ہوسکتی۔اسی لئے رسول اللہؐ نے مسیح ومہدی کی بیعت کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

"فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَأِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ۔

(سنن ابن ماجہ اردو جلد سوم صفحہ 452 مترجم سید مجتبیٰ سعیدی مکتبہ اسلامیہ لاہور) [155]

کہ جب تم اس مہدی کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ گھٹنوں کے بل برف پر چل کر جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

ابن ماجہ کی ہی دوسری روایت میں رسول اللہؐ نے اس امام کی نصرت اور مدد کرنے کے ساتھ اسے قبول کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ان احادیث سے ظاہر ہے کہ مسیح ومہدی کو قبول کرنا اور اس کی بیعت کر کے مدد کرنا کتنا ضروری اور لازمی ہے۔بعض اور روایات میں اس مہدی کی تائید میں آسمان سے "خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ" کی آواز آنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد آسمانی نشانوں کا ظہور ہے جس کے بعد مہدی کی قبولیت پھیلے گی۔

مزید برآں سنی اور شیعہ مسلک کی احادیث بھی اس پر متفق ہیں کہ جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔

(صحیح مسلم اردو جلد دوم صفحہ 733 مترجم محمد محی الدین شبیر برادرز لاہور۔

كمال الدين و تمام النعمة مجلد دوم صفحه 120) [156]

جہاں تک مسیح موعود ومہدی معہود کے مقام کا تعلق ہے تو یہ وہ عظیم الشان امام ہے جس کے بارہ میں روایت ہے کہ امت میں ایک ایسا خلیفہ بھی ہوگا جو ابوبکرؓ وعمرؓ سے بھی افضل ہوگا۔

(المصنف ابن ابی شیبه جلد 21 صفحه 293 دار قرطبة بیروت) [157]

امام محمد بن سیرین تابعی نے اس آنے والے مہدی کو ابوبکرؓ وعمرؓ سے افضل اور نبی کے برابر قرار دیا

اور بعض لوگوں کے تعجب کرنے پر کہ کیا وہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی افضل ہوگا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ ممکن ہے وہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہو۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ148. 149 مکتبۃ عالم الفکر قاھرۃ)[158]

یہی وجہ ہے کہ امام مہدی کو نہ صرف سلام پہنچانے کی تاکید کی گئی بلکہ سنی و شیعہ روایات میں بالاتفاق ان کی تکذیب اور انکار کرنے والے کو کافر ٹھہرایا گیا۔

(عقد الدّرر فی اخبار المنتظر صفحہ157 مکتبۃ عالم الفکر قاھرۃ)[159]

پس سعادت مند ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس زمانہ میں خدا کے اس برگزیدہ مسیح و مہدی کو سلام پہنچانے کی توفیق پائی۔ جس کی دنیا صدیوں سے منتظر تھی اور مشہور شاعر مومن کی طرح جن کی یہ تمنا تھی:

زمانہ مہدیٔ موعود کا پایا اگر مومن   تو سب سے پہلے تو کہیو سلامِ پاک حضرت کا

مگر آہ صد آہ کہ جب وہ مہدی آ گیا تو مسلمانوں کی اکثریت اسے پہچاننے سے محروم رہی، جبکہ دیگر نے مخالفت اور مشکلات دیکھ کر اسے ماننے سے انکار کر دیا اور رسول اللہؐ کی نصیحت بھی فراموش کر بیٹھے۔

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار   راہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!   ایامِ سعد ان کے بسرعت گزر گئے

(کلام محمود صفحہ 121 نظارت نشر و اشاعت قادیان مطبوعہ 2002)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آنحضرتؐ نے جو مسیح موعودؑ کو السلام علیکم پہنچایا یہ درحقیقت آنحضرتؐ کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے نہ عوام کی طرح معمولی سلام۔ اور پیشگوئی یہ ہے کہ آنحضرتؐ مجھے بشارت دیتے ہیں کہ جس قدر مخالفین کی طرف سے فتنے اٹھیں گے اور کافر اور دجال کہیں گے اور عزت اور جان کا ارادہ کریں گے اور قتل کے لئے فتوے لکھیں گے۔ خدا ان سب باتوں میں ان کو نامراد رکھے گا اور تمھارے شامل حال سلامتی رہے گی۔ اور ہمیشہ کے لئے عزت اور بزرگی اور قبولیت اور ہر یک ناکامی سے سلامتی صفحۂ دنیا میں محفوظ رہے گی جیسا کہ السلام علیکم کا مفہوم ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد17 صفحہ 131 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:152

المستدرك

على الصحيحين

جلد 6

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

عکس حوالہ نمبر:152

🔅🔅 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8634 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيُدْرِكُ رِجَالٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَيَشْهَدُوْنَ قِتَالَ الدَّجَّالِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8634 – منكر

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے اور دجال کے قتل کا مشاہدہ بھی کریں گے۔

8635 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ اِسْمَاعِيْلُ هٰذَا اَظُنُّهُ ابْنُ عَيَّاشٍ وَلَمْ يَحْتَجَّا بِهِ "

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں جس کی بھی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہو، وہ ان تک میرا سلام پہنچا دے۔

🔅🔅 اس حدیث کی سند میں جو اسماعیل نامی راوی ہیں، میرا گمان ہے کہ وہ ابن عیاش ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

8636 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ، وَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَيَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ: الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا " فَقَالَ صِلَةُ: فَمَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَدْرُوْنَ مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَدَّدَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ، تُنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8636 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی تعلیمات کپڑے کی طرح میلی ہوتی

عکس حوالہ نمبر:153

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بحار الانوار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر:153

آپ فرمائیں گے: اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔
یہ فرما کر، آپ کوفہ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پہ
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوگی کہ
تمام مجمع کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبرِ
امام حسین علیہ السلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھودیں، اور
نجف وحیرہ کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو راستے کیلئے
پل تعمیر کریں۔
اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گیہوں سے
بھری ہوئی ٹوکری رکھے ہوئے آٹا پسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔" (غیبۃ طوسی)

★ اعلام الوریٰ اور کتاب الارشاد میں بھی عمرو بن شمر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

(۵۴) مسجدِ سہلہ امامِ قائم کی قیامگاہ ہوگی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن ابو اسود سے اور انھوں نے حضرت
ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے
فرمایا: " امّا انّه منزل صاحبنا اذا قدم باھله "
" مسجد سہلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے
اہل وعیال کو لیکر یہاں آئیں گے۔" (غیبۃ طوسی)

★ "کتاب کافی" میں محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

(۵۵) امامِ قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے اور
جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:
" جب تم میں سے کوئی ہمارے قائمؑ سے ملاقات کرے تو ان الفاظ میں ان کو سلام کرے:
" اَلسَّلامُ علیکم یا اھل بیت النُّبُوَّةِ، وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ " (غیبۃ طوسی)

عکس حوالہ نمبر:154

سلیس اردو ترجمہ، تخریج اور نحو ماتی نمبر تبویب مزین

امام طبرانی کی مرویات کا ایسا مجموعہ جس میں امام طبرانی کے ہر شیخ کی ایک منفرد روایت درج ہے۔

المعجم الصغیر

امام سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی

الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

شبیر برادرز®

۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirbrother786@gmail.com

عکس حوالہ نمبر:154

من اسمه عيسى

ان شیوخ سے مروی احادیث جن کا اسم گرامی "عیسیٰ" ہے

724 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ السِّمْسَارُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً ,قَالُوا: وَمَا هِيَ تِلْكَ الْفِرْقَةُ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي لَمْ يَرْوِهِ عَنْ يَحْيَى إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُفْيَانَ

عیسیٰ بن محمد السمسار الواسطی سے مروی حدیث

✦ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه فرماتے ہیں' رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی، سب دوزخی ہوں گے، سوائے ایک کے، صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! وہ ایک جماعت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جماعت (جو ان نظریات پر قائم ہوگی) جن پر آج میں اور میرے صحابہ کاربند ہیں۔

۞ اس حدیث کو یحییٰ سے صرف عبداللہ بن سفیان نے روایت کیا ہے۔

725 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، أَلَا خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ,أَلَا مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ ,فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ " لَمْ يَرْوِهِ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا كَعْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ ,وَلَا عَنْهُ إِلَّا مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عُقْبَةَ

725-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب قتل الخنزير - حديث:2130صحيح البخاري - كتاب المظالم والغصب' باب كسر الصليب وقتل الخنزير - حديث:2364صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله واذكر في الكتاب مريم إذ انتبذت من أهلها - حديث:3274صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله واذكر في الكتاب مريم إذ انتبذت من أهلها - حديث:3275صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله - حديث:248صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله - حديث:249سنن أبي داود - كتاب الملاحم' باب خروج الدجال - حديث:3787سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب فتنة الدجال - حديث:4076سنن الترمذي الجامع الصحيح - الذبائح' أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في نزول عيسى ابن مريم عليه السلام' حديث:2211

عکس حوالہ نمبر:154

عیسیٰ بن محمد الصید لانی البغدادی سے مروی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار سن لو عیسیٰ ابن مریم اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہوگا اور سن لو عیسیٰ ابن مریم میری اُمت میں میرے نائب ہوں گے۔ سن لو وہ دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ ختم کریں گے اور اس وقت جنگیں ختم ہو جائیں گی، سن لو تم میں سے جو شخص ان سے ملے، ان کو میرا سلام کہنا۔

اس حدیث کو قتادہ سے صرف کعب ابو عبداللہ مصری نے روایت کیا ہے اور کعب سے صرف محمد بن عثمان نے روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے میں محمد بن عقبہ منفرد ہیں۔

726 - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَزَارِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ اللهِ بْنُ رَاشِدٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ حَزِينًا عَلَى الدُّنْيَا أَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَى رَبِّهِ ,وَمَنْ أَصْبَحَ يَشْكُو مُصِيبَةً نَزَلَتْ بِهِ ,فَإِنَّمَا يَشْكُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ,وَمَنْ تَضَعْضَعَ لِغَنِيٍّ لِيَنَالَ مِمَّا فِي يَدَيْهِ أَسْخَطَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ,وَمَنْ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَدَخَلَ النَّارَ أَبْعَدَهُ اللَّهُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ ثَابِتٍ إِلَّا وَهْبُ اللهِ ,وَكَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ

عیسیٰ بن سلیمان الفزاری البغدادی سے مروی حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کے غم میں صبح کی اس نے اپنے رب کی نافرمانی میں صبح کی اور جس نے اپنے اوپر آئی ہوئی آزمائش کی شکایت کرتے ہوئے صبح کی، اس نے اللہ کی شکایت کی ہے اور جس نے کسی مال دار کا مال حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے انکساری اور عاجزی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیا۔ جس کو قرآن کی دولت سے نوازا گیا اور وہ اپنی بدعملی کی بنا پر دوزخ میں چلا گیا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔

اس حدیث کو ثابت سے صرف وہب اللہ نے روایت کیا ہے اور وہ صالحین میں سے تھے۔

مَنِ اسْمُهُ عَمْرٌو

ان شیوخ سے مروی احادیث جن کا اسم گرامی "عمرو" ہے

727 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَوْرٍ الْجُذَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ,فَيَقُولُ: أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ,وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سُفْيَانَ ,عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ,عَنِ الْمِنْهَالِ إِلَّا الْفِرْيَابِيُّ

عکس حوالہ نمبر:155

احادیث ۲۸۸۲-۴۳۴۱

سُنن ابنِ ماجہ

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق
علامہ ناصر الدین البانی

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مراجعت
حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح تصحیح
حافظ ندیم ظہیر

تصدیر
حافظ صلاح الدین یوسف

مکتبہ اسلامیہ

عکس حوالہ نمبر:155

٤٠٨٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ. ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ)). ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: ((فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ، الْمَهْدِيُّ)).

[ضعيف، المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٦٣؛ دلائل النبوة للبيهقي: ٦/ ٥١٥ الضعيفة: ٨٥ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔]

(۴۰۸۴) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خزانے کے پاس (اس کے حصول کے لیے) تین آدمیوں کی آپس میں لڑائی ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کسی خلیفے (بادشاہ) کا بیٹا ہوگا۔ مگر وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں مل سکے گا، پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے (والے لوگ) نمودار ہوں گے۔ وہ تمہارا اس قدر قتل عام کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسی خونریزی نہ کی ہوگی۔'' پھر آپ نے مزید کچھ بیان کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرلو، اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا (مقرر کردہ) خلیفہ مہدی ہوگا۔''

٤٠٨٥ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَهْدِيُّ مِنَّا، أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ)). [حسن، مسند احمد: ١/ ٨٤؛ مسند ابي يعلى: ٤٦٥؛ المصنف لابن ابي شيبة: ١٩٤٩٠]

(۴۰۸۵) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں (قائدانہ) صلاحیتوں سے نواز دے گا۔''

٤٠٨٦ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ. فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ. فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ)). [صحيح، سنن ابي داود: ٤٢٨٤؛ المستدرك للحاكم: ٤/ ٥٥٧]

(۴۰۸۶) سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہم ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہماری گفتگو میں مہدی کا ذکر آگیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''مہدی اولادِ فاطمہ میں سے ہو گا۔''

٤٠٨٧ـ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ

(۴۰۸۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''عبدالمطلب کی اولاد میں سے

عکس حوالہ نمبر:156

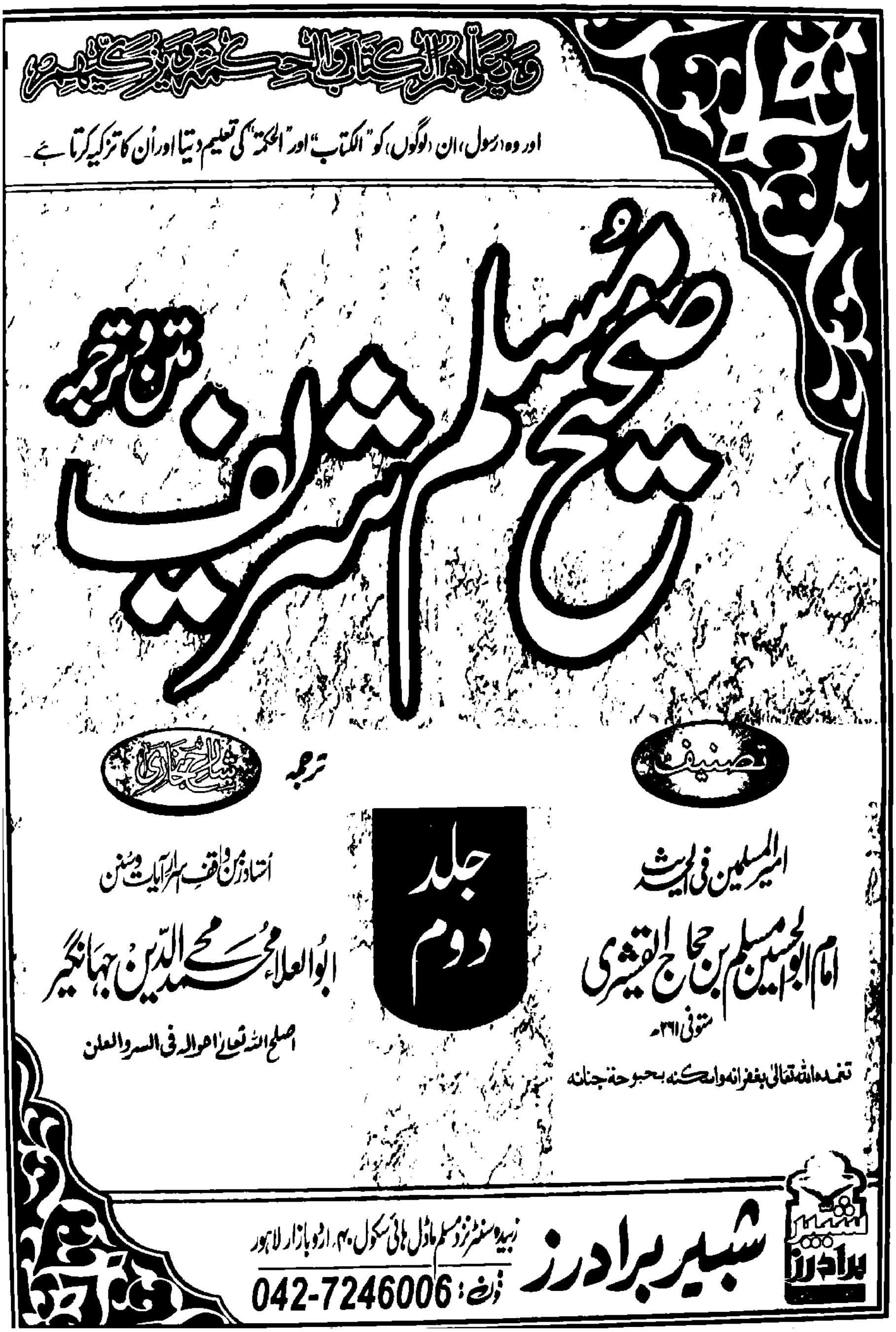

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ

اور وہ (رسول) ان (لوگوں) کو "الکتاب" اور "الحکمۃ" کی تعلیم دیتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔

صحیح مسلم شریف

متن و ترجمہ

تصنیف

امیر المسلمین فی الحدیث

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری

متوفی ۲۶۱ھ

تغمدہ اللہ تعالیٰ بغفرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ

جلد دوم

ترجمہ

استاذ من واقف اسرار آیات و سنن

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

اصلح اللہ تعالیٰ احوالہ فی السر والعلن

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

عکس حوالہ نمبر:156

✧✧ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عصبیت کی دعوت دیتے ہوئے یا کسی عصبیت کی مدد کرتے ہوئے۔ کسی گروہ کے جھنڈے تلے مارا جائے وہ جاہلیت کی موت ہوگی۔

4678-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ حِيْنَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوْا لِاَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّىْ لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِىْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

✧✧ نافع بیان کرتے ہیں یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں جب "واقعہ حرہ" پیش آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' عبداللہ بن مطیع کے پاس گئے تو انہوں نے حکم دیا! ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کیلئے تکیہ رکھو تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کیلئے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ میں آپ کو ایک حدیث سنانے کیلئے آیا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے قیامت کے دن وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جس شخص کے مرتے وقت اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

4679-وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4680-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَاب634 : حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

جو شخص مسلمانوں کی اجتماعیت کے درمیان علیحدگی پیدا کرنے کی کوشش کرے اس کا حکم

4681-حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

حدیث 4677- بخاری (6646) نسائی (4115) ابن ماجہ (3948) احمد (7931) ابن حبان (4579) مستدرک (407) بیہقی (16388) ابویعلی (7375) معجم کبیر (1671)

حدیث 4681- نسائی (4020) احمد (18321) ابن حبان (4577) مستدرک (2665) بیہقی (16466) معجم کبیر (488)

عکس حوالہ نمبر:156

متن و ترجمہ

کمال الدین و تمام النعمۃ

تالیف

شیخ صدوق

ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی

ترجمہ

منصور پہلوان

مجلد دوم

عکس حوالہ نمبر:156

تخلو من حجّة لله على خلقه إلى يوم القيامة، و أنّ من مات ولم يعرف إمام زمانه مات ميتة جاهليّة» فقال عليه السلام: إنّ هذا حقّ كما أنّ النّهار حقّ، فقيل له: يا ابن رسول الله فمن الحجّة و الإمام بعدك؟ فقال: ابني محمّد، هو الإمام و الحجّة بعدي، من مات ولم يعرفه مات ميتة جاهليّة. أما إنّ له غيبة يحار فيها الجاهلون، و يهلك فيها المبطلون، و يكذب فيها الوقّاتون، ثمّ يخرج فكأنّي أنظر إلى الأعلام البيض تخفق فوق رأسه بنجف الكوفة».

﴿باب ۳۹﴾

*** (فيمن أنكر القائم الثّاني عشر من الأئمّة عليهم السلام) ***

۱ ـ حدّثنا أبي ـ رضي الله عنه ـ قال: حدّثنا سعد بن عبدالله، عن محمّد بن عيسى، عن صفوان بن يحيى، عن ابن مسكان، عن أبي عبدالله عليه السلام «قال: من أنكر واحداً من الأحياء فقد أنكر الأموات».

۲ ـ و حدّثنا محمّد بن الحسن بن أحمد بن الوليد ـ رضي الله عنه ـ قال: حدّثنا محمّد بن ـ الحسن الصّفّار؛ و الحسن بن متّيل الدّقّاق؛ و عبدالله بن جعفر الحميريّ جميعاً قالوا:

زمانش را نشناسد به مرگ جاهلیّت در گذشته است. فرمود: این حقّ است همچنان که روز روشن حقّ است. گفتند: ای فرزند رسول خدا حجّت و امام پس از شما کیست؟ فرمود: فرزندم محمّد، او امام و حجّت پس از من است، کسی که بمیرد و او را نشناسد به مرگ جاهلیّت درگذشته است، آگاه باشید که برای او غیبتی است که نادانان در آن سرگردان شوند و مبطلان در آن هلاک گردند و کسانی که برای آن وقت معیّن کنند دروغ گویند، سپس خروج می‌کند و گویا به پرچمهای سپیدی می‌نگرم که بر بالای سر او در نجف کوفه در اهتزاز است.

باب ۳۹

کسانی که منکر قائم یا فرد دوازدهمین ائمّه علیهم السلام شوند

۱ ـ ابن مُسکان از امام صادق علیه السلام روایت کند که فرمود: کسی که یکی از زندگان را انکار کند مانند کسی است که اموات را انکار کرده باشد.

۲ ـ روایت فوق به سندهای دیگر نیز از امام صادق علیه السلام روایت شده است.

ترجمہ: جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر:157

المصنف

لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥هـ

رضي الله عنه

حققه وقوّم نصوصه وخرّج أحاديثه

محمد عوامة

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

شركة دار القبلة — مؤسسة علوم القرآن

عکس حوالہ نمبر:157

أبي بَزَّة، عن أبي الطُّفيل، عن عليّ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: **«لو لم يبقَ من الدهر إلا يوم لبعثَ الله رجلاً من أهل بيتي، يملؤها عدلاً، كما ملئت جَوراً».**

٣٨٨٠٤ ـ حدثنا أبو أسامة، عن هشام، عن ابن سيرين قال: المهديُّ من هذه الأمة، وهو الذي يؤمُّ عيسى ابنَ مريم عليهما السلام.

٣٧٦٥٠ ٣٨٨٠٥ ـ حدثنا أبو أسامة، عن عوف، عن محمد قال: يكون في هذه الأمة خليفة لا يُفضَّل عليه أبو بكر ولا عمر.

٣٨٨٠٤ ـ رجاله ثقات، وشواهده كثيرة من الأحاديث الصحيحة.

٣٨٨٠٥ ـ رجاله ثقات، وكون الشيخين الجليلين رضي الله عنهما لا يفضَّلان على المهدي: يعني في أثره في الأمة في آخر الزمان، وفي إشاعته العدل بين أفرادها، كما شاع الظلم والجور بينهم.

وهذا التفسير مستفاد من الرواية الموهومة التي ذكرها الدارقطني في «العلل» ١٠(١٨٣٩) من رواية مؤمَّل بن عبد الرحمن الثقفي، عن عوف، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة مرفوعاً: «يكون في آخر الزمان خليفة لا يفضَّل عليه أبو بكر ولا عمر» وزاد قال: «يعني: في العدل».

والحديث دون هذه الزيادة رواه ابن عدي ٦: ٢٤٣٣ ترجمة مؤمَّل نفسه، وضعَّفه بقوله: «عامة حديثه غير محفوظة»، وهكذا قال الدارقطني عن هذا الحديث: «المحفوظ أنه من كلام ابن سيرين».

وقد ذكر السيوطي رحمه الله هذا الأثر في «العرف الوردي» ـ ٢: ٧٧ من «الحاوي» ـ وفسَّره بنحو هذا، لكن الذي يلفت النظر فيه قوله: «قال ابن أبي شيبة في «المصنَّف» في باب المهدي»، فأفاد تبويب هذه الجملة من الأحاديث، ويبقى أن يكون الباب قبل رقم (٣٨٧٩٣).

ترجمہ: اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کو فضیلت نہ ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر:158

عقد الدرر في أخبار المنتظر

ليوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز
المقدسي الشافعي السلمي
(من علماء القرن السابع)

تحقيق

الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو

الطبعة الأولى
١٣٩٩ هـ = ١٩٧٩ م

عکس حوالہ نمبر:158

صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يقول : «لَنْ تَهْلِكَ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا ، ومَهْدِيُّهَا وسطُهَا ، والمسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا».

أخرَجه الإمامُ أبو عبد الرَّحمن النَّسَائِيّ ، في «سُنَنِه»(١).

وعن عبد اللهِ بن عبَّاسٍ ، رضي اللهُ عنهما ، عن النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم ، قال : «الْمَهْدِيُّ طَاوُوسُ أَهْلِ الْجنَّةِ».

أخرَجه الدَّيْلَمِيُّ(٢) ، في كتاب «الفِرْدَوْس».

وعن عَوْف بن محمد(٣) ، قال : كُنَّا نتحدَّثُ أنه يكونُ في هذه [٧٧ ظ] هذه الأمَّةِ خَليفَةٌ ، لا يُفَضَّلُ/عليه أبوبكر ، وعمرُ ، رضيَ اللهُ عنهما .

أخرَجه الإمامُ أبو عمرو الدَّانِيُّ ، في «سُنَنِه»(٤).

وعن محمد بن سِيرِينَ ، قِيلَ له : المَهْدِيُّ خَيْرٌ ، أو أبو بكرٍ وعُمَرَ ؟

قال : هو خيرٌ(٥) منهما ، ويَعْدِلُ نَبِيًّا(٦).

وفي رِوَايةٍ عنه ، أنه ذكَر فِتَنًا(٧) تكونُ ، فقال : إذا كان ذلك فاجْلِسُوا في بُيوتِكم ، حتى تسْمَعُوا علَى النَّاسِ بخَيْرٍ من أبي بكر وعمر.

(١) لم أجده في المجتبى من سنن النسائي .

(٢) أبو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي الشافعي ، الحافظ ، المتوفى سنة تسع وخمسمائة .

تذكرة الحفاظ ٤/١٢٥٩ ، طبقات الشافعية الكبرى ٧/١١١ ، ١١٢ .

(٣) في ق : «أحمد» ، والمثبت في سائر النسخ ، وسنن الداني .

(٤) سنن الداني . لوحة ٨٢ .

(٥) في الفتن ، لنعيم بن حماد : «أخير» .

(٦) في الفتن : «بنبي» .

(٧) في الفتن : «فتنة» .

ترجمہ: عوف بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم گفتگو کر رہے تھے کہ اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی فضیلت نہ ہوگی۔۔۔ محمد بن سیرین کے بارے میں مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ مہدی افضل ہے یا ابوبکرؓ و عمرؓ؟ تو آپ نے کہا وہ (مہدی) ان دونوں سے افضل ہے اور نبی کے برابر ہے۔

ان ہی سے ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے فتنوں کا ذکر کیا جو برپا ہوں گے تو انہوں نے کہا جب وہ (فتنے) برپا ہوں گے تو تب تک اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔ یہاں تک کہ تم ابوبکرؓ و عمرؓ سے بہتر کسی شخص کا لوگوں سے سنو۔

عکس حوالہ نمبر:158

قيل : يا أبا بكر ، خيرٌ مِن أبى بكر وعمر !

قال : قد كان يُفَضَّل علَى بعْضِ الأنْبياء عليهم السَّلام .

أخرَجَهما الحافظُ أبوعبد الله نُعَيْم بن حَمَّاد ، فى كتاب « الفِتَن »(١)

وعن حُذَيْفَةَ ، رضىَ اللهُ عنه ، عن النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم ، فى قِصَّةِ المَهْدِىِّ عليه السَّلام ، وظُهورِ أمْرِه ، قال : « فَتَخْرُجُ (٢الأَبْدَالُ مِنَ الشَّامِ وأشْباهُهُمْ ، ويَخْرُجُ إلَيْه٢) النُّجَباءُ مِن مِصْرَ ، وعَصَائِبُ أهْلِ الشَّرْقِ وأشْبَاهُهُمْ ، حَتَّى يَأْتُوا مَكَّةَ ، فيُبَايَعُ لَهُ بَيْنَ زَمْزَمَ والْمَقَامِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ / مُتَوَجِّهًا إلَى الشَّامِ ، وجِبْرِيلُ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ ، [٧٨ و] ومِيكَائِيلُ عَلَى سَاقَتِهِ ، يَفْرَحُ بِهِ أهْلُ السَّماءِ وأهْلُ الأرْضِ ، والطَّيْرُ ، والوُحُوشُ(٣) ، والحِيتَانُ فى الْبَحْرِ ، وتَزِيدُ الْمِيَاهُ فى دَوْلَتِهِ ، وتُمَدُّ الأنْهارُ ، وتُضْعِفُ الأرْضُ أُكُلَهَا ، وتُسْتَخْرَجُ الْكُنُوزُ » .

أخرَجه الإمامُ أبوعمرو عثمان بن سعيد المُقْرِىء ، فى « سُنَنِه »(٤).

وعن كعبِ الأحْبَارِ ، رضىَ اللهُ عنه ، قال : المنصورُ المَهْدِىُّ يُصلِّى عليه أهلُ الأرض ، وطيرُ السماء ، يُبْتَلَى بقِتَالِ الرُّومِ والمَلاحِمِ عشرين سنةً ، ثم يُقْتَلُ شَهِيدًا هو وألفانِ معه ، كلُّهم أميرُ صاحبُ رَايةٍ ، فلم (٥تُصِبِ المُسلمين٥) مُصِيبَةٌ بعدَ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أعْظَمُ منها .

أخرَجَه الحافظُ أبو عبد الله نُعَيم بن حمَّاد ، (٦فى كتاب « الفِتَن »٦)

(١) أخرجهما فى سيرة المهدى . الفتن لوحة ٩٨ ، ٩٩ .

(٢ – ٢) سقط من : ب .

(٣) فى ب ، ق : « والوحش » .

(٤) سنن الدانى . لوحة ١٠٥ .

(٥ – ٥) فى الأصل : « يصب المسلمون » .

(٦ – ٦) من : ب ، ق .

ترجمہ: پوچھا گیا ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی بہتر! کہا: وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:159

وعن أبي سعيد الخُدْرِيِّ ، رضيَ اللهُ عنه ، قال : قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم : «مِنَّا(١) الَّذِي يُصَلِّي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ».

أخْرَجه الحافظُ أبو نُعَيم . فى «مَناقِبِ المَهْدِيِّ».

وعن أبي أُمَامَةَ البَاهِلِيِّ ، ، رضيَ اللهُ عنه ، قال : خطَبنا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم ، وذكَر الدَّجَّالَ ، وقال(٢) : «إنَّ المَدِينَةَ لَتَنْفِي خَبَثَهَا ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ، ويُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ».

فقالتْ أمُّ شَرِيك : فأَيْنَ العربُ يا رسولَ اللهِ يَوْمَئِذٍ ؟

قال : «هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ ، وجُلُّهُمْ بِبَيْتِ(٣) المَقْدِسِ/ ، وإِمَامُهُمْ مَهْدِيٌّ رجُلٌ صَالِحٌ». [٨٣ و]

أخْرَجه الحافظُ أبو نُعَيم ، فى كتاب «الْحِلْيَةِ» .

وعن جابر بن عبد الله ، رضيَ اللهُ عنه ، قال : قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم : «مَنْ كَذَّبَ بِالدَّجَّالِ فَقَدْ كَفَرَ ، وَمَنْ كَذَّبَ بِالْمَهْدِيِّ فَقَدْ كَفَرَ».

أخْرَجه الإمامُ أبوبكر الإسْكافُ ، فى «فَوائد الأخْبار»/ ، (٤ كذا رواه أبو القاسم السُّهَيْلِيُّ ، رحمه الله تعالى ، فى «شَرْح السِّيرة» له ٤) .

(١) فى ق زيادة : «المهدى» .

(٢) فى ب ، ق زيادة : «فيه» .

(٣) فى ب ، ق : «فى بيت» .

(٤ – ٤) من ب ، ق إلى قوله «رحمه الله تعالى» ، ومن ب وحدها الباقى .

والحديث فى الروض الأنف ٢/٤٣١ . وفيه أن أبا بكر الإسكاف رواه مسندا إلى مالك بن أنس عن محمد بن المنكدر عن جابر . والذى يروى عن أنس بن مالك هو أبو خالد مطر بن ميمون الإسكاف . الأنساب ١/٢٣٣ .

ولعل المقصود أبوبكر محمد بن محمد بن أحمد الإسكافى ، كان ثقة ، حدث ببغداد ، وتوفى سنة اثنتين وخمسين وثلاثمائة . الأنساب ١/٢٣٤ .

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے دجال کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے مہدی کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا۔

26۔امام مہدیؑ کے اہلِ بیتِ رسولؐ ہونے کی حقیقت

عَنْ مُصْعَبَؓ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ.

(مستدرک حاکم جلد5 صفحہ 417۔کتاب ہذا صفحہ 347 حوالہ نمبر 119)

ترجمہ: حضرت مصعبؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان (فارسی) ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

تشریح: اس روایت پر سنی وشیعہ مکاتب فکر متفق ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان الجزء الخامس صفحہ 220 دار المرتضیٰ بیروت) 160

حضرت سلمان فارسیؓ ایران سے تلاش حق میں نکلے اور مدینہ آکر رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کی سعادت پائی۔آپؐ نے ان کی نیکی وتقویٰ اور اطاعت وزہد دیکھ کر انہیں اپنا حقیقی روحانی اہل بیت قرار دیا۔اسی طرح آپؐ نے آخری زمانہ میں ایمان قائم کرنے والے مرد کامل کو سلمانؓ فارسی کی قوم میں سے قرار دے کر بتا دیا کہ وہ آنیوالا موعود بھی عربی نہیں فارسی ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خونی رشتہ کی بجائے آپؐ کے روحانی اہل بیت سے ہوگا۔

اہل سنت کا یہ عقیدہ کہ مہدی رسول اللہؐ کے جسمانی اہلِ بیت سے ہوگا، بعید از قیاس ہے کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں سے آنے والے اسرائیلی عیسیٰؑ بن مریم کو مہدی قرار دیا ہے جس کا جسم سمیت آسمان سے آنا مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔وہ اسرائیلی ہوتے ہوئے رسول اللہؐ کی ظاہری اولاد کیسے ہوسکتا ہے؟

البتہ قرآن شریف نے اہل بیت کا جو روحانی مفہوم بیان فرمایا ہے وہ یہ مسئلہ حل کر دیتا ہے۔جس کے مطابق پسر نوحؑ کو اس کے اعمال بد کی وجہ سے اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ ج اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ز (ھود:47) کے ارشاد ربانی سے حضرت نوحؑ کے اہل بیت سے خارج کر دیا گیا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اہل بیت کا حقیقی اور مضبوط رشتہ جسمانی نہیں، روحانی ہی ہے۔اہلِ

بیت کے اس مفہوم کی تائید بعض دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے سوال ہوا کہ آپ کے آل (اہل بیت) کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہر متقی میرا اہلِ بیت ہے اور پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: اِنْ اَوْلِیَآءُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (الانفال:35) یعنی بیت اللہ کے حقیقی ولی متقی لوگ ہی ہیں۔

(مجمع الزوائد الجزء العاشر صفحہ343 دارا لکتب العلمیۃ بیروت) [161]

امام مہدیؑ کے اہل بیت میں سے ہونے کا مسئلہ یہ حدیث خوب واضح کر دیتی ہے جس میں ایک قرآنی آیت سے استدلال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کے روحانی معنی مراد لئے اور سب متقی لوگوں کو اپنا اہل بیت قرار دیا۔ بے شک رسول اللہؐ کے ساتھ خونی رشتہ رکھتے ہوئے جسمانی طور پر آپؐ کے اہل بیت میں شامل ہونا بھی بہت بڑی برکت ہے۔ مگر جب روحانی رشتہ بھی ساتھ موجود ہو تو یہ دوہری سعادت ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص تقویٰ اختیار کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔ اسی طرح حضرت امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں کہ جو ہم سے محبت کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔ (تفسیر صافی اردو جلد چہارم صفحہ 321 مترجم سید تلمیذ حسنین محفوظ بک ایجنسی کراچی) [162]

مشہور عرب شاعر نشوان حمیری نے کیا خوب کہا ہے:

اٰلُ النَّبِیِّ هُمْ اَتْبَاعُ مِلَّتِهٖ مِنَ الْاَعَاجِمِ وَالسُّوْدَانِ وَالْعَرَبِ

لَوْلَمْ یَکُنْ آلُهٗ اِلَّا قَرَابَتَهٗ صَلَّی الْمُصَلِّیْ عَلَی الطَّاغِیْ اَبِیْ لَهَبِ

یعنی نبی کریم کے اہل بیت دراصل آپ کے دین کے پیروکار ہیں خواہ وہ عجمی ہوں یا عربی، گورے ہوں یا کالے، اگر آپؐ کے اہل بیت صرف آپؐ کے خونی رشتہ دار ہی ہوتے تو ایک درود پڑھنے والا درود پڑھتے ہوئے سرکش ابولہب پر بھی رحمتوں اور برکتوں کی دُعا کر رہا ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’آل کا لفظ اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے اور وہ یہ کہ آل چونکہ وارث ہوتی ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام کے وارث یا آل وہ ہوتے ہیں جو ان کے علوم کے روحانی وارث ہیں اسی واسطے کہا گیا ہے کہ کُلُّ تَقِیٍّ وَ نَقِیٍّ آلِیْ یعنی ہر متقی اور پاکباز میری آل ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 126 ایڈیشن 1984)

ہاں اگر روحانی اہل بیت ہونے کے ساتھ ظاہری تعلق اور نسبت بھی ثابت ہو جائے تو یہ سونے پر سہاگہ والی بات ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اہلِ بیت سے یہ نسبت بھی حاصل تھی چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

''سادات کی جڑ یہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے ہوں سو اگر چہ میں علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں، میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسل سادات میں سے تھیں ...... ماسوا اس کے یہ مرتبہ فضیلت جو ہمارے خاندان کو حاصل ہے صرف انسانی روایتوں تک محدود نہیں بلکہ خدا نے اپنی پاک وحی سے اس کی تصدیق کی ہے۔'' (نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صفحہ 48 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426 ایڈیشن 2008)

شیعہ وسنی دونوں مسالک کے نزدیک مسلّم بعض احادیث میں مہدی کے بارہ میں یہ بھی ذکر ہے کہ مہدی کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا۔

(فتاوٰی حدیثیّہ صفحہ 151 مترجم مفتی شیخ فرید مکتبۃ اعلیٰ حضرت لاھور۔

کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ الجزء الثالث صفحہ 269 دار الاضواء بیروت)[163]

فارسی الاصل خاندان کا فرد ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں اسرائیلی خون کی آمیزش بھی تھی اور حلیہ بھی عین اس حدیث کے مطابق جس کے مطابق دائیں رخسار پر تِل۔ جیسا کہ حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ اہل فارس حضرت اسحاقؑ کی اولاد ہیں۔

(کنز العُمال مترجم جلد 6 جزء دوازدہم صفحہ 399 دار الاشاعت کراچی)[164]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

1۔''حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213 ایڈیشن 2008)

2۔''میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی، میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں اور احادیث اور آثار کو دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آنے والے مہدی آخر الزماں کی نسبت یہی لکھا ہے کہ وہ مرکب الوجود ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 32 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 118 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:160

مجمع البيان في تفسير القرآن

تأليف

أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء الخامس

دار المرتضى
بيروت

عکس حوالہ نمبر:160

والوجه الآخر: أن يكون متعلقاً بالمستقر، وهو العامل فيه، كتعلق الظرف بالمعاني، كما تقول: ليس لك فيه رضا، فيكون ﴿بِهِۦ﴾ في الآية بمنزلة فيه. والعلم: يراد به العلم المتيقن الذي يعلم به الشيء على الحقيقة، ليس العلم الذي يعلم به الشيء على ظاهره، كالذي في قوله: ﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَٰتٍ﴾ ونحو ما يعلمه الحاكم بشهادة الشاهدين، وإقرار المقر بما يُدَّعى، ونحو ذلك مما يعلم به العلم الظاهر، الذي يسع الحاكم الحكم بالشيء معه.

﴿تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ﴾ تلك: مبتدأ، و ﴿مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ﴾ الخبر، و ﴿نُوحِيهَآ إِلَيْكَ﴾ خبر ثان، وإن شئت كان في موضع الحال، أي: تلك كائنة من أنباء الغيب مُوحاة إليك، وإن شئت كانت تلك مبتدأ، ونوحيها الخبر، والجار من صلة ﴿نُوحِيهَآ﴾ أي: تلك نوحيها إليك من أنباء الغيب، ولا يجوز أن يكون ﴿مِنْ﴾ زيادة على تقدير: تلك أنباء الغيب، لأنها لا تزاد في الموجب، ويجوز على قول الأخفش.

● **المعنى:** ثم حكى سبحانه تمام قصة نوح عليه السلام، فقال: ﴿وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ﴾ نداء تعظيم ودعاء ﴿فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ﴾ معناه: يا مالكي وخالقي ورازقي، وعدتني بتنجية أهلي، وإن ابني من أهلي، وإن وعدك الحق لا خلف فيه، فنجّه إن كان ممن وعدتني بنجاته ﴿وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَٰكِمِينَ﴾ في قولك وفعلك ﴿قَالَ﴾ الله سبحانه ﴿يَٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ﴾. وقد قيل في معناه أقوال:

أحدها: إنه كان ابنه لصلبه، والمعنى: إنه ليس من أهلك الذين وعدتك بنجاتهم معك، لأن الله سبحانه قد استثنى من أهله الذين وعده أن ينجيهم مَنْ أراد إهلاكهم بالغرق، فقال: ﴿إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ﴾، عن ابن عباس، وسعيد ابن جبير والضحاك وعكرمة، واختاره الجبائي.

وثانيها: إن المراد بقوله: ﴿لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ﴾ إنه ليس على دينك، فكأن كفره أخرجه عن أن يكون له أحكام أهله، عن جماعة من المفسرين. وهذا كما قال النبي صلى الله عليه وآله: سلمان منا أهل البيت. وإنما أراد على ديننا. وروى علي بن مهزيار عن الحسن بن علي الوشا، عن الرضا عليه السلام قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إن الله تعالى قال لنوح عليه السلام: إنه ليس من أهلك، لأنه كان مخالفاً له، وجعل من اتبعه من أهله، ويؤيد هذا التأويل أن الله سبحانه قال على طريق التعليل: ﴿إِنَّهُۥ عَمَلٌ غَيْرُ صَٰلِحٍ﴾ فيبين أنه إنما خرج عن أحكام أهله، لكفره وسوء عمله. وروي عن عكرمة أنه قال: كان ابنه، ولكنه كان مخالفاً له في العمل والنية، فمن ثم قيل: إنه ليس من أهلك.

وثالثها: إنه لم يكن ابنه على الحقيقة، وإنما ولد على فراشه، فقال عليه السلام إنه ابني على ظاهر الأمر. فأعلمه الله تعالى أن الأمر بخلاف الظاهر، ونبّهه على خيانة امرأته، عن الحسن، ومجاهد. وهذا الوجه بعيد، من حيث إن فيه منافاة للقرآن، لأنه تعالى قال: ﴿وَنَادَىٰ نُوحٌ ٱبْنَهُۥ﴾ ولأن الأنبياء يجب أن ينزهوا عن مثل هذه الحال، لأنها تعير وتشين، وقد نزه الله أنبياءه عما دون ذلك، توقيراً لهم وتعظيماً عما ينفر من القبول منهم. وروي عن ابن عباس أنه قال: ما

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 161

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي المصري

المتوفى سنة ٨٠٧ هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء العاشر

يحتوي على الكتب التالية:

تتمة المناقب - الأذكار - الأدعية - التوبة - الزهد - البعث - صفة أهل النار - أهل الجنة

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:161

٧٣ - بَاب مَا جَاءَ فِي الولاية لله عَزَّ وَجَلَّ

١٧٩٤٥ - عَنْ جابر، عَنْ النَّبِي ﷺ، قَالَ: «إن من موجبات ولاية الله ثلاثًا: إِذَا رأى حقًا من حقوق الله لَمْ يؤخره إِلَى أيام لا يدركها، وأن يعمل العمل الصالح فِي العلانية عَلَى قوام من عمله فِي السريرة، وَهُوَ يجمع مَعَ مَا يعجل صلاح مَا يأمل»، قَالَ رَسُول الله ﷺ: «فهكذا ولى الله»، وعقد ثلاثًا(١).

رواه الطبراني في الأوسط، وَفِيْهِ من لَمْ أعرفهم.

٧٤ - بَاب مَا جَاءَ فِي الأتقياء

١٧٩٤٦ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سُئل رَسُول الله ﷺ: مَن آل محمد؟ فَقَالَ: «كل تقى»، وَقَالَ رَسُول الله ﷺ: «﴿إِنْ أَوْلِيَآؤُهُ إِلاَّ الْمُتَّقُونَ﴾» [الأنفال: ٣٤](٢).

رواه الطبراني في الصغير والأوسط، وَفِيْهِ نوح بن أَبِي مريم، وَهُوَ ضعيف.

١٧٩٤٧ - وَعَنْ عَائِشَة، قَالَتْ: كَانَ رَسُول الله ﷺ لا يزيده ذا شرف عنده، ولا ينقصه إِلاَّ التقوى(٣).

رواه الطبراني في الأوسط، وَفِيْهِ منصور بن عمار، وَقَدْ وثق عَلَى ضعفه. قُلْتُ: وَقَدْ تقدمت أحاديث فِي قوله: «كرم المؤمن تقواه»، وأحاديث فِي الأدب فِي حق المسلم، وفى أثنائها أن النَّبِي ﷺ قَالَ: «التقوى هاهنا»، وأومأ بيده إِلَى صدره.

٧٥ - بَاب مَا جَاءَ فِي العُجْب

١٧٩٤٨ - عَنْ أنس، قَالَ: قَالَ رَسُول الله ﷺ: «لو لَمْ تكونوا تذنبون، لخشيت عليكم مَا هُوَ أكبر مِنْهُ، العجب»(٤).

رواه البزار، وإسناده جيد.

٧٦ - باب فيمن آذى أولياء الله

١٧٩٤٩ - عَنْ عَائِشَة، قَالَتْ: قَالَ رَسُول الله ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ

(١) أخرجه الطبراني في الأوسط برقم (٦١٣٥).
(٢) أخرجه الطبراني في الأوسط برقم (٣٣٣٠).
(٣) أخرجه الطبراني في الأوسط برقم (٧٣٢٦).
(٤) أورده المصنف في كشف الأستار برقم (٣٦٣٣).

نمبر 1 ↓

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ آپ کے آل کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:۔ ہر متقی میرا اہلِ بیت ہے۔ اور پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (الانفال:35) یعنی بیت اللہ کے حقیقی ولی متقی لوگ ہی ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:162

تفسیرِ صافی

(جلد چہارم)

سورۃ ہود تا سورۃ مریم

—: تالیف :—

مفسّر محمد بن مرتضیٰ المعروف بہ ملّا فیض کاشانی

—: ترجمہ و تلخیص :—

مولانا سیّد تلمیذ حسنین رضوی

—: شائع کردہ :—

ادارۂ نشرِ دانش، نیو جرسی، امریکا

128, Oak Creek Road,
East Windsor, NJ-08520 (USA)

—: ملنے کا پتا :—

محفوظ بک ایجنسی • مارٹن روڈ کراچی

Tel: 34124286, 34917823 Fax: 34312882
E-mail: aniscopk@yahoo.com

MBA

عکس حوالہ نمبر:162

کفر کیا لیکن بتوں کو نہیں پوجا۔ ۱

کتاب احتجاج میں امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ چوں کہ خداوند عالم نے ان افراد کو جو کفر میں مبتلا ہیں مقام انبیاء اور اولیاء تک رسائی سے باز رکھا ہے اور ہم اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خطاب میں دیکھ سکتے ہیں کہ لاینال عهدی الظالمین (میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچے گا) یعنی مشرکین تک اس لیے کہ اللہ نے شرک کو ظلم قرار دیا ہے ارشاد باری ہے اِنّ الشرك لظلمٌ عَظِیْم (بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ جان لیا کہ امامت کے لیے اللہ کا عہد بت پرستوں تک نہیں پہنچے گا تو اسی لیے فرمایا وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ پروردگار تو مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچا۔ ۲

کتاب امالی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو روایت ہے وہ اس روایت کے کافی قریب ہے البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ دعوت دین مجھ تک اور میرے بھائی علیؑ تک پہنچی ہم میں سے کسی نے بھی ہرگز بتوں کو سجدہ نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا اور علیؑ کو وصی بنا دیا۔ ۳

۳۶۔رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ۔

اے میرے ربّ ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گم راہ کیا ہے۔ یعنی ان کی گمراہی کا سبب بنے ہیں جیسا کہ اللہ کا قول ہے وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا (انعام:۷۰) (دنیا کی زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔)

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

پس جو بھی میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے تو بے شک تو بخشنے والا اور مہربان ہے

تفسیر عیاشی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ تم لوگوں میں سے جو بھی اللہ سے ڈرتا اور صحیح راستے پر چلتا ہے اس کا تعلق ہم اہل بیتؑ سے ہے دریافت کیا گیا کیا آپ اہل بیتؑ سے؟ فرمایا ہاں ہم اہل بیت سے حضرت ابراہیمؑ نے اسی بارے میں فرمایا تھا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ (کہ جو بھی میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا) ۴

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو بھی ہم سے محبت کرتا ہے اس کا ہم اہل بیتؑ سے تعلق ہے سوال کیا گیا آپ سے؟ فرمایا ہاں ہم سے خدا کی قسم کیا تم نے ابراہیمؑ کا یہ قول نہیں سنا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ۔ ۵

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور جس نے میری نافرمانی کی تو اے اللہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے فرمایا تو اس بات پر قادر ہے کہ اس کی مغفرت کرے اور اس پر رحم کرے۔ ۶

---

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱-۲۳۰ ح ۳۱ (۲) الاحتجاج ج ۱ ص ۳۷۳
(۳) الامالی شیخ طوسی ص ۳۷۹-۳۷۸ (۴) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱ ح ۳۳
(۵) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱ ح ۳۲ (۶) اقتباس انوار التنزیل سے ج ۱ ص ۵۳۲

عکس حوالہ نمبر:163

دینی معلومات پر مبنی عوام و خواص کے لئے
ایک بہترین کتاب

فتاویٰ حدیثیہ

تصنیف

شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۹۷۴ھ

ترجمہ

مفتی شیخ فرید مدظلہ العالی
ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت امور دینیہ آزاد کشمیر

مکتبہ اعلیٰ حضرت
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540

عکس حوالہ نمبر:163

پوری روئے زمین پر چار افراد نے حکمرانی کی ہے دو مؤمن اور دو کافر ہیں۔ مؤمن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہما السلام ہیں اور کافر نمرود اور بخت نصر ہیں عنقریب پانچواں بھی زمین پر حکمرانی کرے گا جو میری اہل بیت میں سے ہوگا۔

الرویانی رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور ابونعیم رحمہ اللہ نے تخریج کیا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِيْ وَجْهُهُ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ .

(مسند الشامین، ماانتہی الینا من مسند سلیمان بن حبیب الخ، سلیمان بن عن ابی امامۃ، الخ رقم الحدیث:1600، ج:2 ص:410، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مہدی میری اولاد میں سے ہوگا وہ نور افشانی کرنے والے ستارہ کی مانند ہوگا۔

اور الرویانی اور ابونعیم رحمہما اللہ نے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِيْ لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ وَجِسْمُهُ جِسْمٌ اِسْرَائِيْلِيٌّ ،عَلٰى خَدِّهِ الْاَيْمَنِ خَالٌ كَاَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَامُلِئَتْ جَوْرًا ، يَرْضٰى بِخِلَافَتِهِ اَهْلُ الْاَرْضِ وَاَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْجَوِّ.

(الحاوی للفتاوی، کتاب الادب والرقاق، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ج:2 ص:79، المطبوعہ: دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان)

مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی ہوگا۔ اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مہدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضاء میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔

ابونعیم رحمہ اللہ وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كُرْعَةُ.

(الحاوی للفتاوی، کتاب الادب والرقاق، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ج:2 ص:79، المطبوعہ: دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان)

امام مہدی ایک بستی سے تشریف لائیں گے جس کو کرعہ کہا جاتا ہے۔

الخطیب نے حدیث تخریج کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَخْبِسُ الرُّوْمُ عَلٰى وَالٍ مِنْ عِتْرَتِيْ اِسْمُهُ يُوَاطِئُ اِسْمِيْ فَيَقْتُلُوْنَ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهَا الْعَمْلَقُ فَيَقْتُلُوْنَ فَتُقْتَلُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْاَلْفُ اَوْ نَحْوُ ذَالِكَ ثُمَّ يُقْتَلُوْنَ يَوْمًا آخَرَ

عکس حوالہ نمبر:163

كشف الغمة

في

معرفة الائمة

تأليف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣ هج

الجزء الثالث

دار الأضواء

بيروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر:163

قال: من ولدی هذا - وضرب بیده علی الحسین ﷺ -.

السابع: « فی القریة التی یخرج منها المهدی » وباسناده عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال: قال النبی ﷺ یخرج المهدی من قریة یقال لها کرعة.

الثامن « فی صفة وجه المهدی » باسناده عن حذیفة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: المهدی رجل من ولدی وجهه کالکوکب الدری.

التاسع « فی صفة لونه وجسمه » باسناده عن حذیفة قال: قال رسول الله ﷺ المهدی رجل من ولدی لونه لون عربی، وجسمه جسم اسرائیلی علی خده الایمن خال، کأنه کوکب دری، یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً یرضی فی خلافته اهل الارض واهل السماء والطیر فی الجو.

العاشر « فی صفة جبینه » باسناده عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله ﷺ: المهدی منا أجلی الجبین أقنی الانف.

الحادی عشر: فی صفة انفه » باسناده عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی ﷺ انه قال: المهدی منا أهل البیت رجل من امتی اشم الانف یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً.

الثانی عشر: « فی خاله علی خده الایمن » وباسناده عن ابی امامة الباهلی قال: قال رسول الله ﷺ: بینکم وبین الروم أربع هدن یوم الرابعة علی ید رجل من آل هرقل، یدوم سبع سنین، فقال له رجل من عبد القیس یقال له المستورد بن غیلان: یارسول الله من امام الناس یومئذ؟ قال: المهدی من ولدی ابن أربعین سنة کأن وجهه کوکب دری فی خده الایمن خال اسود علیه عباءتان قطوا نیتان کأنه من رجال بنی اسرائیل، یستخرج الکنوز ویفتح مدائن الشرک.

الثالث عشر « قوله ﷺ المهدی افرق الثنایا » باسناده عن عبد الرحمان

ترجمہ: مہدی میری اولاد میں سے ہوگا۔ اس کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا اور دائیں رخسار پر تل ہوگا۔ گویا کہ وہ روشن ستارہ ہے۔

عکس حوالہ نمبر:164

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ٦

حصہ یازدہم، دوازدہم

تالیف

علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر:164

۳۴۱۳۶....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس کی مخلوق میں دو بہتر چیزیں ہیں، عرب سے اس کی مخلوق میں بہتر قریش ہیں اور عجم سے فارس۔

دیلمی بروایت عبداللہ بن رزق مخزومی

۳۴۱۳۷....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس میں سے جو اسلام لائے تو وہ قریش میں سے ہے وہ ہمارے بھائی اور ہمارے عصبہ ہیں۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۱۳۸....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس والے اولاد اسحاق ہیں۔ مستدرک حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۴۱۳۹....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عجمی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی فارس اور روم۔ احمد بن حنبل، طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۱۴۰....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چند امتیں دکھائی گئیں جو جنت کی طرف زنجیروں میں لے جائے جا رہے ہیں۔

حاکم، فی الکنی، بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۴۱....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کس وجہ سے ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے فارس کو دیکھا جو زبردستی زنجیروں میں جنت کی طرف لے جائے جا رہے ہیں عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (وہ) عجم میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں مہاجرین قید کریں گے پھر ان کو اسلام میں داخل کریں گے۔ طبرانی بروایت ابو الطفیل

۳۴۱۴۲....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر میں نے تعجب کیا جو زنجیروں میں جنت میں داخل ہوں گے۔ بخاری بروایت ابوھریرۃ

پانچواں باب......اہل بیت کے فضائل میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......اجمالی فضائل

۳۴۱۴۳....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جنہوں نے مجھے اپنی اولاد کے بارے میں تکلیف دی۔

مسند الفردوس بروایت ابوسعید

۳۴۱۴۴....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا۔ مستدرک حاکم بروایت ابوذر ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۹

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۹۷۴

۳۴۱۴۵....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ لوگ جن کی قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا میرے اہل بیت ہیں پھر جو زیادہ قریب ہیں پھر جو قریش کے زیادہ قریب ہیں پھر وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی یمنی لوگوں میں سے۔ پھر تمام عرب پھر تمام عجم اور جن کی میں پہلے سفارش کروں وہ زیادہ فضیلت والے ہیں۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عمر التنزیہ: ۳۷۸،۳۷۷/۱، اللآلی ۴۰۲/۲

۳۴۱۴۶....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو میرے بعد تم میں سے میرے اہل کے لئے بہتر ہوں۔

مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۴۷....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے یہ بات مانگی کہ میری امت میں سے جس کی طرف میں شادی کروں اور میری امت میں سے جو کوئی میری طرف شادی کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہو سو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرما دیا۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

27۔رسول اللہؐ کے کامل غلام مہدیؑ کا عالی مقام

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْماً لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّیْ اَوْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُی اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا.

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 303-304 مترجم مولانا عبدالحکیم خان فرید بک سٹال لاہور)[165]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ وہ مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک شخص کو بھیجے گا۔اس کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔وہ زمین کو عدل وانصاف سے (اس طرح) بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔

تشریح: یہ حدیث ابن ماجہ، ترمذی اور مسند احمد میں بھی موجود ہے ترمذی نے صرف اس روایت کا وہ حصہ صحیح قرار دیا ہے جس میں اِسْمُہٗ اِسْمِیْ (یعنی اس کا نام میرا نام) تک الفاظ ہیں اور اِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ (یعنی اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا) کے الفاظ والی روایت کو صحیح نہیں کہا۔اسی طرح امام احمد بن حنبل نے بھی صرف اِسْمُہٗ اِسْمِیْ (یعنی اس کا نام میرا نام) والی روایت ہی بیان کی ہے۔ (مسند احمد مترجم جلد دوم صفحہ 504 مکتبہ رحمانیہ لاہور)[166]

یہ حدیث شیعہ مسلک میں بھی مسلّم ہے۔

(بحار الانوار مترجم جلد 12 صفحہ 437 محفوظ بک ایجنسی کراچی)

فنی تحقیق سے ثابت ہے کہ حدیث میں اِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ (کہ مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا) کے الفاظ ایک راوی زائدۃ الباھلی کی طرف سے اضافہ ہیں جب کہ دوسری کسی روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔

(کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب صفحہ 483 دار احیاء التراث ایران)[167]

اور راوی زائدۃ امام بخاری، نسائی اور حاکم کے نزدیک ثقہ راوی نہیں ہے۔

(تھذیب التھذیب جلد 2صفحہ460دار الکتب العلمیۃ بیروت)[168]

اس لئے اس کی طرف سے یہ زائد الفاظ (کہ مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا) قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

یہاں ان الفاظ کے اضافہ کا تاریخی پس منظر بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ زائدۃ الباھلی تابعین کے وسطی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا زمانہ دوسری صدی ہجری ہے، جو عباسی حکومت کا دور تھا۔اسی زمانہ میں محمد بن عبداللہ معروف بہ نفس زکیہ (حضرت امام حسینؑ کے پوتے) نے مہدی کا لقب اختیار کر کے عباسی خلیفہ منصور کے بالمقابل خلافت کا دعویٰ کیا تو محمد مہدی کے حامیوں نے یہ حدیث ان کی تائید میں پیش کر کے مشہور کر دیا کہ محمد بن عبداللہ ہی وہ مہدی موعود ہیں جن کی پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اسی زمانہ میں باپ کے نام میں مشابہت والی حدیث کے یہ الفاظ مشہور عام ہوئے اور ایک بڑی جماعت نے محمد کو مہدی تسلیم کر کے بیعت بھی کر لی۔مگر 145ھ میں عباسی فوجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے محمد مہدی مارے گئے۔اور یہ حدیث ان کی سچائی پر چسپاں نہ ہو سکی۔ (ملخص از تاریخ اسلام حصہ سوم صفحہ 39-40 مکتبہ اسلامیہ لاہور)[169]

دراصل اس حدیث میں بڑی قطعیت کے ساتھ آنحضرتؐ کے ہمرنگ ایک روحانی فرزند کے ظہور کی خبر دی گئی ہے۔وحی الٰہی کے بغیر ایسی یقینی خبر دینا ناممکن ہے۔اس حدیث میں اس رجلِ موعود کا ایک کام قیام عدل بیان کیا گیا ہے جو اس کے مہدی ہونے پر دلیل ہے۔اس آنیوالے کے روحانی اہلِ بیت ہونے کی طرف اشارہ ''رَجُلًا مِنِّیْ'' کے الفاظ میں موجود ہے کہ وہ کامل طور پر آنحضرتؐ کا مطیع و فرمانبردار ہوگا جیسے رسولؐ اللہ نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے نافرمان لوگوں کا تعلق لَیْسَ مِنَّا کہہ کر اپنے سے کاٹ دیا کہ ایسے لوگ ہم میں سے نہیں ہیں۔

(صحیح مسلم اردو جلد اول صفحہ 199 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور)[170]

اسی طرح اس شخص سے کمال تعلق کا اظہار یہاں ''مجھ میں سے ایک شخص'' کے الفاظ میں اس کی انتہائی فرمانبرداری کے باعث کیا گیا ہے۔

حدیث میں ''اس کا نام میرا نام ہوگا'' کے الفاظ میں اس آنے والے کے نام کی محض ظاہری مماثلت مقصود نہیں۔نہ ہی یہ کسی روحانی مرتبہ کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔بلکہ یہاں روحانی موافقت کا مضمون غالب

ہے کیونکہ اسم کے معنے صفت کے بھی ہوتے ہیں جیسے فرمایا: وَ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی (الاعراف:18) یعنی اللہ کے سارے نام پاک ہیں۔اس میں اسماءِ الٰہی سے اللہ کی صفات ہی مراد ہیں کیونکہ اسم ذاتی تو ایک اللہ ہی ہے باقی سب صفات ہیں۔چنانچہ حضرت ملّا علی قاری نے بھی اِسْمُہٗ اِسْمِیْ (اس کا نام میرا نام) کی تشریح میں صفاتی مماثلت مراد لیتے ہوئے لکھا ہے کہ مہدی کی صفات آنحضورؐ کی صفات جیسی ہوں گی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق لوگوں کو ہدایت دے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد دہم صفحہ 157-158 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور)[171]

بعض روایات میں ''اِسْمُہٗ اِسْمِی'' کی بجائے ''خُلُقُہٗ خُلُقِیْ'' کے الفاظ انہی معنی کی مزید تائید کر دیتے ہیں کہ آنے والے مہدی کی صفات و اخلاق رسول اللہؐ کے اخلاق جیسے ہوں گے۔

(کنز العمال الجزء الرابع عشر صفحہ273 موسسۃ الرسالۃ بیروت)[172]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنے والے مسیح اور مہدی کے بارہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوگا اور اس کا نام میرا نام ہوگا۔اس میں دراصل یہ اشارہ ہے کہ امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہوگا۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 ایڈیشن 2008)

یہی وہ حقیقت ہے جسے علمائے اسلام نے بھی بیان فرمایا۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی:1176ھ) نے مہدی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کہا ہے۔

(تفہیمات الٰہیہ جزء ثانی صفحہ 198 مدینہ برقی پریس یو۔پی)[173]

حضرت علامہ عبدالرزاق قاشانی (متوفی:730ھ) لکھتے ہیں:

''مہدی آخری الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا اور معارف علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔کیونکہ اس کا باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔''

(شرح فصوص الحکم صفحہ 42-43 مصطفی البابی الحلبی مصر)[174]

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کسی حدیث میں مہدی کی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ مذکور نہیں بلکہ زیر بحث حدیث کا ہی یہ ایک غلط نتیجہ ہے حالانکہ ماں کا تو اس حدیث میں سرے سے ذکر ہی نہیں ہے اور باپ کے نام کی مشابہت والے الفاظ محدثین کے نزدیک ثابت نہیں۔تاہم اگر

یہ الفاظ قبول بھی کر لئے جاویں تو ان کا یہ مطلب لیا جائیگا کہ مہدی کے باپ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی طرح روحانی انوار کے لئے استعداد موجود ہوگی۔ اس لحاظ سے مہدی کا باپ بھی رسول اللہؐ کے باپ سے مشابہ ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے مہدی کا صفاتی نام محمد بیان کرنے میں بھی مماثلت تامہ ہی مراد تھی۔ باقی جہاں تک ظاہری نام کا تعلق ہے روایات میں مہدی کا نام ''احمد'' بھی آیا ہے۔ چنانچہ محدث حافظ نعیم بن حماد نے حضرت حذیفہؓ کی روایت سے مہدی کا نام ''احمد'' بیان کیا ہے۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ62 حکمران ا لمقدس ایران)[175]

اس کی تائید علامہ ابن حجر ھیثمیؒ نے بھی کی ہے اور مہدی کا نام احمد بیان کیا ہے۔

(القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر صفحہ27 مکتبة القرآن قاهرة)[176]

یہ روایات بھی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہیں کیونکہ آپ کا اصل نام احمد ہی تھا۔ آپ کے خاندان میں لفظ ''غلام'' بطور مشترک سابقہ کے استعمال ہوتا تھا۔ جیسے آپ کے والد کا نام غلام مرتضٰی بھائی کا نام غلام قادر اور آپ کا نام غلام احمد تھا۔ سو ظاہری لحاظ سے بھی نام کی یہ پیشگوئی آپ کے حق میں پوری ہوئی جس طرح باطنی لحاظ سے محمدی سیرت وصفات کا آپ سے ظہور ہوا۔

یہ سوال کہ کیا اس حدیث کے مطابق حضرت مرزا صاحب نے بطور مہدی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیا ہے؟ اسی حدیث پر ادنیٰ سے تدبر سے حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حدیث کا مکمل جملہ یہ ہے کہ عدل وانصاف سے زمین اس طرح بھر دی جائے گی جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری تھی۔ اور ظاہر ہے ظلم وجور سے یہ زمین چند دن یا سال میں نہیں بھر گئی بلکہ تدریجاً کئی سو سال میں یہ واقعہ ہوا۔ اسی طرح امام مہدی کے ذریعہ قائم ہونیوالے عادلانہ نظام کی تکمیل بھی تدریجاً ہوگی جس کا شاندار آغاز بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ اور دنیا کے اسّی ممالک میں جماعت احمدیہ کے نظام قضا کے ذریعہ اعلیٰ معیار کا عدل وانصاف مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے فرمایا:

امروز قوم من نشناسد مقامِ من روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 184 ایڈیشن 2008)

ترجمہ: آج کے دن میری قوم میرا درجہ نہیں پہچانتی، لیکن ایک دن آئیگا کہ وہ رو رو کر میرے مبارک وقت کو یاد کرے گی۔

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 166 مترجم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل مطبوعہ 1967)

عکس حوالہ نمبر:165

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (القرآن)

جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنن ابو داؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ـــــ ۲۷۵ھ

۸۱۶ء ـــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:165

أَوَّلُ كِتَابِ الْمَهْدِيِّ

٨٧٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

٨٧٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

٨٧٨- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ۔

٨٧٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ

حضرت امام مہدی کا بیان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:- یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر اُمت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے کچھ مزید سُنا لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ والد محترم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمانِ رسالت بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:- یہ دین بارہ خلفا تک برابر غالب رہے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تکبیر کہی اور خوب زور لگایا۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے کچھ فرمایا۔ میں والدِ ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ابا جان! حضور نے کیا فرمایا؟ فرمایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:- جب آپ کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے تو قریش حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے:- پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر قتل و قتال ہوگا۔

مسدد، عمر بن عُبید — محمد بن العلاء، ابو بکر ابن العیاش۔ مسدد، یحییٰ، سفیان — احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن موسیٰ، زائدہ — احمد بن ابراہیم، عُبیداللہ بن موسیٰ، فطر، عاصم زِر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:- اگر دنیا کی زندگی کا ایک روز بھی باقی رہ گیا۔ زائدہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالٰے اسے لمبا کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے اہلِ بیت

عکس حوالہ نمبر:165

عن زر عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوما قال زائدة لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي زاد في حديث فطر يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال أبو داود لفظ عمر وأبي بكر بمعنى سفيان۔

سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام وہی ہوگا جو میرے والد ماجد کا ہے۔ فطر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ حدیث سفیان میں فرمایا کہ نہیں جائے گی یا دنیا ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ عرب کا مالک وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے اور میرا ہم نام ہوگا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عمر بن عبید اور ابو بکر بن عیاش کے الفاظ بھی معناً سفیان جیسے ہیں۔

۸۸۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوما لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملأها عدلا كما ملئت جورا۔

ابو الطفیل نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر زمانے کی زندگی سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تب بھی اللہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے فرد کو کھڑا کرے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا اور زمین کو انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔

۸۸۱۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثني عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المليح الحسن بن عمر عن زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من عترتي من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا المليح يثني على علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا۔

احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جعفر رقی، ابو الملیح حسن ابن عمرو زیاد بن بیان، علی بن نفیل، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے ابو الملیح کو علی بن نفیل کی تعریف کرتے اور اچھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸۲۔ حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمران القطان عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھ سے ہوں گے جو کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے

عکس حوالہ نمبر:166

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد دوم

مؤلف

حضرۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۸۳۸ تا حدیث نمبر: ۴۴۴۷

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر:166

(۳۵۷۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہیں۔

(۳۵۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا بِهِ فِي بَيْتِهِ فِي غُرْفَتِهِ أُرَاهُ سَأَلَهُ بَعْضُ وَلَدِ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى أَوْ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ يَحْيَى[اخرجه ابن ابی شيبة ۱۵/۱۹۸، وابوداود:۴۲۸۲، والترمذی:۲۲۳۰]

(۳۵۷۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کی حکومت نہ آ جائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہم سے ہمارے والد نے اپنے گھر میں اپنے کمرے میں بیان فرمائی تھی، شاید جعفر بن یحییٰ، یا یحییٰ بن خالد کی اولاد میں سے کسی نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔

(۳۵۷۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَضِي الْأَيَّامُ وَلَا يَذْهَبُ الدَّهْرُ حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ يُوَاطِئُ اسْمِي [راجع: ۳۵۷۱]

(۳۵۷۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا دن اور رات کا چکر اور زمانہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عرب میں میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کی حکومت نہ آ جائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔

(۳۵۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا أَوْ قَالَ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي[راجع: ۳۵۷۱].

(۳۵۷۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا دن اور رات کا چکر اور زمانہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عرب میں میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کی حکومت نہ آ جائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔

(۳۵۷٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَأَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا فَلَا أَدْرِي بِأَيِّهَا خَتَمَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ أَوْ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ سَبَقَتْنَا حَيَّةٌ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ[قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن، اخرجه الحميدی: ۱۰۶، وابويعلی:۴۹۷۰]
[انظر، ۴۳۳۵].

عکس حوالہ نمبر:167

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الكنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

عکس حوالہ نمبر:167

٤٨٣

قلت : وقد ذكر الترمذي الحديث (١٢٣٠) ، ولم يذكر قوله : وإسم أبيه إسم أبي .

وذكره ابوداود (١٢٣١) وفي معظم روايات الحفاظ والثقاة من نقلة الأخبار « إسمه إسم أبي » فقط والذي رواه « وإسم أبيه اسم أبي » فهو زايدة وهو يزيد في الحديث،وإن صح فمعناه واسم ابيه اسم ابي ، الحسين وكنيته ابو عبدالله فجعل الكنية إسماً كناية عنه انه من ولد الحسين دون الحسن ، ويحتمل انه قال اسم ابيه اسم ابني أي الحسن ، ووالد المهدي اسمه حسن ، فيكون الراوي قد توهم قوله ابني فصحفه فقال : ابي ، فوجب حمله على هذا جمعاً بين الروايات ، وهذا تكلف في تأويل هذه الرواية ، والقول الفصل في ذلك ان الامام احمد مع ضبطه وإتقانه روى هذا الحديث في مسنده عدة مواضع واسمه اسمي .

اخبرنا بذلك العلامة حجة العرب شيخ الشيوخ ابو محمد عبد العزيز بن محمد ابن عبد المحسن الانصاري قال اخبرنا ابو محمد عبد الله بن احمد بن ابي المجد الحربي اخبرنا ابو القاسم بن الحصين اخبرنا ابن المذهب اخبرنا ابن حمدان حدثنا عبدالله ابن احمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا سفيان عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبي ﷺ قال : لا تذهب الدنيا أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطيء اسمه اسمي (١٢٣٢) .

وجمع الحافظ ابو نعيم طرق هذا الحديث عن الجم الغفير في (مناقب المهدي) ، كلهم عن عاصم بن ابي النجود ، عن زر ، عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وآله .

(١٢٣٠) صحيح الترمذي ٢ : ٣٦ .

(١٢٣١) سنن ابي داود ٢ : ٢٠٧ .

(١٢٣٢) مسند احمد بن حنبل ١ : ٣٧٦ ، ٣٧٧ ، ٤٣٠ ، ٤٤٨ ، حلية الاولياء ٥ : ٧٥ ، تاريخ بغداد ٤ : ٣٨٨ .

ترجمہ: اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہے۔اس کے راوی زائدہ نے اس حدیث میں کچھ الفاظ بڑھا دیے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر:168

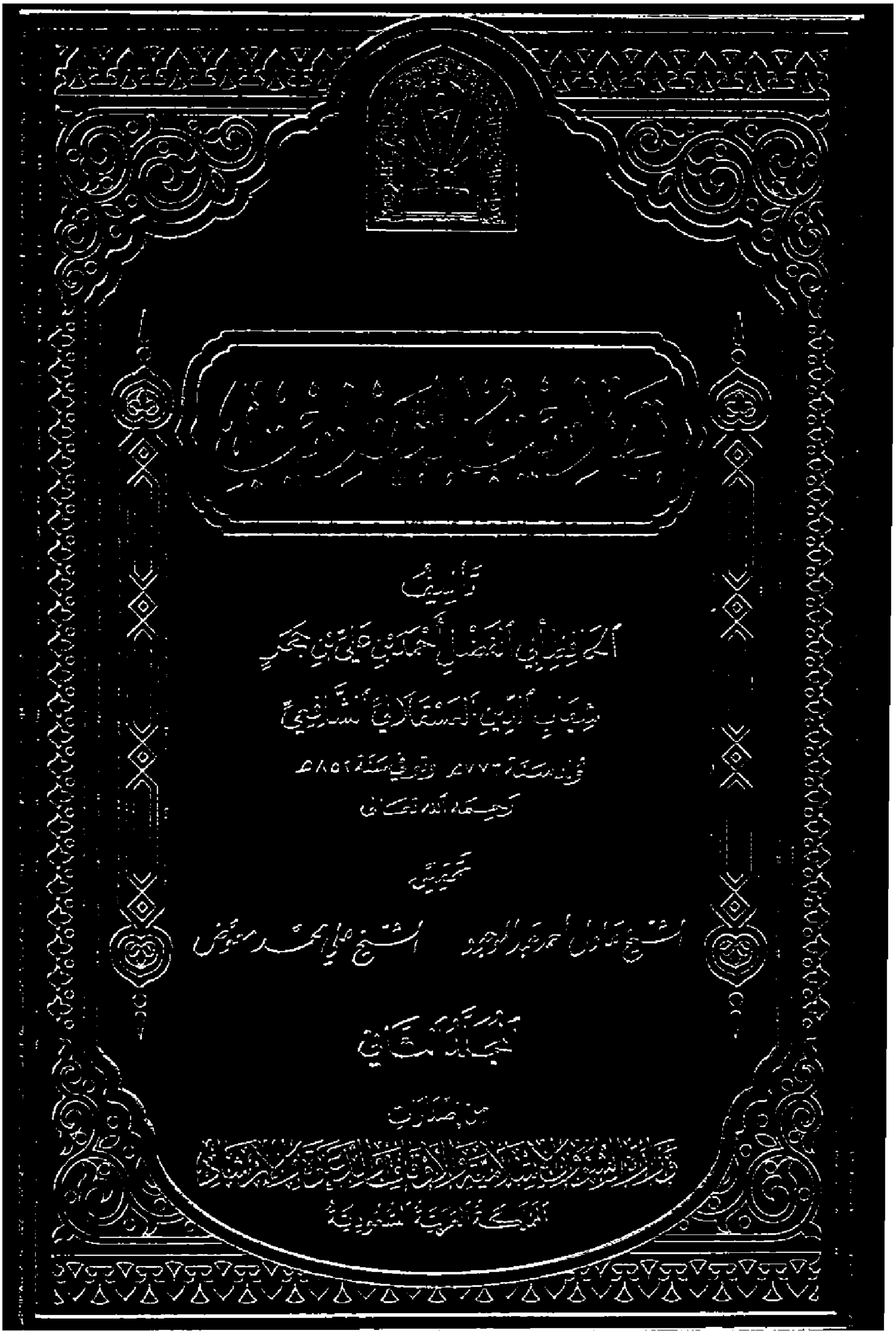

عکس حوالہ نمبر:168

قال البخارى: تفرد به عن مالك. وقال ابن المنادى فى تاريخه: تركت حديثه.

٢٣٢٨ - **زَاهِرُ بنُ الأَسْوَد بن الحَجّاج الأَسْلَمى**(١) (خ).

روى عن: النبى ﷺ حديثًا واحدًا فى لحوم الحمر.

وعنه: ابنه مجزأة، وفى حديثه أنه شهد الحديبية، وخيبر.

قلت: ذكر مسلم وغيره أنه تفرد عنه. وقال ابن سعد: كان من أصحاب عمرو بن الحمق - يعنى بمصر - فدل على أنه تأخر إلى زمن على رضى الله عنه.

من اسمه زائدة

٢٣٢٩ - **زَائِدَةُ بنُ أَبى الرُّقَاد البَاهِلى، أبو مُعَاذ البَصْرِى الصَّيْرَفى صاحب الحُلى**(٢) (س).

روى عن: عاصم الأحول، وثابت البنانى، وزِيَاد النُّمَيْرِى.

وعنه: يحيى بن كثير العنْبِرى، ومحمد بن أبى بكر المقدمى، وعبيد الله بن عمر القواريرى، ومحمد بن سلام الْجُمَحِى، وغيرهم.

وقال القواريرى: لم يكن به بأس، كتبت كل شىء عنده.

وقال أبو حاتم: يحدث عن زِيَاد النُّمَيْرِى عن أنس أحاديث مرفوعة منكرة، ولا ندرى منه أو من زِيَاد، ولا أعلم روى عن غير زياد فكنا نعتبر بحديثه.

وقال البخارى: منكر الحديث.

وقال أبو داود: لا أعرف خبره.

وقال النَّسائى: لا أدرى من هو.

وقال خالد بن خِدَاش: حدثنا زائدة أبو معاذ صديق لحماد بن زيد.

روى له النَّسائى حديثًا واحدًا: «تلك اللوطية الصغرى»(٣).

قلت: وقال أبو أحمد الحاكم: حديثه ليس بالقائم. وقال النَّسائى فى كتاب الضعفاء: منكر الحديث. وقال فى الكنى: ليس بثقة. وقال ابن حبان: يروى المناكير عن

(١) ينظر: تهذيب الكمال (٩/ ٢٧٠)، تقريب التهذيب (١/ ٢٥٦)، الكاشف (١/ ٣١٦)، تاريخ البخارى الكبير (٣/ ٤٤٢)، الجرح والتعديل (٣/ ٦٢٢)، أسد الغابة (٢/ ٢٤٥)، تجريد أسماء الصحابة (١/ ١٨٧).

(٢) ينظر: تهذيب الكمال (٩/ ٢٧١)، تقريب التهذيب (١/ ٢٥٦)، خلاصة تهذيب الكمال (١/ ٣٣٢)، الكاشف (١/ ٣١٦)، تاريخ البخارى الكبير (٣/ ٤٣٣)، الجرح والتعديل (٣/ ٢٣٧٨)، ميزان الاعتدال (٢/ ٦٥).

(٣) انظر: النسائى فى سننه الكبرى، (تحفة الأشراف (٦/ ٣١٨) حديث (٨٧٢٠)).

نمبر ١

ترجمہ: بخاری نے کہا زائدہ منکر الحدیث ہے۔۔۔نسائی نے کہا میں نہیں جانتا وہ کون ہے۔۔۔اور حاکم نے کہا اس کی حدیث درست نہیں۔

عکس حوالہ نمبر:169

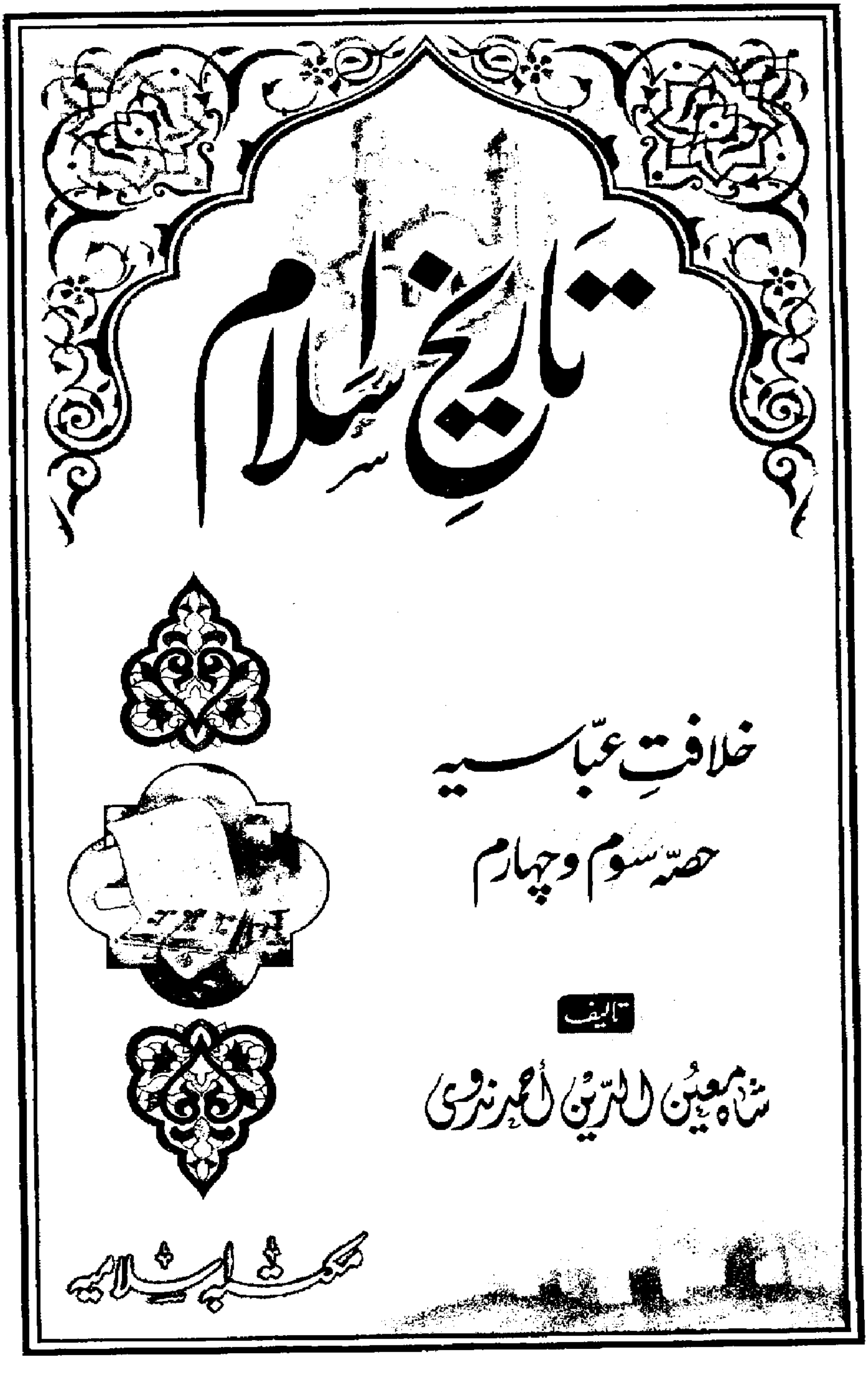

عکس حوالہ نمبر:169

کے بعد اکثر شہروں کی فوجیں اس کے پاس چلی آئیں اور قریب قریب پورا اسلامی اندلس اس کے ساتھ ہوگیا اور یوسف کے ساتھ صرف فہر اور قیس کے قبیلے رہ گئے۔ اس دوران میں یوسف بھی قرطبہ پہنچ گیا۔ اس میں اور عبدالرحمٰن میں مقابلہ ہوا۔ یوسف کی فوج بہت کم تھی' اس لیے اس کو شکست ہوئی اور وہ غرناطہ جا کر قلعہ بند ہوگیا۔ عبدالرحمٰن نے عقب سے پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ یوسف کے پاس کوئی بڑی قوت نہ تھی' اس لیے اسے مجبور ہو کر عبدالرحمٰن کی اطاعت قبول کر لینی پڑی اور دونوں میں مصالحت ہوگئی۔ عبدالرحمن نے اسے قرطبہ میں قیام کرنے کی اجازت دے دی' لیکن تھوڑے دنوں کے بعد وہ بدعہدی کر کے طلیطلہ چلا گیا۔ بیس ہزار بربری اس کے ساتھ ہوگئے۔ عبدالرحمٰن کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے عبدالملک بن عمر مروانی کو اس کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ اس نے یوسف کو شکست دی اور اس کے ایک آدمی نے حیلہ سے اس کو قتل کر کے اس کا سر عبدالرحمٰن کی خدمت میں پیش کیا۔ یوسف کے قتل کے بعد ۱۴۱ھ میں اندلس میں بنی امیہ کی حکومت قائم ہوگئی جو کئی صدیوں تک قائم رہی۔ [1]

علوی

خلافت کے بارہ میں اہل بیت اور غیر اہل بیت کی نزاع بنی امیہ کے زمانہ سے چلی آ رہی تھی' جو بنی عباس کے زمانہ میں بھی قائم رہی' بلکہ پہلے سے زیادہ بڑھ گئی اور منصور کے زمانہ میں اس کا جس شدت کے ساتھ ظہور ہوا' اس کی مثال اموی دور میں بھی نہیں ملتی۔ عباسی حکومت کے خلاف علویوں میں ایک عام حرکت پیدا ہوگئی اور سب سے پہلے محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب نفس زکیہ نے منصور کے مقابلہ میں خروج کیا۔ نفس زکیہ فضل و کمال اور زہد و ورع اور اثر نفوذ کے لحاظ سے بنی ہاشم کے نہایت ممتاز بزرگ تھے۔ ان کے والد عبداللہ نے بنی ہاشم کے حامیوں میں مشہور حدیث "اسمہ کاسمی" کی تبلیغ کر کے ان کو یقین دلایا کہ محمد وہی مہدی موعود ہیں جن کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں فرمائی تھی۔ [2] چونکہ نام سے وہ اس حدیث کے مصداق تھے۔ اس لیے بہت سے عوام خصوصاً شیعیان اہل بیت نے آسانی سے اس کو قبول کر لیا اور بہت بڑی جماعت نے ان کو مہدی تسلیم کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور نفس زکیہ ایک زمانہ تک خفیہ دعوت دیتے رہے۔ منصور ابتدا ہی سے ان کی تاک میں لگا ہوا تھا' مگر نفس زکیہ برابر ایک مقام سے دوسرے

---

[1] ابن خلدون جلد ۴' ص ۱۲۱' افتتاح الاندلس میں ان واقعات کو بڑی تطویل سے لکھا ہے۔

[2] الفخری ص ۱۴۸' پوری حدیث یہ ہے۔ لو بقی من الدنیا یوم یطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث فیہ مھدینا او قائمنا اسمہ کاسمی و اسمہ ابیہ کاسم ابی' لیکن محدثین کے نزدیک یہ حدیث پایہ اعتبار سے ساقط ہے۔

عکس حوالہ نمبر:169

مقام پر منتقل ہوتے رہے۔ اس لیے منصور ان کو گرفتار نہ کر سکا۔ ۱۴۴ھ میں جب بنو ہاشم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تو منصور نے سختی سے ان کی تلاش شروع کر دی اور بنو ہاشم کے اشخاص کو بلا کر ان سے ان کا پتہ پوچھا' مگر کسی نے صحیح جواب نہ دیا۔ منصور نے نفس زکیہ کے والد عبداللہ پر سختی کی کہ وہ نفس زکیہ اور ان کے بھائی کو حاضر کریں۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا اگر وہ میرے پاس ہوتے جب بھی قتل کے لیے تمہارے حوالہ نہ کرتا۔ 1 منصور نے ہر طرح کی سختیاں کیں' مگر کسی طرح پتہ نہ چلا۔ تلاش و جستجو کا سلسلہ جاری تھا کہ علویوں نے مکہ میں جمع ہو کر منصور کو خفیہ قتل کر دینے کی سازش کی۔ عبداللہ بن محمد نے اس کام کا بیڑا اٹھایا' لیکن نفس زکیہ نے اختلاف کیا اور کہا کہ ہم اس وقت تک اس کو دھوکے سے قتل نہ کریں گے' جب تک اس کو خلافت سے دست برداری کا پیام نہ دے لیں۔ 2 اتفاق سے منصور کا ایک فوجی افسر خالد بن حسان اس مشورہ کے وقت پہنچ گیا تھا۔ اس نے منصور کو اس کی اطلاع دے دی۔ منصور نے زیاد بن عبیداللہ کو نفس زکیہ کی گرفتاری پر مامور کیا۔ یہ سیدھا مدینہ پہنچا۔ اتفاق سے اس وقت نفس زکیہ بھی مدینہ آئے ہوئے تھے۔ زیاد نے ان کو امان دے کر بلا بھیجا۔ یہ آئے' زیاد نے امان کا پاس کر کے انہیں چھوڑ دیا اور اس کی سزا میں خود قید کیا گیا اور یہ مہم محمد بن خالد کے سپرد ہوئی۔ اس نے مدینہ پہنچ کر روپیہ کے ذریعے سے پتہ چلانا چاہا۔ جب اس میں کامیابی نہ ہوئی' تو خانہ تلاشی شروع کی' لیکن نفس زکیہ کا کہیں پتہ نہ چلا۔ 3 آخر میں منصور نے رباح بن عثمان بن حیان المری کو مدینہ کا حاکم بنا کر بھیجا اور سخت تاکید کی کہ محمد اور ابراہیم کی تلاش میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا جائے۔ اس نے نہایت سختی کے ساتھ تلاش شروع کی۔ اس کی سختی دیکھ کر نفس زکیہ اور ابراہیم کو گرفتاری کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس لیے وہ برابر ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتے رہے اور ان کا پتہ نہ چل سکا۔ رباح نے عبداللہ بن حسن پر سختی کر کے ان سے پوچھنے کی کوشش کی۔ انہیں قتل بھی کرا دیا' لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔ اس لیے منصور کا غصہ اور تیز ہو گیا اور اس نے رباح کو حکم دیا کہ اگر نفس زکیہ محمد اور ابراہیم نہیں ملتے تو حسن کی کل اولاد گرفتار کر لی جائے' چنانچہ یہ سب گرفتار کر کے پابجولاں ربذہ بھیجے گئے۔ منصور نے انہیں قید میں ڈلوا دیا۔ 4

نفس زکیہ کا خروج

1 الفخری ص ۱۳۷۔ 2 ابن اثیر جلد ۵' ص ۱۹۴۔ 3 ابن اثیر ج ۵' ص ۱۹۴۔

4 طبری جلد ۱۰' ص ۱۸۷ و ابن اثیر جلد ۵' ص ۱۹۴ یہ واقعہ دونوں کتابوں میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ منقول ہے۔ ہم نے اس کا صرف ضروری خلاصہ نقل کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 170

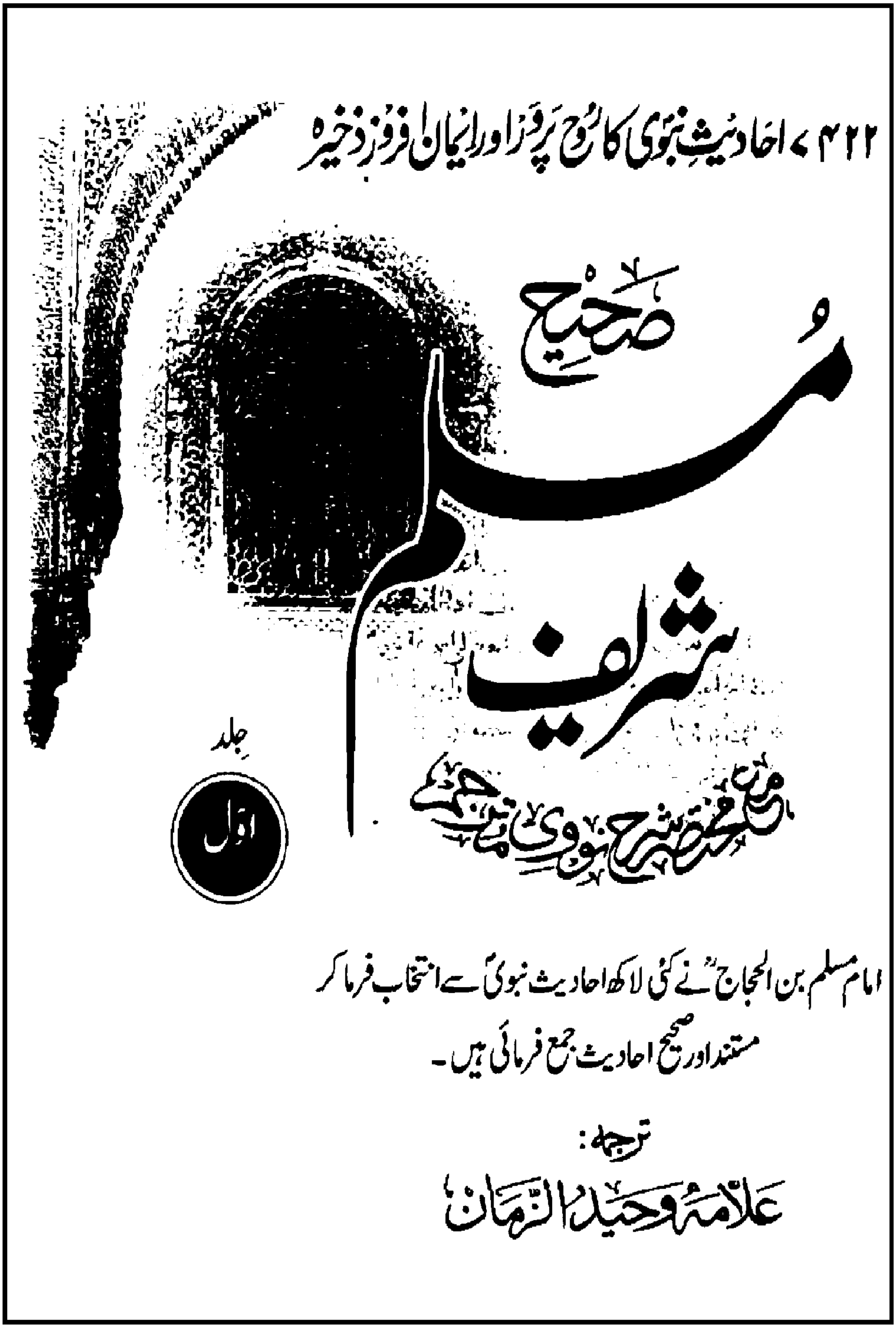

عکس حوالہ نمبر:170

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

٢٨٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)).

٢٨٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ ((مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ)) قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي))

بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

٢٨٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا ((وَشَقَّ وَدَعَا)) بِغَيْرِ أَلِفٍ.

٢٨٦- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ((وَشَقَّ وَدَعَا)).

باب: جو شخص مسلمانوں کو فریب دیوے وہ ہم سے نہیں۔

۲۸۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص ہم کو دھوکا دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۸۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک ڈھیر اناج کا راہ میں آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آگئی۔ آپ نے پوچھا اے اناج کے مالک یہ کیا ہے؟ وہ بولا پانی پڑ گیا تھا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر تو نے اس بھیگے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ جو شخص فریب کرے دھوکہ دیوے وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

باب: رخسار پر مارنا گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے

۲۸۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو گالوں کو پیٹے اور گریبانوں کو پھاڑے یا جاہلیت (کفر) کے زمانے کی باتیں کرے اور دوسری روایت میں "او" کے بدلے "و" ہے۔

۲۸۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۵) ☆ یعنی جو شخص گالوں کو پیٹے گریبانوں کو پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے (یعنی مصیبت کے وقت) ہماری شریعت میں یہ سب کام حرام ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے اور صبر کرنا اگر آنسو بے اختیار نکل آویں تو مضائقہ نہیں۔ جاہلیت کی سی باتیں یہ ہیں کہ خدا کی ناشکری کرے پکارے چلائے نوحہ کرے واویلا کرے زبان سے اور کوئی بے صبری یا بے ادبی کی بات نکالے۔

عکس حوالہ نمبر:171

مرقاۃ المفاتیح اردو

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ھجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد دہم

مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

عکس حوالہ نمبر:171

شَرِبت الخمور "؛ فعل اور فاعل میں تغیر کے ساتھ "شرب الخمر" مذکور ہے۔

لبس: مجہول کا صیغہ ہے۔

صاحب مختصر فرماتے ہیں کہ "لبس الحرير" کا جملہ "لعن آخر هذه الامة اولها" کی جگہ ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ "لعن آخر...... الخ" حضرت علیؓ کی اس روایت میں موجود ہے۔ چنانچہ صحیح بات یہ ہے کہ "لبس الحرير" کا جملہ "تعلم لغير الدين" کی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ پس دونوں روایتوں میں پندرہ باتوں کے ذکر میں مطابقت ہے۔ لہٰذا علامہ طیبیؒ کی یہ بات درست ہے کہ دونوں روایتوں میں پندرہ باتوں کا ذکر ہے اور صاحب مختصر کی یہ بات درست نہیں ہے، کہ دونوں روایتوں میں مجموعی طور پر پندرہ باتوں کا ذکر ہے، تاہم گذشتہ حدیث میں مذکور باتیں سولہ ہیں اھ۔

لیجئے میں ان باتوں کو تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے لگا ہوں جن کو مؤلف نے اجمالی طور پر ذکر کیا ہے، بلکہ اتنا اختصار کیا ہے کہ مطلب سمجھنے میں مخل ہے۔ چنانچہ جامع میں منقول ہے:

"اذا فعلت امتي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء اذا كان المغنم دولاً 'والأمانة مغنما' والزكاة مغرما' واطاع الرجل زوجته' وعق امه' وبر صديقه' وجفا اباه' وارتفعت الاصوات في المساجد' وكان زعيم القوم ارذلهم' واكرم الرجل مخافة شره' وشربت الخمور' ولبس الحرير' واتخذت القينات والمعازف' ولعن آخر هذه الامة .

"جب میری امت یہ پندرہ خصلتیں سرانجام دے گی تو ان پر آزمائش آئے گی: جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جائے' امانت کو غنیمت سمجھا جائے' جب مرد اپنی بیوی کا تابعدار ہو جائے اور اپنی ماں کا نافرمان ہو جائے۔ اپنے دوست کو قریب کرنے لگے اور اپنے باپ کو دور کرنے لگے' جب مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں اور جب قوم و جماعت کے سربراہ اس قوم و جماعت کے فاسق لوگ بن جائیں' جب آدمی کی تعظیم اس کے شر کے اندیشہ کے باعث کی جانے لگے' جب شرابیں پی جانے لگیں' جب ریشم پہنا جانے لگے' جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز و باجوں کا رواج ہو جائے اور جب امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں۔

او لها فليترقبوا عند ذالك ريحا حمراء او خسفا او مسخا". رواه الترمذی عن علیؓ.

"او" بیان نوع کیلئے ہے، اور "واو" جمع کیلئے ہے۔ اس طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔

۵۴۵۲ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ (رواه الترمذی وابو داود وفی رواية له) قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا ۔

عکس حوالہ نمبر:171

اخرجه ابو داوٗد فی السنن ٤٧٣/٤ حدیث رقم ٤٢٨٢ والترمذی فی السنن ٤٣٨/٤ حدیث رقم ٢٢٣٠ وابن ماجه ٩٢١/٢ حدیث رقم ٢٧٧٩ واحمد فی المسند ٣٧٦/١۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دنیا اس وقت تک اپنے اختتام کو نہیں پہنچے گی جب تک عرب پر ایک شخص حکمران بن جائے گا جو میرے اہل بیت سے رشتہ داری رکھتا ہوگا میں سے ہوگا اور وہ میرا ہم نام ہوگا'' (ترمذی وابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر دنیا اپنے اختتام کو پہنچنے میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن لمبا فرمادے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میری نسل سے یا یہ فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو پیدا کرے جو میرا ہم نام ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا اور وہ تمام روئے زمین کو (عرب کی سرزمین کو) اس قدر عدل وانصاف سے بھر دے گا جس قدر اس وقت سے پہلے تمام روئے زمین ظلم وجور سے بھری تھی''۔

تشریح: قوله لا تذهب الدنيا......اسمه اسمي:

حتى يملك العرب: تمام اہل اسلام مراد ہیں، کیونکہ جو بھی اسلام کا حامل ہو وہ عربی ہے۔

اس شخص کا نام ''محمد'' اور لقب ''مہدی'' ہوگا، وہ حضور علیہ السلام کی دکھلائی ہوئی راہ لوگوں کو دکھائے گا۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ (عربوں کا ذکر تو کیا) لیکن عجموں کا ذکر نہیں کیا، حالانکہ عجم بھی مراد ہیں' اس لئے کہ وہ شخص جب عربوں پر حکومت حاصل کرلے گا، اور ان کا موقف ایک ہو جائے گا، اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کی طرح آپس میں متفق ہو جائیں گے تو تمام اقوام پر غالب آجائیں گے۔ اس توجیہ کی تائید حضرت ام سلمہؓ کی حدیث سے ہوتی ہے جو عنقریب آرہی ہے اھ۔

عرض مرتب: اسی باب میں آگے ام سلمہ کی دو روایات آرہی ہیں بظاہر مراد دوسری روایت ہے ملاحظہ فرمائیے: ۵۴۵۶۔اھ۔

یہ توجیہ بھی ہوسکتی ہے کہ صرف عربوں کا ذکر اس لئے کیا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں عرب غالب ہونگے یا اس لئے کہ عربوں کو شرافت حاصل ہے، یا یہ عبارت اکتفاء کی قبیل سے ہے اور مراد عرب وعجم دونوں ہیں، جیسا کہ ارشاد باری: ﴿سرابيل تقيكم الحر﴾ [النحل: ۸۱] ''اور ایسے کرتے بنائے جو تمہاری لڑائی سے تمہاری حفاظت کریں'' میں ہے (صرف حرارت کے ذکر پر اکتفاء کیا ورنہ کپڑے گرمی وسردی دونوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔)

زیادہ واضح بات یہ ہے کہ صرف عربوں کا ذکر اس لئے کیا کہ تمام کے تمام عرب امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت کریں گے۔ بخلاف عجم (مراد کی عرب کی ضد) کے'' کہ اُن میں سے بعض امام مہدی کی اطاعت کی مخالفت کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

او من اهل بيتي: ''او'' راوی کی طرف سے شک ہے۔

جامع کے الفاظ یہ ہیں: ''حتى يبعث فيه رجل من اهل بيتي۔ (یہاں تک کہ ان میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو میرے اہل بیت سے رشتہ داری رکھتا ہوگا۔)

عکس حوالہ نمبر:172

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الرابع عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر:172

٣٨٦٩٩ - يبايعُ لرجلٍ بين الركن والمقام، ولن يستحلّ هذا البيتَ إلا أهلُه، فاذا استحلوه فلا تسأل عن هلكة العرب، ثم تجيء الحبشة فيخربونه خراباً لا يعمّر بعده أبداً، وهم الذين يستخرجون كنزه (ش، حم، ك - عن أبي هريرة).

٣٨٧٠٠ - يخرجُ في آخرِ أمتي المهدي، يسقيهُ الله الغيثَ، وتخرجُ الارضُ نباتها، ويُعطى المالُ صحاحاً، وتكثرُ الماشية، وتعظمُ الأمة، يعيشُ سبعاً أو ثمانياً (ك - عن ابن مسعود)[1].

٣٨٧٠١ - يخرجُ المهدي في أمتي، يعيشُ خمساً أو سبعاً أو تسعاً، ثم يرسلُ السماءَ عليهم مدراراً ولا تدخرُ الأرضُ من نباتها شيئاً ويكونُ المالُ كدوساً، يجيء الرجل إليه فيقول: يا مهدي! أعطني أعطني، فيحثي له في ثوبه ما استطاع أن يحملَ (حم - عن أبي سعيد).

٣٨٧٠٢ - يخرجُ رجلٌ من أهل بيتي يواطيء اسمه اسمي وخلقه خلقي، فيملؤها عدلاً وقسطاً كما مُلِئتْ ظلماً وجوراً (طب - عن ابن مسعود).

ترجمہ

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك (٤/٥٥٨) وقال صحيح ووافقه الذهبي وعن أبي سعيد الخدري. ص

ج/١٤ ٢٧٣ م/١٨

ترجمہ: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا۔ اس کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا، اس کا اخلاق میرا اخلاق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

عکس حوالہ نمبر:173

قال اللہ تعالیٰ

ففهمناها سليمان وكلا آتينا حكما وعلما

كتاب

التفهيمات الإلهية

تاليف

حجة الإسلام الشيخ قطب الدين أحمد المعروف بالشاه ولي الله المحدث الدهلوي قدس سره العزيز

-المتوفى سنة ١١٧٦ھ-

صاحب "حجة الله البالغة" و"البدور البازغة" و"الخير الكثير" وغيرها

سلسلة مطبوعات المجلس العلمي دابهيل (سورت) الهند

رقم ١٨

حقوق إعادة طبعه محفوظة للمجلس العلمي

سنة ١٣٥٥ھ

طبع في

مدينة برقي پريس بجنور (يو-پي)

سنة ١٩٣٦م

عکس حوالہ نمبر:173

كما وقع بعيسى عليه السلام او ظهور حقيقة اجمالية الٰهية مشتبكة بحقيقة رجل هو قيم ملة خاصة تارة و تارة اخرى بان تشتبك بحقيقة رجل من آله او للمتوسلين اليه كما وقع لنبينا صلى الله عليه وسلم بالنسبة الى ظهور المهدى فانه لما طغى النصرانيون على ملة الاسلام كان من حكمة الله ان يظهر رجل من آل النبي الامي صلى الله عليه وسلم قامعا لطغيانهم،

ومنها ان ينسلخ فرد من الحيوة الدنيا ثم يفيق من سكرة البرزخ ثم يدخل الجنة ثم يخلص الى حظيرة القدس ويبقى كلمة الٰهية يهطل جود الله على الارض فتتلقاه الكلمة الالٰهية منسلخة مصفّاة فيعد لصيرته جودًا نوع الانسان وهذا اتم مراتب الكون والبروز

واعلم ان الدجاجلة دون الدجال الاكبر كثيرة ويجمعهم امر واحد هو انهم يذكرون اسم الله ويدّعون انهم يدعون الناس اليه ويصحبهم خرق العوائد والقبول فى الناس ويتطاطأ لهم الرقاب وهم دعاة الى ما يخالف العلوم الانسانية التى هي الملة الحنيفية والى القدح فى المرافق المبتنى عليها نظام البشر،

فمنهم من يدعى النبوة ويزعم ان ما ينقدح فى قلبه من قبل المناسبة الجبلية بحقيقة الشرور الانسانية من اشراقات وعلوم وقتل وهتك الحرمات ووحى وعلم ربانى وشتان ما بينهما ومنهم من يدعى الحلول وينصب نفسه طاغوتا يعبد من دون الله ويستعان ويزعم انه يتصرف فى الامور الدنيوية من رزق وشفاء بان يقول اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون،

واما الذين يفسدون فى الارض بعصيان الارتفاقات مع الانهماك فى اللذات الجسمانية وحب المال واطاعة الغضب والشح والمعصية وتراكم الجهل بالله وبامره لا يذكرون اسم الله ولا يشتغلون بطاعة الله فهم الفراعنة لا الدجاجلة فاياك ايها

ترجمہ: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی حقیقت میں اس کی آل یا اس کے متوسلین داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہدی سے نسبت کی بناء پر بروزی حقیقت ظاہر ہوگی یعنی مہدی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی بروز ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:174

شرح

الأستاذ الفاضل والعالم الكامل

الشيخ عبد الرزاق القاشاني

على

فصوص الحكم

للأستاذ الأكبر الشيخ محيي الدين بن العربي

وبأسفل صحائفه حل المواضع الخفية من شرح بالى أفندى

الطبعة الثانية

١٣٨٦ هـ - ١٩٦٦ م

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

عباس ومحمد محمود الحلبي وشركاهم - خلفاء

عکس حوالہ نمبر: 174

بالعجز وهو أعلى (وهذا هو أعلى عالم بالله وليس هذا العلم) بالأصالة (إلا لخاتم الرسل وخاتم الأولياء ، وما يراه أحد من الأنبياء والرسل إلا من مشكاة الرسول الخاتم ، ولا يراه أحد من الأولياء ، إلا من مشكاة الولي الخاتم ، حتى أن الرسل لا يرونه متى رأوه إلا من مشكاة خاتم الأولياء) أي الرسل كلهم يأخذونه من خاتم الرسل وهو يأخذ من باطنه من حيث أنه خاتم الأولياء لكن لا يظهر لأن وصف رسالته يمنعه فإذا ظهر باطنه في صورة خاتم الأولياء يظهره : والحاصل أن الرسل والأولياء كلهم يرونه من مشكاة خاتم الأولياء : (فإن الرسالة والنبوة أعني نبوة التشريع ورسالته تنقطعان) إنما قيد النبوة بالتشريع احترازا عن نبوة التحقيق فإن النبي له جهتان تبليغ الأحكام المتعلقة بحوادث الأكوان والإخبار عن الحق وأسمائه وصفاته وأحوال الملكوت والجبروت وعجائب عالم الغيب وهو باعتبار التبليغ رسول وشارع ونبوته تشريعية وباعتبار الأنباء عن الغيب ، وتعريف الحق بذاته وأسمائه ولي ونبوته تحقيقية ، فرسالة التشريع ونبوته تنقطعان لأنهما كمال له بالنسبة إلى الخلق وأما القسم الآخر فمن مقام ولايته التي هي كمال له بالنسبة إلى الحق لا بالنسبة إلى الخلق بل كمال حقاني أبد كما قال (والولاية لا تنقطع أبدا) فهو باعتبار ولايته أشرف منه باعتبار رسالته ونبوته التشريعية فخاتم الرسالة من حيث الحقيقة هو خاتم الولاية ومن حيث كونه خاتما للولاية معدن هذا العلم وعلوم جميع الأولياء والأنبياء وهو مقامه المحمود الذي يبعثه فيه ، فاعلم ذلك حتى لا تتوهم أنه محتاج في علمه إلى غيره ، وهو معنى قوله (فالمرسلون من كونهم أولياء لا يرون ماذكرناه إلا من مشكاة خاتم الأولياء فكيف من دونهم من الأولياء) :

قوله (وإن كان خاتم الأولياء تابعا في الحكم لما جاء به خاتم الرسل من التشريع فذلك لا يقدح في مقامه ولا يناقض ما ذهبنا إليه ، فإنه من وجه يكون أنزل كما أنه من وجه يكون أعلى ، وقد ظهر في ظاهر شرعنا ما يؤيد ما ذهبنا إليه في فضل عمر في أسارى بدر بالحكم فيهم في تأبير النخل ، فما يلزم الكامل أن يكون له التقدم في كل شيء وفي كل مرتبة ، وإنما نظر الرجال إلى التقدم في رتب العلم بالله هنالك مطلبهم . وأما حوادث الأكوان فلا تعلق لخواطرهم بها فتحقق ماذكرناه) إشارة إلى أن خاتم الأولياء قد يكون تابعا في حكم الشرع كما يكون الْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يَجِيْءُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ ، فإنه يكون في الأحكام الشرعية تابعا لمحمد صلى الله عليه وسلم ، وفي المعارف والعلوم والحقيقة تكون جميع الأنبياء والأولياء

(وليس هذا إلا) أي لا يأتي علم العطايا الذاتية الذي أعطى الملكوت لأحد من الله بالذات (إلا لخاتم الرسل) من حيث وسيليته (وخاتم الأولياء) من حيث ولايته اهـ بالي .

والمراد بقوله (من وجه يكون أعلى) بيان زيادة خاتم الأولياء من الوجه المذكور ، ولا يلزم منه الأفضلية وإنما يثبت فضيلته من حيث هو متبوع على التابع إذا لم يكن متبوعية ذلك المتبوع من التابع فكان التابع من حيث أنه تابع أفضل من المتبوع من حيث أنه متبوع لكون المتبوعية له من إعطاء التابع ، فكما أن الله أعلى وأشرف على معلوماته فكذلك ختم الرسل فتابعيته لختم الأولياء تابعية صاحب القوى قواه في أخذ مراداته ،

ترجمہ: مہدی جو آخری زمانہ میں آئے گا، وہ شرعی احکام میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا۔ اور معارف اور علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔

عکس حوالہ نمبر:174

- ٤٣ -

تابعين له كلهم ، ولا يناقض ماذكرناه لأن باطنه باطن محمد عليه الصلاة والسلام ولهذا قيل إنه حسنة من حسنات سيد المرسلين وأخبر عليه الصلاة والسلام بقوله «إن اسمه اسمي وكنيته كنيتي فله المقام المحمود» ولا يقدح كونه تابعا في أنه معدن علوم الجميع من الأنبياء والأولياء فإنه يكون في علم التشريع والأحكام أنزل كما يكون في علم التحقيق والمعرفة بالله أعلى ، ألا ترى إلى ما ظهر في شرعنا من فضل عمر في أسارى بدر حيث أشار إلى قتلهم حين نزل قوله تعالى — ماكان لنبي أن يكون له أسرى حتى يثخن في الأرض تريدون عرض الدنيا — إلى قوله — لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم — وقال عليه الصلاة والسلام «لو نزل العذاب لما نجي منه غير عمر وسعد بن معاذ» وبكى عليه الصلاة والسلام حين نبهه جبريل على الخطأ ونزول الوحي بأن يقتل من أصحابه بعدد الأسارى الذين أطلقوهم وأخذوا منهم الفداء ، ومن حديث تأبير النخل حيث منع عليه الصلاة والسلام منه ثم تبين الخطأ فقال «اعملوا فأنتم أعلم بأمور دنياكم» (وقال الخضر لموسى : أنا على علم علمنيه الله لا تعلمه أنت ، وأنت على علم علمك الله لا أعلمه أنا) أي لا ينبغي لكل واحد منا الظهور بما يباين مقامه ومرتبته ، ولهذا قال فما يلزم الكامل أن يكون له التقدم في كل شيء وفي كل مرتبة والباقي ظاهر ، وأما حديث الرؤيا في قوله (ولما مثل النبي صلى الله عليه وسلم بالحائط من اللبن وقد كمل سوى موضع لبنة فكان صلى الله عليه وسلم تلك اللبنة ، غير أنه صلى الله عليه وسلم لا يراها إلا كما قال لبنة واحدة وأما خاتم الأولياء فلا يدله من هذه الرؤيا ، فيرى ما مثله به رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ويرى في الحائط موضع لبنتين واللبن من ذهب وفضة فيرى اللبنتين اللتين ينقص الحائط عنهما ويكمل بهما لبنة فضة ولبنة ذهب فلا بد أن يرى نفسه تنطبع في موضع تينك اللبنتين فيكون خاتم الأولياء تينك اللبنتين فيكمل الحائط بهما ، والسبب الموجب لكونه رآها لبنتين أنه تابع لشرع خاتم الرسل في الظاهر وهو موضع اللبنة الفضية وهو ظاهره وما يتبعه فيه من الأحكام كما هو آخذ عن الله في السر ما هو بالصورة الظاهرة متبع فيه لأنه يرى الأمر على ما هو عليه فلا بد أن يراه هكذا وهو موضع اللبنة الذهبية في الباطن فإنه آخذ من المعدن الذي يأخذ منه الملك الذي يوحى به إلى الرسل ، فإن فهمت ما أشرت به فقد حصل لك العلم النافع فكل نبي من لدن آدم إلى اخر نبي ما منهم أحد يأخذ إلا من مشكاة خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم وإن تأخر وجود طينته ،

فكان ختم الأولياء مرتبة من مراتب ختم الرسل وهو معنى قوله (وهو حسنة من حسنات خاتم الرسل) اهبالى . حيث ورد «إن الله تعالى مائة وأربعة وعشرين ألفا من الأنبياء» «مثلي ومثل الأنبياء كمثل القصر أحسن بنيانه وترك منه موضع لبنة فطاف بها النظار يتعجبون من حسن بنيانه إلا موضع تلك اللبنة ، فكنت أنا سدة تلك اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل» اهـ . فلا بد له من هذه الرؤيا دليلا على ختميته في الولاية ، يكمل الحائط بهما كما يكمل بلبنة واحدة في رؤيا خاتم الرسل لوجود التطابق بينهما .

ترجمہ: اور ہماری اس بیان کردہ بات کی مخالفت نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس مہدی کا باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ (مہدی) سید المرسلینؐ کی حسنات میں سے ایک حسنہ (نیکی) ہے۔ اور رسول اللہؐ نے اس کی خبر ان الفاظ میں دی ہے کہ اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہے اور اسے مقام محمود حاصل ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 175

عقد الدرر

في أخبار المنتظر (عج)

ليوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز
المقدسي الشافعي السلمي

(من علماء القرن السابع)

تحقيق
الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو

تعليق
علي نظري منفرد

عکس حوالہ نمبر:175

مِنَ السَّماءِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَنْكُمْ مُدَّةَ الْجَبَّارِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَأَشْيَاعِهِمْ. وَوَلَّاكُمْ خَيْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَالْحَقُوا بِهِ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ، وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ».

قال حُذَيْفَةُ: فقام عِمْرانُ بنُ الحُصَيْنِ الخُزَاعِيُّ، فقال: يا رَسولَ اللّٰهِ، كيف لنا بهذا، حتّى نَعْرِفَه؟

قال: «هُوَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، عَلَيْهِ عَبَاءَتَانِ قَطْوَانِيَّتَانِ[1]، كَأَنَّ وَجْهَهُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي اللَّوْنِ، فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ، ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً».

أَخْرَجَه الإمامُ أبو عمرو عثمان بن سعيد الْمُقْرِي في «سُنَنِه».

وعن أبي أُمامَةَ الْبَاهِلِيِّ[2] رضيَ اللّٰهُ عنه، قال: قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هُدَنٍ، يَوْمُ الرَّابِعَةِ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ هِرَقْلَ، يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ».

فقال له رجلٌ مِن عَبْدِ الْقَيْسِ، يقال له: الْمُسْتَوْرِدُ بن جَيْلانَ[3]: يا رسولَ اللّٰهِ، مَنْ إمامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟

قال: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِي، ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ،

(١) في النسخ: «قطوانيان». والقطوانية: عباءة بيضاء قصيرة الخمل، والنون زائدة. النهاية، لابن الأثير ٨٥/٤

(٢) سقط من: ب.

(٣) في الأصل، س، ق: «بجيلان»، وفي ب: «غيلان»، وأثبت ما ورد في أسد الغابة ١٥٤/٥، وترجمته فيه، وفي الإصابة أيضاً ٨٩/٦، وفيها: «جيلان». والحديث في أسد الغابة ١٥٤/٥، والإصابة ٨٩/٦ و٩٠.

ترجمہ: پس وہ مہدی ہے۔ اس کا نام احمد بن عبداللہ ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:176

القول المختصر في علامات المهدي المنتظر

لأبي العباس أحمد بن محمد بن حجر المكي الهيتمي

دراسة وتحقيق وتعليق
مصطفى عاشور

مكتبة القرآن
للطبع والنشر والتوزيع
٣ شارع القماش بالفرنساوي - بولاق
القاهرة - ت: ٧٦١٩٦٢ - ٧٦٨٥٩١

عکس حوالہ نمبر:176

★ **من أهل البيت** :

الأولى : أنه من أهل البيت .

★ **من ولد الحسن بن علي** :

الثانية : أنه من ولد الحسن بن علي رضى الله عنهما ، ولا ينافيه حديث أنه ﷺ قال لفاطمة : « **والذى بعثنى بالحق نبياً ، إن منهما (يعنى من الحسن والحسين) مَهْدِىَّ هذه الأمة** »(٩) الحديث لإمكان حمله على أنه من مجموعها ، أو أن أباه حسين وأمه حسنيَّة ، ولعل هذا أقرب .

★ **اسمه محمد** :

الثالثة : أن اسمه اسم النبى ﷺ محمد ، وفى رواية تأتى « أحمد » ، ولاتنافى لإمكان أنه مُسَمًّى بكليهما . ← ترجمہ

★ **اسم أبيه** :

الرابعة : اسم أبيه كاسم أبى النبى ﷺ .

★ **سماته الشكلية** :

الخامسة : أجلى الجبهة (أقنى) الأنف ، أفرق الثنايا(١٠) .

★ **مدة مُلكه** :

السادسة : يملك سبع سنين . هذه أكثر الروايات وأشهرها ،

ووردت رواية أخرى تخالف هذه ، وستأتي : منها تسع عشرة سنة

---

(٩) أخرجه الحافظ أبو نعيم فى « **صفة المهدى** » ، بلفظ : أن رسول الله قال لفاطمة عليها السلام : « **المهدى من ولدك** » . أنظر عقد الدرر ص ٢١ .

(١٠) فى الأصل « الثياب » وهو خطأ . انظر سنن أبى داود كتاب المهدى حديث رقم ٢٤٨٥ .

قوله : « **أجلى الجبهة** » : أى منحسر الشعر فى مقدم رأسه ، وقوله : « **أقنى الأنف** » : المقصود به طول الأنف ورقة فى طرفه مع ارتفاع فى وسطه . « **أفرق الثنايا** » يوجد تباعد بين أسنانه .

٢٧

ترجمہ: اس کا نام نبی کے نام پر "محمد" ہوگا۔ اور ایک روایت میں اس کا نام "احمد" آیا ہے اور یہ اس بات سے متصادم نہیں ہے کہ وہ ان دونوں ناموں سے موسوم ہو۔

28۔رسول اللہؐ کے ساتھ قبر میں مسیحؑ کی معیت کا مطلب

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ. (مشکوٰۃ شریف اردو جلد سوم صفحہ 47 فرید بک سٹال لاہور) 177

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور وہ 45 سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔

تشریح: اس حدیث کے لفظ نزول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمثیلی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ نیز آپ کی بعض ذاتی علامات وخصوصیات کا بھی ذکر ہے۔جیسا کہ پہلے بھی وضاحت کی جاچکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات از رُوئے قرآن وحدیث ثابت ہوجانے کے بعد ان کے نزول سے مراد ان کے مثیل کا آنا ہی ہے۔جس کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا یہ واضح فرمان ہے کہ:

"عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن باب شدۃ الزمان)

اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مثیل ابن مریم اور امام مہدیؑ کی مسیح اوّل سے کئی مشابہتیں بھی ہیں۔اس کے ساتھ کچھ مغائرت اور فرق بھی لازم ہے مثلاً آنیوالے مسیح موعودؑ کے بارہ میں بطور خاص یہ ذکر ہے کہ وہ مجرّد نہیں رہیں گے بلکہ شادی کریں گے اور ایسی مبشر اولاد پائیں گے جو ان کا مشن اور کام جاری رکھنے والی ہوگی۔پھر اس حدیث میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ مسیح موعودؑ زمین میں 45 سال ٹھہریں گے (اکثر روایات میں یہ مدت چالیس سال مذکور ہے) جس کے بعد وہ مسیح و مہدی اس دنیا میں طبعی موت سے نیک انجام کے ساتھ طبعی وفات پائیں گے (یعنی قتل نہیں ہوں گے

جو کذّابوں کی سزا ہوتی ہے) بلکہ موت کے بعد بھی ان کا انجام ایسا شاندار ہوگا کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی روحانی قبر میں دفن ہوں گے کیونکہ رسول اللہؐ کی ظاہری قبر اکھیڑنے کی حرکت کوئی غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔

اس حدیث میں لفظ ''قبر'' تشریح طلب ہے جس کے دو ہی معنی ممکن ہیں اوّل زمین پر ظاہری جسمانی قبر دوسرے آسمان پر روحانی قبر۔اس جگہ ظاہری قبر کے معنی کرنے کی صورت میں چونکہ رسول اللہؐ کی قبر اکھیڑے بغیر وہاں مسیح کی تدفین ناممکن ہے اور اس سے آپؐ کی کسرِ شان اور سوء ادبی ہوتی ہے اس لئے ظاہری قبر مراد نہیں لی جاسکتی۔صرف روحانی قبر کے معنی ہی قابل قبول ہوسکتے ہیں۔جن کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا: ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ٥ (عبس:32) یعنی اللہ تعالیٰ ہر شخص کو موت دے کر اس کو ایک روحانی قبر عطا فرماتا ہے۔

بعض علماء اس جگہ قبر کے معنی مقبرہ کر کے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آکر پھر رسول اللہؐ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے جہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ کی دو واضح روایات کے خلاف ہے۔

1۔حضرت عائشہؓ کی روایت بخاری کے مطابق قبر کی تیسری جگہ انہوں نے خود اپنے لئے رکھی ہوئی تھی پھر حضرت عمرؓ کی شہادت پر ان کی خواہش کے مطابق انہیں دے دی۔

(تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 40 نعمانی کتب خانہ لاہور)[178]

اس کے بعد وہاں کسی اور قبر کی جگہ باقی نہ رہی ورنہ حضرت عائشہؓ اپنے حجرہ کی بجائے مسلمانوں کے عام قبرستان میں دفن ہونے کا فیصلہ نہ فرماتیں۔

2۔دوسرے حضرت عائشہؓ کی رؤیا کے مطابق مقبرہ میں صرف تین قبور کی جگہ تھی جو ان کی زندگی میں ہی بن گئیں اور یہ رؤیا پوری ہوگئی۔آپؓ فرماتی ہیں میں نے دیکھا کہ تین چاند میری گود میں گرے۔جب رسول کریمؐ میرے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ تمہارا پہلا چاند ہے۔اس کے بعد دوسرا چاند حضرت ابوبکرؓ اور تیسرا چاند حضرت عمرؓ وہاں دفن ہونے پر یہ رؤیا پوری ہوگئی۔ (موطا امام مالک اردو صفحہ 315 نعمانی کتب خانہ لاہور)[179]

مزید برآں قبر کے معنی ''مقبرہ'' یعنی قبرستان عربی لغت کے مطابق بھی درست نہیں۔پھر افصح العرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرنا اپنی ذات میں بے ادبی

ہے۔مزید برآں اس حدیث کا یہ مطلب لینا کہ مسیح موعود رسول اللہؐ کے مقبرہ میں دفن ہوگا، درایت اور سیاق کلام کے بھی صریح خلاف ہے کیونکہ حدیث کے آخری حصہ میں مذکور ہے کہ میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔پس رسول اللہؐ تو فرمائیں کہ آپؐ اور مسیح دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان اٹھیں گے اور علماء قبروں کے نقشہ کے برخلاف اس کا ترجمہ مقبرہ کر دیں۔یہ بات کیسے قابل قبول ہوسکتی ہے، جبکہ مقبرہ کے اندر قبروں کا نقشہ بھی اس ترتیب سے نہیں کہ رسول اللہؐ کی قبر ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان ہو، بلکہ رسول اللہؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ کی قبر ہے۔پس اس حدیث میں روحانی قبر کے سوا کوئی اور معنی نہیں کیے جاسکتے۔

مشہور مورخ امام سمھودی نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنیاد پر قبور کی یہ ترتیب بیان کی ہے۔(وفاء الوفا الجزء الثانی صفحہ 566)

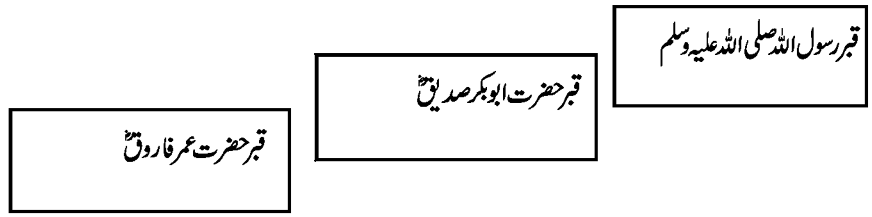

دراصل اس حدیث میں مسیح موعود کے روحانی مقام کا ذکر ہے جس کے مطابق عیسیٰ بن مریم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ دائیں بائیں روحانی مقام رکھتے ہیں۔

یہ بات بھی مدنظر رکھنی ضروری ہے کہ حدیث کا یہ جملہ کہ عیسیٰؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن ہوں گے اسرائیلی روایات میں سے ہے۔چنانچہ یہودی علماء میں سے اسلام قبول کرنے والے صحابی حضرت عبداللہؓ بن سلام کا بیان ہے کہ توریت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نشانی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

(جامع ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 639 نعمانی کتب خانہ لاہور)[180]

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل یہ روایت انبیاء بنی اسرائیل کے مکاشفات میں سے تھی جو تعبیر طلب ہوتے ہیں۔اس مکاشفہ میں دراصل مسیح موعودؑ کے اس مقام قرب اور روحانی مناسبت کی طرف اشارہ ہے جو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی محبت اور کامل اتباع کی برکت سے حاصل ہوگا اور جس کی بدولت موت کے بعد اس کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے

جا ملے گی اور وہ روحانی قبر میں اپنے آقا آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ یہ وہی مضمون ہے جو ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ مہدی کا نام میرا نام ہوگا یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہوگا جیسا کہ علماء امت نے بھی یہ حقیقت تسلیم کی ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ مہدی میں سید المرسلینؐ کے انوار منعکس ہوں گے اور وہ اسم جامع محمدی کی شرح اور آپؐ کا عکس کامل (یعنی True Copy) ہوگا۔

(الخیر الکثیر اردو صفحہ 236-237 مترجم مولانا عابد الرحمان ناشر قرآن محل کراچی) [181]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارہ میں یہی مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سَأَدْخُلُ مِنْ عِشْقِیْ بِرَوْضَةِ قَبْرِهٖ وَمَا تَعْلَمُ هٰذَا السِّرَّ یَا تَارِکَ الْهُدٰی

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 95 ایڈیشن 2008)

کہ میں اپنے عشق کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے روحانی باغ میں داخل ہو جاؤں گا اور اے ہدایت چھوڑنے والے! تجھے یہ راز معلوم نہیں۔

خود رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔ (بخاری کتاب الادب باب علامة حب اللہ) پس مسیح موعودؑ کو بھی اپنی محبت رسولؐ کی وجہ سے جنت میں رسول اللہؐ کی معیت حاصل ہوگی۔

اس حدیث میں مسیح کے 45 سال قیام کا ذکر ہے۔ بعض اور روایات میں دیگر مختلف مدتیں مذکور ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجرؒ کے مطابق ایک روایت میں انیس سال اور کچھ مہینے، دوسری روایت میں بیس سال، تیسری روایت میں چالیس سال مدت بیان ہے۔ چوتھی روایت میں چوبیس سال، پانچویں روایت میں تیس سال اور چھٹی روایت میں چالیس سال میں سے نو سال اس کی خلافت کے ہونے کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے یہ تمام روایات بیک وقت درست نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے ان کی تاویل علامہ ابن حجر عسقلانی نے مہدی کی مختلف مراحل کی فتوحات سے کی ہے۔

(القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر صفحه28 مکتبة القرآن القاهرة) [182]

البتہ زیادہ تر ثقہ روایات میں مسیح کے آنے کے بعد 40 سال اسکے قیام کی مدت بیان ہوئی ہے۔

(ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 321 فرید بک سٹال لاہور) [183]

یہ 40 سالہ مدت خواہ دعویٰ مہدویت سے پہلے مراد ہو جیسا کہ بعض روایات میں اشارہ ہے کہ

امام (مہدی) 40 سال کا جوان ہوگا۔

(المعجم الکبیر اردو جلد پنجم صفحہ461 پروگریسو بکس لاھور)[184]

دعویٰ کے بعد یہ 40 سالہ مدت مراد لی جائے تو دونوں صورتوں میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ پر یہ علامت چسپاں ہوتی ہے کیونکہ قمری سالوں کے لحاظ سے آپ نے قریباً 76 سال عمر پا کر طبعی موت سے وفات پائی۔

1290ھ میں بعمر چالیس سال آپؑ پر الہام کا آغاز ہوا تھا اور 1336ھ میں وفات پا کر الہام کے بعد بھی قریباً چھتیس برس کے لگ بھگ زمانہ آپ نے پایا۔ پس آپ ہی وہ موعود مسیح اور مہدی ہیں جن کی الٰہی نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی اور جن کی مبشر اولاد ''رجال فارس'' کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ ہوئے۔ پھر آپ کے دو پوتے حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے یکے بعد دیگرے خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ پر متمکن ہونے کی سعادت پائی۔ اس وقت جماعت کے پانچویں خلیفہ آپؑ کے پڑپوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

1۔ ''رسول اللہؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعودؑ کی قبر میری قبر میں ہوگی۔ اس پر ہم نے سوچا کہ یہ کیا سِرّ ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہر ایک قسم کی دُوری اور دُوئی کو دور کرتا ہے اور اس سے اپنے اور مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کیا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت ﷺ ہی کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔'' (الحکم 10 مئی 1903 صفحہ 13)

2۔ ''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور آنحضرتؐ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 76 حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:177

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیۃ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور ۲

عکس حوالہ نمبر:177

مشکوٰۃ مترجم جلد سوم ۴۷ کتاب الفتن

٥٢٧٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خدا کی قسم، ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے حاکم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، جوان اونٹنیوں کو کھلی چھوڑ دیں گے اُن سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا، دشمنی آپس میں بغض رکھنا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

٥٢٧١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا۔ فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو اُن کا امیر کہے گا: آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے۔ نہیں، تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کو عزت بخشی ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

٥٢٧٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس شادی کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال تک رہ کر وفات پائیں گے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پس میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر کے درمیان اُٹھیں گے۔ اسے ابن الجوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:178

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ بترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے کی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر:178

وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا۔

١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

اور اسی اسناد سے ہشام سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی مجھ کو پیغمبر صاحب اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے پاس نہ گاڑنا بلکہ بقیع میں میری سوکنوں کے پاس دفن کر دینا میں یہ نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ میری تعریف بھی ہوا کرے[1]

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو (اس وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبداللہ تو ام المومنین عائشہؓ صدیقہ پاس جا اور کہہ عمرؓ تم کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر کیا میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (عبداللہ گئے اور ایسا ہی پیغام پہنچایا) حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر میں آج ان کو اپنے اوپر مقدم رکھوں گی عبداللہ لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہوا انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے اجازت دی حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو اس جگہ دفن ہونے کا بڑا خیال تھا اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا جب میں مر جاؤں تو ایسا کرو میرا جنازہ اٹھا کر لے جاؤ اور حضرت عائشہؓ کو سلام کہو اور عرض کرو کہ عمرؓ آپ کے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں[2] دفنا دو ورنہ مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کر دینا دیکھو خلافت کا حق دار میں ان چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی رہے ہیں پھر یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کا نام لیا[3]

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے یہ حجرے گرانے شروع کیے اس وقت ایک پاؤں اندر سے نمودار ہوا عروہ نے بتایا کہ یہ حضرت عمرؓ کا پاؤں ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) [1] حضرت عائشہ صدیقہؓ کی کسر نفسی تھی انہوں نے فرمایا میں اس لائق نہیں کہ لوگ میری تعریف کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونگی تو لوگ آپ کے ساتھ میرا بھی ذکر کریں گے اور دوسری بیبیوں پر میری ترجیح اور فضیلت بیان کریں گے کہ وہ سب بقیع میں دفن ہوئیں اور میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ یہ حضرت عمرؓ کی بڑی احتیاط اور حق شناسی تھی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضرت عائشہؓ نے میری مروت سے اور یہ سمجھ کر کہ میں امیر المومنین ہوں اس کی اجازت دے دی ہو لیکن دل سے نہ چاہتی ہوں تو میرے بعد پھر اجازت لینا مرنے کے بعد پھر کچھ دباؤ نہیں رہتا ۱۲ منہ [3] عشرہ مبشرہ میں سے یہی لوگ موجود تھے ابوعبیدہ بن الجراح کا انتقال ہو چکا تھا اور سعید بن زید گو زندہ تھے باقی بر صفحہ آئندہ

عکس حوالہ نمبر:179

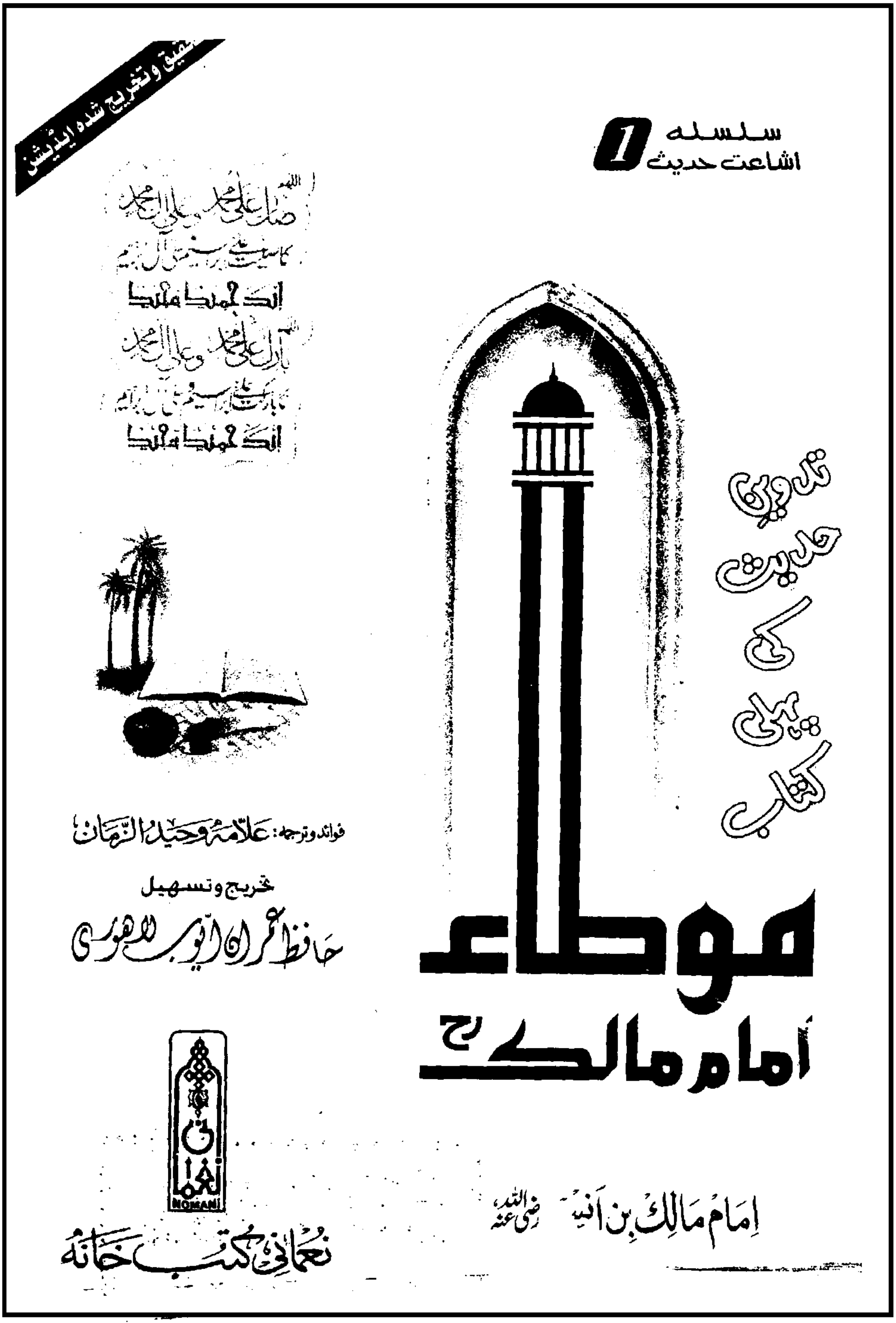

عکس حوالہ نمبر:179

٥٤٣۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ أَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي بَيْتِهَا قَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ هَذَا أَحَدُ أَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا ۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند گر پڑے سو میں نے اس خواب کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن ہو چکے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان تین چاندوں میں سے ایک چاند آپ ہیں اور یہ تینوں چاندوں میں بہتر ہیں۔

٥٤٤۔ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يَثِقُ بِهِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ تُوُفِّيَا بِالْعَقِيقِ وَحُمِلَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَدُفِنَا بِهَا ۔

کئی ایک معتبر لوگوں سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی عقیق میں (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور ان کا جنازہ اٹھ کر مدینہ میں آیا اور وہاں دفن ہوئے۔

فائدہ: تا کہ نماز جنازہ میں بہت سے لوگ شریک ہوں یا قبر کی زیارت لوگ کیا کریں اور دعا ہوا کرے۔ جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مختلف فیہ ہے۔ بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک مستحب ہے۔ (زرقانی)

٥٤٥۔ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ بِالْبَقِيعِ لَأَنْ أُدْفَنَ بِغَيْرِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُدْفَنَ بِهِ إِنَّمَا هُوَ أَحَدُ رَجُلَيْنِ إِمَّا ظَالِمٌ فَلَا أُحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ مَعَهُ وَإِمَّا صَالِحٌ فَلَا أُحِبُّ أَنْ تُنْبَشَ لِي عِظَامُهُ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بقیع میں دفن ہونا پسند نہیں ہے اگر میں کہیں اور دفن ہوں تو اچھا ہے اس لیے کہ بقیع میں جہاں پر میں دفن ہوں گا وہاں پر کوئی گناہگار شخص دفن ہو چکا ہے تو اس کے ساتھ مجھے دفن ہونا منظور نہیں ہے اور یا کوئی نیک شخص دفن ہو چکا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ میرے لیے اس کی ہڈیاں کھودی جائیں۔

باب الوقوف للجنائز والجلوس علی المقابر — جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا اور بیٹھنا قبروں پر

٥٤٦۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ

(٥٤٣) ابن سعد (٢٩٣/٢) أخرجه الحاكم (٣٩٥/٤) ۔
(٥٤٤) ابن سعد (١٤٧/٣) بيهقى (٥٧/٤) ۔
(٥٤٥) عبدالرزاق (٥٧٩/٣ ـ ٥٨٠) بيهقى (٥٨/٤) ۔
(٥٤٦) مسلم (٩٦٢) كتاب الجنائز : باب نسخ القيام للجنازة ' أبو داود (٣١٧٥) ترمذى (١٠٤٤) نسائى (١٩٦٦) ابن ماجه (١٥٤٤) أحمد (٨٢/١) ۔

عکس حوالہ نمبر: 180

وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ

برادر علامہ وحید الزماںؒ

ناشر ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

عکس حوالہ نمبر:180

حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اَنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيلًا اتَّخَذَ اِبْرٰهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرٰهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى رُوحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَلَا فَخْرَ۔

نے کہا اللہ کا موسیٰؑ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰؑ صرف اللہ کے کلمہ کُن سے پیدا ہوگئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدمؑ کو اللہ نے پسندیدہ کیا۔ سو حضرتؐ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیمؑ کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰؑ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ اور عیسیٰؑ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ اور آدمؑ کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں پہلے جنت کی زنجیر در کھٹکھٹاؤں گا اور کھول جاوے گی وہ میرے لیے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُو مَوْدُودٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریمؑ ان کے ساتھ دفن ہوں گے ابومودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِي وَاِنَّا لَفِي دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

روایت ہے انسؓ سے کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہوگئی تھی۔ اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئی۔ اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے آپؐ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپؐ کی حیات میں تھے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: سوچنا چاہیے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب میں تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چھ برس گذر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آگیا ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:181

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الخیر الکثیر

مع ترجمہ اردو

مُصنّف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ

مترجم

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

ناشر

قرآن محل مُقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

عکس حوالہ نمبر:181

وَيَشْعَيَاهُ وَيُونُسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْسَا مَحُوضَيْنِ وَلَوْلَا طُغْيَانُ قَوْمِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَا جُعِلَ رَسُولًا فِي قَلْبِيَاتِ حِزْبِ الْفَرَائِضِ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَيْضًا لَيْسَا مَحُوضَيْنِ.

یونس علیہما السلام کا مبدأ خالص نہیں تھا، یونس علیہ السلام پر قرب فرائض اسقدر غالب تھا، کہ اگر ان کی قوم کا تمرد اور طغیان ملحوظ نہ ہوتا تو ان کو رسالت سے سرفراز نہ کیا جاتا، اسی طرح یحیٰی اور زکریا علیہما السلام کا مبدأ تعین بھی خالص نہیں تھا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَعِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ مِنْ اَتَمِّ الْاَنْبِيَاءِ شَانًا وَاَجَلِّهِمْ بُرْهَانًا وَمِزَاجُهُ السَّبُوحِيُّ وَلِذٰلِكَ كَانَتْ مُعْجِزَاتُهُ سَبُوحِيَّةً كُلُّهَا وَكَانَ وُجُودُهُ مِنْ طَرِيْقِ السَّبُوحِ وَلِذٰلِكَ حَقَّ لَكِنْ اَنْ يَنْعَكِسَ فِيْهِ اَنْوَارُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزْعَمُ الْعَامَّةُ

عیسیٰ علیہ السلام کی شان بہت بلند تھی اور ان کو زبردست دلائل اور کھلی نشانیاں دیکر رسول بنایا گیا تھا، انکے مزاج میں سبوح تھا، چنانچہ انکے معجزات بھی تمامتر سبوح ہی کے طور پر تھے اور انکے معرض وجود میں آنے کا نتیجہ بھی سبوح ہی تھا، اور اسی واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا ان کی ذات میں منعکس ہونا ضروری ہے، عوام کا خیال ہے، کہ

عکس حوالہ نمبر:181

إنه إذا نزل في الأرض	جس وقت وہ دوبارہ زمین پر اتریں گے
كان واحداً من الأمة كلا	تو ان کی نوعیت ایک امتی کے طریقہ پر
بل هو شرح للاسم الجامع	ہوگی ایسا نہیں بلکہ ان کا نزول اسم
المحمدي ونسخة منتسخة	جامع محمدی کی شرح اور تفصیل ہے اور
منه فشتان بينه وبين	اسکی نقل اور خاکہ ہے اسلئے انکے اور ایک
أحد من الأمة إلا أن	امتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے اتنی
يتبع القرآن ويأتم بخاتم	بات ضرور ہے کہ وہ قرآن کریم کے متبع
الأنبياء وذلك لا يقدح	ہونگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
في كماله بل يؤيده	نقش قدم پر چلیں گے لیکن اس سے انکے
تعرف وهو من ابن محاق	کمال میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا، بلکہ
لشرور اليهود ولذلك نزل	اور تائید ہوتی ہے وہ باعتبار اپنی ذات
بين يدي القيامة وسيأتيك	کے یہود کی شرارتوں کے لئے محاق
تمام الكلام.	تھے اور اسی بنا پر وہ پھر دوبارہ قیامت سے

قریب دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔

(فائدہ) مہینہ کی آخری تاریخوں میں جبکہ چاند بالکل بے نور ہو کر آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو اسے محاق کہتے ہیں،

سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سيد المرسلين ﷺ	ہمارے نبی اکرم سید المرسلین

عکس حوالہ نمبر:182

القول المختصر في علامات المهدي المنتظر

لأبي العباس أحمد بن محمد بن حجر المكي الهيتمي

دراسة وتحقيق وتعليق
مصطفى عاشور

مكتبة القرآن
للطبع والنشر والتوزيع
٣ شارع القماش بالفرنساوي - بولاق
القاهرة - ت ، ٧٦١٩٦٢ - ٧٦٨٥٩١

عکس حوالہ نمبر:182

وأشهر ،

ومنها : عشرون سنة ،

وفى أخرى : أربعون سنة ،

وفى أثر : أربعون سنة ،

وفى أثر : أربع وعشرون سنة ،

وفى أخرى : ثلاثون .

وفى أخرى : أربعون سنة ، منها تسع سنين من خلافته ، يهادنون فيها الروم .

ويمكن الجمع على تقدير صحة الكل بأن ملكه متفاوت الظهور والقوة ، فيحمل التحديد بأكثر من السبع كالأربعين على أنه باعتبار مدة الملك من حيث هو والسبع أو أقل منها على أنه باعتبار غاية ظهوره وقوته . وتتجزأ العشرون على أنه أمر وسط بين الابتداء والانتهاء .

★ **تغيير حال الأرض :**

السابعة : يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً(١١) .

★ **الاختلاف والزلازل :**

الثامنة : يبعث على اختلاف وزلازل .**

★ **رضى الجميع عنه :**

التاسعة : يرضى عنه ساكن الأرض وساكن السماء .

** انظر تمام الحديث فى مسند الإمام أحمد ٣٧/٣ عن أبى سعيد الخدرى .

(١١) أبو داود فى كتاب المهدى : (حديث : ٢٤٨٥) .

٢٨

ترجمہ: ایک روایت میں انیس سال اور کچھ مہینے، دوسری روایت میں بیس سال، تیسری روایت میں چالیس سال بیان ہے۔ ایک اثر میں بھی چالیس سال اور دوسرے اثر میں چوبیس سال، پانچویں روایت میں تیس سال اور چھٹی روایت میں چالیس سال میں سے نو سال اس کی خلافت کے ہونے کا ذکر ہے۔

عکس حوالہ نمبر:183

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (القرآن)

جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجی

سُنن ابوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

۲۰۲ھ ـــــ ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ـــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:183

سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ.

٩١٩- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

حصہ کہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- میرے اور اُن یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو یوں پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سرخی و سفیدی کے درمیان ہے۔ یوں محسوس ہوگا جیسے اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے، صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے زمانے میں ملتِ اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ دجّال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان اُن پر نماز پڑھیں گے۔

بَابٌ ١٣ فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ.

٩٢٠- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ.

جاسوسی کا بیان

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لاتے تو فرمایا کہ مجھے تمیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کی کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں ایک عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا۔ تُو کون ہے؟ عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں۔ اِس محل کی طرف جاؤ۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا۔ وہ طوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین و آسمان کے درمیان پھڑک رہا تھا۔ میں نے کہا :- تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں دجّال ہوں۔ کیا اُمّیوں کے نبی کا ظہور ہو گیا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

عکس حوالہ نمبر:184

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ بمع تخریج

جلد پنجم

المعجم الکبیر

تالیف

الامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی

المتوفی ۳۶۰ھ

مترجم

غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی

مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

عکس حوالہ نمبر:184

الرَّازِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هُدَنٍ، تَقُومُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خِيلَانَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: مِنْ وُلْدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ، عَلَيْهِ عَبَاءَتَانِ قَطْوَانِيَّتَانِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوزَ، وَيَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ

حضور ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے اور روم والوں کے درمیان چار معاہدے ہوں گے' چوتھا آل ہرقل کے ایک آدمی کے ہاتھ پر ہوگا' جو لگاتار سات سال رہے گا۔ عبدالقیس کے ایک آدمی نے عرض کی' جس کا نام مستورد بن فلان تھا: یارسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جو چالیس سال کا جوان ہوگا' اس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہوگا' اس کے دائیں رخسار پر سیاہ نکتہ ہوگا' اس نے دو چادریں پہنی ہوں گی' محسوس ایسے ہو گا کہ بنی اسرائیل کا آدمی ہے' دس سال حکومت کرے گا' خزانہ نکالے گا' اور شرک والوں کے شہروں کو فتح کرے گا۔

7368 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَرِّحٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُعَلَّلُ بْنُ نُفَيْلٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِحْصَنٍ الْعُكَّاشِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيبَ

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں' دعائیں قبول ہوتی ہیں' پس فارغ ہونے والا جب نماز سے سلام پھیرتا ہے اور یہ دعا نہیں کرتا ہے: اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ اور جنت میں داخل کر اور حورالعین سے میری شادی کرا! تو جہنم کہتی ہے: اے ہلاکت اس پر' یہ اللہ کی جہنم سے پناہ

رقم الحديث: 1600 .

7368- قال في المجمع جلد 2 صفحه 148' وفيه محمد بن محصن العكاشي وهو متروك . وكذا قال جلد 10 صفحه 109' ورواه المصنف في مسند الشاميين رقم الحديث: 1601 . وفي المخطوطة قال الملائكة بدل قالت النار وهو خطأ والتصويب من مسند الشاميين .

29۔ مسیح موعودؑ کے حج کی پیشگوئی کا مطلب

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَمْحُوا الصَّلِيْبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ وَيُعْطِى الْمَالَ حَتّٰى لَا يُقْبَلَ وَيَضَعُ الْخَرَاجَ وَيَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ فَيَحُجُّ مِنْهَا اَوْ يَعْتَمِرُ اَوْ يَجْمَعُهُمَا.

(مسند امام احمد بن حنبل اردو جلد چہارم صفحہ 202 مترجم مولانا محمد ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور)[185]

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیسیٰؑ اتریں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو مٹائیں گے۔ ان کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔ وہ مال دیں گے یہاں تک کہ وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ خراج ختم کریں گے۔ اور وہ الرَّوحاء نامی مقام پر اتریں گے اور وہاں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ یا کہا کہ دونوں حج و عمرہ کو جمع کریں گے۔

تشریح: اس حدیث کے ایک راوی سفیان بن عیینہ کی روایات بوجہ تدلیس محل نظر ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ اردو جلد اول حصہ اول صفحہ 281 مکتبہ رحمانیہ لاہور)[186]

اس روایت میں ماسوائے حج کی نشانی کے باقی بیان فرمودہ علاماتِ مسیح موعود کی تائید بخاری و دیگر سے بھی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ علامات بہرحال قابل قبول ہیں یعنی مسیح موعود کا خنزیر صفت دشمنان اسلام کا قلع قمع کرنا اور صلیبی مذہب نصاریٰ کا بطلان ثابت کر کے دکھانا اور ایسے روحانی اموال کی تقسیم جن کو قبول نہ کیا جائے اور خراج یا جزیہ کا ٹیکس موقوف کرنا۔

(تیسیر الباری جلد 3 صفحہ 432 نعمانی کتب خانہ لاہور)[187]

اسی طرح اس حدیث میں آنیوالے مسیح موعود کی خاطر نمازیں جمع کئے جانے کی جس علامت کا ذکر ہے، یہ نشانی بھی اس زمانہ کے امام مسیح و مہدیؑ کے زمانہ میں عملاً پوری ہو کر سچی ثابت ہو چکی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب جنگ کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جزیہ و جہاد موقوف

ہو گئے تو قلمی جہاد کے اس زمانہ میں اسلام کے دفاع اور غلبہ کی خاطر سلطان القلم حضرت بانی جماعت احمدیہؑ نے اپنی زندگی میں کثرت سے تصنیف و تالیف کا کام کیا اور قریباً پچاسی کتب تصنیف کر کے شائع فرمائیں۔ان دینی مصروفیات کے باعث 1901ء میں قادیان میں کم وبیش چھ ماہ تک ظہر وعصر کی نمازیں جمع کی جاتی رہیں۔ ہر چند کہ طبعاً اور فطرتاً حضرت بانی جماعت احمدیہ نماز وقت پر ادا کرنے کا بہت اہتمام فرماتے تھے، دینی خدمات کی مجبوری سے نمازیں جمع کرنے کی یہ نوبت آئی تو آپ نے مذکورہ بالا حدیث اس صورتحال پر چسپاں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

> ''میں اللہ تعالیٰ کی تفہیم، القاء اور الہام کے بدوں نہیں کرتا...... جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس جمع صلوٰتین کے متعلق ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے تُجۡمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ کی بھی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تھی، جو اَب پوری ہو رہی ہے۔ میرا یہ بھی مذہب ہے کہ اگر کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو گو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ہی ٹھہرا دیں مگر میں اس کے مقابل اور معارض کی حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالیٰ نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی ہے۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 45 ایڈیشن 1988)

البتہ حدیث کے آخری حصے میں مسیح موعود کے حج یا عمرہ کرنے کے بارہ میں شک کا اظہار پایا جاتا ہے۔اس مشکوک فقرہ کے یہ الفاظ ''ابن مریم روحاء مقام پر اترے گا اور وہاں سے حج کرے گا یا عمرہ کرے گا یا حج وعمرہ دونوں کرے گا'' محل نظر ہونے کی وجہ سے امام بخاری نے قبول نہیں کیے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر پیشگوئی کے یہ الفاظ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے تو ان میں شک کی بجائے قطعیّت ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے یہ حدیث بیان کرنے والے راوی حنظلة بھی اس حدیث کے آخری حصہ کے بارہ میں متردّد ہو کر کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یا حضرت ابوہریرہؓ کی ذاتی رائے ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد چہارم صفحہ 202۔ملاحظہ ہو حوالہ 187)

دراصل حضرت ابوہریرہؓ عیسائیوں میں سے مسلمان ہوئے تھے اور اسرائیلی مسیح کے حج کی

پیشگوئی کا ماخذ بھی اسرائیلی روایات ہیں جو حیاتِ مسیح کے عقیدہ کی ترویج کا ذریعہ ہیں اور خلاف قرآن وسنت ہونے کے باعث بھی یہ قابلِ رَدّ ہیں۔ چنانچہ علّامہ ابنِ کثیر کی روایت ہے کہ یہودی قبیلہ بنو قریظہ میں سے مسلمان ہونے والے محمد بن کعبؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص جو تورات اور انجیل پڑھا کرتا تھا وہ مسلمان ہوا اور اس نے بتایا کہ توریت جو اللہ نے حضرت موسیٰؑ پر نازل کی اور انجیل جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ بن مریم روحاء کے مقام کے پاس سے حج یا عمرہ کی غرض سے گزرے گا اور ان کے ساتھ اصحاب کہف بھی ہوں گے چونکہ ابھی تک انہوں نے حج نہیں کیا۔ (مختصر تذکرۃ القرطبی جلد2 صفحہ152 دار احیاء الکتب العربیۃ)[188]

زیرِ نظر حدیث کے منفرد راوی حضرت ابو ہریرہؓ ہی ہیں۔ جو اپنے عیسائی پس منظر کی بناء پر اپنی ذاتی رائے سے بعض دیگر روایات سے یہ مفہوم سمجھ کر حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیتے ہیں کہ ابن مریم حج یا عمرہ یا ان دونوں کی نیت سے روحاء کی گھاٹی سے احرام باندھے گا۔ ابو ہریرہؓ کی یہی روایت صحیح مسلم نے بھی بیان کی ہے۔

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 293 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور)[189]

مگر یہ روایت بھی ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں کیونکہ مسلم میں اس کی مختلف تین اسناد ہیں۔ جن کے راویوں میں سفیان بن عیینہ میں تدلیس، دوسری روایت کے راوی لیث میں اضطراب اور تیسری روایت کے راوی حرملہ میں غیر ثقہ ہونے کا عیب ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد6 صفحہ 51)

مزید برآں اس روایت میں روحاء سے احرام باندھنے کا ذکر ہے۔ یہ مقام مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے اور حج کا مقررہ میقات نہیں ہے نہ ہی روحاء مقام کسی مقررہ میقات کے بالمقابل ہے۔

(اکمال اکمال المعلم شرح مسلم الجزء الثالث صفحہ 378 دار الکتب العلمیۃ بیروت)[190]

گویا کسی طرح بھی اس حدیث میں آنیوالے مسیح کے حج کرنے کے ظاہری معنی قبول نہیں کئے جاسکتے البتہ ایک تاویل ممکن ہے کہ اس حدیث کو کسی اسرائیلی نبی کا مکاشفہ سمجھا جائے اور اسے اسرائیلی مسیح کے روحانی حج کی پیشگوئی سے تعبیر کیا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہو چکی۔ جیسا کہ ایک اور روایت میں حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم کے طواف سے فارغ ہو کر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کرنے کا ذکر موجود ہے۔

(فتاویٰ حدیثیہ اردو صفحہ 515 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)[191]

اور اگر یہ پیشگوئی آئندہ زمانہ کے بارہ میں ہے تو اسرائیلی مسیح کی بجائے امّت میں آنے والے مسیح موعود سے متعلق ہو سکتی ہے جسے رسول کریمؐ نے رؤیا میں دجّال کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ (تیسیر الباری جلد 3 صفحہ 428-429 ضیاء احسان پبلشرز لاہور)[192]

رسول اللہؐ کے اس رؤیا کی تعبیر علمائے امت نے یہ کی ہے کہ دجّال خانہ کعبہ کی ویرانی وتباہی کے درپے ہوگا جب کہ مسیح موعود خانہ کعبہ کے مقاصد کی حفاظت اور اس کی عظمت کے قیام کی خدمت انجام دے گا۔ (مظاہر حق جدید جلد پنجم صفحہ 81 دارالاشاعت کراچی)[193]

یہی مسیح موعود کی بعثت کا بنیادی مقصد تھا اور یہی معنی دراصل آنے والے مسیح موعود کے حج کی پیشگوئی کے ہیں۔ جو بدرجۂ اتم حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح ومہدی کے ذریعہ پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

> ”اور یہ امر کہ مسیح موعود دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا یعنی دجّال بھی خانہ کعبہ کا طواف کرے گا اور مسیح موعود بھی۔ اس کے معنی خود ظاہر ہیں کہ اس طواف سے ظاہری طواف مراد نہیں ورنہ یہ ماننا پڑیگا کہ دجّال خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا یا یہ کہ مسلمان ہو جائے گا۔ یہ دونوں باتیں خلاف نصوص حدیثیہ ہیں۔ پس بہرحال یہ حدیث قابلِ تاویل ہے اور اس کی وہ تاویل جو خدا نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا جس کا نام دجّال ہے وہ اسلام کا سخت دشمن ہوگا اور وہ اسلام کو نابود کرنے کے لئے جس کا مرکز خانہ کعبہ ہے چور کی طرح اُس کے گرد طواف کرے گا تا اسلام کی عمارت کو بیخ وبُن سے اُکھاڑ دے اور اس کے مقابل پر مسیح موعود بھی مرکز اسلام کا طواف کرے گا جس کی تمثّلی صورت خانہ کعبہ ہے اور اس طواف سے مسیح موعود کی غرض یہ ہوگی کہ اس چور کو پکڑے جس کا نام دجّال ہے اور اس کی دست درازیوں سے مرکز اسلام کو محفوظ رکھے۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 323 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:185

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد چہارم

مؤلف

حضرۃ الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی سنہ ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

عکس حوالہ نمبر:185

ناکمل ہے۔

(۷۸۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ شَيْءٍ مِمَّا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ صَلَحَتْ وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا زِيدَ فِيهَا مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ كَذَلِكَ [انظر: ۹۴۹۰].

(۷۸۸۹) انس بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم اپنے شہر والوں کے پاس پہنچو تو انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا، وہ فرض نماز ہوگی، اگر وہ صحیح نکل آئی تو بہت اچھا، ورنہ نوافل کے ذریعے اس میں اضافہ کیا جائے گا، اس کے بعد دیگر فرض اعمال میں بھی اسی طرح کیا جائے گا۔

(۷۸۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَمْحُو الصَّلِيبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ وَيُعْطِي الْمَالَ حَتَّى لَا يُقْبَلَ وَيَضَعُ الْخَرَاجَ وَيَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ فَيَحُجُّ مِنْهَا أَوْ يَعْتَمِرُ أَوْ يَجْمَعُهُمَا قَالَ وَتَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا فَزَعَمَ حَنْظَلَةُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يُؤْمِنُ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ عِيسَى فَلَا أَدْرِي هَذَا كُلُّهُ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ

(۷۸۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، نماز قائم کریں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال پانی کی طرح بہائیں گے یہاں تک کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور "روحاء" میں پڑاؤ کر کے وہاں سے حج یا عمرے یا دونوں کا احرام باندھیں گے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی "اہل کتاب میں سے کوئی آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو ان کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گے" حنظلہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ "یؤمن" کا فاعل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں، اب یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ مکمل حدیث ہے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

(۷۸۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ [صححه البخاري (۳۵۰٤)، ومسلم (۲۵۲۰)]. [انظر: ۹۰۲۳، ۱۰۰٤۱، ۱۰۲۵۰].

(۷۸۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع نامی قبائل میرے موالی ہیں، اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ ان کا کوئی مولیٰ نہیں۔

عکس حوالہ نمبر:186

تذکرۃ الحفاظ

مکمل

تألیف

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی

المتوفی ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا محمد افتخار احمد مدظلہ

جلد اول ـــــ حصہ اول

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 37355743، 042-37224228

عکس حوالہ نمبر:186

ابو مسلم مستملی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے جناب عمرو بن دینار کو سنا، وہ فرما رہے تھے کہ جناب نوح علیہ السلام اپنی قوم میں نہ ٹھہرے تھے۔

علی بن جعد کا قول ہے: میں نے جناب سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے سنا: جسے عقل میں زیادتی دی جاتی ہے، اس کی روزی میں کمی کر دی جاتی ہے۔

امام ابن عیینہ کا قول ہے: زہد یہ صبر کرنا اور موت کی تاک میں رہنا ہے۔ اور جب تیرا علم تمھیں نفع نہ دے تو سمجھو کہ وہ تمھیں نقصان دے رہا ہے۔

جناب ابن عیینہ کے حفظ و امانت کی وجہ سے حضرات ائمہ محدثین کا ان کی احادیث سے حجت پکڑنے پر اتفاق ہے۔ آپ نے ستر حج کیے۔ تدلیس کرتے تھے لیکن ثقہ رواۃ سے کرتے تھے۔ جمادی الآخرۃ ۱۹۸ھ میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ سبط السلفی کے پاس ان کی چند عوالی موجود ہیں۔

ہمیں محمد بن مکی القرشی نے اور محمد الحافظ اور محمد بن بیان نے بعلبک میں، اور اسماعیل بن عبدالرحمن نے دمشق میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ یونس بن عبدالاعلی بیان کرتے ہیں: ہمیں سفیان بن عیینہ نے مجالد سے اور ایک اور شخص سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو، جب کہ وہ کوفہ کے امیر تھے، یہ فرماتے سنا کہ: "میرے والد ماجد حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماجرا گوش گزار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (اسی طرح کا ایک ایک غلام ہدیہ میں) دیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں سوائے حق بات کے اور کسی بات پر گواہ نہ بنوں گا۔"

یہی حدیث ابن عیینہ تک ایک اور اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے جس میں ابن مکی کا ذکر نہیں، چنانچہ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے زہری نے حمید بن عبدالرحمن اور محمد بن نعمان سے بیان کیا، وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ آگے گزشتہ کی طرح حدیث ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: (میرے والد کا نفی میں جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) "تب پھر (اس سے بھی وہ غلام) واپس لے لو۔"

(۲۵۰) ۶/ ۱۹ خ ۴: الامام، القدوہ، شیخ الاسلام ابوبکر بن عیاش الکوفی، المقری، الاسدی، الحناط رحمہ اللہ: ❶

آپ واصل الاحدب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کے نام کے بارے میں متعدد اقوال ہیں، اصح قول یہ ہے کہ آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے، ائمہ ثقات کی ایک جماعت نے اس کو راجح قرار دیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا نام شعبہ اور کنیت

❶ تہذیب: 34/12، تقریب: 39/2، الوافی بالوفیات: 241/10، طبقات ابن سعد: 269/6، العبر: 311/1، شذرات الذہب: 334/1، تفسیر الطبری: 98/7، نسیم الریاض: 410/3، الجرح والتعدیل: 348/9، تاریخ بغداد: 381/14، الجمع بین الصحیحین: 2317.

عکس حوالہ نمبر:187

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر:187

صحیح بخاری | جلد ۲ | ۴۳۲ | پارہ ۱۳ | کتاب بدء الخلق

فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ
ارْتَدُّوا عَنْ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ
فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ

بَابُ ۳۲۸ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۳۲۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ
أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ
الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَ
يَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ
السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاقْرَءُوا
إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ
الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
۳۲۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

برابر یہ اسلام سے پھرے رہے (مرتد رہے) تب بھی یہی کہوں گا جو نیک بندے
عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں
جبتک ان میں باقی رہا ان کا حال دیکھتا رہا۔ جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا اس وقت سے
تو ہی ان کا نگہبان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے اخیر آیت الحکیم تک محمد بن
یوسف فربری نے کہا ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ
(اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحابی (مرتد سے) وہ لوگ مراد ہیں
جو ابو بکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ابو بکر نے ان پر جہاد کیا

باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا۔

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے
خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے
ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل
حاکم ہو کر اتریں گے صلیب (نصاریٰ کا نشان) کو توڑ پھینک دیں گے (تثلیث
کو باطل کریں گے) سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے (یا اسلام
ہو یا قتل) اس وقت روپیہ بہت پھیل پڑے گا کوئی نہ لے گا ایک سجدہ
دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا ابو ہریرہؓ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے
اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی
ہے) کوئی کتاب والا ایسا نہ ہوگا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے
اور قیامت کے دن عیسیٰ اس پر گواہی نہ دیں[1]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے

[1] گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے قریب جو یہود اور نصاریٰ ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر ان پر ایمان لائیں گے ابن عباسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباس سے بسند صحیح روایت کیا کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیا معنی مرتے وقت ان کو جتا یا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد ہے اس وقت وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کچھ مفید نہیں اس حدیث سے صاف اس شخص کا جھوٹا ہونا نکلتا ہے جو ملک ہند پنجاب قادیان میں پیدا ہوا ہے اور اپنے تئیں عیسیٰ کہتا ہے نہ وہ حاکم ہوا نہ اس نے جزیہ موقوف کیا بلکہ وہ خود نصاریٰ کا محکوم اور وصف گر ہے ۱۲ منہ

عکس حوالہ نمبر:188

مختصر تذكرة القرطبي

للقطب الربانى والعلم الصمدانى
سيدى الشيخ عبد الوهاب
الشعرانى نفعنا الله
تعالى بهما
آمين

وبهامشه كتابان
الأول « قرة العيون ومفرح القلب المحزون » للامام أبى الليث السمرقندى
والثانى « روح السنة وروح النفوس المطمئنة » لسيدى أحمد بن ادريس
رضى الله عنهما أجمعين

دار إحياء الكتب العربية
عيسى البابى الحلبى وشركاه

ملتقى أهل الأثر

عکس حوالہ نمبر:188

الله تعالى من البركة فى الأرض قال وان عيسى ليتزوج امرأة من آل فلان ويرزق منها ولدين يسمى أحدهما محمدا والآخر موسى عليهما الصلاة السلام ويكون الناس معه على خير زمان وذلك أربعين سنة ويقبض الله تعالى روح عيسى عليه الصلاة والسلام ويذوق الموت ويدفن الى جانب النبي صلى الله عليه وسلم فى الحجرة ويموت خيار الأمة ويبقى الأشرار فى قلة المؤمنين فذلك قوله ﷺ بدا الإسلام غريباً وسيعود كما بدا * قال العلماء رضى الله عنهم واذا نزل عيسى عليه السلام فى آخر الزمان يكون مقررا لشريعة محمد ﷺ ومجددا لها لأنه لا نبي بعد رسول الله يحكم بشريعة غير شريعة محمد ﷺ لأنها آخر الشرائع ونبيها خاتم النبيين فيكون عيسى حكما مقسطا لأنه لا سلطان يومئذ للمسلمين ولا إماما ولا قاضياً ولا مفتياً قد قبض الله العلم وخلا الناس منه فينزل وقد علم بأمر الله تعالى فى السماء قبل أن ينزل ما يحتاج اليه من أمر هذه الشريعة ليحكم به بين الناس وليعمل به فى نفسه فيجتمع المؤمنون عند ذلك اليه ويحكمونه على أنفسهم ولا أحد يصلح لذلك غيره لأن تعطيل الحكم غير جائز وأيضا فان بقاء الدنيا انما يكون بالتكليف فلا يزال التكليف قائما الى أن لا يبقى على وجه الأرض من يقول الله الله على ما يأتى ايضاحه ان شاء الله تعالى (وروى) مسلم عن أبى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال « والذى نفسى بيده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا أو معتمرا أو بنيتهما ـ وفى رواية ـ وليحجن البيت وليعتمرن بعد خروج يأجوج ومأجوج » فهذا صريح بأنه يحج البيت اذا نزل آخر الزمان والله تعالى أعلم .

﴿ باب ما جاء أن حوارى عيسى اذا نزل أهل الكهف وفى حجهم معهم ﴾

روى اسماعيل بن اسحاق أن رسول الله ﷺ قال لاتقوم الساعة حتى يمر عيسى بن مريم بالروحاء حاجا أو معتمرا أو ليجمعن الله له بين الحج والعمرة ويجعل الله تعالى حواريه أصحاب الكهف والرقيم فيمرون معه حجاجا فانهم لم يحجوا ولم يموتوا انتهى والله تعالى أعلم .

﴿ باب منه ﴾

وأن عيسى اذا نزل يجد فى أمة محمد ﷺ خلقا من حواريه كما رواه الحكيم الترمذى فى نوادر الأصول ولفظه ﷺ « والذى نفسى بيده أو والذى بعثنى بالحق ليجدن ابن مريم فى أمتى خلقا من حواريه » وفى رواية « ليدركن المسيح عليه الصلاة والسلام من هذه الأمة أقواما انهم لمثلكم أو خير منكم ثلاث مرات ولن يخزى الله أمة أنا أولها والمسيح آخرها » والله تعالى أعلم .

﴿ باب ما جاء أن الدجال لا يضر مسلما ﴾

روى البزار عن حذيفة أن رسول الله ﷺ قال لأصحابه « لفتنة بعضكم أخوف عندى من فتنة الدجال ليس من فتنة صغيرة ولا كبيرة الا تضع لفتنة الدجال فمن نجا من فتنة ماقبلها قد نجا منها والله لا يضر مسلما مكتوب بين عينيه كافر » ومعنى لا يضر مسلما أى لا يقدر على أن يفتنه فى دينه والا فقد ورد أنه يقتل بعض الناس يأشره بالمنشار والله تعالى أعلم .

﴿ باب ما ذكر من أن ابن صياد هو الدجال وأن اسمه صاف وصفة خروجه

وصفة أبويه وأنه على دين اليهود ﴾

روى مسلم وغيره عن محمد بن المنكدر رضى الله عنه أنه كان يقول رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله ان ابن صياد الدجال فقلت أتحلف بالله فقال انى سمعت عمر بن الخطاب يحلف على ذلك عند النبى ﷺ فلم ينكره النبى ﷺ وكان عبد الله بن عمر يقول والله ما أشك أن المسيح الدجال ابن

صياد

ما من دابة الا هو آخذ بناصيتها ان ربى على صراط مستقيم « الحمد لله الذى لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك فى الملك ولم يكن له ولى من الذل وكبره تكبيرا » ومما ورد عنه صلى الله عليه وسلم فى تلقين الموتى « يا فلان ابن فلانة اذكر ما كنت عليه فى دار الدنيا شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وأنك رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا ورسولا » وعنه صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال « من قال لا إله إلا الله ومدها غفر له أربعة آلاف ذنب من الكبائر » وعنه صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال لقنوا موتاكم لا إله الا الله فانها تهدم الذنوب هدما قالوا

ترجمہ: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم روحاء مقام سے حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے گزریں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے حج و عمرہ دونوں کو جمع کرے گا۔

عکس حوالہ نمبر:189

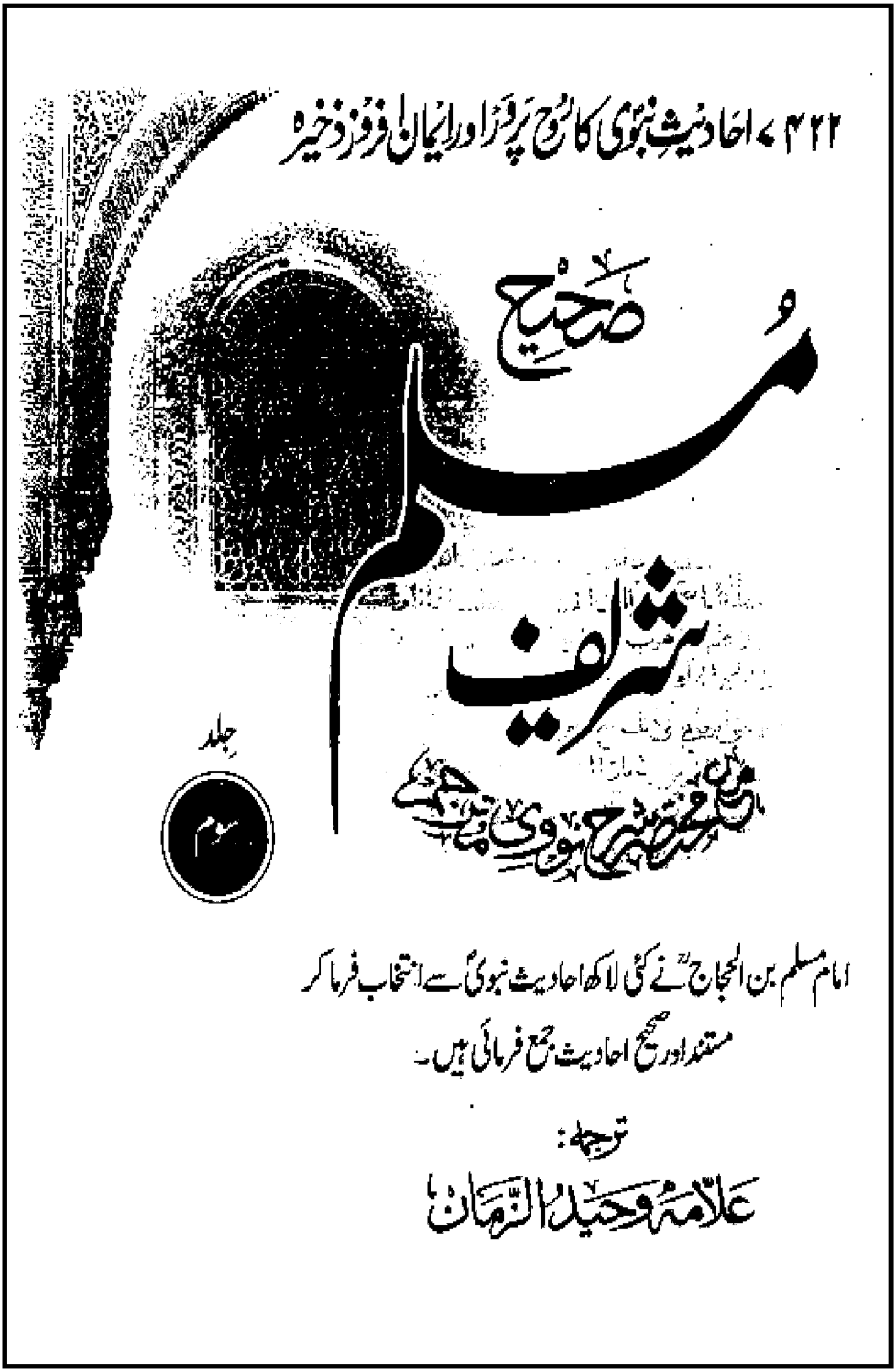

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد سوم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمان

عکس حوالہ نمبر:189

٣٠٣٠- عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا)).

٣٠٣٠- حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبیؐ فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بلاشک و شبہ عیسیٰؑ فرزند مریم کے روحاء کی گھاٹی میں جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔

٣٠٣١- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)).

٣٠٣١- وہی مضمون ہے۔

٣٠٣٢- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

٣٠٣٢- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

بَاب بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِنَّ

باب: نبیؐ کے عمروں اور ان کے اوقات کا بیان

٣٠٣٣- عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

٣٠٣٣- قتادہ نے انس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سب ذی قعدہ میں کیے مگر جو حج کے ساتھ کیا کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں دوسرا اس کے بعد کے سال میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذیقعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا۔

٣٠٣٤- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ

٣٠٣٤- قتادہ نے انسؓ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے کتنے حج کیے؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرے کیے۔ باقی

(٣٠٣٠) ☆ یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسیٰؑ نزول فرماویں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا حکم قیامت تک رہے گا اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ ضرور نازل ہوں گے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحب وحی ہیں نہ کہ متمذہب بہ مذاہب اہل تقلید جیسا کہ مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر وذالک باطل۔

عکس حوالہ نمبر:190

صحيح مسلم

للامام الحافظ ابن الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن كوشان القشيري النيسابوري المتوفى سنة ٢٦١ هجرية المدفون بنصر آباد ظاهر نيسابور

مع شرحيه المسمّى

إكمال إكمال المعلم

للامام أبي عبد الله محمد بن خلفة الوشتاني الأبي المالكي المتوفى سنة ٨٢٧ أو سنة ٨٢٨ هجرية

وشرحه المسمّى

مكمل إكمال الإكمال

للامام أبي عبد الله محمد بن محمد بن يوسف السنوسي الحسني المتوفى سنة ٨٩٥هـ
رحم الله الجميع وأسكنهم في جنانه المحل الرفيع

تنبيه : جعلنا متن صحيح الامام مسلم بصدر الصحيفة ويليها شرح السنوسي مفصولا بينهما بجدول الى كتاب الإيمان ومنه جعلنا متن الصحيح بالهامش وشرح الأبي بصدر الصحيفة ويليها شرح السنوسي .

تنبيه : لوجود نسخة من شرح الإمام الأبي في المكتبة الخديوية المصرية التزمنا مقابلة النسخة الواردة من المغرب على تلك النسخة وان كانت النسخة المغربية أصح منها احتياطا وطمأنينة للبال .

الجزء الثالث

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:190

حيان بهـذا الاسناد مثله غـيرأنه قال فى روايةبهـر　(٣٧٨)　حللت ٭ حدثنا يحيي بن يحيي أخبرنا هشيم عن يحيي

ابن أبى اسحق وعبدالعزيز
ابن صهيب وحميـد انهم
سمعـوا أنساقال سمعت
رسول الله صـلى الله عليه
وسلم أهل بهماجميعا لبيك
عمرة وحجالبيك عمرة وحجا
٭ وحدثنيه على بن حجر
أخبرنا اسمعيل بن ابراهيم
عن يحيي بن أبى اسحـق
وحميدالطويل قال يحيي
سمعت أنسايقول سمعت
رسول الله صلى الله عليـه
وسلم يقول لبيك عمرة وحجا
وقال حميد قال أنس سمعت
رسول الله صـلى الله عليه
وسلم يقول لبيك بعـمرة
وحج ٭ وحدثنا سعيد
ابن منصور وعمرو الناقد
و زهير بن حرب جميعا عن
ابن عيينـة قال سعيد ثنا
سفيان بن عيينة ثنى الزهرى
عن حنظـلة الاسلمى قال
سمعت أباهريرة يحـدث
عن النبى صلى الله عليـه
وسـلم قال والذى نفسى
بيده ليهلن ابن مريم بفج
الروحاء حاجا أومعتمرا أو
ليثنينهما ٭ وحدثناه قتيبة
ابن سـعيد ثنا ليث عن
ابن شهاب بهذا الاسناد مثله
قال والذى نفس محمد بيده
٭ وحدثنيه حرملة بن يحيي
أخبرنا ابن وهب أخبرنى
يونس عن ابن شهاب عن
حنظلة بن على الاسلمى انه

سمع أباهريرة يقول قال رسول الله صـلى الله عليـه وسلم والذى نفسى بيـده بمثل حـديثهما ٭ وحدثناهداب بن خالد ثنا همام ثنا قتادة ان أنسا أخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر أربع عمر

القطان وغيرهما وخرجاعنه فى الصحيحين

﴿ اهلال عيسي عليه الصلاة والسلام ﴾

(قوله ليهلن ابن مريم)(د) هذا يكون بعد نزوله الى الارض آخر الزمان ﴿قلت﴾ والحـديث نص فى حياته وذكر ابن رشد فى جامع البيان فى حياته قولين وقد أشبعنا الكلام على نزوله وعلى مايتفق له فى كتاب الايمان (قوله بفج الروحاء)(ع) هو بين مكة والمدينة وهو مكان طريقه صلى الله عليه وسلم الى بدر والى مكة عام الفتح وفى حجة الوداع ﴿قلت﴾ قيل بعده عن المدينـة سـتة أميال كبعد ذى الحليفة وليس بميقات (قوله حاجا أومعتمرا أوليثنينهما) هو بفتح الياء ومعناه يقرن بينهما ﴿قلت﴾ لعطف بأو ان كان من الراوى فهو شك منه هل سمع معتمرا أومفردا أوقارنا وان كان من النبى صلى الله عليه وسلم فهو ابهام وفائدة الحديث الاخبار بالمغيبات

﴿ عدد عمره صلى الله عليه وسلم ﴾

(قوله اعتمر أربع عمـر) (ع) ذكر ان الرابعـة هى التى مع حجـه مشكل لصحة أنه انما حج مفردا وانما يصح ذلك على ماتقـدم من روايه انه حج قارنا وقد تأولناها وأما فى الآخر عن ابن عمران الرابعة كانت رجبية فقد أنكرته عليه عائشة وسكت عن مراجعتها وذلك يدل على صحة ماذكرت اذلو كان على بصيرة من أمره لراجعها فجاء من هذا أن عمره صلى الله عليه وسلم ليست الاثلاثا وعلى انها ثلاث اعتمد مالك فى الموطأ (د) وماذكر القاضى من انها ليست الاثلاثا ضعيف بل باطل بل هى أربع كما جزم به أنس وابن عمر فلاتردد وابنهما بغير جازم وماذكر من انه كان مفردا فليس كذلك بل الصحيح انه كان مفردا أول احرامه ثم أحرم بالعمرة فصار قارنا ولا بد من هذا التأويل كما تقـدم (ط) عمرة الحديبية كانت سنة ست صده المشركون فيها عن البيت فحل منها بالحديبية ونحر وحلق ورجع الى المدينة على ماصالحهم عليه من انه يعتمرها فى السنة الثانية وعمرة القضاء كانت سنة سبع وسميت عمرة القضاء وعمرة القضية لانها التى قاضى قريشا ى صالحهم على أن يعتمرها وذلك أنهـم قاضوه أى شرطوا عليه أن لايدخـل عليهم بسـلاح الا بالسـيف فى قرابه ولايقيم فوق ثلاثة الى غـير ذلك من

(قوله ليهلن ابن مريم) هـذا بعـد نزوله الى الارض آخر الزمان (قوله بفج الروحاء) بفتح الفاء وتشديد الجـيم هو بين مكة والمدينة قيل بعده عن المدينة ستة أميال (قوله حاجا أومعتمرا أوليثنينهما بفتح الياء) أى يقرن بينهما والعطف بأو ان كان من الراوى فهو شك منه كيف سمع وان كان من النبى صـلى الله عليه وسلم فهو ابهام (ب) وفائدة الحـديث الاخبار بالمغيبات

﴿ باب عدد عمره صلى الله عليه وسلم ﴾

﴿ش﴾ (قوله اعتمر أربع عمر)(ع) ذكر ان الرابعـة هى التى مع حجـه مشكل لصحة انه انما حج مفردا وانما يصح ذلك على ماتقدم من رواية انه حج قارنا وقد تأولناها وأما فى الآخر عن ابن عمر ان الرابعة كانت فى رجب فقد أنكرت عليه عائشة وسكت عن مراجعتها وذلك يدل على صحة ماذكرته فجاء من هذا أن عمره ليست الاثلاثا وعليها اعتمد مالك فى الموطأ (ح) وماذكر القاضى من انها ليست الاثلاثا ضعيف بل باطل بل هى أربع كما جزم به أنس وابن عمـر فلاتردد وابنهما بغير جازم وماذكر

ترجمہ: یہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جیسا کہ ذوالحلیفہ کا فاصلہ ہے۔ اور یہ مقررہ میقات نہیں ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 191

دینی معلومات پر مبنی عوام و خواص کے لئے
ایک بہترین کتاب

فتاویٰ حدیثیہ

تصنیف

شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۹۷۴ھ

ترجمہ

مفتی شیخ فرید مدظلہ العالی
ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت امور دینیہ آزاد کشمیر

مکتبہ اعلیٰ حضرت
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540

عکس حوالہ نمبر:191

كُنتُ اَطُوفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَوْلَ الْكَعْبَةِ اِذْ رَأَيْتُهُ صَافَحَ شَيْئًا وَ لَمْ اَرَهُ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ رَأَيْنَاكَ صَافَحْتَ شَيْئًا وَلَا نَرَاهُ قَالَ ذَالِكَ اَخِيْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِنْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

(تاریخ دمشق لابن عساکر، عیسیٰ بن المثنی الکلبی، ج:47، ص:492، مطبوعہ: ایضا)

ترجمہ: میں نبی اکرم ﷺ کی معیت میں کعبہ معظمہ کے گرد طواف کر رہا تھا تو اچانک میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے کسی چیز کے ساتھ مصافحہ فرمایا لیکن میں اس چیز کو نہ دیکھ سکا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ مصافحہ فرماتے دیکھا لیکن ہم نے اس کو نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تھے ۔میں ان کا انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے اپنا طواف مکمل کر لیا تو میں نے ان کو سلام کیا۔

لہٰذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضور ﷺ سے ملاقات ہوتی رہی ہے تو اس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے آپ ﷺ سے آپ کی شریعت کے وہ احکام جو شریعتِ انجیل کے مخالف ہیں ان کو حاصل کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ۔کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم تھا کہ عنقریب ان کا دنیا میں نزول ہوگا اور ان کو ان احکام کی ضرورت پڑے گی ۔لہٰذا انہوں نے وہ احکام حضور ﷺ سے براہِ راست اور بلا واسطہ حاصل کئے ہیں۔

ابن عساکر رحمہ اللہ کی ایک حدیث میں ہے:

اَلَا اِنَّ ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ اِلَّا اَنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ.

ترجمہ: خبردار! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہوا ہے اور نہ کوئی رسول ۔خبردار عیسیٰ بن مریم میری امت میں میرے بعد میرے خلیفہ ہیں۔

(الحاوی الفتاوی، کتاب الاعلام بحکم الخ، ج:2، ص:197، مطبوعہ: ایضا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے روضہ اقدس سے احکام حاصل کریں گے۔

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت کے مطابق قرآن و سنت سے احکام صادر کریں گے۔ یا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے بعد ہماری شریعت کے احکام بلا واسطہ اور بالمشافہ ہمارے نبی کریم ﷺ سے آپ کے روضہ انور میں موجودگی سے حاصل کریں گے اور اس کی تائید ابو یعلیٰ کی یہ حدیث کر رہی ہے کہ:

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَنْزِلَنَّ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ قَامَ عَلٰى قَبْرِيْ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ لَاُجِيْبَنَّهٗ.

عکس حوالہ نمبر: 192

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اُردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اُردو بازار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر:192

رَجُلُ النَّاسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسٰى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی میانہ قامت سُرخ رنگ ایسے تر و تازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیغمبر کو بھی دیکھا ان کی ساری اولاد میں میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جونسا برتن چاہو لو میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (پیدائشی غذا) کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی۔

٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے انھوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا عیسیٰ تو سُرخ رنگ گھونگریالے بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گون لمبے سیدھے بال والے جیسے زط کے لوگ ہوتے ہیں[1]۔

٦٦٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا (ایک روایت میں بائیں آنکھ کا کانا) ہے اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہو گی اور میں رات کو خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں جیسے میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گیہواں رنگ والا جس کے بال کاندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا سخت گھونگریالے بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے

[1] زط سودان کا ایک قبیلہ یا ہنود کا جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں ۱۲ منہ

عکس حوالہ نمبر:192

كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيْسٰى اَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَاْسُهُ مَاءً اَوْ يُهَرَاقُ رَاْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ وَاَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْاَنْبِيَاءُ

ان سب میں عبدالعزی بن قطن کے بہت مشابہ (جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا مسیح دجال ہے، موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا[1]

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ تھے[2] لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص گندم گون سیدھے بال والا[3] دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے جا رہا ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مریم کے بیٹے (عیسیٰ) ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ جیسے پھولا انگور نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں (عبدالعزی) بن قطن اس کے بہت مشابہ تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں[4] پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک

---

[1] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ابوہریرہؓ نے صاف روایت کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ تھے شاید ابن عمرؓ نے اس کو وہم پر محمول کیا یعنی ابوہریرہؓ سے غلطی ہوئی اور دونوں میں مطابقت بھی ممکن ہے کہ ایکبار گندم گون دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور کھلا گندمی ذرے سی محنت یا غصے میں سرخی مائل ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] جس روایت میں حضرت عیسیٰ کی نسبت جعد آیا ہے تو اس کے معنی گھونگر بال والے نہیں ہیں ورنہ یہ حدیث اس کے مخالف ہوگی اسی لیے ہم نے جعد کے معنی اس حدیث میں گٹھے جسم کیا ور مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگر بال والے تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا کنگھی کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [4] آپ بھی پیغمبر وہ بھی پیغمبر آپ کے اور ان کے بیچ میں دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہوا خود حضرت عیسیٰ نے انجیل میں آپکی بشارت دی کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئیگا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائیں کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کریگا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں ایک انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اسکو چھپا ڈالا ہے اس شرارت کا کوئی ٹھکانا ہے کہتے ہیں فارقلیط کا معنی بھی سراہا ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

عکس حوالہ نمبر:193

مظاہر حق جدید

عکس

شرح

مشکوٰۃ شریف اردو

از افادات

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

زبان و بیان کے نئے اسلوب میں

تزئین و ترتیب جدید

مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند)

جلد پنجم

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

عکس حوالہ نمبر:193

مرقات "بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے" میں پانی سے مراد یا تو وہ پانی ہے جو نہانے کے بعد بالوں میں لگا رہتا ہے اور کنگھی کرنے کے بعد بالوں سے ٹپکنے لگتا ہے اور وہ پانی بھی مراد ہو سکتا ہے جس میں کنگھی کو بھگو کر بال سنوارتے ہیں، یا پانی کے قطرے ٹپکنے سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی انتہائی پاکیزگی و لطافت اور تر و تازگی کو کنایۃً بیان کرنا ہے!

"جیسے اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانا ہے" کے بارے میں قاضی عیاضؒ نے یہ لکھا ہے کہ دجال کی داہنی تو بالکل سلپٹ یعنی ہموار ہو گی (کہ اُس جگہ آنکھ کا نام و نشان بھی نہیں ہو گا) اور بائیں آنکھ موجود تو ہو گی لیکن اس میں بھی پھولا ہوا ٹینٹ ہو گا

"ابن قطن" سے مراد عبد العزیٰ ابن قطن یہودی ہے جس کے بارے میں پیچھے بھی بیان ہو چکا ہے! لفظ "کا" تشبیہ میں کاف زائد ہے جو اظہار مبالغہ کیلئے استعمال ہوا ہے! دجال کو ابن قطن کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ شاید ابن قطن کا جسمانی حلیہ بھی اس طرح کا رہا ہو گا جیسا کہ دجال کا ہو گا یا اس اعتبار سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس کی آنکھ میں بھی ٹینٹ یعنی پھلی تھی۔

دجال جن دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے طواف کرتا نظر آیا تھا بظاہر ان سے مراد وہ دو شخص ہیں جو اُس (دجال) کے رفیق و مددگار ہوں گے جیسا کہ ان دو شخصوں سے مراد کہ جن کے کاندھے پر حضرت عیسیٰؑ ہاتھ رکھے ہوئے طواف کرتے ہوئے نظر آئے تھے، وہ دو شخص ہیں جو حق کے راستہ میں حضرت عیسیٰؑ کے معین و مددگار ہوں گے اور شاید وہ دونوں حضرات خضرؑ اور حضرت مہدیؑ ہوں! اس موقع پر اشکال واقع ہوتا ہے کہ دجال کافر ہے، اس کو طواف کی حالت میں دکھایا جانا کیا معنی رکھتا ہے! اس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ مذکورہ واقعہ آنحضرتؐ کے مکاشفات میں سے ہے جس کا تعلق خواب سے ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو اس خواب میں گویا یہ دکھایا گیا کہ ایک وہ دن آئیگا جب حضرت عیسیٰؑ دین اور مرکز دین کے ارد گرد رہیں گے تاکہ دین کو قائم کریں اور فتنہ و فساد سے اس کی حفاظت کریں، اور دجال بھی دین اور مرکز دین کے گرد ڈھونڈتا پھرے گا تاکہ گھات لگا کر دین کو نقصان پہنچا دے اور فتنہ و فساد پھیلانے میں کامیاب ہو جائے! بعض حضرات نے ایک جواب یہ دیا ہے کہ مکہ مکرمہ پر اسلام کا غلبہ ہونے اور مشرکوں کو مسجد حرام کے قریب جانے کی مخالفت نافذ ہونے سے پہلے ہر حال کافر و مشرک بھی خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے، پس اگر دجال بھی طواف کرتا ہو تو اس میں اشکال کی کیا بات ہے ایک یہ بات بھی ہے کہ حضورؐ کے اس مکاشفہ یا خواب سے "موجودات کی دنیا" میں کسی کافر کا طواف کرنا ہرگز لازم نہیں آتا جب کہ کفار اور مشرکین کے لیے خانہ کعبہ کے طواف کی ممانعت کا تعلق موجودات کی اس دنیا سے ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ — دوسری فصل

دجّال کا ذکر

۱۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤد -

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ تمیم داریؓ کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داریؓ نے کہا کہ (جب میں جزیرہ میں داخل ہوا تو) اچانک میرا گزرا ایک عورت پر ہوا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتی تھی (یعنی اس کے بال بہت بڑے بڑے تھے جو زمین پر گھسٹتے رہتے تھے) تمیمؓ نے کہا! میں نے اس عورت کو دیکھ کر پوچھا کہ) تو کون ہے! اس نے جواب دیا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں (اور دجال کو خبریں پہنچاتی ہوں) تو اس محل کی طرف چلا جا! تمیمؓ کا بیان ہے کہ میں اس محل میں آیا تو وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور طوق پڑے ہوئے ہیں اور آسمان و زمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے میں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ میں دجال ہوں! (ابوداؤد)

30۔ظہور مسیح و مہدیؑ اور غلبہ دین حق

عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ.

(صحیح مسلم اردو جلد ششم صفحہ 429 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور) [194]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول کریمؐ کو فرماتے سنا کہ دن رات ختم نہیں ہوں گے (یعنی قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ پھر لات وعُزّٰی کی پرستش کی جائے گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔(التوبۃ:33) تو میں یہ خیال کرتی تھی کہ (غلبہ کا) یہ وعدہ پورا ہو چکا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وعدۂ غلبہ یقیناً آئندہ بھی جب اللہ چاہے پورا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا جس کے نتیجہ میں ہر وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے وفات پا جائے گا اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں اور وہ اپنے آباء واجداد کے (مشرکانہ) دین کی طرف لوٹ جائیں گے یعنی لات وعُزّٰی کی دوبارہ پرستش ہوگی۔

تشریح: صحیح مسلم کے علاوہ امام حاکم اور علامہ بغوی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ (مستدرک حاکم مترجم جلد ششم صفحہ 558 شبیر برادرز لاہور)

شیعہ مسلک میں بھی اسی مضمون کی روایات ملتی ہیں۔

(تفسیر القمی جزء ثانی صفحہ 413 موسسۃ الامام المھدی)

سورۃ توبہ آیت: 33 میں اسلام کے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر ہے یہ وہ حقیقی اور دائمی غلبہ ہے جو دلیل اور حُجّت کی رو سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ط (الانفال: 43) تاکہ ہلاک ہو جائے وہ جو دلیل سے ہلاک ہوا اور زندہ رہے وہ جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تکمیل ہدایت قرآنی کے اہم کام کے علاوہ سرزمین عرب میں اس کی اشاعت ہوئی۔ جہاں موجود مذاہب یہودیت، عیسائیت اور مشرکین وغیرہ پر مسلمانوں کو علمی غلبہ نصیب ہوا۔ اس لحاظ سے حضرت عائشہؓ کی یہ رائے درست تھی کہ دلیل و حجت کے لحاظ سے مذکورہ مذاہب کو ملزم ٹھہرا کر بھی اسلام کا غلبہ ثابت کیا گیا۔ ظاہری لحاظ سے بھی مسلمانوں کو پہلے زمین عرب میں اقتدار اور حکومت نصیب ہوئی جو قیام شریعت کا تقاضا تھا۔

پھر خلافت راشدہ کے زمانہ میں اسلامی سلطنت کی وسعت کے باوجود مغربی ممالک (خصوصاً امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ) میں تکمیل اشاعت دین ممکن نہ ہوئی کیونکہ یہ دوردراز علاقے اس وقت نہ تو دریافت ہوئے تھے، نہ ہی وہاں پہنچنے کے وسائل اور سفر کے ذرائع بآسانی میسر آئے تھے۔ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب اور ممالک پر دلائل کی رو سے اس غلبہ کی تکمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم مسیح و مہدی کے زمانہ میں ہی مقدر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر نظر حدیث میں بیان کردہ حضرت عائشہؓ کی یہ بات سن کر کہ یہ غلبہ مکمل ہو چکا ہے، وضاحت فرمائی کہ اس وقتی غلبہ کی اصل تکمیل ابھی آئندہ ہونی باقی ہے اور انشاء اللہ تکمیل اشاعت قرآن کا یہ غلبہ مکمل ہو کر رہے گا۔

شیعہ اور اہلسنت مفسرین کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعود اور امام مہدی کے وقت میں ہوگا۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ: ”جب عیسیٰؑ کا نزول ہوگا تو سب لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت اس غلبہ کا اظہار ہوگا۔“

(تفسیر مظہری اردو جلد چہارم صفحہ 226 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)[195]

تفسیر مجمع البیان میں اس غلبہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے کہ:

”لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ کے یہ معنی ہیں کہ دین اسلام سب دینوں پر دلیل سے غالب

ہوگا۔اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد نزول عیسیٰؑ کا وقت ہے۔''

(تفسیر مجمع البیان الجزء الخامس صفحہ 36 دار المرتضٰی بیروت لبنان)[196]

اور چونکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ امن میں ہونیوالا یہ غلبہ تلوار سے نہیں بلکہ حُجت و برہان کے ذریعہ مقدر تھا اسی لئے نبی کریمؐ نے یَضَعُ الحَرْبَ کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعود جنگ کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اسے کالعدم کردے گا۔اور یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ کہہ کر واضح فرمایا کہ مسیح موعود دلائل سے صلیبی مذہب پاش پاش کر دکھائے گا۔یہی مطلب اس حدیث کا بھی تھا کہ مسیح کے سانس سے کافر مریں گے اور اس کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کی نظر ہوگی۔

(مسلم اردو جلد ششم صفحہ 450-451 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور)[197]

یہاں کافروں کے مرنے سے ظاہری موت ہرگز مراد نہیں لی جاسکتی کیونکہ اگر سارے کافر مسیح کے دم سے ہی مرجائیں گے تو ان پر ایمان کون لائے گا؟

پس اس حدیث کے یہی معنی ہوسکتے ہیں کہ مسیح دلائل قویہ اور براہین قاطعہ سے کفار کو شکست دے گا۔اسی لئے نبی کریمؐ نے فرمایا:وَیُهْلِکُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامُ یعنی اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی مذاہب کو دلیل اور نشانات کی رُو سے ہلاک کر دے گا۔

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 321 مترجم مولانا عبدالحکیم خاں فرید بک سٹال لاہور)[198]

اس حدیث میں دیگر مذاہب کی ہلاکت کے یہ معنے کرنا کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو مکمل نابود کردے گا، درست نہیں بلکہ قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ کیونکہ قرآن میں یہود و نصاریٰ کے درمیان قیامت تک عداوت باقی رہنے کا ذکر موجود ہے۔(سورۃ المائدۃ:15-65) پس رسول اللہ ؐ کی اس پیشگوئی کا بھی یہی مطلب ہے کہ اسلام کو تمام مذاہب پر علمی و روحانی غلبہ اور برتری عطا ہوگی۔جیسا کہ قرآن شریف میں ہلاکت کا لفظ دلیل کے غلبہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔فرمایا:لِیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰ مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ط (الانفال: 43) تاکہ کھلی کھلی حجت کی رو سے جس کی ہلاکت کا جواز ہو وہی ہلاک ہو اور کھلی کھلی حجت کی رو سے جسے زندہ رہنا چاہیے وہی زندہ رہے۔

اس علمی و روحانی غلبہ کا آغاز اس زمانہ کے مسیح و مہدیؑ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے ذریعہ ہو چکا

ہے، جس کے واضح آثار جماعت احمدیہ کے ہر دورِ خلافت میں نمایاں تر ہوتے چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے موجودہ بابرکت دور میں بھی افقِ عالم پر ہر صاحب بصیرت خود غلبہ احمدیت کا یہ نظارہ دیکھ سکتا ہے جس میں دنیا کے 213 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے جس کی تعداد 20 ملین کے قریب ہے۔ 80 ممالک میں جماعت کے مضبوط مشن قائم ہیں، جہاں احمدیہ مساجد موجود ہیں۔ ان ممالک میں ہر سال جلسہ سالانہ میں ہزاروں افراد کی شرکت جماعت کے رابطے اور مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعے 76 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت مکمل ہو چکی ہے۔ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر دنیا کی 3 ارب آبادی کی 9 بڑی زبانوں میں جماعتی لٹریچر کی اشاعت کا کام جاری ہے جن میں انگریزی، رشین، چائنیز، فرنچ، اسپینش، جرمن، عربی، فارسی، اردو، بنگلہ، انڈونیشین، سواحیلی شامل ہیں۔ علاقائی زبانیں ان کے علاوہ ہیں جن میں ہر سال مجموعی طور پر لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ پھر لاکھوں کی تعداد میں اخبارات و رسائل کی اشاعت جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں 27 ریڈیو اسٹیشنز ہیں۔ لنڈن سے ''وائس آف اسلام'' ریڈیو کی نشریات چوبیس گھنٹے جاری ہیں۔ اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے 8 ٹی وی چینلز 17 زبانوں میں دنیا کے 69 ممالک کے کروڑوں لوگوں تک پیغام اسلام واحمدیت پہنچا رہے ہیں۔ غلبہ اسلام کی یہ جھلک تنہا اس جماعت کی مالی قربانیوں اور مخلصانہ مساعی کے بابرکت ثمرات ہیں جس کا مقابلہ دنیا کے پچاس سے زائد اسلامی ممالک بھی کرنے سے قاصر ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلّف ہو اس لئے اِس آیت کی نسبت اُن سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 97 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:194

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر:194

قرنا الشيطان)) وأنتم يضرب بعضكم رقاب بعض وإنما قتل موسى الذي قتل من آل فرعون خطأ فقال الله عز وجل له وقتلت نفسا فنجيناك من الغم وفتناك فتونا قال أحمد بن عمر في روايته عن سالم لم يقل سمعت.

کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔

باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان

٧٢٩٨- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((لا تقوم الساعة حتى تضطرب أليات نساء دوس حول ذي الخلصة)) وكانت صنما تعبدها دوس في الجاهلية بتبالة.

٧٢٩٨- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا)۔ ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔

٧٢٩٩- عن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول ((لا يذهب الليل والنهار حتى تعبد اللات والعزى)) فقلت يا رسول الله إن كنت لأظن حين أنزل الله هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون أن ذلك تاما قال ((إنه سيكون من ذلك ما شاء الله ثم يبعث الله ريحا طيبة فتوفى كل من في قلبه مثقال حبة خردل من إيمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون إلى دين آبائهم)).

٧٢٩٩- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا)۔ آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مر جاوے گا اور وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جن میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک)

(٧٢٩٨) ☆ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

عکس حوالہ نمبر:195

تفسیر مظہری جلد چہارم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ۰ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

عکس حوالہ نمبر:195

اپنے رسول مکرم ﷺ کو غالب کردے دین کی تمام شاہراہوں پر تا کہ آپ پر دین کا کوئی گوشہ مخفی نہ رہ جائے۔ الدین پر الف لام جنسی ہے۔ بعض دوسرے مفسرین فرماتے ہیں لیظهره کی ہ ضمیر کا مرجع دین الحق ہے۔ یعنی دین اسلام کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کردے اور انہیں اس کے ساتھ منسوخ کردے یا یہ معنی کہ دوسرے ادیان کے پیروکاروں پر اسے غالب کرے تا کہ تمام لوگ اس دین کی اطاعت کریں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو سب لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اس غلبہ کا اظہار ہوگا (1)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سواء تمام ملل و ادیان ختم ہو جائیں گے۔

میں کہتا ہوں ظہور سے مراد دین اسلام کا بقیہ تمام ادیان پر اکثر اوقات میں غلبہ ہے جیسا کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی حدیث دلالت کرتی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ سطح زمین پر کوئی مٹی کا گھر وندا یا اون کا خیمہ ایسا نہیں ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ عزت والے کو عزت دینے اور ذلت والے کو ذلیل کرنے کے ساتھ کلمہ اسلام کو داخل نہیں فرمائے گا۔ پس جنہیں اللہ تعالیٰ عزت دے گا انہیں کلمہ پڑھنے کا شرف عطا فرمائے گا اور جو کلمہ نہیں پڑھیں انہیں ذلیل کرے گا حتیٰ کہ وہ کلمہ پڑھنے پر مجبور ہوں گے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی پھر تو دین سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے (2)۔

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرما دیا ہے حتیٰ کہ اکثر ممالک میں اور اغلب زمانوں میں تمام دوسرے دینوں والے اہل اسلام کے مطیع رہے ہیں اور یہ آیت کریمہ ہمیشہ غلبہ کی حالت کا تقاضا نہیں کرتی۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رات اور دن کا سلسلہ ختم نہ ہوگا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا) کہ لات و عزیٰ کی پوجا کی جائے گی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرا خیال تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جب هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کا ارشاد نازل فرما دیا ہے تو معاملہ مکمل ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہوگا (یعنی غلبہ اسلام رہے گا) جتنا وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا چلائے گا۔ پس جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت ہو جائے اور صرف ایسے لوگ بچ جائیں جن میں کوئی خیر کا عنصر نہ ہوگا اور پھر لوگ اپنے آباء کے دین (شرک و کفر) کی طرف لوٹ جائیں گے (3)۔ الحسن بن الفضل فرماتے ہیں آیت کا معنی یہ ہے کہ براہین قاطعہ اور حجج قاہرہ کے ذریعے تمام پر دین اسلام کو غلبہ دے گا۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان تمام ادیان پر غالب کرے گا جو نبی کریم ﷺ کے اردگرد کے علاقہ میں تھے پس دین اسلام ان پر غالب آجائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تمام ادیان پر اس طرح غالب کر دیا ہے کہ ہر شخص پر عیاں ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ کا دین ہی حق ہے اور جو کچھ اس کے مخالف ہے وہ باطل ہے اور فرماتے اس طرح بھی غلبہ دیا کہ دو دین یعنی اہل کتاب اور امیوں کا دین کفر میں جمع تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے امیین کو غلبہ دیا حتیٰ کہ انہوں نے اسلام کو بخوشی قبول کر لیا اور اہل کتاب کو قتل کر دیا اور قیدی بنالیا حتیٰ کہ بعض ان میں سے بھی اسلام

1۔ تفسیر بغوی، جلد 3 صفحہ 69 (التجاریہ) 2۔ تفسیر بغوی، جلد 3 صفحہ 69 (التجاریہ) 3۔ صحیح مسلم، جلد 9 صفحہ 27 (العلمیہ)

عکس حوالہ نمبر:196

مجمع البيان في تفسير القرآن

تأليف

أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء الخامس

دار المرتضى
بيروت

عکس حوالہ نمبر:196

في الأنوار الضعيفة دون الأقباس العظيمة.

﴿وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ﴾ معناه: ويمنع الله إلا أن يظهر أمر القرآن، وأمر الإسلام، وحجته على التمام. وأصل الإباء: المنع والامتناع دون الكراهية على ما ادعته المجبرة، ولهذا تقول العرب: فلان يأبى الضيم، وهو أبيّ الضيم، ولا مدحة في كراهية الضيم، لأنه يستوي فيه القوي والضعيف، وإنما المدحة في الامتناع أو المنع منه ﴿وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ أي: على كره من الكافرين.

﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ﴾ محمداً وحمله الرسالات التي يؤديها إلى أمته ﴿بِٱلْهُدَىٰ﴾ أي بالحجج، والبينات، والدلائل، والبراهين ﴿وَدِينِ ٱلْحَقِّ﴾ وهو الإسلام، وما تضمنه من الشرائع التي يستحق عليها الجزاء بالثواب، وكل دين سواه باطل يستحق به العقاب ﴿لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ﴾ معناه: ليعلي دين الإسلام على جميع الأديان، بالحجة، والغلبة، والقهر لها، حتى لا يبقى على وجه الأرض دين إلا مغلوباً، ولا يغلب أحد أهل الإسلام بالحجة، وهم يغلبون أهل سائر الأديان بالحجة. وأما الظهور بالغلبة، فهو أن كل طائفة من المسلمين قد غلبوا في ناحية من نواحي أهل الشرك، ولحقهم قهر من جهتهم.

وقيل: أراد عند نزول عيسى ابن مريم لا يبقى أهل دين إلا أسلم، أو أدى الجزية، عن الضحاك. وقال أبو جعفر عليه السلام: إن ذلك يكون عند خروج المهدي من آل محمد، فلا يبقى أحد إلا أقر بمحمد، وهو قول السدي.

وقال الكلبي: لا يبقى دين إلا ظهر عليه الإسلام، وسيكون ذلك ولم يكن بعد، ولا تقوم الساعة حتى يكون ذلك. وقال المقداد بن الأسود: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا يبقى على ظهر الأرض بيت مدر، ولا وبر، إلا أدخله الله كلمة الإسلام، إما بعز عزيز، وإما بذل ذليل. إما يعزهم فيجعلهم الله من أهله فيعزوا به، وإما يذلهم فيدينوا له.

وقيل: إن الهاء في ﴿لِيُظْهِرَهُۥ﴾ عائدة إلى الرسول ﷺ، أي: ليعلمه الله الأديان كلها حتى لا يخفى عليه شيء منها عن ابن عباس. ﴿وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ﴾ أي: وإن كرهوا هذا الدين فإن الله يظهره رغماً لهم.

●●●

قوله تعالى: ﴿۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا۟ مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾﴾.

● **اللغة:** الكنز في الأصل: هو الشيء الذي جمع بعضه إلى بعض، ويقال للشيء المجتمع: مكتنز، وناقة كِناز اللحم: مجتمعة. قال نفطويه: سمي الذهب ذهباً لأنه يذهب ولا يبقى، وسميت الفضة فضة لأنها تنفض، أي تتفرق فلا تبقى، وحسبك بالاسمين دلالة على

ترجمہ: لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے یہ معنی ہیں کہ دین اسلام سب دینوں پر دلیل سے غالب ہوگا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ کا وقت ہے کہ ہر دین والے مسلمان ہو جائیں گے۔ اور ابو جعفر نے کہا یہ (غلبہ) مہدی کے ظہور کے وقت ہوگا۔ پس کوئی بھی باقی نہ رہے گا مگر وہ اسلام کا اقرار کرے گا۔

عکس حوالہ نمبر:197

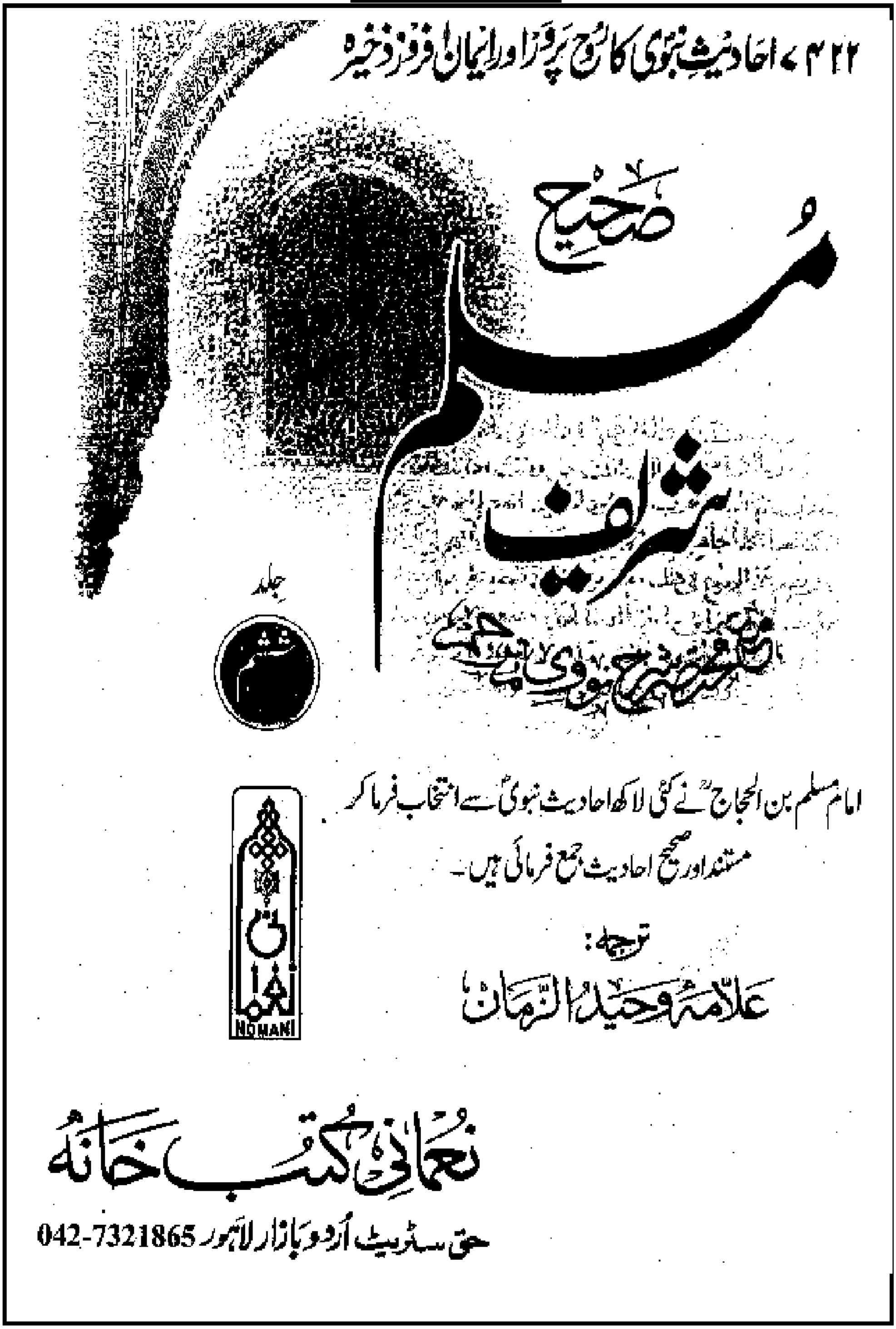

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مع ترجمہ

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر:197

وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ
إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ
جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ
نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي
طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ
ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ
اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ إِذْ
أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ
مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى
وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ
خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى
كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ
عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ
فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ
وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی)۔ اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو ایک قوم کے پاس آوے گا تو ان کو کفر کی طرف بلاوے گا۔ وہ اس پر ایمان لاویں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برساوے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگاوے گی۔ تو شام کو گورو (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلاوے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو نوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کرکے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰؑ سفید منار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰؑ اپنا سر جھکاویں گے تو پسینہ ٹپکے گا

عکس حوالہ نمبر:197

إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))۔

اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پاویں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلاویں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

عکس حوالہ نمبر:198

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (القرآن)

جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنن ابوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ــــ ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:198

سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اٰدَمَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ نَبِىٌّ يَعْنِىْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِىٌّ وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِىْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّىْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ۔

بَابٌ ۱۳ فِىْ خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِىُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُ حَبَسَنِىْ حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيْهِ تَمِيْمٌ الدَّارِىُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِىْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِى الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا الدَّجَّالُ اَخَرَجَ نَبِىُّ الْاُمِّيِّيْنَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَطَاعُوْهُ اَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ اَطَاعُوْهُ قَالَ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ۔

حصہ کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے اور اُن یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو یوں پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سُرخی و سفیدی کے درمیان ہے۔ یوں محسوس ہوگا جیسے اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے، صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ دجّال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان اُن پر نماز پڑھیں گے۔

جاسوسی کا بیان

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے تمیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کی کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں ایک عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا۔ تو کون ہے؟ عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں۔ اِس محل کی طرف جاؤ۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا۔ وہ طوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین و آسمان کے درمیان پھڑک رہا تھا۔ میں نے کہا۔ تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں دجّال ہوں۔ کیا اُمّیوں کے نبی کا ظہور ہو گیا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

31۔حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا مطلب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَانَتْ بَنُوْاِسْرَآئِیلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَآءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَۃِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْھُمْ حَقَّھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَآئِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاھُمْ.

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 252 مترجم علامہ وحید الزمان حذیفہ اکیڈمی لاہور) [199]

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اصلاح احوال کے لئے نبی آتے رہے۔جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو کوئی نبی ہی اس کا جانشین ہوتا تھا۔اور میرے (معاً) بعد نبی نہیں ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے اور وہ زیادہ ہوں گے۔صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا جس (خلیفہ) کی پہلے بیعت کر چکے ہو وہ عہد بیعت نبھاؤ اور ان (خلفاء) کے حق (اطاعت) ادا کرو۔اللہ تعالیٰ خود ان سے ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بارہ میں پوچھے گا۔

تشریح: امام بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا۔ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے سلسلۂ خلافت کا امّتِ محمدیہ سے مشابہت کے باوجود یہ فرق بھی بیان فرمایا ہے کہ وہاں انبیاء کے جانشین بھی نبی ہوتے تھے۔مگر میرے معاً بعد خلافت راشدہ کا نظام قائم ہوگا وہ خلیفے نبی نہیں کہلائیں گے تا خاتم النبیین ﷺ کی عظمت اور شرعی نبوت کا امتیاز قائم رہے۔اسی لئے آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے معاً بعد نبی کا خطاب کسی کے لئے جائز ہوتا تو اپنی دماغی وروحانی استعدادوں کے لحاظ سے حضرت عمرؓ اس لائق تھے مگر وہ بھی خلیفہ تو کہلائے، نبی کا نام نہیں پایا۔تاہم ہزار سالہ لمبے انقطاع کے بعد مسلمانوں کی گمراہی کے وقت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ایک امتی نبی کے آنے کی بشارت دی اور چار مرتبہ

گواہی دے کر فرمایا کہ وہ آنے والا مسیح موعودؑ نبی اللہ ہوگا یعنی وہ اللہ کا نبی ہو کر آئے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال۔ کتاب ہذا صفحہ 383 حوالہ نمبر 135)

اسی طرح ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صراحت بھی فرمادی کہ میرے اور اس آنے والے مسیح موعود کے درمیانی زمانے میں کوئی نبی نہیں۔

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 266 مترجم محمد انور مگھالوی ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)[200]

پس لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے ایک معنے یہ ہوئے کہ میرے معاً بعد کوئی نبی نہیں، کیونکہ نبی کریمؐ کے مذکورہ بالا فرمان کے مطابق ''بعدیّت'' کا زمانہ مسیح موعودؑ کے زمانہ تک ممتدّ تھا جس نے ''نبی اللہ'' ہو کر آنا تھا اسی لئے آپ نے فرمایا تھا کہ ابوبکرؓ سب سے بہتر اور افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔　(جامع الصغیر جلد1 صفحہ11 دار الکتب العلمیۃ بیروت)[201]

رسول اللہؐ نے محض امتی نبی کے پیدا ہونے کا امکان کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے جب اپنے رب کے حضور امت محمدیہ کا نبی ہونے کی درخواست کی تو یہی جواب ملا کہ اس امت کا نبی امت میں سے ہی ہوگا۔　(خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 30 ممتاز اکیڈمی لاہور)[202]

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ الزام خصم کے طور پر ختم نبوت پر ایمان کے باوجود حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ جسمانی نزول کے قائلین پر اتمام حجت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1۔ ''جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا تو معصیت ہے اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔۔۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 ایڈیشن 2008)

2۔ ''ہمارے نبیؐ کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ کی موت کو ہی چاہتا

ہے کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے ۔۔۔ حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مانا لیا جائے۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 392-393 ایڈیشن 2008)

دوسرے معنی لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے یہ ہو سکتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے بعد آپؐ جیسا عظیم الشان نبی کوئی نہیں ہوگا۔ اس صورت میں ''لا'' کے دوسرے معنی نفی کمال کے ہوں گے۔ جیسے رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ جب کسریٰ اور قیصر ہلاک ہو جائیں گے ان کے بعد کوئی کسریٰ و قیصر نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الحرب خدعۃ)

کسریٰ اور قیصر کے بعد ان کے جانشین بھی کسریٰ و قیصر تو کہلائے، مگر اس جیسا کوئی کسریٰ یا قیصر ظاہر نہ ہوا جو رسول اللہؐ کے زمانہ میں حکمران تھا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

''خود آنحضرت ﷺ نے لَا نَبِیَّ بَعْدِی فرما کر اس امر کا فیصلہ فرما دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آسکتا اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔''

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 218 ایڈیشن 2008)

مزید برآں قرآن کریم میں بھی امتی نبی پیدا ہونے کا ذکر موجود ہے (سورۃ النساء 70) اور حدیث میں آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کے ''نبی اللہ'' ہو کر آنے کا بیان ہے۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال) پس قرآن وحدیث کے خلاف لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں یہ معنی کیسے مراد لئے جاسکتے ہیں کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی بھی پیدا نہیں ہوگا بلکہ قرآن وحدیث کی پیروی میں یہی معنے ہوں گے کہ میرے بعد میری شان کا کوئی تشریعی نبی پیدا نہ ہوگا اور جو ہوگا وہ میرا تابع، امتی، خادم اور غلام ہوگا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس شخص کے جو آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔''

(استفتاء مترجم صفحہ 54 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 643 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:199

مترجم

صحیح البخاری

۲

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزماںؒ

حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر ۲ الفضل مارکیٹ ۱۷ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:199

عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا *

٦٦٩ – حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا *

اتنی بات ہے کہ میں (دنیا میں) خرید و فروخت کے معاملات کیا کرتا تھا' لوگوں سے تقاضا کرتا تھا' پھر جو کوئی مالدار ہوتا اس کو مہلت دیتا۔ (اگر وہ مہلت مانگتا) اور جو کوئی بیچارہ مفلس ہوتا اس کو میں معاف کر دیتا۔ (اپنا قرضہ ہی چھوڑ دیتا) آخر اللہ تعالیٰ (اس نیکی کے بدل) اس کو بہشت میں لے گیا۔ حذیفہ نے کہا' میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں ایک شخص نام نامعلوم) مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا' آگ خوب سلگانا۔ (مجھ کو اس میں جلا دینا)۔ جب آگ میرا گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے ہڈی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تو اس وقت ہڈیاں لے کر ان کو خوب پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا اس دن وہ راکھ دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا' اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا۔ اس سے پوچھا' تو نے ایسا کیوں کیا' وہ کہنے لگا' پروردگار تیرے ڈر سے آخر اللہ نے اس کو بخش دیا' (سبحان اللہ صدقے اس کے رحم و کرم کے) عقبہ بن عمرو نے کہا' یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت ﷺ سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا' یہ شخص کفن چور تھا۔ مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے' خبر دی کہا' مجھ کو معمر نے اور یونس نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہا' مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے' انہوں نے حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے۔ انہوں نے کہا' جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آن پہنچا' تو آپ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا۔ جب گرمی ہوتی تو آپ منہ کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے' یہود و نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار' انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں مسجد (عبادت گاہ) بنا لیں۔ آپ (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈراتے تھے۔

٦٧٠ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ *

٦٧٠۔ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن جعفر نے' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے فرات قزاز سے' کہا میں نے ابو حازم سے' سنا وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھتا رہا' میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے تھے' جب ایک پیغمبر گزر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا' مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا' پھر ہم کو آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' جو پہلے خلیفہ ہو جائے۔ (اس سے تم نے بیعت کر لی ہو)۔ تو اس کی بیعت پوری کرو' پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو (اس طرح کرتے رہو ان کا حق ادا کرو ان کی اطاعت کرتے رہو)۔ اللہ (قیامت کے دن) ان سے پوچھے گا' انہوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا۔

٦٧١ – حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى

٦٧١۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو غسان نے' کہا مجھ سے زید بن اسلم نے' انہوں نے عطاء بن یسار سے' انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ساتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے)۔ گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ

عکس حوالہ نمبر:200

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ

سُنن ابی داؤد مُترجم جلد سوم

امام ابو داؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابو العرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر:200

پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن مہینے کی مثل ہوگا، تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور بقیہ تمام دن تمہارے ان ایام کی مثل ہوں گے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن اور ایک رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اس دن (عام) دن رات کی مقدار کا اندازہ کر لینا۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شہر دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس نزول فرمائیں گے اور آپ اسے باب لد (جو بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے) کے پاس پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

عیسیٰ بن محمد، حمزہ نے سیبانی عن عمرو بن عبد اللہ عن ابی امامۃ عن النبی ﷺ کی سند سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور اسی کے ہم معنی نمازوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

3765۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا جائے گا۔

ابو داؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے قتادہ سے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی آخری آیات یاد کر لیں اور شعبہ نے قتادہ سے مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

3766۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ نزول فرمائیں گے اور جب تم انہیں دیکھو تو تم ان کی (اس طرح) پہچان کر لو کہ وہ درمیانی قد و قامت کے آدمی ہیں ان کی رنگت سرخی و سفیدی کے مابین ہے۔ ان کا لباس ہلکے زرد رنگ کا ہوگا اور ان کے سر کے بال اس طرح ہوں گے، گویا ان سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں اگرچہ اس تک تری بھی نہ پہنچی ہو۔ وہ اسلام کے نام پر لوگوں سے قتال کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور آپ جزیہ کو ساقط کر دیں گے (یعنی اس وقت دو میں سے ایک کام ہوگا یا قبول اسلام یا پھر قتل) اللہ تعالیٰ اس زمانے میں دین اسلام کے سوا تمام ادیان کو ختم کر دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے اور زمین

عکس حوالہ نمبر:201

الجامع الصغير

في

أحاديث البشير النذير

تأليف
الإمام جلال الدين بن أبي بكر السيوطي
المتوفى سنة ٩١١ هـ

١ ـ ٢

تنبيه
الحروف المرموز بها إلى الحديث الصحيح (صح) والحسن (ح) والضعيف (ض) وضعت في كتاب الجامع الصغير عقب رواة الحديث

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:201

تَشْبَعُ. ابْنَ آدَمَ، إِذَا أَصْبَحْتَ مُعَافىً فِي جَسَدِكَ، آمِناً فِي سِرْبِكَ، عِنْدَكَ قُوتُ يَوْمِكَ، فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ.

(عد هب) عن ابن عمر (صحـ).

٦٦ ـ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

(حم ق ت ن) عن أنس (د) عن أبي موسى (طب) عن جبير بن مطعم وعن ابن عباس وعن أبي مالك الأشعري (صحـ).

٦٧ ـ ابْنُ السَّبِيلِ أَوَّلُ شَارِبٍ ـ يَعْنِي مِنْ زَمْزَمَ. (طص) عن أبي هريرة (ح).

٦٨ ـ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، إِلاَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ.

(حم ت ه) عن علي (ه) عن أبي جحيفة (ع) والضياء في المختارة عن أنس (طس) عن جابر وعن أبي سعيد.

٦٩ ـ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّأْسِ.

(ع) عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه عن جدّه قال ابن عبد البرّ وما له غيره (حل) عن ابن عباس (خط) عن جابر.

٧٠ ـ أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ نَبِيٌّ. (طب عد) عن سلمة بن الأكوع.

٧١ ـ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِي وَمُؤْنِسِي فِي الْغَارِ، سُدُّوا كُلَّ خُوخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خُوخَةِ أَبِي بَكْرٍ.

(عم) عن ابن عباس.

٧٢ ـ أَبُو بَكْرٍ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (فر) عن عائشة (ض).

٧٣ ـ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، والزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

(حم) والضياء عن سعيد بن زيد (ت) عن عبد الرحمن بن عوف (صحـ).

٧٤ ـ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَرِثِ سَيِّدُ فِتْيَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ابن سعد (ك) عن عروة مرسلاً.

٧٥ ـ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوباً، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً. الْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ.

(ق ت) عن أبي هريرة (صحـ).

٧٦ ـ أَتَانِي جِبْرِيلُ بِالْحُمَّى وَالطَّاعُونِ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمَّى بِالْمَدِينَةِ، وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ، فَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لأُمَّتِي، وَرَحْمَةٌ لَهُمْ: وَرِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِينَ. (حم) وابن سعد عن أبي عسيب (صحـ).

٧٧ ـ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ وإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ. قُلتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمرَ. (حم ت ن حب) عن أبي ذرّ (صحـ).

٧٨ ـ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. (ق) عن أبي ذرّ.

١١

ترجمہ: ابوبکرؓ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

عکس حوالہ نمبر:202

الخصائص الکبریٰ

مصنّف

علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین مولانا عبد الاحد قادری

جلد اوّل

ممتاز اکیڈمی

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:202

چنانچہ حضرت موسیٰ کو طمانیت قلب حاصل ہوگئی اور وہ خوش ہوگئے۔

﴿ابونعیم﴾

توریت میں امت محمدیہ کے اوصاف:

حضرت سعید بن ابی ہلال سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت کعب سے کہا کہ مجھ کو نبی کریم ﷺ اور آپ کی امت کے بارے میں بتایئے۔ انہوں نے کہا میں خدا کی کتاب توریت میں اس کا تذکرہ اس طرح پاتا ہوں کہ:

حضور احمد مجتبیٰ ﷺ اور ان کی امت بہت زیادہ حمد الٰہی میں مصروف رہنے والی ہے جو مساعد اور نا مساعد ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گی۔ ہر بلندی پر کبریائی اور ہر پستی پر تسبیح بجا لائے گی۔ ان کی اذانیں فضاء آسمانی میں گونجیں گی اور ان کی نمازوں میں بھی اس طرح گونج ہوگی جیسے درخت پر شہد کی مکھیوں کی گونج ہوتی ہے۔ وہ فرشتوں کی صفوں کی مانند اپنی نمازوں میں صفیں بنائیں گے اور میدان جہاد میں بھی مثل نمازوں کے صف بندی کریں گے۔ فرشتے ان کے آگے اور پیچھے تیز پیکاں والے تیر لیے کھڑے ہوں گے اور جب وہ راہ خدا میں صف بستہ ہوں گے تو حق تعالیٰ ان پر سایہ کناں ہوگا۔ حضرت کعب نے اس موقع پر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح شاہین اپنے آشیانہ پر سایہ کرتا ہے، اسی طرح یہ لوگ میدان جنگ میں قائم رہیں گے تا وقتیکہ حضرت جبرئیل نہ آجائیں۔

﴿ابونعیم﴾

احمد مجتبیٰ کا منکر جہنمی ہے:

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کا منکر ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰ نے کہا: اے رب! احمد کون ہے؟ فرمایا:

> ''میں نے کسی مخلوق کو ان سے بڑھ کر مکرم نہیں بنایا اور میں نے ان کا نام تخلیق آسمان و زمین سے پہلے عرش پر لکھا۔ بلاشبہ میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک وہ ان کی امت میں داخل نہ ہو۔''

حضرت موسیٰ نے کہا ان کی امت کیسی ہے؟ فرمایا: وہ بہت زیادہ حمد کرنے والی امت ہے جو چڑھتے ہوئے اور اترتے ہوئے ہر حال میں خدا کی حمد کرنے والی ہے۔ وہ اپنی کمریں باندھیں گے اور اعضاء کو پاک کریں گے۔ وہ دن میں روزہ دار اور رات کو ذکر و اذکار اور عبادت میں گزار دیں گے۔ ان کے قلیل عمل کو قبول کروں گا اور ''لا الٰہ الا اللہ'' کی شہادت پر ان کو جنت میں داخل کروں گا۔

عرض کیا اس امت کا نبی مجھے بنا دے؟ فرمایا: اس امت کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کیا: مجھے اس نبی کا امتی بنا دے؟ فرمایا: تمہارا زمانہ پہلے ہے اور ان کا زمانہ آخر میں، لیکن بہت جلد میں تم

32۔آخری نبی اور آخری مسجد سے مراد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ.

(صحیح مسلم اردو جلد دوم صفحہ 316 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور)[203]

ترجمہ: حضرت ابوہریرةؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

تشریح: صحیح مسلم کے علاوہ یہ حدیث امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث کے مطابق جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد آخری مسجد ہے بعینہٖ اسی طرح آپؐ آخری نبی ہیں۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ مسجد نبوی ان معنی میں تو ہرگز آخری مسجد نہیں کہ اس کے بعد اسلام میں کوئی مسجد بنائی ہی نہ گئی ہو یا کوئی عبادت گاہ مسجد نہ کہلا سکے۔ پس جس طرح اس حدیث میں آخری مسجد کا مطلب شرف و مقام اور فضیلت و مرتبت کے لحاظ سے آخری ہونا ہی ہے یہی معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ محض انبیاء کے آخر میں آپؐ کا آنا اپنی ذات میں کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ 84 مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ)[204]

علامہ حکیم ترمذی (متوفی: 279ھ) کے نزدیک بھی خاتم النبیین کے یہ معنی کرنا کہ آپ ﷺ محض بعثت کے لحاظ سے آخری ہیں اس میں کوئی تعریف اور علم کی بات نہیں ہے۔ ایسے معنی جاہل اور بے علم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ (ختم الاولیاء صفحہ 341 مطبعة الكاثوليكية بيروت)[205]

اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے لحاظ سے بھی آخری صاحب شریعت نبی ہیں۔ مگر آپؐ کے آخری نبی ہونے سے حقیقی مراد نبوت کا وہ آخری مقام اور مرتبہ حاصل کرنا ہے جو آپؐ کی ذات بابرکات پر ختم ہو چکا ہے۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اپنے آپ کو آخر الانبیاء اور اپنی امّت کو آخر الامم بیان فرمایا یعنی آپ آخری شریعت والے نبی ہیں۔جس کے نتیجہ میں آپ کی امّت آخری امّت ہے اور جس طرح آپؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اسی طرح آپؐ کی امّت بھی تمام امتوں سے افضل اور خیر الامم ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''جناب سیدنا ومولانا سید الکل وافضل الرسل خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ......ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اَور کو حاصل ہو سکے۔''

(توضیح مرام صفحہ 23 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 62 ایڈیشن 2008)

آپؑ اپنے منظوم عربی کلام میں کیا خوب فرماتے ہیں:

لَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی
رِیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْیَانِ
تَمَّتْ عَلَیْهِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّةٍ
خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَآءُ کُلِّ زَمَانٖ
هُوَخَیْرُ کُلِّ مُقَرَّبٍ مُتَقَدِّمٍ
وَالْفَضْلُ بِالْخَیْرَاتِ لَابِزَمَانٖ
یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٖ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 592-593 ایڈیشن 2008)

ترجمہ: بے شک محمد ﷺ بہتر مخلوقات اور صاحب کرم وعطاء اور شرفاء لوگوں کی روح اور ان کی قوت اور چیدۂ اعیان ہیں۔ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ میں علی الوجہ الاتم موجود ہیں۔ہر زمانے کی نعمت آپؐ کی ذات پر ختم ہے۔آپؐ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں اور فضیلت کا رہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ دورد بھیج، اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

(شرح القصیدہ از مولانا جلال الدین شمس صاحب صفحہ 18-19-22)

عکس حوالہ نمبر:203

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

لِلامام اَبی الحُسین مُسلِم بن الحجاج بن مُسلِم القُشیری النیسابوری رحمہ اللہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۲

مترجم: مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:203

كُلَّمَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ.

کہ اس حدیث کے بارے میں ہم حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بات نہیں کر سکے (اگر ہم بات کر لیتے تو) حضرت ابو ہریرہ ؓ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث نقل کر کے سنا دیتے۔ ہم اس سلسلہ میں یہ بات کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ گئے تو ہم نے اس حدیث کے بارے میں اُن سے ذکر کیا جو ہم نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے معلوم کرنی تھی تو حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری مسجد ہے۔

٣٣٧٧ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

٣٣٧٧ : حضرت یحییٰ بن سعید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو صالح سے پوچھا کہ کیا تُو نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا ذکر کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے مجھ خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے یا فرمایا کہ مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے کی طرح ہے۔

٣٣٧٨ : وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

٣٣٧٨ : حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

٣٣٧٩ : وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ

٣٣٧٩ : حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عکس حوالہ نمبر:204

تحذیر الناس

من انکار أثر ابن عباس رضی اللہ عنہ

تالیف

حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ

بانیٔ دار العلوم دیوبند (م ۱۲۹۷ھ)

مُقدّمہ

علامہ ڈاکٹر خالد محمود ڈائرکٹر اسلامک اکیڈیمی مانچسٹر

حاشیہ

مولانا حافظ عزیز الرحمن ایم اے، ایل ایل بی

توضیح بعض عبارات

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم

مکتبہ حفیظیہ

مکی مسجد ○ بخاری روڈ ○ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس ۳۳۱

عکس حوالہ نمبر:204

کریں بلکہ اس سے بڑھ کر انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کھٹکا تھا اقرار میں کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اوپر نیچے اسی طرح اور زمینیں تسلیم کر لیں تو میں ذمہ کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی۔ نہ کسی آیت کا تعارض، نہ کسی حدیث سے معارضہ۔ رہا اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں سو جب انکار اثر مذکور میں باوجود تصحیح آئمہ حدیث یہ جرأت ہے تو اقرار اراضی زائدہ از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں۔ علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور میں قدر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اس کے کہ اس شہر کے برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل، تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کی حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر درصورت تسلیم اور چند زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانی سے انکار نہ ہو سکے گا۔ جو وہاں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوات میں کچھ خبث کیجئے۔

حضورؐ کی افضلیت سب انبیاء سے

ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے، جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا

لہ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ میرے مختار اور پسندیدہ معنی تو یہ ہے کہ آیۃ خاتم النبیین میں خاتم کا معنی عام لیا جائے کہ کوئی آپ کے مرتبہ کا نہیں اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی نبی ہوگا اور آپ ہی کی نبوت ہر جگہ ہے۔ اس معنی کے مراد لینے سے تینوں قسم کی ختم نبوۃ زمانی مکانی اور رتبی اسی آیۃ سے ثابت ہو جائیگی۔ اگر آیۃ میں خاص معنی مراد لیا جائے تو ختم نبوت مرتبی مراد لینا ہی بہتر ہے کیونکہ ختم نبوت زمانی سے آپ کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی اور اس صورت میں یہ امکان باقی رہتا ہے کہ آپ کے ہم مرتبہ کوئی نبی میں فرق صرف اتنا ہے آپ سب کے بعد تشریف لائے ہیں محض پیچھے اور سب کے آخر آنے سے آپ کی شان کا نرالا پن ظاہر نہیں ہوتا۔ پس اس صورت میں آیۃ کا معنی یہ ہوگا کہ آپ تمام نبیوں سے مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہیں اور کوئی آپ کا مثل اور ہم مرتبہ نہیں ۱۲۔

عکس حوالہ نمبر:205

بحوث ودراسات
بإدارة معهد الآداب الشرقية في بيروت
١٩

كتاب ختم الأولياء

تأليف

الشيخ أبي عبد الله محمد بن علي بن الحسن الحكيم الترمذي

تحقيق
عثمان اسماعيل يحيى
عضو المركز القومي للأبحاث العلمية في باريز
شعبة الحضارة الاسلامية

المطبعة الكاثوليكية - بيروت

عکس حوالہ نمبر:205

٣٤١

عن رسول الله ، صلى الله عليه وسلم ، انه قال: « فإذا أتوا آدم ، يسألونه ان يشفع لهم الى ربّه ، قال لهم آدم: أرأيتم لو أن أحدكم جمع متاعه في غيبته ثم ختم عليها ، فهل كان يؤتى المتاع الا من قبل الختم ؟ فاتوا محمدًا ، فهو خاتم النبيين » . ومعناه عندنا : ان النبوة تمّت بأجمعها لمحمد ، صلى الله عليه وسلم. فجعل قلبه ، لكمال النبوة ، وعاء عليها ، ثم ختم !

ينبؤك[هـ] (هذا) ، ان الكتاب المحتوم والوعاء المختوم ، ليس لأحد عليه سبيل ، في الانتقاص منه ، ولا بالازدياد فيه مما[و] ليس منه . وان سائر الانبياء[ي] ، عليهم[أ٢] السلام[أ٢] ، لم[ب٢] يختم لهم على قلوبهم ، (فهم غير آمنين ان تجد) النفس سبيلًا الى ما فيها .

ولم يدع الله[ت٢] الحجة مكتومة[ث٢] ، في باطن قلبه حتى اظهرها[ج٢] : فكان بين كتفيه[ح٢] ذلك الختم ، ظاهرًا كبيضة حمامة[خ٢] [٢٢٠أ] . و (هذا) له شأن عظيم[د٢] تطول قصته .

فان الذي عمي عن خبر[ذ٢] هذا ، يظن[ر٢] ان « خاتم النبيين[ز٢] » تأويله انه آخرهم[س٢] مبعثًا[ش٢] . فأي منقبة[ص٢] في هذا؟ وأي علم في هذا؟ هذا[ض٢] تأويل البله ، الجهلة !

٢٢٠أ) ما يتعلق بالظاهرة المادية لختم النبوة في جسم النبي ، عليه الصلاة والسلام ، (بين كتفيه) راجع كتاب الشريعة للآجري ص٤٥٧ .

هـ ينبك VF .
و ما V .
ي النبيين V .
أ٢ – أ٢ – V .
ب٢ – F .
ت٢ + تلك V .
ث٢ مكتوما V .
ج٢ اظهره V .
ح٢ كتفي E .
خ٢ حمام V ، + مكتوب عليه محمد رسول الله V .
د٢ عجيب V .
ذ٢ – V .
ر٢ نظر V .
ز٢ + النبي عليه الصلاة والسلام V .
س٢ + آخر النبيين F .
ش٢ معنا VF .
ص٢ مبعثه VF .
ض٢ – V .

ترجمہ: ختم نبوت کی حقیقت سے بے بہرہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے، اس میں کونسی تعریف اور علم ہے۔ یہ تو بے وقوف اور جاہل لوگوں کی تشریح ہے۔

33۔ جھوٹے مدعیانِ نبوّت کی پیشگوئی کا پورا ہونا

عَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .. وَاِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 238-239 مترجم محمد انور مگھالوی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) [206]

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ ایک طویل حدیث کے آخر میں یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور یقیناً عنقریب میری امت میں تیس کذّاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تشریح: ابوداؤد کے علاوہ محدّث ابن ابی شیبہ اور امام حاکم نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔　(مستدرک حاکم اردو جلد 6 صفحہ 562-563 شبیر برادرز لاہور)

اس حدیث میں رسول اللہؐ نے اپنے بعد ہر دعویدار نبوت کو جھوٹا قرار دینے کی بجائے معین تعداد کے ساتھ صرف تیس کذّابوں یعنی جھوٹے دعویداران نبوت کا ذکر فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی سچے مدعی نبوت کے آنے کا امکان بہر حال موجود ہے ورنہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد آنے والے صرف تیس جھوٹے افراد کا ذکر نہ کرتے بلکہ ہر مدّعی نبوت کو ہی جھوٹا قرار دیتے۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا جبکہ آپؐ نے ایک سچے مسیح نبی اللہ کی آمد کی خود بشارت دی تھی۔

جہاں تک معین تیس کذابوں کی تعداد کا تعلق ہے اس سے مراد جھوٹے مدعیان کی کثرت کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کیونکہ بعض دوسری روایات میں اس سے زیادہ تعداد بھی مذکور ہے۔ تاہم اگر یہاں تیس کا معیّن عدد بھی مراد لیا جائے تو بھی یہ پیشگوئی آج سے پانچ سو برس قبل نویں صدی ہجری میں پوری ہو چکی ہے۔

چنانچہ امام ابوعبداللہ (متوفی 828ھ) لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اگر ایسے مدعیان نبوت کو شمار کیا جائے تو ان کی تعداد تیس

پوری ہو جاتی ہے اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے۔

(اکمال الاکمال الجزء التاسع صفحہ258 دار الکتب العلمیۃ بیروت)[207]

اس حدیث میں خاتم النّبیّین کا لفظ بھی تشریح طلب ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ سورۃ احزاب کی آیت خاتم النبیین (نمبر 41) میں لفظ خاتَم تاء کی زبر سے ہے جس کے معنے مہر کے ہیں۔ تاء کی زیر سے خاتِم (اسم فاعل) نہیں کہ اس کے معنی ختم کرنے والا کئے جاسکیں۔ انہی معنی کی وضاحت کی خاطر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے استاد، قاری ابو عبدالرحمٰن السلمی کو بطور خاص یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت حسن وحسین کو خاتَم تاء کی زبر سے پڑھانا۔

(تفسیر در منثور اردو جلد پنجم صفحہ 578 ضیاء القرآن پبلی کیشنز)[208]

اس کی حکمت یہ تھی کہ خاتَم کے معنی مُہر کے ہیں جو تصدیق کے لیے لگائی جاتی ہے اور ''نبیوں کی مہر'' سے مراد آنحضرتؐ کا تمام انبیاء کے مصدّق ہونے کا مقام ہے۔ آپؐ ہی وہ منفرد نبی ہیں جنہوں نے گزشتہ تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی اور ان سب پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی۔ (البقرۃ:286)

خاتم النّبیّین کے یہی وہ معنے ہیں جس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ صحابہ سے فرمایا کرتی تھیں کہ:

''قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَلَا تقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ.''

(تفسیر در منثور مترجم جلد پنجم صفحہ 578 ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر 208)

کہ تم یہ تو کہو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

خاتم کے انہی معنی کی وضاحت اس حدیث سے بھی خوب ہوتی ہے جو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

''اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْاَوْلِيَآءِ.''

(مناقب آل ابی طالب الجزء الثالث صفحہ 303 دار الاضواء بیروت)[209]

میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؓ! تو خاتم الاولیاء ہے۔ اہلسنت وشیعہ میں سے کوئی بھی حضرت علیؓ خاتم الاولیاء کو ایسا آخری ولی قرار نہیں دیتا۔ جن کے بعد امت میں کوئی ولی ہی پیدا نہیں ہوا بلکہ اس حدیث کی رُو سے حضرت علیؓ کو ولایت کے اس آخری مقام پر فائز سمجھا جاتا ہے جن کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ یہی معنی خاتم الانبیاء کے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا وہ آخری مقام

اور مرتبہ پایا کہ اب آپؐ کی اطاعت کے بغیر کسی کو یہ مقام قیامت تک نصیب نہیں ہوسکتا۔ ہاں کامل اطاعت کے نتیجہ میں صرف آپؐ کے امتی ہی یہ روحانی انعام پا سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا o (النساء:71) کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس کے اس رسول محمد ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

دوسرے اس حدیث میں ''بعدی'' کا لفظ بھی وضاحت طلب ہے کیونکہ اس لفظ میں زمانی بُعد کے علاوہ ''خلاف'' کے معنی بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے لیے بھی قرآن شریف میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ازلی ابدی ہے اس کا ''بعد'' نہیں ہوسکتا پس فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ o (جاثیہ:7) کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کو چھوڑ کر (یا ان کے خلاف) یہ کس (کافر) بات پر ایمان لائیں گے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں سونے کے کنگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے تو اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ دو کذاب ''میرے بعد'' نکلیں گے اور وہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہیں۔

(تیسیر الباری جلد 4 صفحہ 284 نعمانی کتب خانہ لاہور) [210]

یہ دونوں کذاب آنحضورؐ کے زمانہ میں موجود تھے۔ مسیلمہ نے آپؐ کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ شروع کر دیا تھا۔ جیسا کہ اس نے رسول اللہؐ کے نام اپنے ایک خط میں نبوت میں شریک کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور دوسرا مدعی نبوت اسود نامی تو آپؐ کی زندگی میں ہی مارا بھی گیا۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ اول صفحہ 368 مترجم سید محمد ابراہیم نفیس اکیڈمی کراچی) [211]

پس یہاں ''بعد'' سے ان کذّابوں کا مخالفانہ خروج مراد ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی لکھا ہے کہ حضورؐ کی زندگی میں مُسیلمہ کذّاب نے واضح طور پر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا۔ شراب اور زنا کو حلال قرار دیا فریضہ نماز کو ساقط کر دیا اور قرآن مجید کے مقابل پر سورتیں بنائیں۔ (حجج الکرامہ صفحہ 234 مطبع شاہجہانی بھوپال) [212]

پس لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کے یہی معنی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل اور برخلاف کوئی نئی یا پرانی شریعت والا نبی نہیں آ سکتا صرف امّتی اور تابع نبی آ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طبرانی میں

''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' کی روایت کے ساتھ یہ استثناء بھی مذکور ہے کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ چنانچہ محققین کو ماننا پڑا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بطور نبی آنے کا استثناء ہوسکتا ہے۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اِلَّا اَنْ یَشَاءَ اللّٰہُ کہ مَیں خاتم النّبیّٖن ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔

(تذکرة الموضوعات صفحه 88 دار احیاء التراث بیروت)[213]

امّتِ محمدیہ میں آنیوالے عیسیٰ نبی اللہ کو رسول اللہؐ کا چار مرتبہ نبی قرار دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف امّتی نبی کے آنے کا امکان موجود ہے اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اسرائیلی مسیح (جو قرآن کریم کے مطابق وفات پا چکے) ہرگز اس سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ آیت خاتم النّبیّٖن اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ رسول اللہؐ کے بعد کسی بھی صاحب شریعت نبی کے آنے میں روک ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت عیسیٰؑ نبی اللہ کو قرآن کے برخلاف زندہ خیال کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا نزول مانتے ہیں وہ بالفاظ دیگر حضرت عیسیٰؑ کو آخری نبی اور ''خاتم النّبیّٖن'' قرار دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

> ''اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النّبیّٖن ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں...... بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے......نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرتِ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرّسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلّی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوتِ محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207-208 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:206

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

سُنن ابی داؤد مُترجم جلد سوم

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابو العرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر:206

رضی اللہ عنہ اور یزید کے مابین ہونے والا واقعہ ہے کیونکہ یہ ایسا شر تھا جو قریب بھی تھا اور عرب و عجم میں سے ہر ایک پر ظاہر بھی تھا۔ واللہ اعلم

3709۔ قَالَ أَبُو دَاوُد حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحِ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لیے وہ زمانہ قریب ہے کہ انہیں مدینہ طیبہ میں محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحدوں میں سے نسبتاً زیادہ دور سلاح ہو گی۔ احمد بن صالح نے عنبسہ سے اور انہوں نے یونس کے واسطہ سے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: سلاح خیبر کے قریب ایک جگہ ہے۔

3710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی یا فرمایا: بے شک میرے رب نے میرے لیے زمین لپیٹ دی اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور بے شک میری امت کی بادشاہی عنقریب اس تک پہنچ جائے گی جو کچھ میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور دو خزانے مجھے عطا کر دیے گئے ہیں: (یعنی) سرخ (سونا) اور سفید (چاندی) اور میں نے اپنے رب کریم سے اپنی امت کے لیے یہ التجا کی ہے کہ وہ اسے عام قحط کے سبب ہلاک و برباد نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے اپنے سوا کسی غیر دشمن کو مسلط کرے کہ وہ ان کی جڑ کاٹ کر مکمل طور پر انہیں ہلاک کر دے۔ بلاشبہ میرے رب نے مجھے فرمایا ہے: اے محمد! ﷺ بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ فرما دیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جا سکتا۔ میں انہیں عام قحط کے سبب ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی میں ان کے اپنے سوا کوئی غیر دشمن ان پر مسلط کروں گا کہ وہ انہیں مکمل طور پر ہلاک و برباد کر دے۔ اگرچہ دشمن ان پر ہر جانب سے اکٹھے ہو جائیں۔ (وہ بھی ان پر

عکس حوالہ نمبر:206

کامیاب نہ ہو سکیں گے) یہاں تک کہ یہ آپس میں بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور ان میں سے بعض بعض کو قیدی بنائیں گے۔ البتہ مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے (کہ وہ اپنی غلط دعوت کے سبب اسے صراط مستقیم سے بھٹکا دیں گے جیسا کہ فتنہ خلق قرآن، معتزلی نظریات اور انہی کی طرح کی دیگر تحریکیں۔ واللہ اعلم) اور جب میری امت میں تلوار چلا دی جائے گی تو پھر یوم قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قتل و غارت گری ہمیشہ ہوتی رہے گی) اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا: وہی گروہ (دلائل کے ساتھ) غالب رہے گا اور جس نے بھی ان سے اختلاف کیا وہ انہیں کوئی نقصان اور ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے (اور ہر ایک کی موت واقع ہو جائے) واللہ اعلم۔

3711۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین خصلتوں سے امان عطا فرمائی ہے: یہ کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعا کرے اور پھر تم تمام کے تمام ہلاک ہو جاؤ، (ایسا نہ ہوگا) یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آ جائیں اور یہ کہ تم گمراہی اور ضلالت پر جمع نہ ہو گے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان تینوں سے اس امت کو محفوظ رکھا ہے کہ نہ تو اہل باطل اہل حق پر غالب آ سکتے ہیں اور نہ ہی یہ امت گمراہی پر اتفاق کر سکتی ہے)۔

3712۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُد مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس گھومتی رہے گی۔ پس اگر وہ ہلاک ہو گئے تو یہ راستہ انہی کا ہوگا جو پہلے لوگوں میں سے ہلاک ہو گئے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم ہو گیا تو وہ ان کے لیے ستر برس تک قائم ہو جائے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: کیا یہ اس زمانے میں سے ہے جو باقی ہے یا اس میں سے جو گزر چکا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو گزر چکا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد الخ صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 207

صحيح مسلم

للامام الحافظ ابن الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن كوشان القشيري
النيسابوري المتوفى سنة ٢٦١ هجرية المدفون بنصرآباد ظاهر نيسابور

مع شرحه المسمّى

إكمال إكمال المعلم

للامام أبي عبد الله محمد بن خلفة الوشتاني الأبي المالكي المتوفى سنة ٨٢٧ أو سنة ٨٢٨ هجرية

وشرحه المسمّى

مكمل إكمال الإكمال

للامام أبي عبد الله محمد بن محمد بن يوسف السنوسي الحسني المتوفى سنة ٨٩٥ هـ
رحم الله الجميع وأسكنهم في جنانه المحل الرفيع

تنبيه: جعلنا متن صحيح الامام مسلم بصدر الصحيفة وبذيلها شرح السنوسي مفصولاً بينهما بجدول الى كتاب الإيمان
ومنه جعلنا متن الصحيح بالهامش وشرح الأبي بصدر الصحيفة وبذيلها شرح السنوسي.

تنبيه: لوجود نسخة من شرح الإمام الأبي في المكتبة الخديوية المصرية التزمنا مقابلة النسخة الواردة من المغرب
على تلك النسخة وإن كانت النسخة المغربية أصح منها احتياطاً وطمأنينة للبال.

الجزء السابع

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر:207

(۲۵۸)

(ع) يعني اليهود والغرقد العوسج قال أبو حنيفة الدينوري العوسجة اذا عظمت فهي غرقدة ورأيت في بعض التعاليق ان الغرقد هو الدفلى ولا يصح (ط) الغرقد شجر معروف له شوك معروف ببلاد بيت المقدس وهناك يكون قتل الدجال واليهود (قوله في الآخر لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله) (ع) هذا الحديث ظهر صدقه فانه لو عدمن تنبأ من زمنه صلى الله عليه وسلم الى الآن لبلغ هذا العدد و يعرف ذلك من يطالع التواريخ ولولا الاطالة لفعلنا ذلك ﴿ قلت ﴾ دعوى النبوة لفظا أو معنى يدخل فيه ما يتفق من كثير أن يقول قد قيل لي أو أذن لي وكان الشيخ ينكر هذه المقالة كثيرا ويقول لا أقبلها ولا من المرجاني الذي صحت ولايته قال وقد اختلف بم يعرف النبي ان الذي يخاطبه ملك فكيف يصح لغيره أن يأتي بكلام فيه تعمية توهم ان الذي يقول له ذلك ملك

﴿ أحاديث ابن صياد وهو الدجال ﴾

(ط) يقال ابن صياد وابن صائد واسمه صاف وكل ذلك في الام قال الواقدي ونسبته في بني النجار وقيل هو من اليهود وكانوا احلافا لبني النجار (ع) ولا شك انه أحد الدجاجلة الكذابين لدعواه أنه رسول الله وانه يأتيه كاذبان وصادقان وانه رأى عرشا فوق الماء والذي تدل عليه الاحاديث أنه لم يتعين له صلى الله عليه وسلم انه هو الدجال ولم يوح اليه في أمره بشيء وانما أوحي اليه بصفة الدجال من حيث هو وكان بعض أمارات تلك الصفات فيه وفيه ما خالف تلك الصفة ككون الدجال أعور ولم يكن هو أعور وكون الدجال لا يولد له وقد ولد له ولذلك ظهر منه ما يوجب التعارض حسبما يأتي كقوله لرسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله وكقوله لابن عمر ما قال وانتفاخه حتى ملأ السكة وقوله وقد قيل له أيسرك أن تكون ذلك الرجل قال لو عرض علي ما كرهت وقوله اني لاعرفه وأعرف مولده وأعرف أين هو وصدر منه بعد مقالته هذه علامات خير فاسلم وأقلع عن هذه المقالات وحج وجاهد مع المسلمين وترجم الطبري وغيره عليه في تراجم الصحابة * واختلف

(قوله حتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله) (م) هذا الحديث ظهر صدقه بانه لو عد من تنبأ من زمنه صلى الله عليه وسلم الى الآن بلغ هذا العدد (ب) دعوى النبوة لفظا ومعنى حتى يدخل فيه ما يتفق من كثير أن يقول قد قيل لي أو أذن لي وكان الشيخ ينكر هذه المقالة كثيرا و يقول لا أقبلها ولا من المرجاني الذي ثبتت ولايته قال وقد اختلف بم يعرف النبي أن الذي يخاطب ملكا فكيف يصح لغيره أن يأتي بكلام فيه تعمية توهم ان الذي يقول له ذلك ملك

﴿ باب ذكر ابن صياد ﴾

﴿ ش ﴾ (ط) يقال ابن صياد وابن صايد ونسبته في بني النجار وقيل هو من اليهود وكانوا حلفاء بني النجار (ع) ولا شك انه أحد الدجاجلة الكذابين لدعواه انه رسول الله وانه يأتيه كاذبان وصادقان وانه رأى عرشا فوق الماء والذي تدل عليه الاحاديث انه لم يتعين له صلى الله عليه وسلم انه هو الدجال ولم يوح اليه في أمره بشيء وانما أوحي اليه بصفة الدجال من حيث هو وكان بعض أمارات تلك الصفة فيه وفيه ما خالف وكذا ظهر منه ما يوجب التعارض حسبما يأتي كقوله لرسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله وكقوله لابن عمر ما قال وانتفاخه حتى ملأ السكة وصدر منه بعد مقالاته هذه علامة خير فاسلم وأقلع عن هذه المقالات وحج وجاهد مع المسلمين وترجم الطبري وغيره

أخبرنا وقال أبو بكر ثنا أبو الاحوص ح وثنا أبو كامل الجحدري ثنا أبو عوانة كلاهما عن سماك عن جابر ابن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان بين يدي الساعة كذابين زاد في حديث أبي الاحوص قال فقلت له أنت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم * وحدثني ابن مثنى وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سماك بهذا الاسناد مثله قال سماك وسمعت أخي يقول قال جابر فاحذروهم * حدثني زهير بن حرب واسحق بن منصور قال اسحق أخبرنا وقال زهير ثنا عبد الرحمن وهو ابن مهدي عن مالك عن أبي الزناد عن الاعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله

ترجمہ: اور آنحضرتؐ کی یہ حدیث کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال خروج کریں گے، ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ یہ وہ حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے اب تک ہر ایک جھوٹے مدعی نبوت کو گنا جائے تو یہ عدد پورا ہو جاتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:208

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

عکس حوالہ نمبر:208

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے خوبصورت بنائے مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ لوگ اس کے اردگرد چکر لگائیں۔ اسے دیکھ کر خوش ہوں اور کہیں یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ میں وہ اینٹ ہوں۔ میں خاتم النبیین ہوں۔(1)

امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ انبیاء میں میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے حسین وجمیل و مکمل کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے، وہ اینٹ اس جگہ نہ رکھے۔ لوگ اس عمارت کے اردگرد چکر لگانے لگیں اور اس سے خوش ہوں اور کہیں کاش! اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہوتی۔ میں انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔(2)

امام ابن مردویہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میری امت میں ستائیس دجال و کذال ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ کہو خاتم النبیین یہ نہ کہو لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔(4) 210-الف

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس یہ کہا صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب تو نے خاتم الانبیاء کہہ دیا تو تیرے لیے یہ کافی ہے کیونکہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں۔ اگر وہ تشریف لائیں تو ایک اعتبار سے پہلے اور ایک اعتبار سے بعد میں ہوئے۔(5)

امام ابن انباری رحمہ اللہ نے مصاحف میں حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پڑھایا کرتا تھا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے مجھے فرمایا انہیں خاتم النبیین (تاء کے فتح کے ساتھ) پڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾

"اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے"۔

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 312، دار صادر بیروت 2۔ سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 13، صفحہ 89 (3613)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 396، دار صادر بیروت
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب لا نبی بعد النبی ﷺ، جلد 5، صفحہ 336 (26653)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
5۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 337 (26654)

عکس حوالہ نمبر:209

مناقب آل أبي طالب

تأليف

أبي جعفر محمد بن علي بن شهرآشوب السروي المازندراني

تحقيق وفهرسة

د. يوسف البقاعي

الجزء الثالث

دار الأضواء

عکس حوالہ نمبر:209

إمام الخلق كلهم . كان النبيّ أكرم العناصر ﴿ الذي يراك حين تقوم وتقلبك في الساجدين ﴾ [الشعراء : ٢١٩] ، وعليّ منه وهو الذي ﴿ خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً﴾ [الفرقان: ٥٤]. وقال فيه: ﴿ومنهم الذين يؤذون النبيّ ويقولون هو أذن﴾ [التوبة: ٦١]، وقال لعليّ: ﴿وتعيها أذن واعية﴾ [الحاقة: ١٢]. وقال النبيّ: «نصرت بالرعب»، وقال: «يا عليّ الرعب معك يقدمك أينما كنت».

سهل بن عبد الله عن محمد بن سوار عن مالك بن دينار عن الحسن البصري عن أنس في حديث طويل سمعت رسول الله ﷺ يقول : « أنا خاتم الأنبياء ، وأنت يا عليّ خاتم الأولياء » . وقال أمير المؤمنين ؑ : (ختم محمد ألف نبيّ ، وإني ختمت ألف وصي وإني كلفت ما لم يكلفوا) .

ابن حماد

ختم الأنبياء هذا وهذا　ختم الأوصياء في كل باب

ابن عباس : سمعت النبيّ ﷺ يقول : « أعطاني الله خمساً ، وأعطى علياً خمساً ، أعطاني جوامع الكلم ، وأعطى علياً جوامع الكلام ، وجعلني نبياً ؛ وجعله وصياً ، وأعطاني الكوثر ، وأعطاه السلسبيل ، وأعطاني الوحي ، وأعطاه الإلهام ؛ وأسرى بي إليه ؛ وفتح له أبواب السماوات والحجب » .

عبد الرحمن الأنصاري : قال رسول الله ﷺ : « أعطيت في عليّ تسعاً : ثلاثة في الدنيا ، وثلاثة في الآخرة ، واثنتان أرجوهما له ؛ وواحدة أخافها عليه ؛ فأما الثلاثة التي في الدنيا فساتر عورتي ، والقائم بأمر أهلي ، ووصيي فيهم ؛ وأما الثلاثة التي في الآخرة فإني أعطى يوم القيامة لواء الحمد فأدفعه إلى عليّ بن أبي طالب فيحمله عني وأعتمد عليه في مقام الشفاعة ويعينني على مفاتيح الجنة ، وأما اللتان أرجوهما له فإنه لا يرجع من بعدي ضالاً ولا كافراً ، وأما التي أخافها عليه فغدر قريش به من بعدي » .

الخركوشي في شرف النبيّ وأبو الحسن بن مهرويه القزويني واللفظ له : عن الرضا ؑ قال النبيّ ﷺ : « يا عليّ أعطيت ثلاثاً لم أعطها ، أعطيت صهراً مثلي ، وأعطيت مثل زوجتك فاطمة ، وأعطيت مثل ولديك الحسن والحسين » .

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو اے علی! خاتم الاولیاء ہے۔

عکس حوالہ نمبر:210

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے کی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر:210

صحیح بخاری جلد ۲ ۲۸۴ کتاب المغازی

ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ۔

کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے (انصار کے خطیب) اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ (کھجور کی) آپ مسیلمہ اور اُس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوتے (اُس نے کہا آپ مجھ کو اپنا شریک کر لیجئے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تب بھی مَیں نہیں دینے کا اور اللہ نے جو تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اُس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام نہ لائے گا تو اللہ تجھ کو تباہ کر دے گا اور مَیں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالیٰ مجھ کو (خواب میں) دکھلا چکا ہے[1] اور میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا یہ فرما کر آپ لوٹ آئے ابن عباسؓ نے کہا مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا تو وہی شخص ہے جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابو ہریرہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مَیں سو رہا تھا مَیں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں تو مجھ کو فکر پیدا ہوئی (یہ عورتوں کا زیور میرے ہاتھ میں کیسا) پھر خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا اُن پر پھونک مارو مَیں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے مَیں نے اُس کی یہ تعبیر سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے ایک تو مسیلمہ کذاب دوسرے اسود عنسی[2]

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا آپ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں آپ نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے ایک کنگن سے مسیلمہ کذاب مراد تھا دوسرے کنگن سے اسود عنسی ۱۲ منہ [2] اسود عنسی تو آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں مارا گیا اور مسیلمہ کذاب حضرت صدیقؓ کی خلافت میں قتل ہوا۔ سچ آخر سچ ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز تک چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے دیکھو اسود اور مسیلمہ کا ایک تابعدار بھی باقی نہ رہا اور حضرت محمدؐ کے تابعدار قیامت تک قائم رہیں گے روز بروز ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بڑی نشانی اسلام کے سچے دین ہونے کی یہ ہے کہ نصرانی حاکم وقت ہیں اور اُن کے پادری اور مشنری ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کر کے جا بجا وعظ کر کے بڑی مشکل سے چند نادانوں کو اپنے دام میں پھانس لیتے ہیں لیکن اسلام کا دین بے حکومت اور بے روپیہ پیسے خرچے ہر ایک ملک میں پھیل رہا ہے۔ ۱۲ منہ

عکس حوالہ نمبر:211

تاریخ طبری

تاریخ الامم و الملوک

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمدؒ بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی ﷺ حصہ اوّل

ترجمہ: سید محمدؒ ابراہیم (ایم اے) ندوی ◉ ترتیب و تبویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔ اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مورخ علامہ محمد بن جریر الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلہء اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مورخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

عکس حوالہ نمبر:211

سند لکھ دی یہ آپؐ سے رخصت ہو کر اپنی قوم کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا اگر زید مدینہ کے فلاں بخار سے بچ گئے تو بھی وہ نہ بچے۔ چنانچہ جب وہ نجد کے علاقے میں پہنچے وہاں کے ایک چشمہ آب فردہ نامی پر آئے ان کو بخار آ یا اور اسی سے وہ مر گئے' ان کے مرنے کے بعد ان کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کے وہ فرمان جو آپؐ نے جاگیر کے لیے زید الخیر کو لکھ دیے تھے تلاش کر کے لے لیے اور ان کو آگ میں جلا دیا۔

مسیلمہ کذاب کا خط:

اس سال مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں آپؐ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہوں۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ مسیلمہ بن حبیب الکذاب نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا' یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کو لکھا جاتا ہے۔ ''سلام علیک' مجھے آپؐ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے۔ ہمارے لیے آدھی سرزمین اور قریش کے لیے آدھی مگر قریش حد سے بڑھنے والی قوم ہے''۔ دو شخص اس خط کو لے کر آپؐ کے پاس آئے۔ نعیم سے مروی ہے کہ خط کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں قاصدوں سے پوچھا تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا ہمارا بھی وہی خیال ہے جو مسیلمہ نے لکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر قاصدوں کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔ پھر آپؐ نے مسیلمہ کو اس کے خط کے جواب میں لکھا۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مسیلمۃ الکذاب کے نام لکھا جاتا ہے۔ سلام ہو اس پر جس نے راہِ راست کی اتباع کی۔ اما بعد! فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ . (زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور بے شک آخرت اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہے) یہ آخر ۱۰ ہجری کا واقعہ ہے۔

ابو جعفر کہتے ہیں کہ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ مسیلمۃ الکذاب اور دوسرے مدعیانِ نبوت نے رسول اللہ ﷺ کی حجۃ الوداع سے واپسی اور مرض الموت میں علیل ہونے کے بعد اپنی نبوت کا اعلان اور دعویٰ کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابو مویہبہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس آئے اور مسافروں کے ذریعہ تمام عرب میں آپ کی علالت کی خبر مشہور ہوگئی۔ اسود نے یمن میں اور مسیلمہ نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان دونوں کی اطلاع آپ کو مل گئی۔ آپؐ کے مرض سے افاقے کے بعد طلحہ نے بنو اسد کے علاقے میں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اس کے بعد آپ محرم میں پھر اس مرض میں بیمار پڑ گئے جس سے آپ کی وفات ہوئی۔

عاملوں کا تقرر:

اس سال رسول اللہ ﷺ نے ان تمام علاقوں میں جہاں اسلام پھیل گیا تھا اپنے عامل صدقات مقرر کر کے بھیج دیے۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ تمام ان شہروں پر جو اسلام کے زیر نگیں آ گئے تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے امیر اور عامل صدقات مقرر کیے۔ مہاجرؓ بن ابی امیہ بن المغیرہ کو آپؐ نے صنعاء بھیجا۔ عنسی نے جو وہاں تھا مہاجرؓ کے خلاف خروج کیا۔ آپؐ نے بنو بیاضۃ کے زیاد بن لبید الانصاری کو حضر موت کے صدقات کا عامل مقرر کیا۔ عدی بن حاتم کو طے اور اسد کا عامل صدقات مقرر فرمایا' مالک بن نویرہ کو بنو حنظلہ کا عامل صدقات مقرر فرمایا۔ بنو سعد کے صدقات کی وصولیابی انہی کے دو شخصوں کے تفویض کی۔ علاء بن الحضرمی کو آپؐ نے بحرین کا عامل مقرر کر کے بھیجا اور علیؓ بن ابی طالب کو نجران بھیجا تاکہ یہ وہاں کے صدقات اور جزیے کو وصول کریں۔

عکس حوالہ نمبر:212

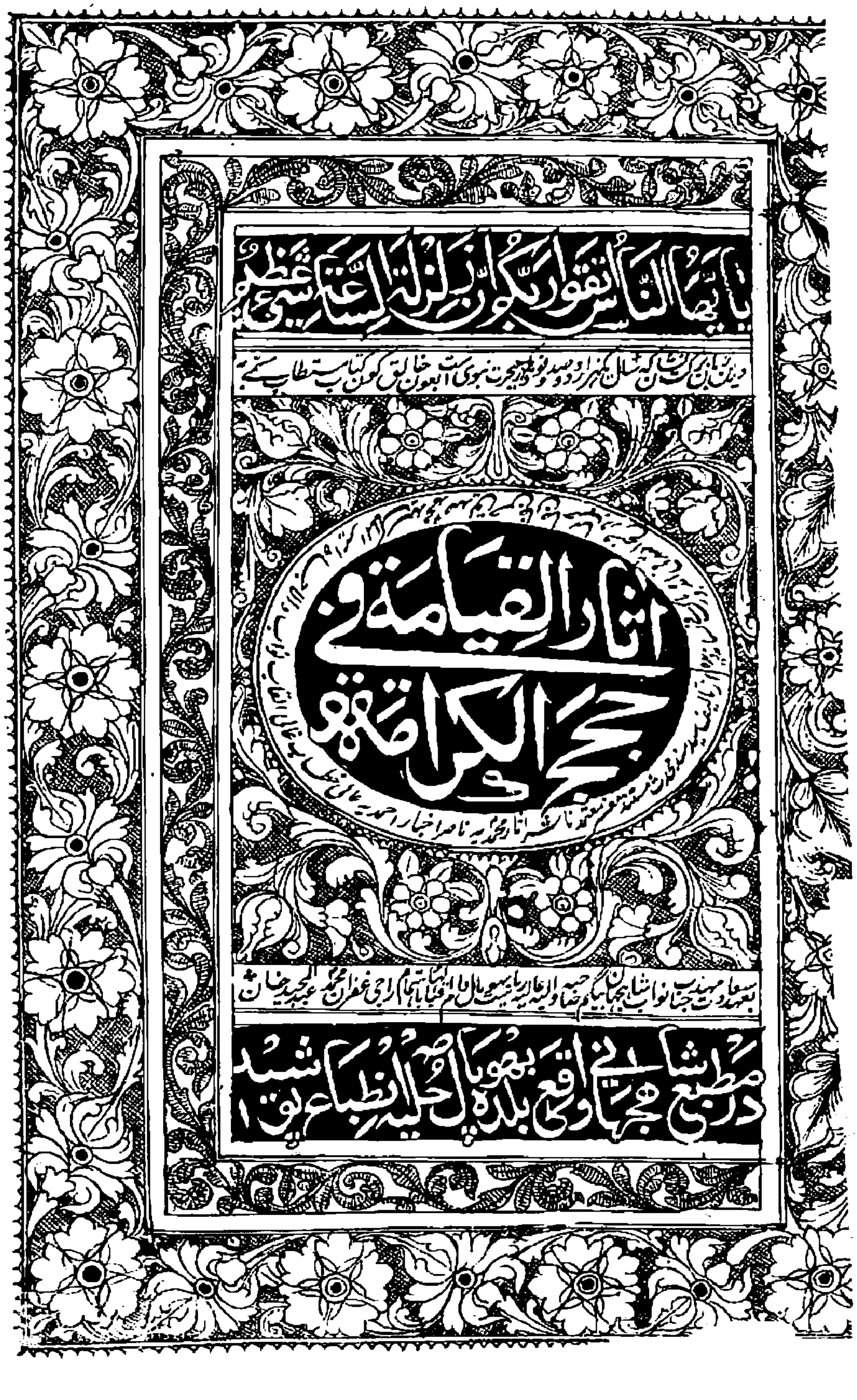
یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم

آثار القیامۃ فی حجج الکرامۃ

بسعادت مہد جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا باہتمام راجی غفران محمد عبد المجید خان

در مطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال حلیہ انطباع پوشید

عکس حوالہ نمبر:212

۲۳۴

چنانکہ بقاعی در لامعہ منیرہ ذکر کردہ اینست کہ چون آنحضرت صلعم از حجۃ الوداع برگشت مریض شد و عافیت یافت
باز مریض شد عنقریب بمرض موت پس در مرض اول اخبار بیماری آنحضرت جابجا پرید این ہر دو کذاب آنچہ کردند از دعوے
کردند و بعمل آوردند از شر آنچہ آوردند و این خبر بآنحضرت ہم در حالت مرض رسید بعد از انکہ لشکر اسامہ را بعث کردہ بود
پس بیرون آمد آنحضرت سر مبارک خود را بجامہ بستہ و فرمود من دیدم در خواب دو دست خود دو دست برنجن از طلا و مکروہ
داشتم آنرا و دمیدم بر آن پس پریدند و تاویل کردم آن ہر دو را بدو کذاب کہ من میان آن ہر دو ہستم صاحب یمن و
صاحب یمامہ اسود عنسی از مذحج مرتد گردید و شعبدہ ہا پیدا نمود و بان عجائب مینمود و او را دو شیطان بود کہ بعض
اسرار مردم خبرش میکردند یکی را از انہا سحیق و دیگری را شقیق گفتہ میشد و وی زبانی شیرین داشت در یمن بر نجران و صنعا
غالب آمد امراء آنحضرت از انجا بگریختند و او را ذو الحمار میگفتند زیرا کہ ہمیشہ برقع پوشش و ستار بندی ماند و گفتہ اند
ذو الحمار بجای مہملہ ست زیرا کہ خری معلم داشت چون او را گفتہ میشد کہ رب خود را سجدہ کن سجدہ میکرد و چون او را میگفتند
کہ بنشین می نشست اہل نجران چون خبر وی شنیدند کسی را فرستادہ او را بہ بلاد خود طلبیدند وی نزد شان آمد
و آنہا پیروی او اختیار کردند و از اسلام برگردیدند و مرتد شدند بعدہ وی از آنہا شش صد کس را ہمراہ خود گرفتہ
بسوی صنعا راہی شد و غالب آمد و در آبادی بالشکر فرود آمد کذا فی الاشاعہ در جذب القلوب الی دیار المحبوب وقایع
سنہ حادی عشر ذکر کردہ کہ درین سال روز دوشنبہ بست و ششم صفر اسامہ بن زید را با جیش عظیم باہل ابنی کہ پدر
وی زید بن حارثہ در انجا کشتہ شدہ بود بعث فرمود و در روز چہارشنبہ درد سر و تپ مر آنحضرت را گرفت روز پنجشنبہ لوا
بدست مبارک خود عقد کرد روز شنبہ دہم ربیع الاول درون خانہ در آمد روز یکشنبہ مرض اشتداد گرفت و خبر ظہور
و خروج مسیلمہ کذاب و اسود عنسی لعنۃ اللہ علیہما آوردند آنحضرت از وقت کشتہ شدن اسود بوحی الٰہی خبر داد و آنچنان
بود کہ در صنعای یمن خروج کرد و شہر بن باذان را کشتہ و زن او را کہ بنت عم فیروز ابن اخت نجاشی بود در عقد خود در آوردہ
بود و این فیروز حیلہ کرد و قصر او را نقب کردہ درون در آمد و او را بکشت و در وقت جان دادن او آوازی بلند از وی
بر آمد مثل آواز گاو و پاسبانان کہ گرد سرای وی بودند گفتند کہ این چہ آواز ست زن وی کہ در قتل وی ساعی بود و با ایشان
گفت کہ بحال خود باشید کہ این آواز وحی ست کہ بہ پیغمبر شما نازل شدہ ست و این اسود ملعون نام او عبہلہ بن کعب بود
و ویرا ذو الحمار نیز گویند و وی کاہن بود و بمردم عجائب غرائب مینمود و اول خروج وی بعد از حجۃ الوداع بود و اما
مسیلمہ کذاب قاتل وی وحشی بود کہ حمزہ بن عبد المطلب را کشتہ بود و وی میگفت منم کشندہ بہترین مردم و
و بدترین مردم و این مسیلمہ ملعون کبیر السن بود در وفد بنی حنیفہ در حضرت رسالت پناہ صلعم قدوم آوردہ و در ربقہ
اسلام در آمدہ و چون بیمامہ رجوع نمودہ مرتد گشتہ و ادعای تشریک آنحضرت صلعم در نبوۃ کردہ و تحلیل خمر
و زنا و اسقاط فریضہ نماز نمودہ جماعۂ از اہل فسق و فساد متابع او گشتند و وی سجعہای ناملطبوع در معارضۂ قرآن
مجید اختراع نمودہ کہ مضحکۂ عقلای عالم باشد چنانچہ در معارضہ والعادیات گفتہ ست والزارعات زرعا والحاصدات
حصدا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا دیگر یا ضفدع بنت ضفدعین الی کم تنقین لا الماء

ترجمہ: مسلیمہ ملعون بڑی عمر کا تھا۔ بنو حنیفہ کے وفد کے ساتھ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور بیعت کرنے کے بعد یمامہ واپس جا کر مرتد ہو گیا۔ اور رسول کریمؐ کی نبوت میں شریک ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور شراب و زنا کو حلال اور فرض نمازوں کو معاف کر دیا۔ اور فاسقوں اور فسادیوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ شامل ہو گیا۔

عکس حوالہ نمبر:213

تذكرة الموضوعات

للعالم العلامة والحبر الفهامة السيد التكلان
لأديب الفاضل اللبيب محمد طاهر بن علي الهندي
الفتني المتوفى سنة ٩٨٦ هـ

وفي ذيلها

قانون الموضوعات والضعفاء

للعلامة المذكور

﴿ أعيد طبعه بالاوفست ﴾

دار
إحياء التراث العربي

بيروت ـ لبنان

عکس حوالہ نمبر:213

ظهره كما يرى من قدامه ويجمع بينه وبين لا أعلم خلف جداري بانه مقيد بحالة الصلاة وهو مشعر بوروده : قال الحقير كان له عينان فى ظهره فيرى من وراء ظهره لاوراء الجد ار فلا منافاة والله أعلم : حديث « ان سبابة النبى صلى الله عليه وسلم كانت أطول من الوسطى » اشتهر كثيرا وهو خطأ سئل شيخنا عن قول القرطبى فى طول مسبحته فاجاب بانه غلط منه وانما كان ذلك فى أصابع رجله « ولدت فى زمن الملك العادل » لا أصل له ولايجوز ان يسمى من يحكم بغير حكم الله عادلا وما يحكى عن ابن قدامة مرفوعا « ولدت فى زمن الملك كسرى » لا يصح لانقطاع سنده فى الاكمال شرح مسلم « سيكون بعدى ثلاثون كلهم يدعى أنه نبى ولا نبى بعدى الا ماشاء الله » هذا الاستثناء ذكره الطبرانى وتأوله وطعن فيه المحققون قيل هو من محمد بن سعيد الشامى المصلوب على الزندقة وان صح تأول بعيسى عليه السلام اذ الاجماع على أنه خاتم الانبياء وآية الاحزاب نص فيه : وما ذكر القاضى من تجويز الاحتمال فى الفاظها ضعيف وما ذكر الغزالى فى الاقتصاد فالحاد وتطرف خبيث فى عقيدة المسلمين فالحذر الحذر ابن بزه وليس كلام الغزالى مايوهمه وانما رماه حساده ولقد حار عليه ابن عطية : وفى جامع الصحاح وروى محمد بن سعيد الشامى المصلوب عن أنس رفعه « أنا خاتم النبيين ولا نبى بعدى الا أن يشاء الله » فزاد الاستثناء لما كان يدعو اليه من الالحاد والزندقة : الصغانى « لاتجعلونى كقدح الراكب » موضوع

ترجمہ

باب

فضل اسمه واسم الأنبياء عليهم السلام وانه سبب ذكورية الولد

الآلئ « اذا سميتم الولد محمدا فعظموه ووقروه وبجلوه ولا تذلوه ولا تحقروه ولا تجبهوه تعظيما لمحمد » فيه متهم بالوضع قلت يؤيده حديثان لا بأس بهما : ما اجتمع قوم فى مشورة فيهم محمد لم يدخلوه الا لم يبارك لهم فيه » قال ابن عدى غير محفوظ « ضع يدك على بطنها وسمه محمدا فان الله يأتى به رجلا » لايصح « ما من أهل

ترجمہ: میں خاتم النبیینؐ ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔

34۔خاتم النبیینؐ ۔ قصرِ نبوّت کی آخری اینٹ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ.

(نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 588 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[214]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور اسے خوب حسین و جمیل کیا سوائے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ کے۔ لوگ اس گھر کے گرد چکر لگاتے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے۔ وہ کہتے یہ ایک (کونے کی) اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا پس میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔

تشریح: یہ حدیث جس کی صحت پر امام بخاری و مسلم کو اتفاق ہے۔ ترمذی، نسائی میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

مذکورہ بالا روایت اپنے مضمون کی آپ تشریح کر رہی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے خاتم النبیین کے معنے سمجھانے کے لئے انسان کے تدریجی ذہنی ارتقاء اور اس کی ضرورت کے مطابق نزول شریعت کی مثال ایک عمارت سے دی جس کا آغاز حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ سے ہوا اور صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بعد خاتم النبیینؐ پر شریعت قرآنی کے نزول سے وہ مکمل ہوگئی یعنی تکمیل شریعت ہوئی۔ جیسا کہ حضرت علّامہ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"اگرچہ ہر نبی کی شریعت اس کی اپنی نسبت (زمانہ وضرورت) کے لحاظ سے کامل تھی مگر اس حدیث میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ شریعت محمدی گزشتہ شرائع کی نسبت زیادہ کامل اور مکمل ہے۔"

(فتح الباری الجزء السادس صفحہ 683-684 دار السلام ریاض)[215]

پس اس حدیث کا مطلب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلۂ نبوت و شریعت مکمل فرمایا۔
حدیث میں لفظ خاتم کے مجازی معنے آخری بھی لئے جائیں تو بھی النّبیّین پر جو ''ال'' تخصیص کے لئے آیا ہے اس سے مراد شریعت والے نبی ہیں۔ پس خاتم النّبیّین کے معنی ہوں گے وہ آخری صاحب شریعت نبی جن کے بعد نہ کوئی نئی شریعت یا نئی کتاب آئے گی نہ نئے احکام آئیں گے۔
حضرت بانی جماعت احمدیہؑ رسول اللہؐ کے محل کی آخری اینٹ ہونے کے حوالہ سے خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔''

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ 6 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 213 ایڈیشن 2008)

محل کی آخری اینٹ کے محاورہ کا ایک مطلب رسول اللہؐ کی بلند شان کا بیان ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

> ''پس جس شخص کے دل کو خدائے تعالیٰ اپنی توفیق خاص سے اس طرف ہدایت دے گا کہ وہ الہام اور وحی پر ایمان لاوے اور ان پیش گوئیوں پر غور کرے کہ بائبل میں درج ہیں تو اسے ضرور ماننا پڑے گا کہ وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 246 بقیہ حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر:214

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نَصْرُ الْبَارِی

شرح اردو

صَحِیْحُ الْبُخَارِی

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور
شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبياء عليهم السلام، کتاب المناقب

ناشر
مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:214

ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے مکمل کیا اور بہت اچھا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا اچھا مکمل گھر ہوتا۔

(مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ ﷺ کی ذات سے مکمل ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ تؤخذ من معناه لان في طريق من طرق الحديث عند الاسماعيلي من رواية عثمان عن سليم بن حيان فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۰۱، واخرجه مسلم في الفضائل.

۳۲۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حدثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دينارٍ عن اَبي صالحٍ عن ابي هريرة اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قال اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَاَحْسَنَه وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا موضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قال فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے خوب حسین و خوبصورت بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس مکان کے اردگرد گھومتے ہیں اور اس کی وجہ سے تعجب کرتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۰۱، واخرجه مسلم في فضائل النبيِّ صلى الله عليه وسلم.

﴿بابُ ۲۰۷۵ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان

۳۲۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ حدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عن ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ عن عائشةَ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم تُوُفِّيَ وَهُوَ ابنُ ثلاثٍ وَسِتِّيْنَ وقال ابنُ شِهابٍ وَاَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اور ابن شہابؒ نے کہا

عکس حوالہ نمبر:215

فتح الباري

شرح

صحيح البخاري

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ

الجزء السادس

الأحاديث: ٢٧٨٢ ـ ٣٦٤٨

كتاب: الجهاد والسير - فرض الخمس - الجزية والموادعة

بدء الخلق - الأنبياء - المناقب

طبعة جديدة منقحة ومقابلة على طبعة بولاق

والطبعة الأنصارية والطبعة السلفية التي عني بإخراجها

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز رحمه الله

وقام بإكمال التعليقات بتكليف وإشراف من سماحته

تلميذه علي بن عبد العزيز الشبل حفظه الله

ورقم كتبها وأبوابها وأحاديثها

الأستاذ محمد فؤاد عبد الباقي رحمه الله

دار السلام

الرياض

عکس حوالہ نمبر:215

١٨ـ باب خاتَم النَّبيّين ﷺ

٣٥٣٤ـ **حدثنا** محمدُ بن سنانٍ حدَّثنا سليمُ بن حيانَ[(١)] حدَّثنا سعيدُ بن ميناءَ عن جابرِ بن عبدِ الله رضيَ الله عنهما قال: قال النبيُّ ﷺ: **«مَثَلي ومَثَلُ الأنبياء كرجلٍ بنى داراً فأكمَلَها وأحسنَهَا، إلا مَوضعَ لَبِنةٍ، فجعلَ الناسُ يَدخُلونها ويتعَجَّبونَ ويقولون: لَولا مَوضعُ اللَّبنة»**.

٣٥٣٥ـ **حدثنا** قُتَيبةُ بنُ سعيدٍ حدَّثنا إسماعيلُ بنُ جعفر عن عبد اللهِ بن دينارٍ عن أبي صالح عن أبي هريرةَ رضيَ اللهَ عنه أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: **«إنَّ مثلي ومَثَل الأنبياءِ من قَبلي كمثَل رجُلٍ بنى بيتاً فأحسَنَهُ وأجملَهُ، إلا مَوضعَ لبنةٍ من زاويةٍ، فجعلَ الناسُ يطوفونَ بهِ ويعجَبونَ[(٢)] له ويقولون: هلاّ وُضِعَت هذه اللبنةُ؟ قال: فأنا اللَّبنة، وأنا خاتمُ النَّبيين»**.

قوله: (باب خاتم النبيين) أي أن المراد بالخاتم في أسمائه أنه خاتم النبيين، ولمح بما وقع في القرآن، وأشار إلى ما أخرجه في التاريخ من حديث العرباض بن سارية رفعه **«إني عبد الله وخاتم النبيين وإن آدم لمنجدل في طينته»** الحديث، وأخرجه أيضاً أحمد وصححه ابن حبان والحاكم فأورد فيه حديثي أبي هريرة وجابر ومعناهما واحد وسياق أبي هريرة أتم، ووقع في آخر حديث جابر عند الإسماعيلي من طريق عفان عن سليم بن حيان[(٣)] **«فأنا موضع اللبنة جئت فختمت الأنبياء»**.

قوله: (مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى داراً) قيل: المشبه به واحد والمشبه جماعة فكيف صح التشبيه؟ وجوابه أنه جعل الأنبياء كرجل واحد، لأنه لا يتم ما أراد من التشبيه إلا باعتبار الكل، وكذلك الدار لاتتم إلا باجتماع البنيان، ويحتمل أن يكون من التشبيه التمثيلي وهو أن يوجد وصف من أوصاف المشبه ويشبه بمثله من أحوال المشبه به، فكأنه شبه الأنبياء وما بعثوا به من إرشاد الناس ببيت أسست قواعده ورفع بنيانه وبقي منه موضع به يتم صلاح ذلك البيت، وزعم ابن العربي أن اللبنة المشار إليها كانت في أسّ الدار المذكورة وأنها لولا وضعها لانقضت تلك الدار، قال: وبهذا يتم المراد من التشبيه المذكور انتهى. وهذا إن كان منقولاً فهو حسن وإلا فليس بلازم، نعم ظاهر السياق أن تكون اللبنة في مكان يظهر عدم الكمال في الدار بفقدها وقد وقع في رواية همام عند مسلم «إلا موضع لبنة من زاوية من زواياها» فيظهر أن المراد أنها مكملة محسنة وإلا لاستلزم أن يكون الأمر بدونها كان ناقصاً، وليس كذلك فإن شريعة كل نبي

نوٹ ↓

(١) ليس في نسخة «ق»: بن حيان.
(٢) في نسخة «ص»: ويتعجبون.
(٣) في نسخة «ص»: حبان.

ترجمہ: پس یقیناً ہر نبی کی شریعت اس کی اپنی نسبت (زمانہ وضرورت کے لحاظ سے) کامل تھی۔

عکس حوالہ نمبر: 215

بالنسبة إليه كاملة، فالمراد هنا النظر إلى الأكمل بالنسبة إلى الشريعة المحمدية مع ما مضى من الشرائع الكاملة.

قوله: (لولا موضع اللبنة) بفتح اللام وكسر الموحدة بعدها نون وبكسر اللام وسكون الموحدة أيضاً هي القطعة من الطين تعجن وتجبل وتعد للبناء ويقال لها ما لم تحرق لبنة، فإذا أحرقت فهي آجرة. وقوله: «موضع اللبنة» بالرفع على أنه مبتدأ وخبره محذوف أي لولا موضع اللبنة يوهم النقص لكان بناء الدار كاملاً، ويحتمل أن تكون «لولا» تحضيضية وفعلها محذوف تقديره لولا أكمل موضع اللبنة. ووقع في رواية همام عند أحمد «ألا وضعت ههنا لبنة فيتم بنيانك». وفي الحديث ضرب الأمثال للتقريب للأفهام وفضل النبي ﷺ على سائر النبيين، وأن الله ختم به المرسلين، وأكمل به شرائع الدين.

١٩- باب وفاة النبيِّ ﷺ

٣٥٣٦- حدثنا عبدُ الله بنُ يوسُفَ حدَّثنا الليثُ عن عُقَيلٍ عن ابن شهابٍ عن عُروةَ بنِ الزُّبير عن عائشةَ رضيَ الله عنها: «أنَّ النبيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وهو ابنُ ثلاثٍ وستين».

وقال ابنُ شهابٍ: وأخبرَني سعيدُ بنُ المسيَّبِ مثلَه. [الحديث ٣٥٣٦- طرفه في: ٤٤٦٦].

قوله: (باب وفاة النبي ﷺ) كذا وقعت هذه الترجمة عند أبي ذر وسقطت من رواية النسفي ولم يذكرها الإسماعيلي، وفي ثبوتها هنا نظر فإن محلها في آخر المغازي كما سيأتي، والذي يظهر أن المصنف قصد بإيراد حديث عائشة هنا بيان مقدار عمر النبي ﷺ فقط لا خصوص زمن وفاته وأورده في الأسماء إشارة إلى أن من جملة صفاته عند أهل الكتاب أن مدة عمره القدر الذي عاشه، وسيأتي نقل الخلاف في مقداره في آخر المغازي إن شاء الله تعالى.

قوله: (قال ابن شهاب: وأخبرني سعيد بن المسيب مثله) أي مثل ما أخبر عروة عن عائشة، وقول ابن شهاب موصول بالإسناد المذكور، وقد أخرجه الإسماعيلي من طريق موسى بن عقبة عن ابن شهاب بالإسنادين معاً مفرقاً وهو من مرسل سعيد بن المسيب، ويحتمل أن يكون سعيد أيضاً سمعه من عائشة رضي الله عنها.

٢٠- باب كُنْيَةِ النبيِّ ﷺ

٣٥٣٧- حدثنا حَفصُ بنُ عمر حدَّثنا شُعبةُ عن حميدٍ عن أنسٍ رضيَ اللهُ عنه قال: «كان النبيُّ ﷺ في السُّوقِ، فقال رجلٌ: يا أبا القاسِم، فالتفتَ النبيُّ ﷺ فقال: سَمُّوا باسمي، ولا تكْتَنوا بكنيتي».

ترجمہ: مگر یہاں اس حدیث میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ شریعت محمدیہ گزشتہ کامل شرائع کی نسبت زیادہ کامل تر اور اکمل ہے۔

35۔ فیضانِ "ختم نبوت"

حَدَّثَنَا عَبْدُالْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ: اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ لَعُتِقَتْ اَخْوَالُهُ الْقِبْطُ وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ.

(سنن ابن ماجہ اردو جلد اول صفحہ 511 مترجم مولانا محمد قاسم امین مکتبۃ العلم لاہور)[216]

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسولؐ اللہ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ فوت ہوئے تو رسولؐ اللہ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا جنت میں اس کو ایک دودھ پلانے والی ہوگی اور اگر یہ (ابراہیم) زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال جو مصر کے قبطی ہیں آزاد کر دیے جاتے اور کوئی بھی قبطی غلام نہ رہتا (یعنی وہ کفر کی غلامی سے رہائی پاتے۔)

تشریح: ابن ماجہ کے علاوہ یہ روایت مسند احمد بن حنبل میں ایک اور سند سے حضرت انسؓ بن مالک سے بھی مروی ہے اور اس کے سب راوی عبدالرحمان بن مہدی، سفیان بن سعید اور اسماعیل بن عبدالرحمٰن السدی ثقہ ہیں۔

(تقریب التہذیب جلد اول صفحہ 540، 333 مترجم مولانا محمد نیاز احمد مکتبہ رحمانیہ لاہور۔
میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 321 مترجم مولانا ابوسعید مکتبہ رحمانیہ لاہور)[217]

سورۃ احزاب کی (41) آیت خاتم النبیّین 5 ہجری میں نازل ہوئی۔ صاحبزادہ ابراہیم اس کے بعد 8 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آیت خاتم النبیّین سے یہ معنی سمجھے ہوتے کہ آئندہ امت میں ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے تو اپنے بیٹے ابراہیم کے بارہ میں آپؐ یہ فرماتے کہ بے شک اس میں نبوت کی استعدادیں تو موجود ہیں لیکن چونکہ آیت خاتم النبیّین نازل ہو

چکی ہے اس لئے اگر یہ زندہ بھی رہتا تو نبی نہ ہوتا۔ مگر رسول کریم ﷺ تو اس کے برعکس یہ فرما رہے ہیں کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ علامہ ابن حجر ھیثمیؒ نے تو یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت صاحبزادہ ابراہیم کی تدفین کے موقع پر ان کی نبوت کی دماغی و روحانی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ خدا کی قسم وہ نبی ہے اور نبی کا بیٹا ہے۔

(فتاوی حدیثیہ اردو صفحہ 499 مترجم مفتی فرید مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)[218]

پس خاتم النبیّین کے وہی معنی تسلیم کرنے پڑیں گے جو مشہور حنفی عالم ملا علی قاریؒ نے بیان فرمائے ہیں کہ ابراہیم زندہ رہتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور امتی نبی ہوتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آیت خاتم النبیّین کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی شریعت منسوخ کرے اور آپؐ کی امت میں سے نہ ہو۔

(اسرار المرفوعة فی اخبار الموضوعة صفحہ285 المکتب الاسلامی)[219]

یہی بات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دیوبند نے لکھی ہے کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ85 مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ)[220]

اسی طرح علامہ عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں:

"علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا۔"

(دافع الوساوس فی اثر ابن عباس صفحہ 3۔ مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنوء)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

"میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا ظل ہے۔"

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 412)

عکس حوالہ نمبر: 216

سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم

جلد اوّل

تألیف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمة الله عليه

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸-اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

عکس حوالہ نمبر:216

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَ وُرِثَ.

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْبَخْتَرِيُّ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلٰى اَطْفَالِكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْ اَفْرَاطِكُمْ.

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاَيْتَ اِبْرٰهِيْمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَ هُوَ صَغِيْرٌ وَ لَوْ قُضِيَ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ وَ لٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سنی میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپؐ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ شَبِيْبٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ اَخْوَالُهُ الْقِبْطُ وَ مَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ.

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال کے لوگ قبطی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبطی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دَرَّتْ لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللّٰهُ اَبْقَاهُ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رَضَاعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِتْمَامَ رَضَاعِهِ فِي

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہو گی۔ عرض کرنے لگیں۔

عکس حوالہ نمبر:217

تقریب التہذیب اردو

جلد اول

مرتبہ

علامہ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

مترجم

مولانا نیاز احمد دامت برکاتہم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

عکس حوالہ نمبر:217

کلام کیا گیا ہے ۹۰ھ سے کچھ سال بعد فوت ہوا۔

۴۰۱۴۔س۔عبدالرحمٰن بن مُغیث:

چھٹے طبقہ کا "مجہول" راوی ہے۔

۴۰۱۵۔خ،د۔عبدالرحمٰن بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن خالد بن حکیم بن حزام اسدی حزامی، مدنی، ابوقاسم:

دسویں طبقہ کا "صدوق" راوی ہے۔

۴۰۱۶۔د۔عبدالرحمٰن بن مقاتل تُستری، ابوسہل، قعنبی کا ماموں:

دسویں طبقہ کا "صدوق" راوی ہے۔

۴۰۱۷۔ع۔عبدالرحمٰن بن مُل، ابوعثمان نہدی:

اپنی کنیت سے مشہور ہے دوسرے طبقہ کے کبار حضرات میں سے "ثقہ پختہ کار عابد مخضرمی" راوی ہے، ۹۵ھ کو فوت ہوا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے بعد ہوا، ۱۳۰ برس تک زندہ رہا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے بھی زیادہ عرصہ زندہ رہا۔

☆عبدالرحمٰن بن ابوملیکہ:

یہ ابن ابوبکر ہے گزر چکا۔ (=۳۸۱۳)

☆عبدالرحمٰن بن منہال:

ابن سلمہ کے ترجمہ میں گزر چکا۔ (=۳۸۸۴)

۴۰۱۸۔ع۔عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان عنبری "ولاء کی وجہ سے ہے" ابوسعید بصری: ✓

نویں طبقہ کا "ثقہ پختہ کار حافظ رجال اور حدیث کا علم رکھنے والا" راوی ہے، ابن مدینی کا کہنا ہے کہ میں نے اس سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا، بعمر ۷۳ برس ۹۸ھ کو فوت ہوا۔

۴۰۱۹۔م،س۔عبدالرحمٰن بن مہران مدنی، ابومحمد ازد کا غلام:

تیسرے طبقہ کا "مقبول" راوی ہے۔

عکس حوالہ نمبر:217

۲۴۴۳۔تمییز۔سفیان بن زیاد بغدادی رصافی مخرمی:

خطیب نے اس کی توثیق کی ہے دسویں طبقہ سے ہے۔

۲۴۴۴۔خ،م۔سفیان بن زیاد''ابن دینار بھی کہا جاتا ہے''عصفری،ابوالورقاء احمری یا اسدی،کوفی:

چھٹے طبقہ کا''ثقہ''راوی ہے۔

۲۴۴۵۔ع۔سفیان بن سعید بن مسروق ثوری،ابوعبداللہ کوفی: ✓

ساتویں طبقہ کا''ثقہ حافظ فقیہ عابد امام حجہ''راوی ہے اور کبھی کبھار تدلیس کرتا تھا،بعمر ۶۴ برس ۱۶۱ھ میں فوت ہوا۔

۲۴۴۶۔م،ت،س،ق۔سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث ثقفی،طائفی:

صحابی(رضی اللہ عنہ)ہیں اور حضرت عمر کی طرف سے طائف پر عامل مقرر تھے۔

۲۴۴۷۔س،ق۔سفیان بن عبدالرحمٰن یا ابن عبداللہ(ق)بن عاصم بن سفیان بن عبداللہ ثقفی،مکی:

چھٹے طبقہ کا''مقبول''راوی ہے۔

۲۴۴۸۔م،د،ت۔سفیان بن عبدالملک مروزی:

ابن مبارک(رحمہ اللہ)کے کبار اصحاب میں سے ہے،ثقہ ہے دسویں طبقہ کے قدماء سے ہے ۲۰۰ھ سے پہلے فوت ہوا۔

۲۴۴۹۔م،۴۔سفیان بن عقبہ سوائی،کوفی،قبیصہ کا بھائی:

نوویں طبقہ کا''صدوق''راوی ہے۔

۲۴۵۰۔د،ق۔سفیان بن ابوعوجاء سلمی،ابولیلیٰ حجازی:

تیسرے طبقہ کا:''ضعیف''راوی ہے۔

۲۴۵۱۔ع۔سفیان بن عیینہ بن ابوعمران میمون ہلالی،ابومحمد کوفی ثم المکی:

آٹھویں طبقہ کا''ثقہ حافظ فقیہ امام حجہ''راوی ہے تاہم آخر عمر میں اس کا حافظہ بدل گیا تھا اور کبھی کبھار ثقہ راویوں سے تدلیس کرتا تھا،عمرو بن دینار کی احادیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل اعتماد تھا،بعمر ۹۱ برس رجب کے مہینے میں

عکس حوالہ نمبر:217

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ

جلد اوّل

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون:042-37224228-37355743

عکس حوالہ نمبر:217

۹۰۴-اسماعیل بن عبداللہ بن خالد

ان سے اسماعیل ابن ابی اویس نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حاتم کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۹۰۵-اسماعیل بن عبداللہ بن خالد قرشی (ق) العبدری الرقی

یہ دمشق کے قاضی تھے۔
یہ بدکلامی کے ساتھ صدوق ہیں۔ ان کے حوالے سے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۶-اسماعیل بن عبداللہ بن زرارۃ الرقی

انہوں نے حماد بن زید اور اس کے طبقے کے افراد سے اور ان سے امام احمد کے صاحبزادے اور ابن ابی دنیا نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۹۰۷-اسماعیل بن عبداللہ، ابو یحییٰ تیمی

انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔ ابوحاتم نے اس کے اور اسماعیل بن یحییٰ تیمی کے درمیان فرق کیا ہے۔

۹۰۸-اسماعیل بن عبدالرحمٰن (م، عو) بن ابی کریمۃ السدی کوفی ✓

انہوں نے انس، عبداللہ البہی اور ایک جماعت سے اور ان سے ثوری، ابوبکر بن عیاش اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔
وہ کہتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔
یحییٰ قطان کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ضعف پایا جاتا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک ''صدوق'' ہیں۔
شریک نے سلم بن عبدالرحمٰن کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ایک مرتبہ ابراہیم نخعی، سدی نامی مفسر کے پاس سے گزرے وہ لوگوں کو قرآن کی

عکس حوالہ نمبر: 218

دینی معلومات پر مبنی عوام و خواص کے لئے
ایک بہترین کتاب

فتاویٰ حدیثیہ

تصنیف

شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۹۷۴ھ

ترجمہ

مفتی شیخ فرید مدظلہ العالی

ڈپٹی ڈائریکٹر نظامت امور مذہبیہ آزاد کشمیر

مکتبہ اعلیٰ حضرت
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540

عکس حوالہ نمبر:218

جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی والدہ ماجدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا تو وہ آئیں اور انہوں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور رسول اللہ ﷺ ان کے جنازہ کو لے کر باہر تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ لوگ بھی نکل آئے اور آپ نے ان کی تدفین فرمائی۔ اور آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس انکی قبر میں داخل کیا اور فرمایا:

اَمَا وَ اللّٰهِ اَنَّهُ نَبِيٌّ اِبْنُ نَبِيٍّ. (اللہ کی قسم وہ نبی بن نبی ہیں۔) اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور مسلمان آپ کے گرد رونے لگے حتیٰ کہ آواز بلند ہوگئی پھر آپ نے فرمایا:

تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَ لَا نَقُوْلُ مَا يَغْضِبُ الرَّبُّ وَ اِنَّا عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ الْمَحْزُوْنُ.

آنکھ آنسو بہا رہی اور دل مغموم ہے اور ہم وہ بات نہیں کرتے کہ رب ناراض ہو جائے بے شک اے ابراہیم میں تجھ پر غم زدہ ہوں۔

اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ ماہ کی تھی اور حضور ﷺ نے ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور ابن حزم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن علماء نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ کے ترک کو تسلیم کیا ہے انہوں نے ترکِ جنازہ کی مختلف علتیں بیان کیں ہیں جن میں چند یہ ہیں۔

(فتاوی السبکی، التعظیم والمنۃ فی قولہ تعالی الخ، ج: 1 ص: 38 مطبوعہ: دار المعارف، بیروت، لبنان)

1......حضرت ابراہیم اپنے والد ماجد یعنی رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کے سبب نماز جنازہ سے بے نیاز تھے جیسا کہ شہید شہادت کی وجہ سے نماز جنازہ سے بے نیاز ہوتا ہے (چنانچہ شوافع کے نزدیک شہید پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی حنفیوں کے نزدیک شہید پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ (مترجم)

2......ایک نبی دوسرے نبی پر نماز جنازہ نہیں پڑھا کرتا۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ (علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی عبارت ختم ہوئی)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے لئے چھوٹی عمر کے باوجود اثبات نبوت میں کوئی بعید نہیں کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہیں جنہوں نے اپنی ولادت کے دن فرمایا تھا:

اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا. (سورۃ مریم، آیت: 30)

ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔

اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

عکس حوالہ نمبر: 219

الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة

المعروف بالموضوعات الكبرى

للعلامة نور الدين علي بن محمد بن سلطان المشهور بالملا علي القاري

حققه وعلق عليه وشرحه

محمد بن لطفي الصباغ

الطبعة الثانية

مع زيادة في التحقيق والتعليق

المكتب الإسلامي

عکس حوالہ نمبر:219

وأما قول ابن حجر المكي[1] : وتأويله أن القضيةَ الشَّرْطيَّةَ لا تَستلْزِمُ وقوعَ المقدّم وأن إنكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم ظهور هذا التأويل، وهو ظاهر، فبعيدٌ جداً أن لا يفهم الإمامان الجليلان مثل هذه المقدمة، وإنما الكلام على فرض وقوع المقدم فافهم، والله سبحانه أعلم.

ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث:

«لو كانَ بَعْدي نبيٌّ لكانَ عُمَرَ بنَ الخطَّاب»[2]. وقد رواهُ أحمدُ والحاكمُ عن عُقْبَةَ بنِ عامرٍ به مَرْفوعاً.

قلت: ومع هذا لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبيّاً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبيّاً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ[3] تعالى ﴿وخاتَمَ النبيِّين﴾ إذ المعنى: أنَّه لا يأتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ[4].

ويُقوِّيه حديث: «لو كان موسى حَيّاً لما وَسِعَهُ إلا اتباعي»[5].

٣٨٠ ــ حديث: «لَوْ عَلِمَ اللهُ في الخِصْيانِ خَيْرًا لأخْرَجَ مِنْ أصْلابِهم ذُرِّيَّةً

(١) هذا غلط. والصواب: العسقلاني لأن هذا القول هو الذي جاء في «الإصابة» للعسقلاني ١/١٠٥. وابن حجر المكي هو أحمد بن محمد المتوفى ٩٧٤ وبينما ابن حجر العسقلاني هو أحمد ابن علي المتوفى ٨٥٢.

(٢) قال الألباني في «صحيح الجامع» رقم ٥١٦٠: حسن. وذكر السيوطي أن أحمد والترمذي والحاكم أخرجوه عن عقبة بن عامر وأن الطبراني أخرجه عن عصمة بن مالك.

(٣) أي فلا يناقض ذلك قوله تعالى....

(٤) في تفسير المؤلف للآية نظر، وإنه في رأيي خطير، لأنّ فيه فتحاً لباب يمكن أن تستغله بعض الحركات المنحرفة المشبوهة كالقاديانية، التي تقول: إن إمامها لم ينسخ ملة النبي ﷺ وتدعي أنه من أمته، وهي فئة أجمع علماء عصرنا الثقات على تكفيرها.

ولست أرى ضرورة للجمع بين تصور كون عمر أو إبراهيم نبياً وبين الآية الكريمة ﴿وخاتم النبيين﴾ لا سيما وأن الحديث لم يصح كما تقدم، والأقرب ـ على فرض صحته ـ أن يقال: إن المقصود من مثل هذه الأحاديث بيان رفعة شأن عمر أو إبراهيم، لأن النبوة منزلة عالية لو لم يسبق في مشيئته سبحانه أن لا يكون نبي بعد محمد ﷺ لكانا، والله أعلم.

(٥) رواه الإمام أحمد بإسناد حسن.

٢٨٥

ترجمہ: میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔اسی طرح اگر عمرؓ نبی ہوتے تو رسول اللہؐ کے پیروکار ہوتے عیسیٰؑ،خضرؑ اور الیاسؑ کی طرح۔پس آپ کا یہ قول آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی شریعت منسوخ کرے اور آپؐ کی امت میں سے نہ ہو۔اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔

عکس حوالہ نمبر:220

تحذیر النّاس

مِن انکارِ أثرِ اِبنِ عبّاس رضی اللہ عنہ

تالیف

حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ

بانی دارالعلوم دیوبند (م ۱۲۹۷ھ)

مُقدّمہ

علامہ ڈاکٹر خالد محمود ڈائرکٹر اسلامک اکیڈیمی مانچسٹر

حاشیہ

مولانا حافظ عزیز الرحمن ایم اے؛ ایل ایل بی

توضیح بعض عبارات

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم

مکتبہ حفیظیہ

مکی مسجد ○ بخاری روڈ ○ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس ۳۳۱

عکس حوالہ نمبر:220

۸۵

تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبتِ خاتمیت ہے، معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایت ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ حسب مزعوم منکران اثر اس اثر میں کوئی علتِ غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس اثر کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علتِ غامضہ خفیہ قادحہ فی الصحۃ نہیں۔ وجہ شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت تھی تب یہی تھی، اگر اور کوئی آیۃ یا حدیث ایسی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے۔ مگر آج تک نہ کسی نے ایسی آیت و حدیث سُنی نہ مدعیوں نے پیش کی۔ علیٰ ہذا القیاس مضمونِ علتِ قادحہ کو خیال فرمایئے آج تک سوائے مخالفت مضمون مذکور کسی نے کوئی وجہ قادح فی الاثر المذکور پیش نہیں کی اور فقط احتمالِ بے دلیل اس باب میں کافی نہیں ورنہ بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی اس حساب سے شاذ و معلل ہو جاویں گی۔ اور نیز یہ بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ یہ تاویل کہ یہ اثر اسرائیلیات سے ماخوذ ہے یا انبیاء الارضین ماتحت سے مبلغانِ احکام مراد ہیں، ہرگز قابلِ التفات نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ باعث تاویلات مذکورہ فقط یہی مخالفت خاتمیت تھی۔ جب مخالفت ہی نہیں تو ایسی تاویلیں کیوں کیجئے جن کو مدلول معنی مطابقی سے کچھ علاقہ ہی نہیں۔

دلیل کے ساتھ بڑوں کی رائے سے اختلاف جائز ہے | باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانئے تو ان کی تحقیر نعوذ باللہ

36۔اُمّتِ محمدیہ میں سلسلۂ وحی والہام

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ.

(نصر الباری جلد دوازدہم صفحہ 325 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)[221]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ رؤیائے صالحہ (یعنی نیک خوابیں بھی مبشرات میں سے ہیں۔)

تشریح: بخاری کے علاوہ یہ حدیث ابوداؤد، مسند احمد اور ابن ماجہ میں بھی مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ اختیار کرنیوالے خدا کے پیاروں کو رؤیا والہام کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ o لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۔ (یونس: 64-65) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقوی پر عمل پیرا تھے۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

مومنوں کے لئے اس آیت میں موجود الفاظ ''بشریٰ'' کی تفسیر کی بابت جب رسول کریمؐ سے استفسار کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد نیک خوابیں ہیں جو خود ایک مومن کو یا اس کی خاطر کسی کو دکھائی جاتی ہیں۔

(جامع ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 154-155 مترجم مولانا بدیع الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور)[222]

نیز استقامت اختیار کرنے والے مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ: اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ o (حٰمٓ السجدة: 31) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ

اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

یہ بشارات الٰہیہ کبھی رؤیا و کشوف کے ذریعہ ہوتی ہیں اور کبھی وحی والہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ (الشوریٰ:52) اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی پس میرے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں تو صحابہؓ کو رسالت و نبوت کے منقطع ہونے کی خبر سے وحی والہام کا سلسلہ بند ہو جانے کی تشویش ہوئی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف تشریعی سلسلہ نبوت بند ہوا ہے۔ مبشرات (یعنی رؤیا، کشوف اور الہام وغیرہ) کا سلسلہ جاری ہے جو نبوت کا ہی ایک حصہ ہے۔ (ترمذی ابواب الرؤیا۔ حوالہ 222)

یہی وجہ ہے کہ خدا کے نبیوں کو بنیادی طور پر مبشر اور بشیر کہا گیا جن کو حسبِ حالات وضرورت انذار بھی کرنا پڑتا ہے۔ پس اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو دوسری روایت سے بھی ظاہر ہے کہ نبوت میں سے اب صرف مبشّرات والی نبوت باقی ہے گویا شریعت والی نبوّت ختم ہوگئی۔ اب کوئی نبی یا رسول قرآن کے علاوہ کوئی دوسری شریعت لے کر نہیں آئے گا مگر تبشیر و انذار کا سلسلہ جاری رہے گا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کا دعویٰ بھی محض امتی نبی ہونے کا ہے تشریعی نبوت کا نہیں۔ حضرت علامہ ابن عربیؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ وہ نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوئی وہ تشریعی نبوت ہے اور ''میرے بعد کوئی رسول نہیں'' سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد ایسا کوئی نبی نہیں جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

(الفتوحات المكية المجلد الثاني صفحه3 دار صادر بيروت) [223]

اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا رَسُوْلَ سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ جو نبوت و رسالت منقطع ہوگئی ہے وہ آنحضرتؐ کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے۔ (قرة العينين في تفضيل الشيخين صفحه 319 المكتبة السلفية لاهور) [224]

علمائے امت علّامہ تورپشتی (متوفی:661ھ) علّامہ جلال الدین سیوطی (متوفی:911ھ) علّامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی:973ھ) اور علّامہ سندھی (متوفی:1363ھ) نے بھی اس مضمون کی احادیث کے یہی معنی کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں آئے گا اور تابع شریعت محمدیہ امّتی نبی کے آنے میں حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ روک نہیں۔

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کرتے ہوئے خود حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبوت میں سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں رہا یعنی انواع نبوت میں سے صرف ایک نوع مبشرات کی باقی ہے جو رؤیائے صادقہ، مکاشفات صحیحہ اور اس وحی سے تعلق رکھتی ہے جو خاص اولیاء پر نازل ہوتی ہے...... ایک صاحب بصیرت ناقد کے لئے غور کا مقام ہے کہ کیا اس حدیث سے نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند سمجھا جا سکتا ہے بلکہ حدیث دلالت کر رہی ہے کہ نبوت تامّہ جو وحی شریعت ساتھ رکھتی تھی منقطع ہو گئی لیکن وہ نبوت جس میں صرف ''مبشرات'' ہیں وہ قیامت تک باقی ہے اور کبھی منقطع نہ ہوگی۔''

(توضیح مرام صفحہ 19 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 60-61 ایڈیشن 2008)

نیز فرمایا:

''ہمارا ایمان ہے کہ تشریعی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ اب اسی شریعت کی خدمت بذریعہ الہامات، مکالمات، مخاطبات اور بذریعہ پیشگوئیوں کے کرنے کا ہمارا دعویٰ ہے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 468)

جب مسلمان علماء الہام و معجزہ سے انکار کر رہے تھے حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا:

''ابتدائے وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے الہام ہوا کہ ۔۔۔ یا احمد بارک اللہ فیک ...قل انی امرت و انا اول المؤمنین یعنی اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھی دی ۔۔۔ اور لوگوں کو کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں ہی اول المومنین ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 109۔110 حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 221

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوازدہم — پارہ: ۲۷-۲۹ — باب: ۳۵۰۷-۳۷۶۶ — حدیث: ۶۱۹۵-۶۷۷۰

كتاب الأيمان والنذور، كتاب كفارات الأيمان، كتاب الفرائض، كتاب الحدود
كتاب المحاربين من اهل الكفر والرِّدّة، كتاب الديات، كتاب استتابة المعاندين
والمرتدّين وقتالهم، كتاب الاكراه، كتاب الحِيَل، كتاب التعبير، كتاب الفتن

ناشر مکتبۃ الشیخ

۴۴۵/۳، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر:221

۶۵۳۷﴿حدَّثنا ابراهيمُ بنُ حَمْزةَ قال حدَّثني ابنُ ابي حازمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عن يَزِيدَ عن عبدِ اللهِ بنِ خَبَّابٍ عن ابي سَعِيدِ الخُدْرِيِّ انَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقول الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزءًا مِنَ النُّبوَّةِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس جز میں سے ایک جز ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۳۵۔

۳۶۹۵

﴿بابُ المُبَشِّرَاتِ﴾

بشارت دینے والے خواب کا بیان

كذا في نسخ الشروح (عمدة القارى، فتح البارى، ارشاد السارى، الكواكب الدرارى) وفي النسخة الهنديه مجردا عن اللام (اى باب مبشرات)

اى هذا باب في بيان المبشرات وهي بكسر الشين جمع مبشرة وقول الحافظ ابن حجر وهي البشرى تعقبه صاحب عمدة القارى فقال ليس كذلك لان البشرى اسم بمعنى البشارة والمبشرة اسم فاعل للمؤنث من التبشير وهو ادخال السرور والفرح على المبشر بفتح الشين.

والمراد بالمبشرة هنا الرويا الصالحة وعند الامام احمد من حديث ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله :- لهم البشرىٰ فى الحياة الدنيا وفى الآخره (سورہ یونس آیت:۶۴) قال الرؤيا الصالحة. نیز ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ لهم البشرى فى الحياة الدنيا سے مراد رؤیاء صالحہ یعنی اچھے خواب ہیں۔

۶۵۳۸﴿حدَّثنا اَبُو اليَمَانِ قال اَخبَرَنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهرِيِّ قال حدَّثني سَعِيدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قال سَمِعْتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا المُبَشِّرَاتُ قالُوا وَمَا المُبَشِّراتُ قال الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں لوگوں نے پوچھا وہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اچھے خواب"۔

عکس حوالہ نمبر:222

عکس حوالہ نمبر:222

www.KitaboSunnat.com

٢۔ بَابٌ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

(٢٢٧٢) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ)) قَالَ : فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : ((لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ)) فَقَالُوا : يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ)) . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: انس بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے: پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے: ولیکن مبشرات باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یارسول اللہ ﷺ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

❀❀❀❀

٣۔ بَابٌ : قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان ”ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں“

(٢٢٧٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ [يونس : ٦٤] فَقَالَ : مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ : ((مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ)) .

(صحيح ـ الصحيحة : ١٧٨٦)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى الآيه ﴾ سو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشریٰ سے اس آیت میں

عکس حوالہ نمبر:222

خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

فائدہ: اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارھویں سپارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴾ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی جو اوپر گزرا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((تلك عاجل بشرى المومنين)) یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مؤمن کا۔ اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴾ اور عطاء رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قرب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں ﴿ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰيٰتِ ﴾ (بغوی) فقیر کہتا ہے کہ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

❀❀❀❀

(۲۲۷٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ)) .

(ضعیف ـ الضعیفة : ۱۷۳۲) اس کی سند عبداللہ ابن لہیعہ　دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ سچے وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

مترجم: سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات، اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اول پر، اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف، اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی، اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبان اخلاص بندگان باوفا، پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو کہ وہ کب تحریر میں آسکتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر:223

الفتوحات المكية

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل
خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق
والدين أبي عبد الله محمد بن علي المعروف بابن عربي
الحاتمي الطائي قدّس الله روحه ونوّر ضريحه آمين

المجلد الثاني

دار صادر
بيروت

عکس حوالہ نمبر:223

وســتة أنفس لجهات ست * أتتهـن مـن نور وطـين
فهذا الرمزان فكرت فيـه * ترى سر الظهور مع الكمون

اعـلم أيدنا الله واياك بروح منـه ان هـذا الباب يتضمن أصـناف الرجال الذين يحصرهم العـدد والذين لا توقيت لهم و يتضمن المسائل التي لا يعلمها الا الا كابر من عباد الله الذين هم في زمانهـم بمنزلة الانبياء في زمان النبوّة وهي النبوّة العامّه فان النبوّة التي انقطعت بوجود رسول الله صـلى الله عليه وسـلم انما هي نبوّة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخا لشرعه صـلى الله عليه وسلم ولا يزيد في حكمه شرعا آخر وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبيّ أي لا نبيّ بعدي يكون على شرع يخالف شرعي بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتي ولا رسول أي لا رسول بعـدي الى أحد من خلق الله بشرع يدعوهم اليه فهذا هو الذي انقطع وسدّ بابه لا مقام النبوّة فانه لا خـلاف ان عيسى عليه السـلام نبيّ ورسول وانه لا خـلاف أنه ينزل في آخر الزمان حكما مقسطا عدلا بشرعنا لا بشرع آخر ولا بشرعه الذي تعبد الله به بني اسرائيل من حيث ما نزل هو به بل ما ظهر من ذلك هو ما قرّره شرع محمد صلى الله عليه وسـلم ونبوّة عيسى عليه السـلام ثابتة له محققة فهذا نبيّ ورسول قد ظهر بعده صلى الله عليه وسـلم وهو الصادق في قوله انه لا نبيّ بعده فعلمنا قطعا أنه يريد التشريع خاصـة وهو المعبر عنه عنـد أهل النظر بالاختصاص وهو المراد بقولهم ان النبوّة غـير مكتسبة وأما القائلون باكتساب النبوّة فانهـم يريدون بذلك حصول المنزلة عنـد الله المختصة من غير تشريع لا في حق أنفسـهم ولا في حق غـيرهم فمن لم يعقل النبوّة سوى عين الشرع ونصب الاحكام قال بالاختصاص ومنع الكسب فاذا وقفتم على كلام أحـد من أهل الله أصحاب الكشف يشـير بكلامه الى الاكتساب كأبي حامد الغزالي وغيره فليس مرادهم سوى ما ذكرناه وقد بيناه هذا في فصل الصلاة على النبيّ صلى الله عليه وسلم في آخر باب الصـلاة من هـذا الكتاب وهؤلاء هم المقرّبون الذين قال الله فيهم عينا يشرب بها المقرّبون وبه وصف الله نبيه عيسى عليه السـلام فقال وجيها في الدنيا والآخرة ومن المقرّبين وبه وصف الملائكة فقال ولا الملائكة المقرّبون ومعلوم قطعا أن جبريل كان ينزل بالوحي على رسول الله صلى الله عليه وسـلم ولم يطلق عليه في الشرع اسم نبيّ مع انه بهـذه المثابة فالنبوّة مقام عند الله يناله البشر وهو مختص بالاكابر من البشر يعطى للنبيّ المشرّع و يعطى للتابع لهذا النبيّ المشرّع الجاري على سنته قال تعالى ووهبنا له أخاه هرون نبيا فاذا نظر الى هـذا المقام بالنسـبة الى التابع وانه باتباعه حصـل له هذا المقام سمي مكتسبا والتعمل بهـذا الاتباع اكتسابا ولم يأته شرع من ربه يختص به ولا شرع يوصـله الى غيره وكذلك كان هرون فسددنا باب اطلاق لفظ النبوّة على هـذا المقام مع تحققه لئلا يتخيل متخيل أن المطلق لهذا اللفظ يريد نبوّة التشريع فيغلط كما اعتقده بعض الناس في الامام أبي حامد فقال عنه انه يقول باكتساب النبوّة في كيمياء السعادة وغيره معاذ الله أن يريد أبو حامد غير ما ذكرناه وسأذكر ان شاء الله ما يختص به صاحب هذا المقام من الاسرار الخاصة به التي لا يعلمها الا من حصـله فاذا سمعتني أقول في هذا الباب ومما يختص بهذا المقام كذا فاعـلم أن ذلك الذي أذكره هو من علوم أهـل هـذا المقام فلنذكر أوّلا شرح ما بوّبنا عليـه من المقابلة والانحراف *(وصـل)* اعلم أن للحق سبحانه في مشـاهدة عباده اياه نسبتين نسبة تنزيه ونسـبة تنزل الى الخيال بضرب من التشبيه فنسبة التنزيه تجليه في ليس كمثله شيء والنسبة الاخرى تجليه في قوله عليه السلام اعبد الله كأنك تراه وقوله ان الله في قبـلة المصـلي وقوله تعـالى فأينما تولوا فثمّ وجه الله وثمّ ظرف ووجه الله ذاته وحقيقته والاحاديث والآيات الواردة بالالفاظ التي تطلق على المخلوقات باستصحاب معانيها اياها ولولا استصحاب معانيهـا اياها المفهومة من الاصطلاح ما وقعت الفائدة بذلك عند المخاطب بها اذ لم يرد عن الله شرح ما أراد بها مما يخالف ذلك اللسان الذي نزل به هذا التعريف الالهي قال تعالى وما أرسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم يعني بلغتهم ليعلموا ما هو الامر عليه ولم يشرح الرسول المبعوث بهـذه الالفاظ هـذه الالفاظ بشرح يخالف ما وقع عليه الاصـطلاح فننسب تلك المعاني المفهومة من تلك الالفاظ الواردة الى الله تعالى كما نسبها لنفسه ولا يتحكم في شرحها بمعان لا يفهمها أهل ذلك اللسان

٣

ترجمہ: وہ نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوئی وہ تشریعی نبوت ہے۔۔۔ میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد ایسا کوئی نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف ہو، بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر:224

قرۃ العینین

فی

تفضیل الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حکیم الامت امام احمد بن عبد الرحیم معروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ

۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۲ء — ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۳ء

ناشر:

المکتبۃ السلفیۃ ◎ شیش محل روڈ ◎ لاہور

پاکستان

عکس حوالہ نمبر:224

قرۃ العینین ۱۹ اس

ابراہیم فهذا يدل على اختلاف الصلوة الالهية لاختلاف احوال المصلى عليهم مقابلتهم عند الله ويظهر من هذا
الحديث فضل ابراهيم على رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلب ان يصلى عليه مثل الصلوة على ابراهيم فاعلم
ان الله سبحانه وتعالى امرنا بالصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يامرنا بالصلوة على آله في الكتاب
وجاء الاعلام في تعليم رسول الله صلى الله عليه وسلم ايانا الصلوة عليه زيادة الصلوة على الآل فما طلب رسول الله
صلى الله عليه وسلم من الله عليه مثل صلوته على ابراهيم من حيث اعيانها فان العناية الالهية برسول الله
صلى الله عليه وسلم اتم اذ قد خص بامور لم يخص بها نبي قبله صلى الله عليه وسلم لا ابراهيم ولا غيره وذلك من صلوة
سبحانه وتعالى عليه فكيف يطلب من الله سبحانه وتعالى الصلوة عليه مثل صلوته على ابراهيم من حيث عينه
وانما المراد من ذلك ما ابينه لك ان شاء الله تعالى وذلك ان الصلوة على الشخص قد يصلى عليه من حيث عينه ومن
حيث ما يضاف اليه غيره فكان الصلوة من حيث ما يضاف اليه غيره هي الصلوة من حيث المجموع اذ للمجموع
حكم ليس للواحد اذا انفرد فاعلم ان آل الرجل في لغة العرب هم خاصته الاقربون اليه وخاصة الانبياء عليهم
الصلوة والسلام وآلهم هم الصالحون العلماء بالله المومنون وقد علمنا ان ابراهيم كان من آله انبياء و
رسل الله تعالى ومرتبة النبوة والرسالة قد ارتفعت في الشاهد في الدنيا فلا يكون بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
في امته نبي يشرع الله له خلاف شرع محمد صلى الله عليه وسلم ولا رسول ولا منع المرتبة ولا حجرها من حيث لا تشريع
ولا سيما وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيمن حفظ القرآن العظيم ان النبوة ادرجت بين جنبيه
وقال في المبشرات انها جزء من اجزاء النبوة فوصف بعض امته بانهم قد حصل لهم المقام وان لم يكونوا
على شرع يخالف شرعه صلى الله عليه وسلم وقد علمنا بما قال لنا صلى الله عليه وسلم ان عيسى عليه الصلوة
والسلام ينزل فينا حكما مقسطا عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ولا شك قطعا انه رسول الله
ونبيه وهو منزل فله عليه الصلوة والسلام مرتبة النبوة بلا شك عند الله سبحانه وتعالى
وماله مرتبة التشريع عند نزوله فعلمنا بقوله عليه الصلوة والسلام لا نبي بعدي ولا رسول وان النبوة
قد انقطعت والرسالة انما يريد بها التشريع فلما كانت النبوة اشرف مرتبة واكملها ينتهى اليها من
اصطفاه الله سبحانه وتعالى من عباده علمنا ان التشريع في النبوة امر عارض بكون عيسى عليه الصلوة

ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ کوئی رسول اور یقیناً نبوت ختم ہو چکی ہے اور رسالت بھی۔ اور اس سے مراد تشریعی ہے۔

37۔اہلِ مشرق اور مہدی کی تائید و نصرت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَیْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَیُوَطِّئُوْنَ لِلْمَھْدِیِّ یَعْنِیْ سُلْطَانَہٗ.

(سنن ابن ماجہ اردو جلد سوم صفحہ 453 مترجم سعید مجتبیٰ سعیدی مکتبہ اسلامیہ لاہور)[225]

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے اور ان کے غلبہ کے لئے خدمات انجام دیں گے۔

تشریح: ابن ماجہ کے علاوہ یہ حدیث شیعہ مسلک میں بھی مسلّم ہے۔علامہ ابوعبداللہ الکنجی الشافعی نے اس کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ثقہ اور مسلّمہ راویوں نے اسے روایت کیا ہے۔

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ جلد 3صفحہ278 دار الاضواء بیروت)

اس حدیث سے اہلِ مشرق کی سعادت مندی کا پتہ چلتا ہے کہ انہیں آغاز میں امام مہدی کے لئے راہ ہموار کرنے اور غلبہ حق میں ان کے انصار بننے کی توفیق ملے گی۔دیگر احادیث میں بھی مہدی اور ان کے انصار و اعوان کا علاقہ مشرق کی سرزمین قرار دی گئی ہے۔

چنانچہ مسلم کی حدیث میں ابن مریم کا نزول دمشق کے مشرق میں بتایا گیا ہے اور ظہورِ دجّال کا علاقہ بھی رسولؐ اللہ نے مشرق کی سرزمین بیان فرمایا جہاں دجال کا روحانی مقابلہ مسیح و مہدی نے آ کر کرنا تھا۔

بعض اور روایات سے مسیح موعودؑ کے ان اصحاب اہلِ مشرق کی عظمت و مرتبت کا اشارہ بھی ملتا ہے۔حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ اور آزاد کر دیا ہے۔ایک وہ جماعت جو (پہلی دفعہ) ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسرے وہ لوگ جو عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) کے اصحاب ہوں گے۔

(سنن نسائی اردو جلد دوم صفحہ 366 مترجم مولانا خورشید حسن قاسمی مکتبۃ العلم لاہور)[226]

مسیح موعودؑ کے ان اصحاب خاص کی تعداد احادیث میں بدری صحابہ کے برابر 313 بیان ہوئی ہے اور ان کی صفات یہ لکھی ہیں کہ اللہ ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے گا (یعنی متحد ہوں گے) اور وہ کسی سے خوف نہیں کھائیں گے اور جو اُن میں داخل ہوگا اس پر اترائیں گے نہیں یعنی انہیں خدا پر کامل بھروسہ ہوگا۔

(مستدرک حاکم اردو جلد 6 صفحہ 741 مترجم محمد شفیق الرحمٰن قادری شبیر برادرز لاہور)[227]

انہی الٰہی نوشتوں کے عین مطابق اس زمانہ میں مشرق یعنی ہندوستان کے ملک میں ہی مہدی کا آنا مقدر تھا سو یہ خوش نصیبی اہلِ مشرق کے حصہ میں آئی۔ مہدی کے 313 اصحاب کا ذکر شیعہ لٹریچر میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابو عبداللہ جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ مہدی کے ساتھ کتنے لوگ نکلیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق (یعنی 313) ہوں گے۔ اس طرح مہدی کے اصحاب کی صفات میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کے علاقے اور وطن مختلف ہوں گے مگر ان کے مقاصد ایک ہوں گے۔ جیسا کہ جواہر الاسرار میں ذکر ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

"مہدی ایک ایسی بستی میں سے ظاہر ہوگا جسے "کدعہ" کہا جائے گا۔
اور اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب کو دنیا کے دور دراز ممالک سے اصحاب غزوہ بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے اصحاب کی تعداد اور ان کے نام مع ان کے شہروں اور ان کی صفات کے ساتھ ہوں گے۔" (جواہر الاسرار قلمی نسخہ)[228]

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے ان تین صد تیرہ اصحاب کے نام انجام آتھم میں 1896ء میں شائع فرما دئے تھے۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325 تا 328 ایڈیشن 2008)[229]

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے بھی اس پہلو سے آپ کی تصدیق فرمائی کہ رسول اللہؐ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تین سو تیرہ اصحاب موجود ہیں جو آپ کی سچائی کی نشانی ہے۔

(اشارات فریدی جلد 3 صفحہ 70 مطبوعہ مفید عالم پریس آگرہ)[230]

عکس حوالہ نمبر:225

احادیث ۲۸۸۲-۴۳۴۱

سُنن ابنِ ماجہ

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۷۳

ترجمہ
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

تحقیق
علامہ ناصر الدین البانی

نظرِ ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد

مراجعت
حافظ زبیر علی زئی

تخریج تنقیح وتصحیح
حافظ ندیم ظہیر

تصدیر
حافظ صلاح الدین یوسف

مکتبہ اسلامیہ

عکس حوالہ نمبر:225

الْيَمَامِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَحْنُ، وَلَدَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ)). [ضعيف، المستدرك للحاكم: ٣/٣/ ٢١١؛ الضعيفه: ٤٦٨٨ علی بن زیاد الیمامی ضعیف ہے۔]

میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی (رضی اللہ عنہم)، اہلِ جنت کے سردار ہیں۔"

٤٠٨٨۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ)) يَعْنِي سُلْطَانَهُ. [ضعيف، مسند البزار: ٣٧٨٣؛ المعجم الاوسط للطبراني: ٢٨٥ عمرو بن جابر ضعیف ہے۔]

(۴۰۸۸) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو (امام) مہدی کی سلطنت (حکومت) کے لیے راہ ہموار کریں گے۔"

بَابُ الْمَلَاحِمِ

باب: بڑی بڑی جنگوں کا بیان

٤٠٨٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: مَالَ مَكْحُوْلٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْمَرٍ، وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَتُصَالِحُكُمُ الرُّوْمُ صُلْحًا آمِنًا. ثُمَّ تَغْزُوْنَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُوْنَ] وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَنْصَرِفُوْنَ. حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِي تُلُوْلٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ.

(۴۰۸۹) ذومخمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ نبی ﷺ کے صحابی تھے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "عنقریب روم کے لوگ تم مسلمانوں سے پُر امن صلح کریں گے۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک (مشترکہ) دشمن سے جنگ کرو گے۔ اس میں تم غالب رہو گے، غنیمتیں حاصل کرو گے اور (جانی و مالی نقصان سے) محفوظ رہو گے، پھر تم واپس لوٹو گے حتی کہ ٹیلوں والے مرغزار میں پہنچ کر پڑاؤ ڈالو گے تو صلیب والوں میں سے ایک شخص صلیب کو لہرا کر بآواز بلند کہے گا: صلیب غالب ہے۔ ایک مسلمان شخص کو غصہ آئے گا تو وہ اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس صورت حال میں رومی بدعہدی کر دیں گے اور مسلمانوں کے خلاف بہت بڑی جنگ کے لیے متحد ہو

عکس حوالہ نمبر:226

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد دوم

تالیف: امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوبؒ احمد خانؒ
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان
Ph:7231788-7211788

عکس حوالہ نمبر:226

قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

عنہ (جیسا) ہوں گا جو کہ عذاب دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

۳۱۸۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.

۳۱۸۰: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل دوزخ سے آزاد فرما دیں گے ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو کہ ہند میں جہاد کرے گا جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

۱۶۰۵: باب غَزْوَةِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

باب: ترکی اور حبشی لوگوں کے ساتھ جہاد سے متعلق

۳۱۸۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٌ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [الأنعام: ١١٥] فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ

۳۱۸۱: رسول کریمؐ کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے خندق کی کھدائی کا حکم فرمایا تو اس وقت (یعنی خندق کھودنے کے وقت) ایک بڑا پتھر نکل آیا تو اس کی وجہ سے خندق کے کھودنے میں مشکل پیش آ گئی اور لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل ہو گیا۔ رسول کریمؐ وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جس سے پتھر توڑا جاتا ہے اور آپؐ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارہ پر رکھی اور یعنی آپؐ نے آیت کریمہ: تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا تلاوت فرمائی اور آپؐ نے ہتھیار اٹھا کر مارا اور پتھر ٹوٹ کر گر پڑا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے "تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں پورا ہوا اور کوئی اس کی باتوں کو تبدیل کرنے والا نہیں" اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ وہاں کھڑے تھے اور رسول کریمؐ دیکھ رہے تھے آپؐ کے مارنے کے وقت ایک بجلی جیسی چمک ہوئی۔ پھر دوسری مرتبہ وہ ہی آیت تلاوت فرما کر آپؐ نے اس ہتھیار سے مارا۔ پھر ایسی ہی بجلی جیسی چمک ظاہر ہوئی اور دوسری تہائی پتھر سے الگ ہو گئی تیسری مرتبہ آیت کریمہ تلاوت فرما کر جب مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر گیا اور آپؐ وہاں سے ہٹ گئے آپؐ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک لے کر تشریف فرما ہو گئے۔ سلمان فارسیؓ نے عرض

عکس حوالہ نمبر:227

المستدرک

علی الصحیحین

جلد 6

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

عکس حوالہ نمبر: 227

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8659 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا، فَقَالَ: " ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللّٰهَ اللّٰهَ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ قَوْمًا قُزُعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ اِلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِاَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْاَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُونَ، وَعَلٰى عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: اَتُرِيدُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ، قُلْتُ: لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اُرِيهِمَا حَتّٰى اَمُوتَ، فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8659 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات کا عقد بنایا اور فرمایا: وہ آخری زمانے میں نکلے گا، یہ وہ زمانہ ہوگا جب اللہ کا نام لینے پر انسان کو قتل کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادلوں کے ایک ٹکڑے کی مانند لوگ جمع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا، یہ کسی سے نہیں ڈریں گے اور نہ کسی پر خوش ہوں گے ان میں بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ جمع ہو جائیں گے، سابقہ لوگ ان تک پہنچ نہیں پائیں گے اور بعد والے ان کو پا نہیں سکیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہوگی جو طالوت کے ہمراہ نہر سے گزرے تھے۔ ابوالطفیل کہتے ہیں: ابن حنفیہ نے کہا: کیا تم اس کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ ان دو لکڑیوں کے درمیان سے نکلے گا۔ میں نے کہا: یقیناً، اللہ کی قسم میں اپنی زندگی میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا۔ پھر وہ مکہ میں انتقال کر گئے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8660 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْخَازِنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبُخَارَى، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي الْفَوَارِسِ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَرَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلٰى رَجُلٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ تُرْفَعَ الْاَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْاَخْيَارُ، وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ، وَيُقْرَاَ بِالْقَوْمِ الْمُثَنَّاةُ لَيْسَ فِيهِمْ اَحَدٌ يُنْكِرُهَا قِيلَ: وَمَا

عکس حوالہ نمبر:228

ٹائٹل "جواہر الاسرار" ۔ قلمی نسخہ کی نقل

شماره خطی : ۳۰۵۹

اسم کتاب : جواهر الاسرار

مؤلف : علی حمزه بن علی

موضوع : عرفان، فارسی، نثر

صفحات : ۳۶۰

کتابت : قرن ۱۱ هجری

کتابخانه گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

اسکن شد : ✓

شماره : ۱۰۶۶/۷/۷

محمد انجم گلزار

تاریخ : ۸۱/۳/۷

عکس حوالہ نمبر:228

زمان او در آید و دیگر او را شمشیرے باشد کہ [illegible] جنگ کار کند دیگر [illegible]

و طیور [illegible] انس گیرند و خزاین و دفاین [illegible] ظاہر شوند چنانکہ علماء [illegible] در معالم التنزیل

روایت کردہ اند [illegible] موسی را [illegible] علیہ السلام [illegible]

گفتہ شد و دیگر [illegible] است کہ [illegible] بیرون آید [illegible]

[illegible] در صورت عیسی یعنی مہدی بیرون خواہد آمد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من [illegible] فلیس منا و چون مہدی بیرون آید عیسی علیہ السلام [illegible]

و چون عیسی [illegible] قائم مقام [illegible] عیسی علیہ السلام قائم مقام

[illegible] چنانکہ [illegible]

[illegible] پارسا [illegible] نقل کردہ [illegible] حدیث [illegible]

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من [illegible]

[illegible] مکة فیجتمع الیہ [illegible]

حتی [illegible] فیخرج الیہ جیش من [illegible] حتی اذا کانوا بالبیداء

خسف بہم [illegible] العراق و ابدال الشام الی آخر الحدیث و یستخرج الکنوز

چنانکہ در اربعین [illegible] المنکر آمدہ است کہ یستخرج الکنوز و یفتح

مداین المشرک [illegible] آوردہ است

در صفت مہدی [illegible]

خروج [illegible] کدعہ باشد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریة یقال لہا

کدعہ و یصدقہ اللہ تعالی و یجمع اللہ تعالی لہ من اقصی البلاد علی عدد اہل بدر ثلاث مائة و ثلاث

عشر رجلا و معہ صحیفة مختومة فیہا عدد اصحابہ باسمائہم و بلادہم و خلالہم

[illegible] اذا جاء وقت [illegible]

[illegible]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہوگا جسے ''کدعہ'' کہا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب کو دنیا کے دور دراز سے اصحاب غزوہ بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے اصحاب کی تعداد اور ان کے نام مع ان کے شہروں اور ان کی صفات کے ساتھ ہوں گے۔

عکس حوالہ نمبر:229

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۱

عکس حوالہ نمبر:229

ازقریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ ویصدقہ اللّٰہ تعالٰی ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیھا عدد اصحابہ باسمائھم وبلادھم وخلالھم یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ۳۱۳ ہوں گے۔ اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔ ﴿۴۱﴾

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو☆ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لئے تین سو تیرہ ۳۱۳ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲۔ موضع بلانی کھاریاں۔ ضلع گجرات
۲۔ مولوی حافظ فضل دین صاحب //
۳۔ میاں محمد دین پٹواری بلانی //
۴۔ قاضی یوسف علی نعمانی معہ اہل بیت تشام حصار
۵۔ میرزا امین بیگ صاحب معہ اہل بیت بہالوجی جیپور
۶۔ مولوی قطب الدین صاحب۔ بدوملی۔ سیالکوٹ
۷۔ منشی روڑا صاحب۔ کپورتھلہ
۸۔ میاں محمد خاں صاحب //
۹۔ منشی ظفر احمد صاحب //
۱۰۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب //
۱۱۔ منشی فیاض علی صاحب //
۱۲۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹ
۱۳۔ سید حامد شاہ صاحب //
۱۴۔ مولوی وزیر الدین صاحب کانگڑہ
۱۵۔ منشی گوہر علی صاحب جالندھر
۱۶۔ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی رہتاس۔ جہلم
۱۷۔ میاں نبی بخش صاحب رفوگر۔ امرتسر
۱۸۔ میاں عبدالخالق صاحب //
۱۹۔ میاں قطب الدین خان صاحب مس گر //
۲۰۔ مولوی ابوالحمید صاحب حیدرآباد دکن
۲۱۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نوردین صاحب معہ ہردو زوجہ۔ بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
۲۲۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہہ۔ ضلع مرادآباد
۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب معہ ہردو زوجہ بھیرہ
۲۴۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی نعمانی قادیانی سابق سرساوی معہ اہلبیت
۲۵۔ سید ناصر نواب صاحب دہلوی۔ حال قادیانی
۲۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی بمعہ اہلبیت //
۲۷۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب معہ اہلبیت //
۲۸۔ حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خان معہ اہلبیت //
۲۹۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب حاجی اللہ رکھا معہ اہلبیت مدراس
۳۰۔ میاں جمال الدین سیکھواں گورداسپور معہ اہلبیت
۳۱۔ میاں خیر الدین // // //
۳۲۔ میاں امام الدین // // //
۳۳۔ میاں عبدالعزیز پٹواری // //
۳۴۔ منشی گلاب دین۔ رہتاس۔ جہلم
۳۵۔ قاضی ضیاء الدین صاحب۔ قاضی کوٹی
۳۶۔ میاں عبداللہ صاحب پٹواری۔ سنوری
۳۷۔ شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم سابق لیس دفعدار رسالہ نمبر ۱۲ چھاؤنی سیالکوٹ
۳۸۔ مولوی مبارک علی صاحب امام //
۳۹۔ میرزا نیاز بیگ صاحب کلانوری
۴۰۔ میرزا یعقوب بیگ صاحب.......... //
۴۱۔ میرزا ایوب بیگ صاحب معہ اہلبیت ۔ //
۴۲۔ میرزا خدا بخش صاحب۔ جھنگ
۴۳۔ سردار نواب محمد علی خاں صاحب رئیس کوٹلہ
۴۴۔ سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ الہ آباد

☆ سہو کتابت ہے آئینہ کمالات اسلام میں ۳۲۷ نام لکھے ہیں۔ ملاحظہ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۱۶ تا ۶۳۰۔ (ناشر)

عکس حوالہ نمبر:229

﴿۴۲﴾

۴۵۔ میرزا محمد یوسف بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
۴۶۔ شیخ شہاب الدین صاحب۔ لودیانہ
۴۷۔ شہزادہ عبدالمجید صاحب۔ //
۴۸۔ منشی حمید الدین صاحب۔ //
۴۹۔ میاں کرم الٰہی صاحب //
۵۰۔ قاضی زین العابدین صاحب خانپور۔ سرہند
۵۱۔ مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار...... پشاور
۵۲۔ محمد انوار حسین خان صاحب۔ شاہ آباد۔ ہردوئی
۵۳۔ شیخ فضل الٰہی صاحب۔ فیض اللہ چک
۵۴۔ میاں عبدالعزیز صاحب۔............ دہلی
۵۵۔ مولوی محمد سعید صاحب۔ شامی...... طرابلسی
۵۶۔ مولوی حبیب شاہ صاحب۔...... خوشاب
۵۷۔ حاجی احمد صاحب۔.............. بخارا
۵۸۔ حافظ نور محمد صاحب۔...... فیض اللہ چک
۵۹۔ شیخ نور احمد صاحب۔............ امرتسر
۶۰۔ مولوی جمال الدین صاحب۔...... سیدوالہ
۶۱۔ میاں عبداللہ صاحب۔.......... ٹھٹھہ شیرکا
۶۲۔ میاں اسمٰعیل صاحب۔.......... سرساوہ
۶۳۔ میاں عبدالعزیز صاحب نومسلم۔ قادیان
۶۴۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے معہ اہل بیت لاہور
۶۵۔ مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ۔ ضلع شاہ پور
۶۶۔ شیر محمد خاں صاحب...... بکھر //
۶۷۔ منشی محمد افضل صاحب لاہور حال...... ممباسہ
۶۸۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب گوڑیانی ملازم //
۶۹۔ میاں کریم الدین صاحب مدرس قلعہ سوبھا سنگھ
۷۰۔ سید محمد اسمٰعیل دہلوی طالب علم حال قادیان
۷۱۔ بابو تاج الدین صاحب اکونٹنٹ۔ لاہور
۷۲۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر۔.......... //
۷۳۔ شیخ نبی بخش صاحب۔.......... //
۷۴۔ منشی معراج الدین صاحب۔.......... //
۷۵۔ شیخ مسیح اللہ صاحب...... شاہجہان پوری
۷۶۔ منشی چوہدری نبی بخش صاحب معہ اہل بیت۔ بٹالہ

۷۷۔ میاں محمد اکبر صاحب۔.............. بٹالہ
۷۸۔ شیخ مولا بخش صاحب۔...... ڈنگہ گجرات
۷۹۔ سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ سیالکوٹ
۸۰۔ میاں محمد جان صاحب۔.......... وزیر آباد
۸۱۔ میاں شادی خاں صاحب۔...... سیالکوٹ
۸۲۔ میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار۔ جہلم
۸۳۔ میاں عبداللہ خان صاحب برادر نواب خان صاحب //
۸۴۔ مولوی برہان الدین صاحب.......... //
۸۵۔ شیخ غلام نبی صاحب۔.......... راولپنڈی
۸۶۔ بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک۔ چھاؤنی انبالہ
۸۷۔ منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر۔ لدھیانہ
۸۸۔ منشی عبدالحق صاحب کراچی والہ...... //
۸۹۔ حافظ فضل احمد صاحب۔.......... لاہور
۹۰۔ مولوی قاضی امیر حسین صاحب...... بھیرہ
۹۱۔ مولوی حسن علی صاحب مرحوم۔...... بھاگلپور
۹۲۔ مولوی فیض احمد صاحب لنگیاں والی۔ گوجرانوالہ
۹۳۔ سید محمود شاہ صاحب مرحوم۔...... سیالکوٹ
۹۴۔ مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور آسام
۹۵۔ رحمٰن شاہ صاحب ناگپور ضلع چاندہ۔ وڑوڑہ
۹۶۔ میاں جان محمد صاحب مرحوم۔...... قادیان
۹۷۔ منشی فتح محمد معہ اہلبیت بزدار لیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۹۸۔ شیخ محمد صاحب۔.................. مکی
۹۹۔ حاجی منشی احمد جان صاحب مرحوم۔ لودیانہ
۱۰۰۔ منشی پیر بخش صاحب مرحوم...... جالندھر
۱۰۱۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم...... قادیان
۱۰۲۔ حاجی عصمت اللہ صاحب۔...... لودیانہ
۱۰۳۔ میاں پیر بخش صاحب۔...... //
۱۰۴۔ منشی ابراہیم صاحب۔.......... //
۱۰۵۔ منشی قمر الدین صاحب۔.......... //
۱۰۶۔ حاجی محمد امیر خاں صاحب۔...... سہارنپور
۱۰۷۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم۔...... لودیانہ
۱۰۸۔ قاضی خواجہ علی صاحب۔...... //

۱۰۹۔ منشی تاج محمد خاں صاحب۔...... لودیانہ
۱۱۰۔ سید محمد ضیاء الحق صاحب۔.......... روپڑ
۱۱۱۔ شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب عرف شعبان۔ کابلی
۱۱۲۔ خلیفہ رجب دین صاحب تاجر۔...... لاہور
۱۱۳۔ پیر جی خدا بخش صاحب مرحوم۔ ڈیرہ دون
۱۱۴۔ حافظ مولوی محمد یعقوب خان صاحب //
۱۱۵۔ شیخ چراغ علی نمبردار۔.......... تھہ غلام نبی
۱۱۶۔ محمد اسمٰعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔
۱۱۷۔ احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔
۱۱۸۔ سیٹھ احمد صاحب عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس۔
۱۱۹۔ سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس
۱۲۰۔ سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد حاجی اللہ رکھا //
۱۲۱۔ سیٹھ عبدالحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا //
۱۲۲۔ حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل //
۱۲۳۔ سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا //
۱۲۴۔ مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور //
۱۲۵۔ حکیم محمد سعید صاحب // //
۱۲۶۔ منشی قادر علی صاحب // //
۱۲۷۔ منشی غلام دستگیر صاحب // //
۱۲۸۔ منشی سراج الدین صاحب ترل کھیڑی //
۱۲۹۔ قاضی غلام مرتضیٰ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڑھ حال پنشنر
۱۳۰۔ مولوی عبدالقادر خان صاحب جمالپور۔ لودیانہ
۱۳۱۔ مولوی عبدالقادر صاحب۔ خاص لودیانہ
۱۳۲۔ مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم...... لاہور
۱۳۳۔ مولوی غلام حسین صاحب...... //
۱۳۴۔ مولوی غلام نبی صاحب مرحوم خوشاب شاہ پور
۱۳۵۔ مولوی محمد حسین صاحب علاقہ ریاست کپورتھلہ
۱۳۶۔ مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی۔ کابلی

عکس حوالہ نمبر:229

۱۳۷۔ مولوی سید محمد تفضّل حسین صاحب
اکسٹرا اسسٹنٹ۔علی گڑھ ضلع فرخ آباد
۱۳۸۔ منشی صادق حسین صاحب مختار۔...... اٹاوہ
۱۳۹۔ شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی۔جہلم
۱۴۰۔ میاں عبدالعلی موضع عبدالرحمٰن ضلع شاہ پور
۱۴۱۔ منشی نصیرالدین صاحب لونی۔حال حیدرآباد
۱۴۲۔ قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ۔گوجرانوالہ
۱۴۳۔ قاضی فضل الدین صاحب // //
۱۴۴۔ قاضی سراج الدین صاحب // //
۱۴۵۔ قاضی عبدالرحیم صاحب فرزند رشید قاضی
ضیاءالدین صاحب کوٹ قاضی۔گوجرانوالہ
۱۴۶۔ شیخ کرم الٰہی صاحب کلرک ریلوے۔پٹیالہ
۱۴۷۔ میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم۔سامانہ۔پٹیالہ
۱۴۸۔ میرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم // //
۱۴۹۔ میاں غلام محمد طالب علم مچھر الہ۔......لاہور
۱۵۰۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگا۔......گوجر خاں
۱۵۱۔ ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانہ
۱۵۲۔ منشی الہ بخش صاحب۔ //
۱۵۳۔ حاجی ملا نظام الدین صاحب //
۱۵۴۔ عطاء الٰہی غوث گڈہ۔..........پٹیالہ
۱۵۵۔ مولوی نور محمد صاحب مانگٹ //
۱۵۶۔ مولوی کریم اللہ صاحب۔..........امرتسر
۱۵۷۔ سید عبدالہادی صاحب سولن۔......شملہ
۱۵۸۔ مولوی محمد عبداللہ خان صاحب۔پٹیالہ
۱۵۹۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب۔ ...... //
۱۶۰۔ ڈاکٹر بوڑے خان صاحب۔قصور۔ضلع لاہور
۱۶۱۔ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب لاہور۔حال چکراتہ
۱۶۲۔غلام محی الدین خان صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑے خان صاحب
۱۶۳۔مولوی صفدر حسین صاحب۔حیدرآباد دکن
۱۶۴۔ خلیفہ نوردین صاحب۔...... جموں
۱۶۵۔ میاں اللہ دتا صاحب۔ .... //
۱۶۶۔ منشی عزیزالدین صاحب.......... کانگڑہ

۱۶۷۔ سید مہدی حسین صاحب علاقہ پٹیالہ
۱۶۸۔ مولوی حکیم نور محمد صاحب۔..........موکل
۱۶۹۔ حافظ محمد بخش مرحوم۔.......... کوٹ قاضی
۱۷۰۔ چوہدری شرف الدین صاحب۔کوٹلہ فقیر۔جہلم
۱۷۱۔ میاں رحیم بخش صاحب۔.......... امرتسر
۱۷۲۔ مولوی محمد افضل صاحب کملہ۔گجرات
۱۷۳۔ میاں اسمٰعیل صاحب۔...... امرتسری
۱۷۴۔ مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑونواں۔جالندھر
۱۷۵۔منشی امانت خان صاحب۔نادون۔ کانگڑہ
۱۷۶۔ قاری محمد صاحب۔..........جہلم
۱۷۷۔ میاں کرم داد معہ اہل بیت۔ قادیان
۱۷۸۔ حافظ نور احمد۔.......... لودیانہ
۱۷۹۔ میاں کرم الٰہی صاحب۔..........لاہور
۱۸۰۔ میاں عبدالصمد صاحب۔..........ناروول
۱۸۱۔ میاں غلام حسین معہ اہلیہ۔..........رہتاس
۱۸۲۔ میاں نظام الدین صاحب..........جہلم
۱۸۳۔ میاں محمد صاحب.......... جہلم
۱۸۴۔ میاں علی محمد صاحب.......... //
۱۸۵۔ میاں عباس خاں۔کہوہار۔......گجرات
۱۸۶۔ میاں قطب الدین صاحب۔کوٹلہ فقیر۔جہلم
۱۸۷۔میاں اللہ دتا خان صاحب اڑیالہ۔......//
۱۸۸۔ محمد حیات صاحب۔چک جانی...... //
۱۸۹۔ مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب۔ بھیرہ
۱۹۰۔ عبد المغنی صاحب فرزند رشید مولوی
برہان الدین صاحب جہلمی
۱۹۱۔قاضی چراغ الدین۔کوٹ قاضی۔گوجرانوالہ
۱۹۲۔ میاں فضل الدین صاحب قاضی کوٹ
۱۹۳۔ میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔جہلم
۱۹۴۔ قاضی میر محمد صاحب۔..........کوٹ کھلیان
۱۹۵۔ میاں اللہ دتا صاحب......نت۔گوجرانوالہ
۱۹۶۔ میاں سلطان محمد صاحب...... //
۱۹۷۔ مولوی خان ملک صاحب کھیوال

﴿۴۳﴾

۱۹۸۔ میاں الہ بخش صاحب علاقہ بند۔ امرتسر
۱۹۹۔ مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس...... مانانوالہ
۲۰۰۔ منشی میراں بخش صاحب ......گوجرانوالہ
۲۰۱۔ مولوی احمد جان صاحب مدرس //
۲۰۲۔ مولوی حافظ احمد دین چک سکندر گجرات
۲۰۳۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کہیوال۔جہلم
۲۰۴۔ میاں مہر دین صاحب۔۔۔لالہ موسیٰ
۲۰۵۔ میاں ابراہیم صاحب پنڈوری۔جہلم
۲۰۶۔ سید محمود شاہ صاحب فتح پور۔ گجرات
۲۰۷۔ محمد جو صاحب۔۔۔ امرتسر
۲۰۸۔ منشی شاہ دین صاحب۔دینا۔ جہلم
۲۰۹۔ منشی روشن دین صاحب۔ڈنڈوت۔ //
۲۱۰۔ حکیم فضل الٰہی صاحب۔۔۔ لاہور
۲۱۱۔شیخ عبداللہ دیوانچند صاحب کمپونڈر //
۲۱۲۔ منشی محمد علی صاحب //
۲۱۳۔ منشی امام الدین صاحب کلرک //
۲۱۴۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب // ...... //
۲۱۵۔خواجہ جمال الدین صاحب بی اے لاہور حال جموں
۲۱۶۔ منشی مولا بخش صاحب کلرک...... لاہور
۲۱۷۔ شیخ محمد حسین صاحب مرادآبادی......پٹیالہ
۲۱۸۔ عالم شاہ صاحب کھاریاں..........گجرات
۲۱۹۔ مولوی شیر محمد صاحب ہوجن...... شاہپور
۲۲۰۔میاں محمد اسحٰق صاحب اوورسیر بھیرہ۔حال ممباسہ
۲۲۱۔ میرزا اکبر بیگ صاحب۔۔۔کلانور
۲۲۲۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔۔۔سنور
۲۲۳۔ میاں عبدالصمد صاحب۔۔۔ //
۲۲۴۔ منشی عطا محمد صاحب..........سیالکوٹ
۲۲۵۔ شیخ مولا بخش صاحب .... //
۲۲۶۔سید خصیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر
ڈنگہ
۲۲۷۔منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپورہ
۲۲۸۔ سید احمد علی شاہ صاحب..........سیالکوٹ

عکس حوالہ نمبر:229

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۳۲۸ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

۲۲۹۔ ماسٹر غلام محمد صاحب سیالکوٹ ﴾۴۴﴿
۲۳۰۔ حکیم محمد دین صاحب۔۔۔۔ ״
۲۳۱۔ میاں غلام محی الدین صاحب ״
۲۳۲۔ میاں عبدالعزیز صاحب ״
۲۳۳۔ منشی محمد دین صاحب ״
۲۳۴۔ منشی عبدالمجید صاحب اوجلہ۔ گورداسپور
۲۳۵۔ میاں خدا بخش صاحب۔ بٹالہ ״
۲۳۶۔ منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پور۔ کپورتھلہ
۲۳۷۔ محمد حسین صاحب لنگیاں والی۔ گوجرانوالہ
۲۳۸۔ منشی زین الدین محمد ابراہیم۔ انجینئر۔ بمبئی
۲۳۹۔ سید فضل شاہ صاحب۔۔۔۔۔۔۔لاہور
۲۴۰۔ سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر۔ اوڑی کشمیر
۲۴۱۔ منشی عطا محمد صاحب چنیوٹ جھنگ
۲۴۲۔ شیخ نور احمد صاحب جالندھر۔ حال ممباسہ
۲۴۳۔ منشی سرفراز خان صاحب۔ جھنگ
۲۴۴۔ مولوی سید محمد رضوی صاحب۔ حیدرآباد
۲۴۵۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ۔ بھیرہ
۲۴۶۔ حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ۔ حال لندن
۲۴۷۔ مستری قطب الدین صاحب بھیرہ
۲۴۸۔ مستری عبدالکریم صاحب ״
۲۴۹۔ مستری غلام الٰہی صاحب ״
۲۵۰۔ میاں عالم دین صاحب ״
۲۵۱۔ میاں محمد شفیع صاحب ״
۲۵۲۔ میاں نجم الدین صاحب ״
۲۵۳۔ میاں خادم حسین صاحب ״
۲۵۴۔ بابو غلام رسول صاحب ״
۲۵۵۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم ״
۲۵۶۔ مولوی سردار محمد صاحب لون میانی
۲۵۷۔ مولوی دوست محمد صاحب ״
۲۵۸۔ مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ۔ حال کشمیر
۲۵۹۔ مولوی شیخ قادر بخش صاحب۔ احمد آباد
۲۶۰۔ منشی اللہ داد صاحب کلرک چھاؤنی شاہپور

۲۶۱۔ میاں حاجی وریام خوشاب
۲۶۲۔ حافظ مولوی فضل دین صاحب ״
۲۶۳۔ سید دلدار علی صاحب۔ بلہور۔۔۔۔کانپور
۲۶۴۔ سید رمضان علی صاحب۔ ״ ״
۲۶۵۔ سید جیون علی صاحب پلول۔ حال الٰہ آباد
۲۶۶۔ سید فرزند حسین صاحب چاند پور۔ ״
۲۶۷۔ سید اہتمام علی صاحب۔ موہروںڈا۔ ״
۲۶۸۔ حاجی نجف علی صاحب۔ کٹڑہ محلّہ۔ الٰہ آباد
۲۶۹۔ شیخ گلاب صاحب ״ ״
۲۷۰۔ شیخ خدا بخش صاحب ״ ״
۲۷۱۔ حکیم محمد حسین صاحب لاہور
۲۷۲۔ میاں عطا محمد صاحب سیالکوٹ
۲۷۳۔ میاں محمد دین صاحب جموں
۲۷۴۔ میاں محمد حسن صاحب عطار لدھیانہ
۲۷۵۔ سید نیاز علی صاحب۔ بدایون حال رامپور
۲۷۶۔ ڈاکٹر عبدالشکور صاحب۔۔۔۔ سرسہ
۲۷۷۔ شیخ حافظ الٰہ دین صاحب بی اے جہاوریاں
۲۷۸۔ میاں عبدالسبحان۔۔۔۔۔۔۔۔ لاہور
۲۷۹۔ میاں شہامت خاں۔۔۔۔۔۔ نادون
۲۸۰۔ مولوی عبدالحکیم صاحب دھارواڑ علاقہ بمبئی
۲۸۱۔ قاضی عبداللہ صاحب کوٹ قاضی
۲۸۲۔ عبدالرحمٰن صاحب پٹواری سنوری
۲۸۳۔ برکت علی صاحب مرحوم۔ تھہ غلام نبی
۲۸۴۔ شہاب الدین صاحب ״
۲۸۵۔ صاحب دین صاحب طہال۔ گجرات
۲۸۶۔ مولوی غلام حسن مرحوم۔۔۔۔۔۔ دینہ نگر
۲۸۷۔ نواب دین صاحب مدرس ۔۔۔۔ دینانگر
۲۸۸۔ احمد دین صاحب ۔۔۔۔۔۔۔۔ منارہ
۲۸۹۔ عبداللہ صاحب قرآنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاہور
۲۹۰۔ کرم الٰہی صاحب کمپازیٹر۔۔۔۔۔۔۔۔״
۲۹۱۔ سید محمد آفندی ترکی
۲۹۲۔ عثمان عرب صاحب طائف شریف

۲۹۳۔ عبدالکریم صاحب مرحوم۔۔۔۔ چمارو
۲۹۴۔ عبدالوہاب صاحب بغدادی
۲۹۵۔ میاں کریم بخش صاحب مرحوم مغفور جمال پور ضلع لدھیانہ۔
۲۹۶۔ عبدالعزیز صاحب عرف عزیز الدین ناسنگ
۲۹۷۔ حافظ غلام محی الدین صاحب بھیرہ حال قادیان
۲۹۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے
۲۹۹۔ احمد دین صاحب۔ چک۔ کھاریاں
۳۰۰۔ محمد امین کتاب فروش جہلم
۳۰۱۔ مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس ملازم پٹیالہ
۳۰۲۔ محمد رحیم الدین حبیب والہ
۳۰۳۔ شیخ حرمت علی صاحب کراری الٰہ آباد
۳۰۴۔ میاں نور محمد صاحب غوث گڑھ۔۔۔۔ پٹیالہ
۳۰۵۔ مستری اسلام احمد صاحب۔۔۔۔ بھیرہ
۳۰۶۔ حسینی خاں صاحب۔۔۔۔۔۔ الٰہ آباد
۳۰۷۔ قاضی رضی الدین صاحب۔۔۔۔اکبرآباد
۳۰۸۔ سعداللہ خان صاحب۔۔۔۔۔۔الٰہ آباد
۳۰۹۔ مولوی عبدالحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس سامانہ پٹیالہ
۳۱۰۔ مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم محافظ دفتر پولیس۔ جہلم
۳۱۱۔ رجب علی صاحب پنشنر ساکن جھونسی کہنہ ضلع الٰہ آباد
۳۱۲۔ ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر۔ الٰہ آباد
۳۱۳۔ میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولس جہلم

☆☆☆

عکس حوالہ نمبر:230

ھو الموجود والمشہود

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ

ارباب شریعت و طریقت را حجۂ ہدایت و اصحاب معرفت و حقیقت را نورِ سعادت باد کہ دریں
زمان میمنت اقتران کتاب مستطاب لب اللباب احادیث و قرآن گلشن انہار ذوق و جنگ
فنون اسرار توحید مسمی بمقابیس المجالس المعروف بہ

اشاراتِ فریدی

از ملفوظات قطب مدار ہدایت مرشد نگار سلطان العارفین خلیفۃ اللہ فی السموات والارضین مرکز
فلک الولایۃ سید العرفان المتصرف فی الاکوان روح المعرفت قطب الحقیقۃ نور محض وجود
برکت ذات مقدس حضور اقدس قبلہ اہل توحید حضرت خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جمع
کردہ بندہ رکن الدین پرہار سونکی ثبتہ اللہ تعالیٰ علی الصدق والیقین است بفرمان ہدایت
بنیان سند الکاملین حجۃ الواصلین قطب الموحدین شیخ الاسلام محبوب الٰہی مورد انوار نامتناہی حضرت
خواجہ محمد بخش سجادہ نشین دام فیضہ و متع اللہ الناس بطول بقائہ بحسن توجہ افتخار الملک فخر الامراء
صاحبزادہ محمد عبد العلی خان صاحب بہادر امیر ٹونک سلمہ ربہ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خان موفق طبع شد

عکس حوالہ نمبر:230

۶۰

دور انیست کہ عقیدہ تثلیث و صلیب را کہ سراسر کفر است بگذارند۔ و بتوحید
خداوند تعالیٰ بگروند و علمائے وقت را ببینید کہ دیگر گروہ مذاہب باطلہ را گذاشتہ
عرف در پئے این چنین نیک مرد کہ از اہل سنت و جماعت است و بر صراط مستقیم
است و راہ ہدایت می نمایا فتادہ اند بروے حکم تکفیر می سازند۔ کلام عربی او ببینید کہ
از طاقت بشری خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقائق و ہدایت است
و از عقائد اہل سنت و جماعت و ضروریات دین ہرگز منکر نیست بعد از ان
فرمودند کہ مرزا صاحب بر مہدویت خود بسیار علامت بیان کردہ مگر از انمیان
دو علامات کہ بر کتاب خود مندرج ساختہ بیان نمودہ است برجمہ بیعہ غایت الیہ
دعویٰ مہدویت او گواہ اند۔ یکے اینکہ او گفتہ کہ در حدیث شریف آمدہ است کہ قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعۃ ویصدق
اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ
وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیہا عدد اصحابہ
باسمائہم وبلادہم وخلالہم یعنی فرمودند نبی صلی اللہ علیہ وسلم بر این آید مہدی
از دیہی کہ گفتہ شد او را کدعہ کہ کدعہ دراصل معرب کادیان است۔ دوم این است
کہ او میگوید کہ در دار قطنی این حدیث از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ روایت کردہ است
کہ ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینکسف
القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ہر گاہ خسوف
قمر و کسوف شمس بتاریخ سیزدہم ماہ مارچ و ششم ماہ اپریل ۱۸۹۴ء ہر دو صادر بود و چار واقع
شد پس مرزا صاحب برائے اتمام حجت خود در اطراف و اکناف عالم اشتہار این معنی

ترجمہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہوگا جسے ''کدعہ'' کہا جائے گا (''کدعہ'' دراصل ''قادیان'' کی عربی شکل ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب کو دنیا کے دور دراز سے اصحاب غزوہ بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے اصحاب کی تعداد اور ان کے نام مع ان کے شہروں اور ان کی صفات کے ساتھ ہوں گے۔

38۔غلامانِ مسیحِ محمدی کا مقام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ …… قَالَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَأَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَسْنَا بِاِخْوَانِکَ؟ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ لَمْ یَاتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ …… الخ

(مسند احمد بن حنبل اردو جلد چہارم صفحہ 232-233 مترجم مولانا محمد ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور)[231]

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ (جنت البقیع میں) فرمایا: میرے دل کی تمنا ہے کہ کیا ہی خوب ہوتا جو ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ پاتے۔صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم تو میرے صحابہؓ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشرو ہوں گا۔

تشریح: علامہ سیوطی نے یہ حدیث صحیح قرار دی ہے۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مدینہ میں جنت البقیع کے قبرستان تشریف لے گئے اور اہل قبور کو سلام کیا۔پھر آخری زمانہ کی جماعت آخرین کا ذکر خیر کر کے ان کے لئے عجب والہانہ محبت کا اظہار کیا جو یقیناً قابلِ رشک ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی دنیا میں آئے ہی نہیں۔آپؐ نے فرمایا تم پنج کلیان گھوڑے (جن کے پاؤں اور پیشانی پر سفیدی کے نشان ہوتے ہیں) کالے سیاہ گھوڑوں کے درمیان دیکھو تو پہچان لوگے یا نہیں۔صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن وضو (میں ہاتھ منہ دھونے) کی وجہ سے میرے امتیوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشرو ہوں گا۔

اس کے بالمقابل وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی تعلیم چھوڑ دی ان کے لئے آپ نے سخت ناراضگی کا

اظہار کرتے ہوئے اپنے سے دور رہنے کا ارشاد فرمایا جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔

مسیح و مہدی پر ایمان لانے والی اس آخری جماعت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ان کی خوبیوں، نیک صفات اور مقام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار ہا بڑی محبت سے ذکر کیا۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے۔ ابومُحیریز بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں میں تمھیں ایک بہت اچھی حدیث سناتا ہوں۔

ایک صبح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح بھی ہمارے ساتھ شریک طعام تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ہم سے بھی بہتر ہوگا؟ ہم نے اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی اور آپ کے ساتھ دینی خدمات اور جہاد میں شرکت کی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ایک قوم ہے جو تمہارے بعد ہوگی وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

(سنن دارمی اردو جلد دوم صفحہ 479 مترجم حافظ عبدالستار حماد اسلامی اکادمی لاہور) [232]

گویا رسول اللہؐ کو دیکھے بغیر آپؐ پر ایمان لانا اور آپ کے عشق میں سرشار ہو کر قربانیاں کرنا یہ اس جماعت کا خاص شیوہ ہوگا اور اس وجہ سے وہ بڑی شان کی حامل ہوگی۔

پس کتنے سعادت مند اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے امام وقت مسیح و مہدی کے ذریعہ ان کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر از سرِ نو ایمان تازہ کیا اور آپ سے سچی محبت اور کامل اطاعت کی برکت سے دینِ حق کی راہ میں جان و مال اور وقت کی قربانیوں کی توفیق پائی اور پا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں عظیم الشان دینی فتوحات کے سلسلے جاری و ساری ہیں۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

سورۃ الجمعۃ کی آیت ''و آخرین منھم'' کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے صحابہ رسول ﷺ سے اپنے اصحاب کی مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ جلّ شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنْھُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت

پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نُور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اُٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 306-307 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 231

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد چہارم

مؤلف

حضرۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 37355743-37224228-042

عکس حوالہ نمبر:231

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ [صححه ابن خزيمة: (٥٢٠). قال الألباني: صحيح (النسائي: ١٦٧/٢، ابن ماجة: ٨٢٧). قال شعيب: اسناده قوي]. [انظر: ٨٣٤٨، ١٠٩٨٥].

(۷۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کے بعد کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو نبی علیہ السلام کے سب سے مشابہہ ہو، سوائے فلاں شخص کے، راوی کہتے ہیں کہ وہ نماز ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو نسبتاً لمبا اور آخری دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا تھا، عصر کی نماز ہلکی پڑھتا تھا، مغرب میں قصار مفصل میں سے کسی سورت کی تلاوت کرتا، عشاء میں اوساط مفصل میں سے اور نماز فجر میں طوال مفصل میں سے قراءت کرتا تھا۔

(۷۹۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونَ وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا تَقُولُ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمْ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ [صححه مسلم (٢٥٥٨)، وابن حبان (٤٥١)]. [انظر: ٩٣٣٢، ١٠٢٨٩].

(۷۹۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے درگذر کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر واقعۃً حقیقت اسی طرح ہے جیسے تم نے بیان کی تو گویا تم انہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو، اور جب تک تم اپنی اس روش پر قائم رہو گے، اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔

(۷۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا بِإِخْوَانِكَ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ بَعْدُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا [صححه مسلم (٢٤٩)، وابن خزيمة: (٦)].

عکس حوالہ نمبر:231

[انظر: ۸۸۶۵، ۹۲۸۱].

(۷۹۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام قبرستان تشریف لے گئے، وہاں پہنچ کر قبرستان والوں کو سلام کرتے ہوئے فرمایا اے جماعت مؤمنین کے مکینو! تم پر سلام ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے آ کر ملنے والے ہیں، پھر فرمایا کہ میری تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ سکیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم تو میرے صحابہ ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے، اور جن کا میں حوض کوثر پر منتظر ہوں گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے جو امتی ابھی تک نہیں آئے، آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر کسی آدمی کا سفید روشن پیشانی والا گھوڑا کالے سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہو، کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچان سکے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر وہ لوگ بھی قیامت کے دن وضو کے آثار کی برکت سے روشن سفید پیشانی کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کروں گا۔

پھر فرمایا یاد رکھو! تم میں سے کچھ لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح دور کیا جائے گا جیسے گمشدہ اونٹ کو بھگایا جاتا ہے، میں انہیں آواز دوں گا کہ ادھر آؤ، لیکن کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین کو بدل ڈالا تھا، تو میں کہوں گا کہ دور ہوں، دور ہوں۔

(۷۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا يَغَارُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا [راجع: ۷۲۰۹].

(۷۹۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے دو تین مرتبہ فرمایا مؤمن غیرت مند ہوتا ہے، اور اللہ اس سے بھی زیادہ غیور ہے۔

(۷۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ وَيَمْحُو بِهِ الْخَطَايَا كَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ [راجع: ۷۲۰۸].

(۷۹۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ درجات بلند فرماتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بناتا ہے؟ کثرت سے مسجدوں کی طرف قدم اٹھنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور طبعی ناپسندیدگی کے باوجود (خاص طور پر سردی کے موسم میں) خوب اچھی طرح وضو کرنا۔

(۷۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ تَنْطَحُهَا

[راجع: ۷۲۰۳].

عکس حوالہ نمبر:232

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی (اردو)

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد

تخریج وفوائد: ابو الحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

جلد دوم

انصار السنۃ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷- الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

عکس حوالہ نمبر:232

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. ❶

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جمعہ سے کہا جو صحابی ہیں کہ ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو انہوں نے کہا: ''ہاں میں تم سے بہت عمدہ حدیث بیان کروں گا۔ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ہمارے ساتھ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ ہم ایمان لائے اور آپ کے ساتھ جہاد کیا' آپ نے فرمایا: ''ہاں' وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔''

فوائد: ......(۱)((قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ .)) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو جمعہ صحابی رسول تھے کسی ذات کے بارے اتنا ہی معلوم ہو جانا اس کی تعدیل، ثقاہت کے لیے کافی ہے کیونکہ محدثین، اصولیین کا قاعدہ ہے ((اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ .)) صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں۔ (۲) صحابہ کی سوچ کا محور عموماً دینی اعتبار سے بہتر یا افضل ہونا ہوتا تھا۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کے بعد جہاد کو انتہائی عظیم عمل سمجھتے تھے۔ (۴) جو شخص آپ ﷺ پر بن دیکھے ایمان لائے وہ صحابہ سے بہتر ہے، لیکن یہ بہتری مطلق نہیں ہوگی کیونکہ ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ .)) کہ سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوسکتی کیونکہ سننے سے بات اس طرح دل میں نہیں جمتی جس طرح دیکھنے یا مشاہدہ کرنے سے اس کا اثر دل پر ہوتا ہے، اب جب انہوں نے اللہ کے نبی کو دیکھا ہے، آپ کی زندگی کا اُٹھنے بیٹھنے کا مشاہدہ کیا ہے، آپ پر وحی اور فرشتوں کے نزول اور دیگر نشانیوں کو دیکھا ان کے لیے ایمان لانا آسان ہے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان چیزوں کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ انہوں نے غیب پر ایمان لاکر زیادہ جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے ہٹ کر صحابہ کو دوسروں کی نسبت ہر اعتبار سے برتری حاصل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ .)) ''میرے صحابہ کو گالی نہ دو، سو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد غلہ یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' (متفق علیہ)

❶ صحیح: أخرجه الطبرانی فی الکبیر 22/4(3538) واحمد 160/4

39۔ نبی کی اجتہادی رائے میں غلط فہمی کا امکان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَ ھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوِ الْھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ. (صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 586 پروگریسو بکس لاہور) 233

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے باغات ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر (کا علاقہ ہے) مگر دیکھو وہ مدینہ یثرب نکلا۔

تشریح: بخاری اور مُسلم اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں۔نسائی اور ابنِ ماجہ میں بھی یہ حدیث ہے۔

انبیاء کے رؤیا اور کشوف وحی کا درجہ رکھتے ہیں لیکن کئی الٰہی حکمتوں کے پیش نظر بعض دفعہ ان کی تعبیر خود صاحب رؤیا و کشف پر بھی پوری طرح واضح نہیں ہوتی یہاں تک کہ اپنے وقت پر وہ رؤیا پوری ہو کر خود اپنے معنی کھول دے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی ہوا جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجد حرام میں امن کی حالت میں داخل ہوگے۔اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے۔ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کرو گے۔(الفتح:28)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ امن سے طواف کعبہ کر رہے ہیں۔اس خواب کو ظاہری طور پر پورا کرنے کی خاطر آپؐ اسی سال عمرے کا قصد فرما کر مکہ معظّمہ تشریف لے گئے، حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ نے روک لیا اور صلح حدیبیہ کے مطابق آپؐ اس سال عمرہ نہ فرما سکے۔کفار سے آئندہ سال عمرہ کرنے پر مصالحت ہوئی۔اس موقع پر حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی یہ ابتلاء پیش آ گیا اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ کا وعدہ سچا نہیں پھر کیوں ہم یہ ذلّت قبول کر رہے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا

وعدہ یقیناً سچا ہے مگر یہ وعدہ تو نہیں تھا کہ اسی سال عمرہ کریں گے۔

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 106۔108 پروگریسو بکس لاہور) [234]

اسی قسم کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ازواج مطہرات کو اپنی آخری بیماری میں خبر دی کہ جس بیوی کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں وہ (میری وفات کے بعد) سب سے پہلے مجھے آ ملے گی۔ اُمّہات المؤمنینؓ نے اس کے ظاہری معنی خیال کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے ہاتھ ماپنے شروع کر دیئے اور وہ سمجھیں کہ حضرت سودہؓ جن کے سب سے لمبے ہاتھ تھے، وہی سب سے پہلے وفات پا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تردید نہ فرمائی اور نہ ہی ازواج کو ہاتھ ماپنے سے روکا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعد میں حضرت زینبؓ اُمّ المساکین سب سے پہلے فوت ہوئیں تو ہمیں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں کی تعبیر صدقہ سے تھی کہ حضرت زینبؓ اُمّ المساکین صدقہ بہت کیا کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری اردو جلد اول صفحہ 733 پروگریسو بکس لاہور) [235]

مذکورہ بالا حدیث میں بھی یہی مضمون بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں اپنا دارالہجرت دیکھا تو اسے یمامہ یا ھجر سمجھے مگر بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مدینہ ہے۔ پس کسی رؤیا کی تعبیر بعض دفعہ خود انبیاء پر ظاہر نہ ہونا کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ مخفی الٰہی حکمتوں کے مطابق یہ بھی خدا کا ایک انعام اور احسان ہی ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک حد تک پردہ غیب اٹھاتا ہے باقی حالات آنے والے وقت میں خود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

1۔ ''پیغمبر بھی بشر ہی ہوتا ہے اور اس کے لئے یہ نقص کی بات نہیں کہ کسی اپنے اجتہاد میں غلطی کھاوے ہاں وہ غلطی پر قائم نہیں رکھا جا سکتا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 250 ایڈیشن 2008)

2۔ ''اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہوتا تا کہ بشر خدا نہ ہو جائے ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کی طرف ہو گی مگر ہجرت مدینہ طیبہ کی طرف ہوئی اور انگوروں کے متعلق آپ نے یہ سمجھا تھا کہ ابوجہل کے واسطے ہیں بعد میں معلوم ہوا کہ عکرمہ کے واسطے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 224 ایڈیشن 1984)

عکس حوالہ نمبر:233

جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

صحیح بخاری شریف

تصنیف
امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

مترجم
علامہ ابوالتراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد دوم

بار اول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-6636776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر شیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

عکس حوالہ نمبر:233

صحیح بخاری شریف (جلد دوم) 586 61- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

3621 - فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِي " فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ، صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگھن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میرے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کے رہنے والا مسلیمہ کذاب ہے۔

3622 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہلِ ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہلِ ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوۂ اُحد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

3623 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3621- انظر الحدیث: 7037,7034,4379,4375,4374' راجع الحدیث: 3620

3622- انظر الحدیث: 7041,7035,4081,3987' صحیح مسلم: 5893' سنن ابن ماجه: 3922

3623- صحیح مسلم: 6264,6263' سنن ابن ماجه: 1621

عکس حوالہ نمبر:234

صحیح بخاری شریف

جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب

محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد دوم

باراول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلامک بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836778

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

عکس حوالہ نمبر:234

صحیح بخاری شریف (جلد دوم) 106 54- كِتَابُ الشُّرُوطِ

سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ. قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَجِزْهُ لِي. قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: بَلَى فَافْعَلْ. قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ، قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا، أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ؟ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَسْتُ أَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاصِرِي. قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ. قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ. قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ

ہیں، لہٰذا قربانی کے جانور اس کے سامنے سے گزار دو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے لبیک کہتے ہوئے سنا تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا، جائیے، جب وہ نزدیک پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے، جو بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم سے بات کرنے لگا تو اسی دوران سہیل بن عمر آ گیا۔ معمر فرماتے ہیں کہ مجھے ایوب نے عکرمہ کے واسطہ سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر فرماتے ہیں کہ زہری نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو، پس نبی کریم نے ایک کاتب کو طلب فرمایا اور اسے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا حکم دیا۔ سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ رحمن کون ہے؟ آپ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوا نکہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے مگر نبی کریم نے فرمایا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ہی لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا: یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ سہیل نے کہا: خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ و قتال کیوں کرتے، پس اس جگہ محمد بن عبداللہ لکھیے، اس پر نبی کریم نے فرمایا: خدا کی قسم میں ضرور اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو۔ زہری کا قول ہے کہ یہ باتیں آپ نے اس لیے منظور فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے۔

عکس حوالہ نمبر:234

إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ، ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَّ الآخَرُ حَتَّى أَتَى المَدِينَةَ، فَدَخَلَ المَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ: لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ البَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لاَ يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّأْمِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ، لَمَّا أَرْسَلَ، فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) (الفتح: 24) حَتَّى بَلَغَ (الحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ البَيْتِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "مَعَرَّةٌ العُرُّ: الجَرَبُ، تَزَيَّلُوا: تَمَيَّزُوا، وَحَمَيْتُ القَوْمَ: مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً،

گزری ہے اور راہ خدا میں مجھے کیسی کیسی مصیبتیں اور رنج و آلام پہنچے ہیں؟ پس حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، عرض کی، کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں عرض کی، پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم زرا روگردانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار رہے۔ انہوں نے عرض کی، کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت اللہ شریف جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے صدیق اکبر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، میں نے کہا پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے بندے وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے پس ان کی اطاعت پر پختگی سے قائم رہو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے عرض کی، کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت الحرام جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے، میں نے عرض کیا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقین رکھو تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے، زہری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا مجھے اس عمل کے کفارے

عکس حوالہ نمبر:235

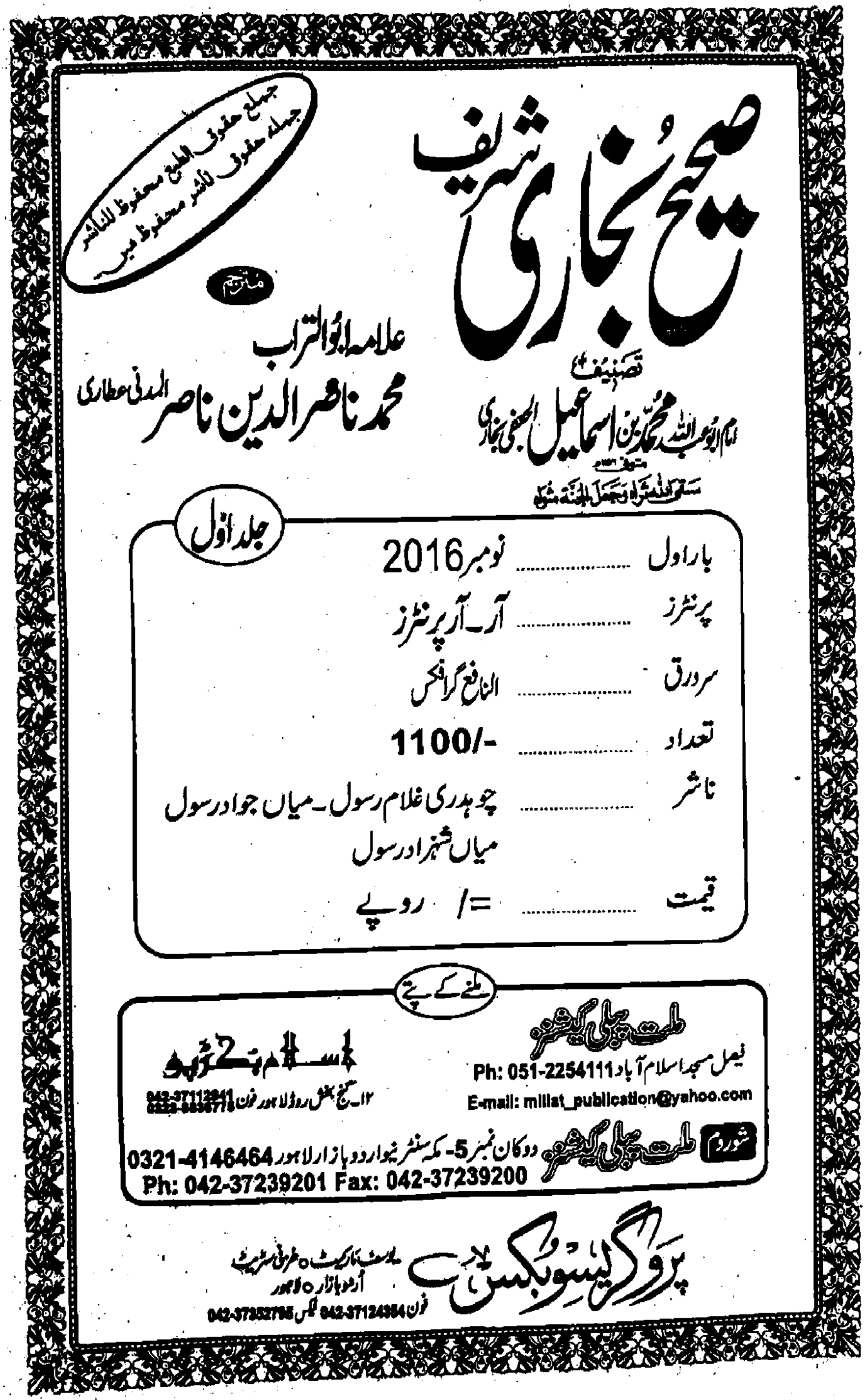

صحیح بخاری شریف

جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں

تصنیف
امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری
سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

مترجم
علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اوّل

بار اول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلامک بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0322-8836718

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۔ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۔ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

عکس حوالہ نمبر:235

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا، قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر پیائش کی تو ہم میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں کیونکہ انہیں صدقہ کرنا بہت پسند تھا۔

12-بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ

وَقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً) (البقرة: 274) الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: (وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (البقرة:38)

علانیہ صدقہ دینا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

13-بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا، حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ: (إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 271) الآيَةَ

پوشیدہ صدقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اس طرح چھپا کر صدقہ کرتا ہے کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۱)

14-بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا

1421 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1421- سنن نسائی: 2523,2522

40۔انبیاء کی بشریّت اور بُھول چُوک کا امکان

حَدَّثَنِی رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَ ھُمْ یَأْبُرُوْنَ النَّخلَ یَقُوْلُوْنَ یُلَقِّحُوْنَ النَّخلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ ’’لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا‘‘ فَتَرَکُوْہُ فَنَفَضَتْ اَوْ قَالَ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَأْیٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ.

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 588 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور) [236]

ترجمہ: حضرت رافعؓ بن خدیج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ کھجور کے درختوں پر جفتی (کا عمل) کرتے تھے یعنی نر کھجور کے ذرات مادہ پر بکھیرتے تھے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا یہی ہمارا پرانا دستور ہے۔آپؐ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو بھی ٹھیک ہے۔اس پر ان لوگوں نے یہ عمل ترک کر دیا۔جس کے نتیجہ میں کھجور کا پھل کم اترا۔راوی کہتا ہے کہ صحابہؓ نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔آپؐ نے فرمایا: کہ میں بھی ایک انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اسے اختیار کرو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو میری رائے ایک عام انسان جیسی ہی ہے۔اور ایک دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم اپنی دنیا کے معاملات بہتر جانتے ہو۔

تشریح: امام مسلم نے یہ حدیث صحیح مسلم میں درج کی ہے اور علامہ سیوطی نے اسے جامع الصغیر میں صحیح قرار دیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے نبیوں میں جو کمال درجہ کی سادگی، بے تکلفی، سچائی اور انکسار پایا جاتا ہے اس کا نمونہ اس حدیث سے عیاں ہے۔بے شک ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور تمام نبیوں کے سردار تھے۔مگر اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپؐ نے دنیا کے سامنے یہ اعلان بھی فرمایا

کہ: قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج (الکہف: 111) یعنی کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔

رسول اللہ سیّد الاولین والآخرین تھے مگر ہمیشہ لَا فَخْرَ (مجھے کوئی فخر نہیں) کا نعرہ زبان پر رہا اور صاحب فضیلت ہو کر بھی آپؐ نے ہمیشہ کمال انکساری دکھائی۔ آپؐ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان نزاع کے وقت بھی بغرض تواضع اور صلح جوئی یہی تعلیم فرماتے رہے کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔

(بخاری کتاب الخصومات بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ)

اسی طرح آپؐ اپنے صحابہؓ کو ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ میری تعریف میں حد سے مت بڑھو۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ..)

الغرض رسول کریمؐ نے کبھی بشریّت کا دامن نہیں چھوڑا۔ بے شک آپؐ خدا کا نور بن کر اترے تھے مگر بشریت کا جامہ بھی نہیں اتارا۔ پس آپؐ نورانی بشر تھے۔ آپؐ نے کبھی عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا بلکہ اگر کبھی کسی نے علم غیب آپؐ کی طرف منسوب کیا تو اسے منع کر دیا۔

(جامع ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 108 مترجم مولانا علی مرتضیٰ طاہر) [237]

جس قدر علم خدتعالیٰ آپؐ کو عطا فرماتا اس کا اظہار فرما دیتے اور حسب ارشاد خداوندی مزید علم کے اضافہ کی یہ دعا کرتے: رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا o (طٰہٰ: 115) یعنی اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔

ہر انسان کی طرح رسول کریمؐ سے بھی بھول چوک ہو جاتی تھی۔ اگر کبھی آپؐ نے ظہر یا عصر کی رکعات چار کی بجائے دو یا پانچ پڑھا دیں تو اپنی بشریت کا اقرار کرتے ہوئے صحابہ سے یہی فرمایا کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں نیز فرماتے تھے کہ میرا بھولنا بھی ایک سنت ہے۔

(صحیح بخاری اردو جلد اول صفحہ 200 مترجم علامہ وحید الزمان حذیفہ اکیڈمی لاہور) [238]

رسول اللہ ﷺ کے بھولنے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ تابعد میں نماز وغیرہ میں بھولنے والے

امام الصلوٰۃ لوگوں کی نکتہ چینی سے محفوظ رہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہے کہ نبی جن روحانی امور اور مقاصد کے لئے مامور ہوتا ہے ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے علم لَدُنّی عطا کیا جاتا ہے۔ دنیوی علوم اس کے لئے ضروری نہیں ہوتے تاہم کسی سے دنیوی علم سیکھنا اس کے لئے منع نہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورے کا بھی حکم ہوا اور فرمایا: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط (آل عمران: 160) اور (ہر) معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تو (کوئی) فیصلہ کرلے تو پھر اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کر۔ یہاں بھی آخری فیصلہ کے مجاز رسول کریم ﷺ ہی ٹھہرائے گئے کیونکہ نبی کو جو روشنی اور نور بصیرت عطا کیا جاتا ہے دنیا والے اس سے محروم ہوتے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''وحی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرّا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں۔ پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپؐ نے فرمایا کہ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ (یعنی اپنی دنیا کے معاملات تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ ترجمہ از ناقل) تو کیا اس سے آپؐ کی نبوت میں کوئی فرق آ گیا ہے۔؟''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 489 ایڈیشن 1988)

عکس حوالہ نمبر:236

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مُسلم شریف مُترجم

مع مُختصر شرح

لِلْإمامِ أبِی الحُسَینِ مُسلمِ بنِ الحجّاجِ بنِ مُسلمِ القُشَیرِیِّ النَّیسابُورِیِّ رحمہ اللہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

عکس حوالہ نمبر: 236

صحیح مسلم 588 کتاب الفضائل

نعي ذلك شيئا قال فاخبزوا بذلك فتركوه فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فقال ان كان ينفعهم ذلك فليصنعوه فاني انما ظننت ظنا فلا تواخذوني بالظن ولكن اذا حدثتكم عن الله شيئا فخذوا به فاني لن اكذب على الله عزّ وجلّ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں اس چیز میں کچھ فائدہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بات کی خبر ان لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر یہ کام ان کو نفع دیتا ہے تو وہ لوگ یہ کام کریں کیونکہ میرے خیال پر تم مجھے نہ پکڑو (یعنی میری رائے پر عمل نہ کرو) لیکن جب میں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو تم اُس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

٦١٢٧ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ الْيَمَامِيُّ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ اَوْ قَالَ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ.

٦١٢٧ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو قلم لگا رہے تھے یعنی کھجوروں کو گابھن کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس طرح نہ کرو تو شاید تمہارے لیے یہ بہتر ہو۔ انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں کم ہو گئیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آپ بارے میں سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں ایک انسان ہوں جب میں تمہیں کوئی دین کی بات کا حکم دوں تو تم اس کو اپنا لو اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے بارے میں بتاؤں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا اسی طرح کچھ اور آپ نے فرمایا۔

٦١٢٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ

٦١٢٨ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ قلم لگا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس طرح نہ کرو تو بہتر ہوگا (آپ کے فرمان کے مطابق انہوں نے اس طرح نہ کیا) تو کھجور خراب آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ پھر اُس طرف سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ اُن لوگوں نے کہا:

عکس حوالہ نمبر: 237

www.KitaboSunnat.com

مترجم

جامع سُنن ترمذی

مع

مختصر شرح

تالیف

الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی

(۲۰۰ — ۲۷۹ھ)

جلد دوم

ترجمہ فوائد وتوضیح

مولانا علی مرتضیٰ طاہر حفظہ اللہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج: حافظ ابو سفیان میر محمدی حفظہ اللہ

تصحیح وتنقیح

حافظ موھب الرحیم حفظہ اللہ

دار الحمد

عکس حوالہ نمبر:237

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مساجد میں منعقد کرو اور اس پر دف بجاؤ۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرتے ہیں وہ ثقہ راوی ہیں۔

1090۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ.........

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْكُتِي عَنْ هَذِهِ، وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا.))

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں اس صبح تشریف لائے جس کی رات مجھ سے زفاف کیا گیا تھا (یعنی سہاگ رات کی صبح) اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو اور ہماری کچھ بچیاں دف بجائے ہوئے میرے آباء میں سے بدر میں شہید ہونے والے لوگوں کی خوبیاں بیان کر رہی تھیں، یہاں تک ان میں سے ایک نے کہا: ''ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی بات کو جانتا ہے'' تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس بات سے خاموش رہو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہ کہتی رہو۔''

وضاحت:...... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا کو کیا دعا دی جائے

1091۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ جب کسی آدمی کو شادی کی ❶ مبارک باد دیتے تو آپ کہتے: ''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے برکت رکھے اور تم پر برکت کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو بھلائی میں اکٹھا کرے۔

(1090) بخاری: 1004۔ ابوداود: 4922۔ ابن ماجہ: 1897۔

(1091) مسند احمد: 2/ 381۔ دارمی: 2180۔ ابو داؤد: 2130۔

عکس حوالہ نمبر:238

صحیح البخاری مترجم

جلد اوّل

جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزماںؒ

حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر ۲ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر:238

النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُودُ ﴿ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ *

ان کو اگلے قبلے سے کس نے پھرا دیا (اے پیغمبر) کہہ دے پورب اور پچھم دونوں اللہ کے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگاتا ہے ایک شخص نے (جب قبلہ بدلا) آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر چلا انصار کے کچھ لوگوں پر جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے گزرا اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے کعبے کی طرف منہ کیا یہ سن کر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ *

۳۸۹- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھتے رہتے وہ جدھر منہ کرتی ادھر آپ کو لے جاتی جب آپ فرض نماز پڑھنا چاہتے تو اونٹنی سے اتر تے قبلے کی طرف منہ کرتے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللَّهِ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ *

۳۹۰- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی ابراہیم نے کہا مجھ کو معلوم نہیں آپ نے اس میں کچھ بڑھا دیا یا گھٹا دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا آپ نے فرمایا کیا بات لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھیں یہ سن کر آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلے کی طرف منہ کیا اور (سہو کے) دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تم سے ضرور کہہ دیتا بات یہ ہے کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں۔ جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں پھر جب میں بھولوں تو مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ اور جب کوئی تم میں سے اپنی نماز میں شک کرے تو ٹھیک بات سوچ لے' پھر اسی پر اپنی نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے اور (سہو کے) دو سجدے کرے۔

۲۷۲- بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ

باب قبلے کے متعلق اور باتیں اور جس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھولے سے قبلے کے سوا

اور طرف نماز پڑھ لے تو اس پہ نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔ اس کی دلیل اور آنحضرت ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا منہ کیا پھر (یاد دلانے پر) باقی نماز پوری کی۔

۳۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ ۳۹۱- عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ

۳۹۱- ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے کہا تین باتوں میں جو میرے منہ سے نکلا میرے مالک نے ویسا ہی حکم دیا میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں تو اچھا ہو اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری (و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی) اور پردے کی آیت بھی' اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ

حرف آخر

آخر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے مبارک ارشادات پر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ آپؑ کو بذریعہ الہام جب حضرت عیسیٰ کی وفات اور مثیل مسیح ہونے کی خبر دی گئی تو فرمایا:

''چنانچہ۔۔۔ یہ الہام ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلاً۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402 ایڈیشن 2008)

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے　　　جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 ٹائٹل پیج)

حیات عیسیٰؑ کا خلاف قرآن عقیدہ جو عیسائی مذہب کی ترویج کا موجب ہے، اس کی تردید میں فرمایا:

''بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی، سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 17 ایڈیشن 2008)

1991 سے ہی آپؑ نے یہ صراحت فرما دی کہ مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ فرمایا:

''ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ لا المہدی الا عیسیٰ یعنی بجز عیسیٰ کے اُس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379 ایڈیشن 2008)

تیرھویں صدی کے آخر میں اپنے دعویٰ کے بعد ظہور مسیح و مہدی کی علامات اپنے حق میں مسلسل اور پے در پے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''احادیثِ صحیحہ میں لکھا ہے کہ جب علامات کا ظہور شروع ہوگا تو تسبیح کے دانوں کی طرح جبکہ اُن کا دھاگہ توڑ دیا جائے وہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتی جائیں گی۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ غلبہ صلیب کی علامت کے ساتھ اور تمام علامتیں بلا توقف ظاہر ہونی چاہئیں۔ اور جو علامتیں اب بھی ظاہر نہ ہوں اُن کی

نسبت قطعی طور پر سمجھنا چاہیئے کہ وہ علامتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائیں یا بیان فرمائیں مگر ان سے ان کے ظاہری معنے مراد نہ تھے کیونکہ جب علامات کا تسبیح کے دانوں کی طرح ایک کے بعد دوسرے کا ظاہر ہونا ضروری ہے، تو جو علامت اِس نظام سے باہر رہ جائے اور ظاہر نہ ہو اس کا باطل ہونا ثابت ہوگا۔ دیکھو یہ علامتیں کیسی ایک دوسرے کے بعد ظہور میں آئیں (1) چودھویں صدی میں سے چودہ برس گذر گئے جس کے سر پر ایک مجدّد کا پیدا ہونا ضروری تھا (2) صلیبی حملے مع فحش گوئی اسلام پر نہایت زور سے ہوئے جو کسرِ صلیب کرنے والے مسیح موعود کو چاہتے تھے۔ (3) ان حملوں کے کمال جوش کے وقت میں ایک شخص ظاہر ہوا جس نے کہا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ (4) آسمان پر حدیث کے موافق ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا کُسوف خُسوف ہوا۔ (5) ستارہ ذوالسّنین نے طلوع کیا وہی ستارہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا جس کی نسبت حدیثوں میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ آخر زمان یعنی مسیح موعود کے وقت میں نکلے گا۔ (6) ملک میں طاعون پیدا ہوا ابھی معلوم نہیں کہاں تک انجام ہو۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ آخر زمان یعنی مسیح کے زمانہ میں طاعون پھوٹے گی۔ (7) حج بند کیا گیا۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ آخر زمان یعنی مسیح کے زمانہ میں لوگ حج نہیں کر سکیں گے۔ کوئی روک واقع ہوگی۔ (8) ریل کی سواری پیدا ہوگئی۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام اور کئی وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا اور صدہا لوگ اُس میں سوار ہوں گے (9) بباعث ریل اکثر اونٹ بے کار ہوگئے۔ یہ بھی حدیثوں اور قرآن شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہوگا اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ (10) جاوا میں آگ نکلی اور ایک مدت تک کنارہ آسمان سُرخ رہا۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسی آگ نکلے گی۔ (11) دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکالی گئیں۔ یہ قرآن شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں کئی نہریں نکالی جائیں گی۔ ایسا ہی اور بھی بہت سی علامتیں ظہور میں آئیں جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں۔ اب چونکہ ضرور ہے کہ تمام علامتیں یکے بعد از دیگرے واقع ہوں اس لئے یہ ماننا پڑا کہ جو علامت ذکر کردہ عنقریب وقوع میں نہیں آئے گی وہ یا تو جھوٹ ہے جو ملایا گیا اور یا یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ اور معنوں سے یعنی بطور استعارہ یا مجاز وقوع میں آ گئی ہے۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 312-314 ایڈیشن 2008)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مسیح ناصریؑ کے آسمان سے اترنے کے غلط خیال کی نہایت تحدّی سے تردید کرتے ہوئے فرمایا:

''مسیح موعودؑ کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یادرکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو،اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کو دعویٰ مسیح ومہدی کے بعد اللہ تعالیٰ کی نصرت و معیّت مسلسل حاصل رہی۔ اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد آپؑ نے سنت نبویؐ کے مطابق 26 سال عمر پائی اور نصرت الٰہی ،قبولیت دعا، علم قرآن اور عربی دانی جیسے کئی نشان صداقت آپ کو عطا کیے گئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہر گز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 50 ایڈیشن 2008)